

مَا لِي هَذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صُفْحَةً وَلَا لَيْسَ لَهُ إِلَّا الْخَصْمُ
یہ کبھی کتاب ہے جس میں ہر چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی حد تک گرتی گرتی ہے

ارشاد عالمین

علامہ الرشید حسین شاہ قسری



اِذَاة الْقُرْآنِ

عملیات کے شائقین اور عالمین کی علمی و فنی راہنمائی کیلئے علامہ ارشد حسن
چاقب کے فسون کا قلم سے وہ حسین و شاداب گلدستہ جس کی تازگی
صدیوں مانند ہوگی اور جس کی نظیر اردو زبان میں پیش نہیں کی جاسکتی!

ارشاد العالمین

علامہ ارشد حسن چاقب

إِخْلَاقُ الْقُرْآنِ

عمر ٹاور حق سٹریٹ اردو بازار، لاہور

0321-9999423 / 0300-4422446



جملہ حق بنی شریعتیں

نام کتاب — ارشاد العالمین

تالیف — علامہ ارشد مسن ناقد

ناشر — دار الفکر

کیونٹنگ — سردار ہسار، محمد صادق ہٹ
(دار الفکر کا کاروبار)
0321-4093927 0333-4610447

اشاعت — اگست 2012 تا جون 2015

تعداد — 20000/-

اشاعت — ستمبر 2015

تعداد — 1000

اہتمام — سلفی سرائے، 0300-4422446

میں نے لکھا ہے

اقراء قرآن کبھی عمر ناہق شریعت آرزو بازار، لاہور
042-37381362, 0321-4473112

کتب شہید اسلام، دلال مسجد، اسلام آباد

کتب سید احمد شہید، آرزو بازار، لاہور

کتب مسعود اروق، شاہ فیصل کالونی، کراچی

کتب احمد راد بالقاتل نیو ایسٹن سٹریٹ، مسعودان

کتب سراجیہ، چوک سٹیل اینڈ ٹیلر، سرگودھا

کتب حسانت رشیدیہ، راجہ بازار، دروہ پستہ ڈی

دارالاحسان، اکسڈی، محلہ جھنگی قصبہ، خواجی بازار، پشاور

اسلامی کتب حسانت، بخاری بازار، کراچی

کتب حسانت، اقبال مارکیٹ، کسٹمی چوک، دروہ پستہ ڈی

کتب حسانت، راجہ بازار، مسعودان، دروہ پستہ چوک، دروہ پستہ ڈی

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ نمبر
18	آیت قطب کا چلہ	61
19	جہل کاف کا پہلا چلہ	62
20	جہل کاف کا دوسرا طریقہ	62
21	چاہل کاف کی شرائط	63
22	معمول کی ضرورت	63
23	دقیقہ کے بعد حساب کرنے کا طریقہ	63
24	دم شدہ تیل پانی کا استعمال	64
25	مریضوں کو تیل پانی کب دیں؟	65
26	چلے میں غسل کی تعداد کی پابندی	65
27	تلفظ کی غلطی کا نقصان	65
28	﴿باب نمبر 2﴾ نقشہ اسمائے حسنی	66
29	اسمائے حسنی (99) ہیں	68
30	﴿باب نمبر 3﴾ اسمائے حسنی اور آیات کی زکوٰۃ	72
31	سننے حسنی کی زکوٰۃ کا پہلا طریقہ	72
32	زکوٰۃ کا دوسرا طریقہ (زکوٰۃ کبیر)	72
33	تیسرا طریقہ (زکوٰۃ آکبیر)	73

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ نمبر
1	تقریر	29
2	تعارف	32
3	مقدمہ	40
4	﴿حصہ اوّل﴾ وظائف و اعمال	48
5	﴿باب نمبر 1﴾ عامل کی شرائط	49
6	ریاضت اور چلہ کشی	52
7	ریاضت کی ضرورت	53
8	ریاضت کی شرائط	53
9	فزی سٹاک چلہ	54
10	جگہ کا قبول	54
11	ریاضت اعمال کا طریقہ کا دہایات	59
12	منزل کی ریاضت	59
13	چلے کے بعد معمول	60
14	آبہ الکرمی کا چلہ	60
15	معوذین کا چلہ	60
16	سحر و آسیب کیلئے تمین چلے کافی ہیں	61
17	سورۃ العزمل کا چلہ	61

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ نمبر
34	چوتھا طریقہ (زکوٰۃ کبار)	73
35	پانچواں طریقہ (اکبر الکبار)	73
36	باب نمبر 4 آیات وادعیہ کی زکوٰۃ	75
37	سوال کا جواب	75
38	آیات شفاء	75
39	ہفت سلام	76
40	آیات حب	76
41	آیات وسعت مال و رزق	76
42	آیات تفریق	77
43	آیات ہلاکت	77
44	فتح و کشادگی	77
45	دفع جنات	77
46	ازالہ سحر	78
47	نہر بندی و زبان بندی	78
48	نہی نصرت و فتوحات	78
49	نور کا چل	79
50	خفا کے لئے	79
51	دشمن کی تباہی	80
52	دشمن کی ہلاکت و مہربانی	80
53	ہر قسم کے درد کے لئے	80
54	سحر اور بدن مرض کے لئے	80
55	اگر دشمن کا شدید خوف ہو	81
56	ہر مرض سے شفاء	81
57	ہر مرض، آسیب، جادو کا علاج	81
58	ہر قسم کے درودوں کے لئے	81
59	سوال کا جواب	82
60	سورۃ کی زکوٰۃ کے تین عمومی ضابطے	84
61	گیارہ سو بار روزانہ	84
62	آیت قطب	84
63	آیات سحر	85
64	سورۃ نین	86
65	دعائیں	86
66	سات سو بار روزانہ کی زکوٰۃ	88
67	فراموشی آیات	88
68	تسخیر خلائق	88
69	اسقاط حمل	89
70	اسم اعظم	89
71	آیات شفاء	90
72	ہفت سلام	90
73	سورۃ نین	90
74	سورۃ الطارق	90
75	دعائیں	91
76	شفاء من کل داء	91

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ نمبر
77	قرض کی ادائیگی	92
78	تین سو بار روزانہ کی زکوٰۃ	93
79	آیات الحفظ	94
80	آیات الفتح	95
81	ہفت آیات تحفظ	95
82	گھر کی آسیب سے حفاظت	96
83	جہل قاب کبیر	97
84	ظالم سے نجات	97
85	ہر قسم کی دوا	99
86	باب نمبر 5 سورۃ نین شریف کی زکوٰۃ	100
87	سورۃ العزمل کی زکوٰۃ	101
88	باب نمبر 6 سورۃ الاخلاص کی باموکل زکوٰۃ	106
89	نوٹ	107
90	باب نمبر 7 قصیدہ بردہ شریف	109
91	اسم پیرمیت اور قصیدہ بردہ شریف	110
92	خواص الایات	113
93	مرتب زبان	113
94	آفات و مصائب	113
95	حضور اقدس ﷺ کی زیارت	114
96	ایمان کی حفاظت	114
97	غلبہ بر دشمن	114
98	شفائے امراض و غنائے جنات	115
99	حفاظت اطفال	115
100	سانپ بچھو کا زہر	116
101	شفائے حاجات	116
102	خوف دشمن و مہاکم ظالم	116
103	تسخیر عمومی	116
104	عاقبت سے عاقبت دشمن پر غلبہ	117
105	خواص القصیدہ	117
106	آسیب سے حفاظت	117
107	جادو سے حفاظت	117
108	تجارت اور مال میں ترقی	118
109	تسخیر عمومی	118
110	تحفظ از آفات و ہلاکت	118
111	شفائے امراض	118
112	خاندان کی حفاظت	119
113	اصول مقاصد	120
114	قید سے نجات	120
115	خاص مقامہ کے لیے	120
116	ادائیگی قرض	120

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ نمبر
155	کیا جنات وجود رکھتے ہیں؟	220
156	خالق کیا کہتا ہے	221
157	جنات کا مادہ تخلیق	222
158	مادہ تخلیق جنات کا ثبوت حدیث سے	223
159	انسان اور جنات کا مادہ تخلیق	223
160	پہلے کون پیدا ہوا؟ انسان یا جنات؟	224
161	جنات شکلیں بدل سکتے ہیں	224
162	جنات سانپ کی شکل میں	224
163	جنات کتے کی شکل میں	225
164	جنات انسانی روپ میں	225
165	شیطان نجس نبی کے گلاب میں	227
166	جنات کے مختلف نام اور اقسام	228
167	عربی میں بعض اضافی نام	230
168	»باب نمبر 11« حضور اقدس ﷺ انسانوں اور جنات دونوں کے نہیں ہیں	239
169	حضور ﷺ سے ایک جتنی ملاقات	241
170	دو نصیبین کی حضور ﷺ سے ملاقات	243
171	دو نصیبین کا ہر وقت جنات کی نواہ	244
172	حضور ﷺ نے جنات کو صلاحتیں عطا	247
173	دن کی مسائل کی حقیقت کیلئے جنات کی آمد	249
174	جن اور شیطان میں فرق	250
175	شیطان جنات میں سے ہے	251
176	شیطان: نام، کنیت، لقب	251
177	ابلیس: مادہ، اشتقاق، معنی	252
178	شیطان: مادہ، اشتقاق، معنی	253
179	مادہ و اشتقاق و معنی	253
180	علامہ ربیع	254
181	شیطان اللہ کا فرمان	254
182	اللہ کے حکم سے سر تابی اور تکبر	254
183	شیطان پر لے کر جہنم	255
184	اللہ کا غضب اور شیطان پر لعنت	255
185	شیطان کی مہلت طلبی	255
186	ملائیہ انسان دشمنی کا اظہار	256
187	شیطان دشمن ہے اسے دشمن سمجھیں	256
188	شیطان کی پہلی انسان دشمنی کا ردی	257
189	ابلیس کی اولاد بھی انسان کی دشمن ہے	258
190	»باب نمبر 12« شیطان، انسان پر کس طرح حملے کرتا ہے؟	259
191	پیدا ہونے کے وقت حملہ	259
192	جاگتے میں شیطان کا حملہ	261
193	شیطان انسان کے خون میں گردش کرتا ہے	261

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ نمبر
115	ہمسایہ ہاں	120
116	مصائب سے نجات	121
117	ولادت میں آسانی	121
118	خصوصی تاکید	121
119	ریاضت قصیدہ بردہ شریف	123
120	پہلی ریاضت	123
121	دوسری ریاضت	123
122	فائدہ	124
123	ماضی	124
124	حرق جنات	124
125	شکائے امراض	124
126	تیسری ریاضت	124
127	قصیدہ بردہ شریف	125
128	»باب نمبر 8« اسلام میں دم جہازہ کا جواز اور ثبوت	157
129	حضور ﷺ کا دم	158
130	دم جہازہ میں بھونک جانے کا ثبوت	160
131	مذاکرہ یا مطلوبہ مقام پر ہاتھ پھیرنا	161
132	دم جہازہ سے کا معاذرہ	164
133	بہترین اجرت	169
134	بکریوں کے روج کی شرط	171
135	مقارنہ	173
136	کہانت کی اجرت حرام ہے	174
137	اجرت یا شیرینی	175
138	حضرت جبریل امین کا بیچارہ	176
139	نظر بد برحق ہے	176
140	نظر بد کا ازالہ	178
141	نظر سے پیش کی تحفظ	181
142	بچوں کے کانے کا دم	184
143	دم جہازہ سے کی ممانعت اور اجازت	185
144	غیر اسلامی منتر کی ممانعت	188
145	قرآن سر چشمہ و فناء	191
146	کیا تعویذ لگانا حرام ہے	197
147	پڑھنا جائز، لکھنا حرام	198
148	بچوں کے لئے لکھا گیا	200
149	»باب نمبر 9« صلیات میں افراط و تعریض اور اعتدال	202
150	افراط کی مثال	203
151	تعریض کی مثال	208
152	دوبارہ تعریض	215
153	اعتدال کا راستہ	216
154	»باب نمبر 10« اہم ملاحظہ	218

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ نمبر
194	شیطان کا آسان ترین شکار	262
195	سوتے وقت شیطان کا پہلا حملہ	263
196	سوتے وقت شیطان کا دوسرا حملہ	265
197	شیطان کس کسکان میں چڑھتا ہے	266
198	غیر کے دوران تیسرا حملہ	267
199	بے معنی خواب	267
200	ذراؤنے خواب	267
201	تین طرح کے خواب	268
202	انسانی خواب کا ہوں اور کھانے پر حملہ	269
203	کھانے پر حملہ	269
204	کھانے میں شرکت	270
205	چوتھا بستر شیطان کا ہے	271
206	ازدواجی بندھن پر حملہ	271
207	ملازمین شیطان کے شترک سے بچو	272
208	خواتین کی بلینگ بھی شیطان کا ہے	273
209	دشمن کا شیطان: وَلَقَدْ	273
210	نماز کا شیطان عزیز	274
211	نماز باجماعت پر شیطان کا حملہ	274
212	باجماعت نماز کا گھسٹ بٹھیا	275
213	اذان و اقامت سے گھبراہٹ	276
214	سجہ سے نکلنے وقت حملہ	276
215	باب نمبر 13	279
216	قرین (ہمزاد) کیا ہے؟	280
217	ہر انسان کے ساتھ دو ہمزاد ہیں	280
218	دونوں قرینوں کی ذہنی	281
219	سہ ماہی شیطان کو بے بس کر دیتا ہے	281
220	شیطان ہمزاد پے سے چلا کیسے	282
221	باب نمبر 14	283
222	جنات اور شیاطین کے ٹھکانے	283
223	بیت الخلاء جنات کا ٹھکانہ ہیں	283
224	بسم اللہ کے ذریعے پردہ	284
225	پانی میں بھی جنات رہتے ہیں	285
226	پانی کے جوہر اور جنات	286
227	پہلا اور جزیرے جنات کے مسکن	286
228	باب نمبر 15	287
229	کیا جنات انسان پر حملہ کرتے ہیں؟	289
230	یہ ایک متعلق مسئلہ ہے شرعی نہیں	291
231	قرآن حکیم سے ثبوت	292
232	حدیث سے ثبوت	292
233	حضور ﷺ نے ایک بچے کا جن لکھا	292

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ نمبر
233	حضرت زارع کے بچے کا جن	292
234	جن انسانی جسم میں داخل ہو جاتا ہے	293
235	حضرت یحییٰ بن مرقہ کی روایت	294
236	سیاہ فام آسیب زورہ جنتی عورت	294
237	حضرت یحییٰ بن مرقہ کی روایت	295
238	حضرت اسامہ بن زید کا مشاہدہ	296
239	جن انسان کے جسم میں داخل ہوتا ہے	296
240	باب نمبر 16	297
241	جنات کیوں سنتاتے ہیں؟	297
242	امام ابن تیمیہ کی تشفی	300
243	باب نمبر 17	304
244	جنت و آسیب کی علامات	304
245	باب نمبر 18	304
246	جنات و آسیب کا علاج	304
247	عالمین کے لئے منتخب اعمال	308
248	منزل	310
249	آیت الکرسی	311
250	حضرت ابو ہریرہ اور شیطان کی گفتگو	311
251	جنات جل جائیں گے	312
252	جادو اور جنات کا ازالہ	313
253	جہل کاف	313
254	جنات کو جہلانے کا تجربہ قیل	313
255	شدید ترین سحر، مسان اور آسیب کا خاتمہ	314
256	جنات کی زبان بندی	315
257	آسیب میں پھوٹ ڈالنے کیلئے	316
258	ہر طرح کے آسیب سے دائمی نجات	316
259	اگر جادو یا جنات کی وجہ سے جسم دکھتا ہو	317
260	جہل وادع اور سرکش جنات کا خاتمہ	317
261	مریض کو دینے والے اعمال	317
262	جنات اور ہر شر سے حفاظت	317
263	شیاطین و جنات سے حفاظت	318
264	سورۃ البقرۃ کی تلاوت	319
265	منزل اور آیات حفظ کی ریکارڈنگ	319
266	سورۃ البقرۃ والے گھر میں جنات نہیں آتے	319
267	سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات	319
268	شیاطین نے تحفہ کا جبریلی نسخہ	320
269	حضرت جبریل امین کا دوسرا نسخہ	320

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ نمبر
313	خواتین و اطفال کیلئے مجرب	340
314	المجرب نقش	
314	آسیب جلانے کا طلسمی چراغ	341
315	نقش سرائے برائے آسیب	342
316	مکان کی حفاظت کے لئے	342
317	جنات کی ماضی کے لئے	342
318	جنات جلانے کا مجرب نقش	343
319	تفتیش کا نقش	343
320	سرخ آسیب کی ماضی کا جواب نقش	344
321	آسیب سے بچنے کیلئے حفاظتی تعویذ	344
322	پردہ کی ماضی کا حفاظتی تعویذ ندیں	346
323	چار نقش اور چار باروں کا تعویذ	346
324	بچے پر آسیب مایہ یا مسان ہو	347
325	چہل کاف کا نقش	347
326	نقش سورۃ الجن	347
327	معوذتین کا نقش	348
328	نقش چہار قل (عدوی)	348
329	آسیب و مسان کیلئے مجرب نقش	348
330	آسیب کے مٹنے کیلئے بہترین ذمائل	349
331	اگر آسیب گھر میں پھر بچکتے ہوں	349
332	نقش اعداء مفردہ مزدوجہ	349
333	نقش حروف مزدوجہ	350
334	ام بدوح اور اجہڑ ط کی حقیقت	350
235	بدوح کا نقش مزدوج	351
336	طاق اور حق کا جامع ترین نقش	352
337	سورۃ الفلق کا مکتوبی نقش	352
338	سورۃ الناس کا مکتوبی نقش	353
339	سورۃ الفلق کا عددی نقش	353
340	سورۃ الناس کا عددی نقش	353
341	گھر کی حفاظت کے لئے حوزہ دہلا	354
342	گھر کی حفاظت کا مجرب عددی نقش	355
343	دعویٰ اور آسیب سے حفاظت	355
344	گھر کی حفاظت کیلئے سب سے	355
	جامع اور مؤثر ترین تعویذ	
345	»باب نمبر 19«	357
	جانور کا وجود	
346	»باب نمبر 20«	361
	قرآن حکیم سے جانور کا ثبوت	
347	حضرت ابراہیم علیہ السلام اور جادو	362
348	بابل کے کھدائی اور سر	362
349	کھدائی کے چوبیس فریب طلسمات	363
350	حضرت موسیٰ علیہ السلام اور جادو	365
351	موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے	366
	جادو کی مذمت	

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ نمبر
270	خطرناک ترین آسیب، چڑیل،	321
	دعویٰ جلانے کا عمل	
271	حرز خالد بن الولید	321
272	حضرت عبداللہ بن سلام کا حرز	322
273	جنات کھلانے کیلئے مجرب ترین تعویذ	322
274	تعویذ جلانے کا طریقہ	322
275	نقش مثلث آتش	324
276	قتیلہ برائے حرق جینی	325
277	چراغ کا ایک نہایت مجرب عمل	325
278	جنات کو کھانچ لانے والا نقش	326
279	پانچ فتیلوں کا مجرب ترین نقش	326
280	پانچ نقش کون کون سے ہیں؟	327
281	فتیلہ کی ترتیب	327
282	ہدایات	328
283	نیل ہی کی کرشمہ کاریاں	328
284	پہلا فتیلہ	328
285	دوسرا فتیلہ	329
286	تیسرا فتیلہ	329
287	چوتھا فتیلہ	329
288	پارے بدن کو دھونی دینے کی ضرورت	329
289	چراغ میں جلانے والا مربع نقش	330
290	999 کا نقش	331
291	آسیب کی کلی نجات	332
292	جنات بھاگ جائیں	332
293	نقش کھرہ طیبہ	332
294	آسیب سے دائمی چھٹکرا	333
295	آسیب کو بھگانے کے لئے	333
296	دفع آسیب کے لئے	333
297	آئینی اثرات سے دائمی نجات	334
298	جنات سے مکمل حفاظت	334
299	آئینی تکلیف کا کامل دشمنی طمان	334
300	سورۃ المزمل کا بامعنی نقش	335
301	سرخ آسیب کے لئے	335
302	سرخ الاثر قتیلہ برائے آسیب	336
303	سورۃ النساء کا عمل	336
304	حفاظت از آسیب	336
305	جنات سے حفاظت کا مجرب ترین عمل	337
306	قرآنی کڈا برائے آسیب	338
307	مختصر حفاظتی نقش	338
308	مغرب ترین فتیلہ آئینی	338
309	ایک نہایت مجرب فتیلہ چراغ	339
310	گھر سے جنات نکالنے کا طریقہ	339
311	مجیب الاثر حفاظتی نقش	339
312	دھونی کا نقش	340

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ نمبر
352	سیدنا علیہ السلام اور جادو	368
353	سورۃ الفلق میں سحر کا تذکرہ	372
354	باب نمبر 21 احادیث مبارکہ سے جادو کا ثبوت	374
355	ابوہریرہؓ نے حضور ﷺ پر جادو کیا	374
356	جادو برحق ہے	376
357	جادو کسی پر بھی اثر کر سکتا ہے	376
358	جادو سے ذہن اور جسم پر اثر پڑتا ہے	376
359	جادو سے متاثر ہونا آپ ﷺ کی شان کے خلاف نہیں	377
360	یہودی دوسرے کاریاں اور جادو	377
361	مہاجرین صحابہ پر بندش اولاد کا سحر	378
362	حضرت عبداللہ بن سلامؓ پر جادو	379
363	حضور ﷺ پر جادو	380
364	فرشتوں کے لیے حضور ﷺ کی رشتہ کی	380
365	جادو گر کے بارے میں معلوم کرنا	380
366	جادو کی نوعیت کا سوال	381
367	جادو کہاں پر ہے؟	382
368	عالم کے جواب کی تصدیق	382
369	آج کل اس علم کے حامل کم ہیں	383
370	معاصر حاضر میں حقیقت کم، باتوں زیادہ ہے	383
371	مدفن سحر کا نکالنا ضروری نہیں	384
372	حدیث مبارکہ سے سحر کا ثبوت	385
373	حدیث شریف سے سحر کا ثبوت	386
374	حدیث مبارکہ سے جادو کا ثبوت	386
375	حدیث شریف سے جادو کا ثبوت	387
376	باب نمبر 22 دنیا کے لاکھوں لوگوں کا کھربہ	389
377	دنیا کی تمام اقوام و ملل کا اتفاق	389
378	ناسی اور پالو کا وہم کیوں نہیں ہوتا	390
379	علاج بھی اس کا ثبوت ہے	390
380	سب سے بڑا ثبوت جعلی عالم	391
381	عدم تجربہ، عدم وجود کی دلیل نہیں	391
382	زندگی کے ہر شعبہ کے لوگ تسلیم کرتے ہیں	392
383	باب نمبر 23 جادو کی حقیقت، تعریف اور ثبوت	394
384	جادو کی حقیقت کیا ہے	394
385	جادو کی اقسام	395
386	جادو اور شیطان کا ہدف	397
387	جادو جلدی اور نورانی عمل کیوں دے سے اثر کرتا ہے؟	397
388	کیا جادو کا توڑ صرف جادو سے ہوتا ہے؟	399

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ نمبر
389	باب نمبر 24 جادو کی لغوی تعریف	401
390	شرعی تعریف	401
391	جادو انسان اور شیاطین کا معاہدہ	402
392	جادو کی اقسام	402
393	جادو کی پہلی اور مذہبی تقسیم	403
394	جادو کی دوسری اور لسانی تقسیم	403
395	جادو کی تیسری اور عملی تقسیم	404
396	جہالت کی کرشمہ کاری	404
397	امام رازی کی تقسیم کی حقیقت	405
398	سادہ کاغذ پر تعویذ نظر آنا	406
399	پانی میں آگ	407
400	سگر بڑوں میں آگ	409
401	یہ جادو گر نہیں، جھلساڑ ہیں	410
402	شرعی اصطلاحات میں گڈمڈ	411
403	اس قسم کے جادو کا علاج کیا ہے؟	412
404	باب نمبر 25 سحری اعمال کی پہلی تقسیم اور علامات	413
405	پہلی تقسیم	413
406	مسکور کی ذات اور جان پر جادو	413
407	مسکور کے مال پر جادو	417
408	باب نمبر 26 جادو کی علامات	419
409	باب نمبر 27 جادو کی دوسری تقسیم	423
410	ہڈیا کا محل پلٹنا	425
411	باب نمبر 28 جادو کا توڑ صرف شریعت کے دلائل میں	427
412	جادو کے توڑ کیلئے جادو کا سہارا	427
413	باب نمبر 29 جادو کے علاج کی شرائط	429
414	جادو کے علاج کا طریق کار	429
415	مریض سے ہر تعویذ اثر دے دیں	429
416	مریض اور مال پالت یقین سے نہیں	430
417	عالم باوجود عمل کرے	430
418	مریض پر بھرپور توجہ	430
419	اللہ سے مدد مانگئے	430
420	عملیات پر غور نہ کریں	431
421	جلد بازی سے بچیں	431
422	دراستی بدلتے رہیں	432
423	دشمن کو تھکا تھکا کر ماریں	433
424	اپنا اور مریض کا حجاب کر لیں	433

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ نمبر
425	مسان اور آسیب کا فرق پہچانیں	434
426	مسان اور عام جادو کا فرق پہچانیں	434
427	مسان کا خاتمہ کیسے ہوتا ہے؟	435
428	چلنے کے بعد مسان کی دوبارہ آمد	435
429	بندش کا عمل ملتی پلتی ہوتا ہے	436
430	آسیب ہلکے دم کے طریقہ یکساں ہے	437
431	جادو کے علاج میں پانچ امور کی نیت	437
432	ہر مقصد کے لئے الگ دم کریں	438
433	مسان کی الگ سے نیت کریں	438
434	مسان کیلئے الگ تلاوت	438
435	»باب نمبر 30« جانو کا علاج	439
436	منزل سے گھر کا علاج	439
437	آیات تحریر و معوذتین	440
438	آیات تحریر	440
439	آیت قلب	441
440	چہل کاف	441
441	شدید گھر کے لئے	441
442	اگر جادو سے کسی کو گولہ کر دیا گیا ہو	442
443	شدید ترین جادو، مسان اور جنات کا خاتمہ	443
444	جادو کا دائمی اور حتمی خاتمہ	444
445	ہر قسم کے گھر اور بندش کا جامع قور	445
446	جادو اور بندش نام کو باقی نہ رہے	446
447	آسیب، جادو اور دشمن کیلئے لا جواب عمل	449
448	شدید ترین گھر و آسیب کا خاتمہ بذریعہ پاس انگاس	451
449	جادو، جنات، مرض، نظر بد کیلئے	453
450	گھر جب جسمانی مرض بن جائے	453
451	گھر کی بندش کا خاتمہ	454
452	جادو سے جسم میں تکلیف ہو	454
453	جادو کے جسمانی امراض کا ازالہ	455
454	جادو اور بیماری کا خاتمہ	455
455	بندش، جادو اور مسان کا بہترین قور	456
456	شدید گھر اور لا علاج مرض کے لئے	456
457	بندش قور تہ مردی	456
458	مردانہ قور کی بندش کا دوسرا علاج	457
459	رشتے کی بندش	457
460	اگر مسان بار بار مل کر سامنے آئے	458
461	میاں بیوی میں تفریق کا جادو	458
462	مسان اور جسمانی بیماری کے گھر کا خاتمہ	459
463	کاروبار کی بندش	459
464	مالی رکاوٹ کا ایک اور نسخہ	460

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ نمبر
465	رزق کی بندش کا مجرب عمل	460
466	اولاد کی بندش	461
467	اولاد میں رکاوٹ کا خاتمہ	461
468	گھر اور مرض اگر پرانا ہو گیا ہو	461
469	دنیا کا کوئی جادو اثر نہ کر سکے	462
470	گھر زدہ گھر کا حصار	462
471	سورۃ القدرۃ یا منزل کی تلاوت	463
472	نخت ترین جادو اور بندش کا خاتمہ	463
473	جادو سے نجات کا منفرد طریقہ	464
474	جادو پھٹنے کیلئے	464
475	جادو سے اگر تنگی کی بندش کی گئی ہو	465
476	جادو کا کلی خاتمہ	465
477	»باب نمبر 31« جانو کا حفاظتی تعویذ	466
478	ابطال گھر کے لئے	466
479	جادو سے دائمی حفاظت کا مؤثر تعویذ	467
480	گھر اور دکان کی حفاظت اور دکان کی ترقی	469
481	دکان کی بندش کے لئے	469
482	سورۃ طہ کا جادوئی نقش	470
483	سورۃ الفلق کا جادوئی نقش	470
484	سورۃ الفلق کا مکتوبی نقش	470
485	سورۃ الناس کا جادوئی نقش	470
486	سورۃ الناس کا مکتوبی نقش	471
487	نقش چار قل	471
488	نقش سورۃ الاعلاص	471
489	نقش حروف مزدہدہ مکتوبی	472
490	نقش حروف مزدہدہ جادوئی	472
491	نقش آیت الکرسی	472
492	گھر و بندش کے خاتمہ کا مجرب ترین عمل	473
493	بندش مردی کا حل الحلول	474
494	حل الحلول کی اور فتح القور کی	475
495	عمل مربوط کے لئے	475
496	بندش مردی کا آخری علاج	476
497	گھر و بندش کا لا جواب عمل	477
498	بالنہیدہ بن کا خاتمہ	479
499	»حصہ دوم« »علم الاعداد«	481
500	»باب نمبر 32« علم الاعداد	482
501	حروف کے عدد نکالنا جائز ہے یا حرام؟	482
502	حساب ثقل قدیم زمانے سے عرب و عجم میں رائج ہے	483
503	حساب ثقل اور تاریخی قطعات	483

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ نمبر
540	دوسرا طریقہ	517
541	تیسرا طریقہ	517
542	چوتھا طریقہ	518
543	مریخ نقوش بھرنے کے خصوصی قواعد	518
544	ضوابط نقوش وضعی و طبعی	520
545	﴿باب نمبر 42﴾ نقش مربع کے چند خصوصی قواعد اور قواعد	524
546	قاعدہ اول	524
547	قاعدہ دوم	526
548	قاعدہ سوم	526
549	قاعدہ چہارم	527
550	﴿باب نمبر 43﴾ مربع نقوش کی سولہ چالیں	528
551	مربع کی چار مضمری چالیں	529
552	ترتیب وار نقوش بھریں	530
553	خانوں کی ترتیب سے سولہ چالیں	530
554	﴿باب نمبر 44﴾ خاص مقاصد کے خاص نقوش کے خاص ضوابط	533
555	زبان بندی	533
556	مقدار طریق	533
557	کشیائش کار	534
558	محبت کے لئے	534
559	علی قوت مردی	534
560	ہلاکت دشمن	535
561	دشمن منتشر ہوں	535
562	محبت عظیم	535
563	بندش جراح	535
564	فریقین کی صلح	536
565	حب و بغض میں احتیاط	536
566	حکیم لقمان کی نصیحت	537
567	حب و بغض کے عملیات کی وجہ	538
568	نقش ذوالکتاب بلعدہ ترفع و منزل	539
569	ذوالکتابت نقوش میں تنوع	540
570	﴿باب نمبر 45﴾ اسمائے حسنی کے نقوش ذوالکتابت	542
571	ضرورت یا نام کے مطابق	542
572	نقش ذوالکتابت کی اقسام	543
573	مسان، جنات اور چادو کے لئے	545
574	﴿باب نمبر 46﴾ قرآنی سورتوں کے مربع نقوش	551
575	چالوں کے مضمری نام واقعی الفاظ ہیں	551

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ نمبر
504	حرف و کج کا استعمال یا انکلف جلدی ہے	485
505	شاعر و مصنف اور عامل کا فرق	486
506	کیا اعداد کا ثواب انکلف کے برابر ہے؟	487
507	﴿باب نمبر 33﴾ حروف ابجد کی قیمت	490
508	حرف کی قدر لگانے کا طریقہ	490
509	مشق اور مثال	492
510	﴿باب نمبر 34﴾ علم النقوش	493
511	نقوش کی اقسام	494
512	﴿باب نمبر 35﴾ نقش بھرنے کے بیانی اصول	495
513	﴿باب نمبر 36﴾ نقش مثلث	497
514	مثلث کی مضمری چالیں	497
515	مثلث کی مضمری چالیں	498
516	﴿باب نمبر 37﴾ زکوٰۃ نقوش مثلث	499
517	طریقہ اول	500
518	طریقہ دوم	500
519	طریقہ سوم	501
520	طریقہ چہارم	502
521	خاص ہدایت	502
522	شرائط زکوٰۃ	502
523	﴿باب نمبر 38﴾ مثلث وضعی کا طریقہ	503
524	مثلث بھرنے کا عمومی ضابطہ	503
525	دوسرا عمومی طریقہ	504
526	عمومی طریقہ کی خصوصیت	505
527	﴿باب نمبر 39﴾ مثلث نقوش کے خصوصی طریقے	506
528	مثلث کا خصوصی طریقہ اول	507
529	﴿باب نمبر 40﴾ نقش مثلث کے قواعد و ضوابط	509
530	مثلث کے چند خاص نقوش کے خاص قواعد	511
531	نقوش مثلث ذوالکتابت	513
532	نواسائے حسنی کا پاکمال نقوش	513
533	سورۃ الکھل کا نقوش ذوالکتابت	513
534	نقش فتوحات، آیت سر لوج	514
535	آیت قلب لوح نقوش مثلث ذوالکتابت	514
536	﴿باب نمبر 41﴾ نقش مربع	515
537	مربع نقوش کا عمومی ضابطہ	516
538	نقش مربع کی زکوٰۃ	516
539	پہلا طریقہ	517

نمبر شمار	نمبر شمار	نمبر شمار	نمبر شمار
576	سورة الفاتحة	554	سورة الفاتحة
577	سورة البقرة	555	سورة البقرة
578	سورة آل عمران	555	سورة آل عمران
579	سورة النساء	555	سورة النساء
580	سورة المائدة	555	سورة المائدة
581	سورة الانعام	556	سورة الانعام
582	سورة الاعراف	556	سورة الاعراف
583	سورة الانفال	556	سورة الانفال
584	سورة التوبة	556	سورة التوبة
585	سورة يونس	557	سورة يونس
586	سورة هود	557	سورة هود
587	سورة يوسف	557	سورة يوسف
588	سورة الرعد	577	سورة الرعد
589	سورة ابراهيم	558	سورة ابراهيم
590	سورة الحجر	558	سورة الحجر
591	سورة النحل	558	سورة النحل
592	سورة بني اسرائيل	558	سورة بني اسرائيل
593	سورة الكهف	559	سورة الكهف
594	سورة مريم	559	سورة مريم
595	سورة طه	559	سورة طه
596	سورة الانبياء	559	سورة الانبياء
597	سورة الحج	560	سورة الحج
598	سورة المؤمنون	560	سورة المؤمنون
599	سورة النور	560	سورة النور
600	سورة الفرقان	560	سورة الفرقان
601	سورة الشعراء	561	سورة الشعراء
602	سورة النمل	561	سورة النمل
603	سورة القصص	561	سورة القصص
604	سورة العنكبوت	561	سورة العنكبوت
605	سورة الروم	562	سورة الروم
606	سورة لقمان	562	سورة لقمان
607	سورة السجدة	562	سورة السجدة
608	سورة الاحزاب	562	سورة الاحزاب
609	سورة سبا	563	سورة سبا
610	سورة فاطر	563	سورة فاطر
611	سورة يسين	563	سورة يسين
612	سورة الصافات	563	سورة الصافات
613	سورة من	564	سورة من
614	سورة الزمر	564	سورة الزمر
615	سورة المؤمن	564	سورة المؤمن
616	سورة طه السجدة	564	سورة طه السجدة
617	سورة الشورى	565	سورة الشورى
618	سورة الزخرف	565	سورة الزخرف

نمبر شمار	نمبر شمار	نمبر شمار	نمبر شمار
619	سورة الدخان	565	سورة الدخان
620	سورة الجاثية	565	سورة الجاثية
621	سورة الاحقاف	566	سورة الاحقاف
622	سورة محمد	566	سورة محمد
623	سورة التفتح	566	سورة التفتح
624	سورة الحجرات	566	سورة الحجرات
625	سورة قى	567	سورة قى
626	سورة الداريات	567	سورة الداريات
627	سورة الطور	567	سورة الطور
628	سورة النجم	567	سورة النجم
629	سورة القمر	568	سورة القمر
630	سورة الرحمن	568	سورة الرحمن
631	سورة الواقعة	568	سورة الواقعة
632	سورة الحديد	568	سورة الحديد
633	سورة المجادلة	569	سورة المجادلة
634	سورة الحشر	569	سورة الحشر
635	سورة الممتحنة	569	سورة الممتحنة
636	سورة الصف	569	سورة الصف
637	سورة الجمعة	570	سورة الجمعة
638	سورة المنافقون	570	سورة المنافقون
639	سورة التغابن	570	سورة التغابن
640	سورة الطلاق	570	سورة الطلاق
641	سورة التحريم	571	سورة التحريم
642	سورة الملك	571	سورة الملك
643	سورة القلم	571	سورة القلم
644	سورة الحاقة	571	سورة الحاقة
645	سورة المعارج	572	سورة المعارج
646	سورة نوح	572	سورة نوح
647	سورة الجن	572	سورة الجن
648	سورة المزمل	572	سورة المزمل
649	سورة المدثر	573	سورة المدثر
650	سورة القيامة	573	سورة القيامة
651	سورة الدهر	573	سورة الدهر
652	سورة المرسلات	573	سورة المرسلات
653	سورة نبا	574	سورة نبا
654	سورة النازعات	574	سورة النازعات
655	سورة غصن	574	سورة غصن
656	سورة التکویر	574	سورة التکویر
657	سورة الانقطار	575	سورة الانقطار
658	سورة المطففين	575	سورة المطففين
659	سورة الانشقاقى	575	سورة الانشقاقى
660	سورة البروج	575	سورة البروج
661	سورة الطارق	576	سورة الطارق

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ نمبر
598	بادی حروف کا نقش	724	589	اسلام روزگار	704
598	خاک حروف کا نقش	725	589	برائے مہربانی حکام و افسران ہال	705
599	فہری نقش بحرے کا طریقہ	726	590	فہمائے اور کاروباری ترقی	706
600	باب نمبر 50 نقش مختص	727	590	حصولِ قوت اور دفعِ دشمن	707
600	عناصر اربعہ کی تقسیم و موزونگی	728	590	میاں بھوی کی محبت و موافقت	708
601	ہیہ کیا ہے؟	729	591	تمام حاجات اور مشکلات	709
602	نقش نقش پر کرنے کا عمومی طریقہ	730	592	باب نمبر 48 طب الحروف	710
602	کمر کا خانہ	731	592	چار چار حروف کے سات گروپ	711
602	نقش کے چار خصوصی طریقے	732	593	سات سات حروف کے چار گروپ	712
603	ہر طریقے کا حاصل یکساں ہوگا	733	593	طب الحروف کا طریقہ اول	713
604	نقش کی چند وجوہات	734	594	سر کے امراض	714
605	نقش و کتابت نقش	735	594	دائیں بازو کے امراض	715
605	نقوش و کتب و کتب	736	594	بائیں ہاتھ کے امراض	716
605	محسن تھیلنٹن	737	595	کمر اور پشت کے امراض	717
606	محسن خفقتن	738	595	پیش کے امراض	718
606	محسن یا متعال	739	595	دھن یا نگ کے امراض	719
606	محسن و نوری	740	596	بائیں یا نگ کے امراض	720
607	محسن آیت قلب لوح	741	597	باب نمبر 49 طب الحروف کا طریقہ ثانی	721
608	باب نمبر 51 نقش مختص	742	597	آتش حروف کا نقش	722
608	نقش مسدس کا عمومی ضابطہ	743	598	آبی حروف کا نقش	723

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ نمبر
581	سورۃ الکافرون	684	576	سورۃ الاعلیٰ	662
582	سورۃ النصر	685	576	سورۃ العاشیہ	663
582	سورۃ المہب	686	576	سورۃ الفجر	664
582	سورۃ الاخلاص	687	577	سورۃ البلد	665
582	سورۃ الفلق	688	577	سورۃ الشمس	666
583	سورۃ الناس	689	577	سورۃ البیل	667
584	باب نمبر 47 حروف مقطعات کے مربع نقوش	690	577	سورۃ الضحیٰ	668
584	چار فہری نقش حروف مقطعات	691	578	سورۃ الانشراح	669
585	چاروں عناصر کا مجموعی نقش	692	578	سورۃ النین	670
585	مقطعات کے وضعی و فہری نقش	693	578	سورۃ العلق	671
586	خفقتن اشیاء بخیر غنائق	694	578	سورۃ القدر	672
586	ہر قسم کی دینی و دنیوی مہمات و مقاصد	695	579	سورۃ البینہ	673
586	غنائق طاہری و باطنی	696	579	سورۃ الزلزال	674
587	ہر قسم کی فتوحات	697	579	سورۃ العاديات	675
587	حفظ و امان و دفعِ امراض	698	579	سورۃ القارعة	676
587	عرف مقطعات کے خصوصی نقش	699	580	سورۃ التکاور	677
588	اعداد و طرح	700	580	سورۃ العصر	678
588	تقسیم	701	580	سورۃ الہمزہ	679
588	یہ نقش مکمل وضعی ہیں	702	581	سورۃ الفیل	680
589	حفظ مال و عیال	703	581	سورۃ القریش	681
			581	سورۃ الماعون	682
			581	سورۃ الکوتر	683

نمبر شمار	نام مضمون	نمبر شمار
652	نقش زوج الزوج کے فوائد	812
652	نقش فرد الفرد کے فوائد	813
653	خانمہ الباب	814
654	باب حصہ سوم مجرب تعویذات	815
655	باب نمبر 59 محبت و تسخیر	816
657	تاریخ مطلوب حاضر ہو	817
658	مطلوب کی واپسی	818
658	تسخیر عمومی کا نقش	819
659	برائے تسخیر عمومی	820
659	عزیر کے دل میں محبت کی جوت دکا	821
659	میاں بوی کی مزاجی ہم آہنگی	822
660	قل ہو اللہ شریف کا نقش	823
660	روحوں کو منانے کے لئے	824
660	محبت کا مجرب تعویذ	825
661	تسخیر عمومی و خصوصی کا نقش	826
661	خسراں و حکام کا دل جیتنے کے لئے	827
661	موفقت زوہین	828
662	تسخیر عامہ کا نقش	829
662	تسخیر خانی کا شاہکار	830
662	تسخیر نازی اور حفاظت	831
663	میاں بوی کی الفت و موافقت	832

نمبر شمار	نام مضمون	نمبر شمار
625	نقش مثنیٰ کے فوائد	764
626	عمومی فوائد	765
626	خصوصی فوائد قسم اول	766
627	خصوصی فوائد قسم ثانی	767
629	باب نمبر 54 نقش متشع	768
629	نقش متشع کا عمومی طریقہ	769
629	خانہ کمر	770
630	نقش متشع کے خصوصی فوائد	781
631	متشع نقش کی چار پالیسیں	782
632	نقش اسلئے مسئل	783
633	باب نمبر 55 نقش متشع کے خصوصی فوائد	784
633	محبت زوہین	785
633	مقبولیت عامہ و عمل مقاصد	786
633	دقیقہ معلوم کرنا	787
634	فریقین میں صلح کے لئے	788
635	چوکی چال کی خصوصیت	789
635	اس چال کے فوائد	790
636	عمر آسپ کے لئے مجرب ترین نقش	791
637	باب نمبر 56 نقش متشع	792

نمبر شمار	نام مضمون	نمبر شمار	نام مضمون	نمبر شمار
833	خاندکی پسندیدہ بی بی بننے کیلئے	663	دشمن پر غلبہ ہواں کے شر سے حفاظت	672
834	ظالم حکمران کے ظلم سے بچنے کیلئے	663	یا حافظ کا نقش	672
835	عمومی تحقیر اور وجاہت کے لئے	664	بدگو لوگوں کی زبان پر تالا	673
836	برائے تحقیر عمومی و جملہ حاجات	664	دشمن کی پراگندگی	673
837	سورۃ الاخلاص کا جواب نقش	664	مضبوط دشمن سے نہایت اہم ہندی	673
838	باب نمبر 60	666	برہادنی اعداء کا مضبوط ترین نقش	674
	بغض و عداوت		برائے تفریق و عداوت	674
839	باجائز تعلقات کا خاتمہ	667	دعوت سورۃ الفاتحہ برائے دشمن و ظالم	675
840	تفریق اور بدائی کا مجرب ترین عمل	667	دعوت سورۃ الفکوثر برائے دشمن	678
841	تفریق و عداوت کے لئے	667	باب نمبر 61	681
842	ظالم حاکم سے نہایت	668	حل مشکلات و قصص عجائبات	
843	دشمن کو مغلوب کرنے کیلئے	668	تعمیق کے ساتھ دعا اور دھن	681
844	دشمن کا مقابلہ اور کامیابی	668	ضروری ہے	
845	زبان دراز کو لگام	669	نقش قرآن مجید	682
846	دشمنوں کو زیر کرنے کیلئے	669	نقش سورۃ النمل	682
847	دشمنوں پر غلبہ پانے کیلئے	669	حل مشکلات کیلئے سورۃ النجم کا نقش	682
848	برائے غلبہ بر دشمنان	670	نقش جامع الکلمات	683
849	دشمن مغلوب و مقہور ہوں	670	جملہ حاجات روا ہوں	683
850	دشمن سر نہ اٹھائیں	671	ہر جائز کام پر راہوں	683
851	دشمن کی زبان بندی	671	ہر مشکل آسان اور ہر حاجت روا اور	684
852	زبان بندی کا مجرب ترین طریقہ	671	یا لطیف کا خاص نقش	684
853	ہلاکت دشمن کے لئے	672		

نمبر شمار	نام مضمون	نمبر شمار	نام مضمون	نمبر شمار
893	تہارت و کاروبار میں ترقی کیلئے	692	مشکلات اور پریشانوں کا خاتمہ	873
894	مالی وسعت و کشائش رزق	693	فتوحات کیلئے	874
895	﴿باب نمبر 63﴾ شفائے امراض	694	ہر کام پر راہ اور ہر مشکل آسان	875
896	سورۃ الشفاء کا نقش	694	ہر مقصد میں کامیابی	876
897	آیات شفاء اور اسم یا شافی کا تعویذ	695	حاجات خود بخود پوری ہوں	877
898	آدمی سر کا درد	695	نقش فتح الفتح	878
899	شفائے امراض کا خاص نقش	696	فتوحات کا جواب مل	879
900	دور کے لئے	696	حاجات و مشکلات کا جامع نقش	880
901	ناف کیلئے	698	﴿باب نمبر 62﴾ قرض، مالی مشکلات، فراوانی رزق	881
902	جامع الفوہ برائے درد و مرض	696	یا معنی کا نقش ذوالکبریت	882
903	ہر قسم کے امراض و مصائب	697	سیدہ لکھی کا خاتمہ و حصول ملازمت	883
904	آدمی سہی کے لئے	697	یا باسط کا نقش دو پائیہ	884
905	ناف اور کمر درد	698	دکان پر گاہک بڑھانے کیلئے	885
906	استحاضہ کا خون روکنے کیلئے	698	مالی ترقی و فتوحات	886
907	بچہ روتا یا خواب میں ڈرتا ہو	698	ترقی دکان	887
908	بچوں کے دہونے ڈرنے کا جواب تعویذ	699	سورۃ الواقعة کا نقش	888
909	حفاظت حمل کیلئے	699	مالی ترقی اور ہر قسم فتوحات کیلئے	889
910	حفاظت صحت کیلئے	699	یا معنی کا نقش ذوالکبریت	890
911	دامنی اور قلبی امراض کیلئے	700	جو سودا فروخت ہو کے نہ رہتا ہو	891
912	نکیر، استحاضہ، یواسیر، لکیر یا	700	اگر دکان بالکل بیٹھ گئی ہو	892

تقریظ: از استاذ الحدیث حضرت مولانا حافظ فضل الرحیم صاحب وامت برکاتہم نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور

بسم الله الرحمن الرحيم - الحمد لله رب العلمين
والصلوة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين وعلى آله
 واصحابه الغر الميامين اجمعين

برخوردار عزیز علامہ ارشد حسن ثاقب کی متعدد علمی تصانیف زیور طبع سے آراستہ ہو کر عوام
دخواس اور طلبہ و علماء سے خراج تحسین وصول کر چکی ہیں۔ ان میں اذکار و وظائف کے
حوالے سے ان کی تالیف ”جامع الوظائف“ نے بہت زیادہ شہرت اور عوامی پذیرائی
حاصل کی۔ اس کے بعد ابھی حال ہی میں ”جنات و جادو/ حقیقت، تاریخ، علاج“ کے
نام سے ان کی ایک نہایت تحقیقی اور نادر معلومات پر مشتمل کتاب منظر عام پر آئی جسے
علمی طبقہ نے بہت سراہا اور اب جس کتاب کا انہوں نے ”جامع الوظائف“ میں وعدہ
کیا تھا، وہ منتظر اور موعود کتاب ”ارشاد العالمین“ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ علامہ
صاحب کی جو خوبی مجھے بہت پسند ہے وہ یہ ہے کہ جس موضوع پر قلم اٹھاتے ہیں، اس کا
حق ادا کر دیتے ہیں۔ ان کی تمام تصانیف، بالخصوص: کتاب الاغاریب، بدایۃ
الصراف، بدایۃ النحو، ریح العیبر فی شرح نحو میر، قواعد التصغیر،
احکام النسبة، ضروری مسائل برائے عواتین، گلدستہ دلیہن: جامع

نمبر شمار	نام مضمون	نمبر شمار	نام مضمون
913	خارجہ عمل کا بہترین عمل	701	پہلی چٹا
914	نریہ اولاد کیلئے	701	پہلی چٹے کا دوسرا تجربہ نقش
915	بے اولادوں کیلئے تحفہ	702	بچوں کی بیماری اور حفاظت کیلئے
916	بچپن کیلئے	702	حفاظت و امراض اطفال
917	بنا کے لئے	703	درو کیلئے
918	اشکاج قلب اور پائش کا علاج	703	باب نمبر 65
919	جملہ امراض قلب کیلئے	704	باب الکسیر
920	بازار کا نقش	704	حرف کی تائید اور اس سے زیادہ ہے
921	برحم کے دماغی غلط کیلئے	704	تکسیر جہزی کا عمومی ضابطہ
922	دفع عمل میں آسانی	705	تعلیم عمومی کیلئے
923	بواسیر کا خاتمہ	705	مثال
924	خونی بواسیر کیلئے	705	خصوصی جدیت
925	امراض سحر کا علاج	706	محبت کا عمل
926	باب نمبر 64	707	تائیر میں تیزی
	بچوں کے امراض اور مسائل	707	عالم شوہر سے طلاق
927	جو پھیلا ہو یا خواب میں چمکا ہو	707	خلع اور طلاق
928	بچوں کے رونے دھونے کیلئے	708	خلع میں طلاق ضروری ہے
929	گریہ اطفال کا ایک تجربہ عمل	708	تکسیر قطعی برائے طلاق
930	بچے کا دورہ چھڑانے کیلئے	708	جلاکت و بر باد
931	سوکھا کا علاج	709	تفریق و عداوت
932	سوکھا کا ایک تجربہ اور جلاکت عمل	709	طلاق و تفریق کا لوہے توڑ عمل

الوطائف اور جنات جادو / حقیقت ، نارنج ، علاج آپ کی اسی خوبی کے عظیم شاہکار ہیں۔ زیر نظر کتاب اس خوبی میں بھی بلند ترین چوٹیوں کو چھوتی نظر آ رہی ہے۔ اور ان کی دوسری خوبی یہ ہے کہ جس کام پر انہیں عبور نہ ہو اس میں سرے سے قدم نہیں رکھتے اور جس کام میں ہاتھ ڈالتے ہیں وہاں حذاقت و مہارت کے ایسے جھنڈے گاڑتے ہیں کہ بڑے ماہرین اور اساتذہ فن ان کے آگے زانوائے تلمذ تہہ کرنے پر مجبور نظر آتے ہیں۔

اور لطف کی بات یہ ہے کہ کسی ایک آدھ چیز میں نہیں بلکہ کئی امور میں انہوں نے مہارت و حذاقت کی اسی عظیم سر بلندی کا مظاہرہ کر کے اپنے آپ کو جامع العلوم والفنون منوالیا ہے۔

عملیات و وظائف کی دنیا جہاں بہت وسیع ہے ، وہاں بہت حساس اور نازک بھی ہے۔ پلک جھپکنے کی دیر میں ایمان سے محروم ہو جانے کا اندیشہ اس وادی میں دامن گیر رہتا ہے۔ ایمان و کفر کے درمیان اس شعبے میں بہت نازک سی لکیر کے فاصلوں کے مراحل کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے عالمین کو سب سے پہلے اپنے ایمان کی سلامتی پر توجہ رکھنی چاہئے اور اس کے بعد وظائف و عملیات کا انتخاب کرنا چاہئے۔

مجھے خوشی ہے کہ علامہ صاحب نے عالمین کی رہنمائی کے لئے عملیات کا یہ عظیم مخفی خزانہ سامنے لانے کے ساتھ ساتھ عالمین کو قدم قدم پر اپنا ایمان اور اپنی آخرت محفوظ رکھنے کی نہ صرف تلقین کی ہے بلکہ بہت خوبصورت علمی رہنمائی اور عملی تربیت کی ہے۔

جہاں اس وادی میں ایمان اور کفر کے فاصلے سمٹ جاتے ہیں وہاں بعض تشدد پسند طبائع حد سے زیادہ تعصب کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہر چیز کو حرام حرام کی رٹ لگا کر اپنے اور امت کے اوپر ممنوع بنا ڈالتی ہیں۔ یہ انداز فکر و نظر بھی سلام کے معتدل طریق عمل سے متصادم ہے۔ علامہ صاحب نے افراط و تفریط کے ان دونوں راستوں کی نشاندہی کرتے ہوئے اسلام کے اعتدال پسند راستے کی نہایت خوبصورت ترجمانی کا حق ادا کیا ہے۔

اس کتاب میں دم جھاڑے کو احادیث سے ثابت کرنے کے لئے تین درجن کے لگ بھگ احادیث سے استدلال کر کے ایک طرف علامہ صاحب نے تعصب پر مبنی ایک بر خود غلط سوچ کی اصلاح کی ہے، وہاں عالمین کے لئے علی وجہ البصیرت نفع عوام کے اس شعبہ کو حرز جان بنانے کو آسان بنا دیا ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کا نفع عام فرمائیں اور مصنف کو اسپر اجر جزل نصیب فرمائیں۔ آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ
واصحابہ اجمعین

(حضرت مولانا حافظ) فضل الرحیم (صاحب دامت برکاتہم)

نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور

<https://www.facebook.com/groups/freeamlyatbooks>

افتتاحیہ

مولانا حکیم امجد حسن خان صاحب مہتمم جامعہ فاروقیہ رائے ونڈ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی الرَّسُوْلِ الْكَرِيْمِ ، سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا اِلَيْهِ
الَّذِيْنَ الْقَوِيْم - اَمَّا بَعْدُ :

علامہ ارشد حسن ناقد صاحب میرے بڑے بھائی جان بھی ہیں اور علوم دینیہ میں میرے استاذ بھی ہیں۔ صرف نحو کے بعد ان سے عربی زبان کے ایک باب کی ترکیب پڑھنے سے ہی میں محض علامہ صاحب کے حسن انداز تدریس اور خوبی طریقہ تعلیم کی وجہ سے عربی زبان و ادب اور صرف و نحو کی مزید تحصیل سے بے نیاز ہو گیا تھا۔ میرے اور علامہ صاحب کے دیگر بے شمار شاگردوں کا اصرار تھا کہ وہ نحو میری اپنی تقریر کو تحریر کی شکل دیدیں تاکہ ہمیں تدریس کے لئے وہ تقریر کام آجائے مگر ان کی طرف سے اس گزارش کی قبولیت میں تاخیر ہوتے ہوتے سالوں پہ سال گزر گئے۔ کئی سالوں کے بعد جب وہ اس پر آمادہ ہوئے تو اللہ نے اہل علم پر اتنا بڑا کرم فرمادیا جس کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔

علامہ صاحب نے نہ صرف یہ کہ نحو میری تقریر پر کام شروع کیا بلکہ علم صرف اور علم نحو پر وہ تحقیقی کام کر دیا جس کی نظیر برصغیر کی پوری تاریخ میں نہیں ملتی۔ چنانچہ انہوں نے اب تک ان دونوں بنیادی عربی موضوعات پر جو کام کیا ہے ان میں صرف کے

موضوع پر (۱) قواعد التصغیر (۲) احکام النسبة (۳) ہدایۃ الصرف اور علم نحو کے موضوع پر (۱) کتاب الاضافة (۲) کتاب الاعراب (۳) ہدایۃ النحو (۴) الملوث و احکامہ الی اللغة العربیة (۵) ریح العیبر فی شرح نحو میر چھپ کر علماء و طلبہ سے داد و تحسین وصول کر چکی ہیں۔

یہاں یہ بتلانا ضروری ہے کہ علامہ صاحب نے ان کتب اور موضوعات کا جو انتخاب کیا ہے اور ان کتب میں جن علمی مسائل کو موضوع بحث بنایا ہے، یہ وہ تمام موضوعات ہیں جن سے برصغیر پاک و ہند کے دینی مدارس میں پڑھائی جانے والی تمام کتب یکسر خاموش ہیں اور ریح العیبر اگرچہ دیکھنے کو نحو میر کی شرح ہے مگر علامہ صاحب نے اس میں علم نحو کے حوالے سے وہ اباحت اور دقائق و معارف جمع کر دیئے ہیں کہ ہدایۃ النحو، کافیہ اور شرح جامی کے مدرسین کو بھی تدریس میں معاونت دینے کیلئے یہی ایک کتاب کافی ہے۔

ان طبع شدہ کتب کے علاوہ القاعدہ فی الصرف، القاعدۃ فی النحو، معجم الصرف والنحو کی جلد اول بھی مکمل ہو چکی ہیں جو انشاء اللہ بہت جلد زیر طبع سے آراستہ ہونے والی ہیں۔

خواتین کیلئے علامہ صاحب کے مدرسہ (اقرا دار الاطفال) میں ہر سال گرمیوں کی تعطیلات کے موقع پر دو ماہ کا ایک دینی معلوماتی کورس کروایا جاتا تھا۔ اس کورس کیلئے علامہ صاحب نے (۱) منتخب قرآنی نصاب (۲) ضروری مسائل برائے خواتین اور (۳) اربعین برائے خواتین مرتب کیں۔ منتخب قرآنی نصاب میں دس سورتوں کا انتخاب کر کے ان کا (۱) لفظی ترجمہ (۲) بالمحاورہ ترجمہ (۳) خلاصہ (۴) تشریح کی گئی ہے جو قرآن حکیم سے مناسبت پیدا کرنے اور قرآنی ترجمہ و تفسیر سیکھنے کے پہلے ذہن کے طور پر بہت عمدہ تصنیف ہے۔ جبکہ ضروری مسائل میں علامہ صاحب نے وضوء، غسل، تیمم، نماز، خواتین اور مردوں کی نماز کا فرق، مسافر کی نماز، مریض کی نماز، روزہ، زکوٰۃ اور زندگی کے ہر اس شعبے سے متعلق فقہ حنفی کی روشنی میں

مسائل بیان کئے ہیں جن سے خواتین کو پالا پر سکتا ہے۔ بظاہر مختصر سی کتاب ہونے کے باوجود خواتین کو پیش آنے والے نوے فیصد سے زائد مسائل کا حل اس میں موجود ہے۔ جبکہ اربعین برائے خواتین میں حضور اقدس ﷺ کی ان چالیس احادیث مبارکہ کا انتخاب کر کے ان کا ترجمہ و تشریح کی گئی ہے جن کا تعلق عقیدہ و ایمان، فکر آخرت، اتباع رسول، اجتناب بدعات و کبائر، شوق جنت، گھریلو فرائض، اخلاق فاضلہ اور ناپسندیدہ صفات مذمومہ کی مذمت سے ہے۔ خواتین کی تربیت کیلئے احادیث مقدسہ کا یہ اتنا خوبصورت گلاسٹ ہے جس کا ہر گھر میں نہ صرف موجود ہونا ضروری ہے بلکہ روزمرہ اس کا اونچی آواز میں ایک دوسرے کو سنانا بھی نہایت فائدہ مند ہے۔

روحانیات و عملیات کا شعبہ علامہ صاحب کا نہایت مشہور و معروف شعبہ ہے۔ پاکستان کے طول و عرض سے لوگ جادو اور جنات سے نجات پانے کیلئے گزشتہ بیس پچیس سال سے ان سے فیض حاصل کر رہے ہیں اور میں اس کا چشمہ دید گواہ ہوں کہ سینکڑوں ایسے لوگ ان کے پاس آئے جو عالمین کے پاس جا جا کر نہ صرف تنگ آچکے تھے بلکہ عملیاتی دنیا سے مایوس ہو چکے تھے، علامہ صاحب کے علاج سے نہ صرف ان کو مکمل افادہ ہوا بلکہ ان میں سے بعض حضرات تو علامہ صاحب سے سیکھ کر اب خود عامل بن کر لوگوں کا علاج معالجہ کر رہے ہیں۔

علامہ صاحب نے محض کتابوں سے پڑھ کر یا بزرگوں کی اجازت سے یہ کام شروع نہیں کیا۔ انہوں نے اساتذہ کرام کی ہدایات کے مطابق بہت لمبی چوڑی ریاضت کر کے اس میدان میں قدم رکھا۔ کیونکہ ان کی ایک مستقل عادت ہے کہ یا تو کسی فن پر مکمل عبور حاصل کرو۔ ورنہ اس کا رخ بھی نہ کرو!!

وہ جس شعبے میں قدم رکھتے ہیں اس کی بلندیوں کو چھوئے بغیر دم نہیں لیتے۔ ایک عمدہ قاری کی حیثیت سے طویل عرصہ اپنا لوہا منوایا اور بیسیوں مقابلہ ہائے حسن قرأت میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ حتیٰ کہ ان کی اذان مشرق و مغرب میں ٹائم پیس گھڑی کے

ذریعے مشہور ہوئی۔ پھر جامعہ اشرفیہ سے فارغ التحصیل ہو کر خطابت کے میدان میں قدم رکھا تو پورے لاہور میں ان کا طوطی بولنے لگا۔

صرف و نحو اور عربیت کی تدریس کی طرف آئے تو دور دراز سے طلبہ ان کی طرف رجوع کرنے لگے۔ عربی انگلش ترجمہ کا سلسلہ شروع کیا تو تاقب ٹرانسلیشن سنٹر پورے پاکستان کا مرکز و محور بن گیا۔ تحریر و تصنیف کی طرف آئے تو یہاں بھی بلند ترین چوٹیوں پر اپنے جھنڈے گاڑ دئے۔

علامہ صاحب نے چونکہ خود اچھی محنت و ریاضت کی اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے عملیات کے میدان میں انہیں سینکڑوں دوسرے عالمین کے مقابلے میں کامیابی سے نوازا۔ اس لئے وہ اپنے شاگردوں کو بھی سخت محنت کراتے ہیں۔ لیکن یہ بات طے ہے کہ ایک بار جو آدمی علامہ صاحب کی ہدایات پر عمل کر کے ان کی شرائط کے مطابق عملیات کی ریاضت کر لیتا ہے وہ اس شعبے میں کسی کمزوری یا ناکامی کا شکار کبھی نہیں ہوتا۔

جنات و جادو / حقیقت، تاریخ، علاج

اس کتاب سے پہلے علامہ صاحب کی شہرہ آفاق کتاب جامع الوظائف عملیات کے موضوع پر چھپ چکی ہے جس نے دیکھتے ہی دیکھتے عوام و خواص کے دلوں میں وہ جگہ بنائی ہے جو آج تک کوئی اور کتاب نہیں بنا سکی۔ اس میں علامہ صاحب نے 1188 عنوانات کے تحت زندگی کے ہر شعبہ سے متعلق کلام الہی، مسنون دعاؤں، اذکار، وظائف، اوراد اور دعاؤں کا ایسا خزینہ جمع کیا ہے کہ عملیات کا انسائیکلو پیڈیا کہنا بھی اس کتاب کا تعارف کرانے کیلئے شاید چھوٹا لفظ ہو۔ کتاب کیا ہے؟ عملیات کا ایک نیا جہان اس میں آباد ہے۔ اس کتاب کو دیکھ کر اندازہ تو یہی تھا کہ مزید کچھ لکھنے کی ضرورت یا گنجائش شاید نہیں ہوگی۔

لیکن زیر نظر کتاب (جنات و جادو، حقیقت، تاریخ، علاج) کو دیکھ کر اندازہ ہوا کہ اہل علم اور اہل نظر کے ہاں ہر علمی شعبے میں کتنے کتنے اور کیسے کیسے جہاں پوشیدہ

تعریف و توصیف نہ علامہ صاحب نے بیان کی ہے نہ ہی میں اس کے تمام فوائد کا تذکرہ کرنا قرین مصلحت سمجھتا ہوں۔ صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ سحر کے خاتمے سے لے کر سحر پلٹنے اور جنات کو حاضر کرنے، ان سے کلام کرنے سے لے کر ان کا دفاع توڑنے اور انہیں جلانے تک ہر کام کیلئے جتنی بہت کافی ہے۔ نیلی جتنی کا خصوصی ذکر میں نے اس لئے کیا ہے کہ عام طور پر قارئین کی یہ سوچ ہوتی ہے کہ جس عمل میں وقت و مشقت زیادہ ہو، اسے بڑا اور کامیاب عمل سمجھتے ہیں اور چھوٹے یا آسان اعمال کے بارے میں یہ سمجھتے ہیں کہ شاید ان سے وہ فائدہ حاصل نہیں ہوگا جو مشکل اور بڑے عملیات سے ہوتا ہے۔ یقین کریں کہ یہ چھوٹا سا عمل بڑے بڑے عملیات کے نہ صرف برابر ہے بلکہ چھوٹا ہونے کے باطنی اس کی افادیت دوسرے عملیات سے کئی گنا زیادہ ہے۔ لیکن یہ عمل صرف عامل حضرات کر سکتے ہیں۔ غیر عامل حضرات (جنہوں نے اپنا دفاع و حصار نہیں کیا ہوا) اگر یہ جتنی جنات کو جلائیں گے تو جوابی طور پر جنات کے حملے کا وہ مقابلہ نہیں کر سکیں گے اور کسی بہت بڑی مصیبت کا شکار ہو جائیں گے۔

ارشاد العالمین :-

یہ کتاب اپنا تعارف خود آپ ہے۔ اس کا تعارف کرانے اس پر تبصرہ کرنے یا اس کے مندرجات کی تعریف و توصیف کرنے کی ضرورت اس لئے نہیں کہ یہ کتاب خود آپ کے ہاتھ میں ہے اور جس طرح جامع الوظائف میں یہ خوبی تھی کہ جب آدمی مطالعہ کرنے بیٹھا تھا تو آخر تک پڑھے بغیر اٹھنے کا نام نہیں لیتا تھا، اسی طرح اس کتاب کو شروع کرنا تو آپ کے اختیار میں ہوگا مگر اسے بند کرنا آپ کے اختیار میں نہیں رہے گا۔

شوق و تجسس آپ کو مسلسل ایک ایک صفحہ آگے بڑھاتے پوری کتاب پڑھ جانے پر مجبور کرے گا۔ کیونکہ اس کا ہر صفحہ اتنی اعلیٰ اور نادر معلومات کا خزانہ اور طرز تحریر اتنا شستہ، شیریں اور رواں ہے کہ قاری تحریر کے سحر میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ مگر یہ وہ سحر نہیں جس کے ارتکاب پر علامہ صاحب نے قرآن و سنت اور اقوال فقہاء کی روشنی میں کفر

وارتداد کا فتویٰ جامع الوظائف اور جادو جنات، حقیقت، تاریخ، علاج میں نقل کیا ہے۔ بلکہ یہ وہ سحر ہے جس کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ نے ایک بدوی صحابی کے نہایت پر مغز اور باسلیقہ انداز گفتگو پر تبصرہ فرماتے ہوئے کہا تھا کہ إِنَّ مِنَ النَّبِيِّ لَسَاحِرًا کچھ باتیں تو سراسر جادو ہوتی ہیں!

اس کتاب میں علامہ صاحب نے جامع الوظائف کے بعد اپنے مخرجات کا بہت بڑا اور اہم ذخیرہ قارئین کیلئے صفحہ قرطاس پر نکھیر دیا ہے۔

اس کے تعویذات میں سے اکثر تعویذات کے بارے میں میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ وہ علامہ صاحب کے انتہائی مجرب ترین تعویذ ہیں اور جہاں بھی دیئے گئے انہوں نے کبھی خطا نہیں کی۔

عملیات، وظائف، اذکار اور روحانیات سے متعلق درجنوں کتب پڑھنے کے باوجود میں بلا تکلف کہہ سکتا ہوں کہ اتنی جامع، مفید، مفصل، واضح اور دلنشین کتاب میں نے اردو زبان میں تو سرے سے نہیں دیکھی۔ البتہ عربی میں بعض کتب بہت جامع ضرور ہیں مگر ایک ابتدائی شخص ان سے اس لئے استفادہ نہیں کر سکتا کہ اکابر و مقتدین کی کتب خالص فنی اصطلاحات پر مبنی ہوتی ہیں جن کو سمجھنے کیلئے علم الجبر کے علاوہ وہ علم الفلکیات وغیرہ کا جاننا بھی بعض اوقات ضروری ہوتا ہے۔

امید ہے کہ جامع الوظائف اور جنات و جادو / حقیقت، تاریخ، علاج کی طرح ارشاد العالمین بھی بھرپور قبولیت نامہ حاصل کرے گی۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو امت مسلمہ کے نفع کا عمومی وسیلہ بنائیں اور مؤلف محترم کو اس کا اعلیٰ ترین اجر و صلہ عطا فرمائیں۔ آمین۔

وصلی اللہ علی النبی الامی و علی آلہ و اتباعہ الی یوم الدین

(حکیم مولانا) امجد حسن خان صاحب

مہتمم: جامعہ فاروقیہ رائے وٹہ، ضلع لاہور

مقدمہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ وَالصَّلَاةُ
وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْمُرْسَلِينَ وَعَلَى آلِهِ
وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ - آمَنَّا بَعْدُ -

جامع الوظائف میں ہم نے وعدہ کیا تھا کہ عالمین کی رہنمائی کے لئے ہم
ارشادِ العالمین کے نام سے ایک الگ کتاب تحریر کریں گے۔ کتاب تو ہم نے جامع
الوظائف کی طباعت کے کچھ عرصہ بعد تیار کر لی۔ مگر اس کی کمپوزنگ، نظر ثانی، پھر
اصلاح، پھر نظر ثانی کا سلسلہ دراز سے دراز تر ہوتا چلا گیا۔ اس عرصہ میں کئی چیزوں کا
اضافہ بھی ہو گیا، کئی چیزوں کو کتاب میں سے حذف کر دیا گیا۔ اس طرح اکھاڑ پھینڈ
کا ایک لاقبائے سلسلہ چل نکلا۔
کتاب کا حجم بہت بڑھ گیا ہوا تھا۔ اس لئے ہم نے جنات اور جادو کے حوالے
سے جو تحقیقی اور تاریخی مواد تھا اسے الگ اور مستقل کتاب کی صورت میں چھاپنے کا
فیصلہ کیا۔ چنانچہ اس سے پہلے وہ ”جنات و جادو/حقیقت، تاریخ، علاج“ کے نام سے
آپ کے ہاتھوں تک پہنچ چکی ہے۔

اس کتاب کو کم از کم ڈیڑھ سال پہلے منظرِ عام پر آ جانا چاہئے تھا۔ مگر یہی امور
آڑے آتے رہے بالخصوص نقوش کے ابواب میں حد سے زیادہ تاخیر ہوئی۔ اور جو لوگ
کمپیوٹر پر کام کرتے یا کرواتے ہیں وہ بخوبی ہماری اس مجبوری اور پریشانی کا ادراک
کر سکتے ہیں کہ حسابی کام اور وہ بھی نقوش کے ہر ہر خانے میں الگ الگ عدد کو بھرتا
کس قدر مشکل کام ہے؟

ہم نے عملیات، وظائف، چلہ کشی، مریضوں کے علاج اور دیگر ہر حوالے سے
اس کتاب میں اتنی دافر اور وسیع معلومات دے دی ہیں کہ بغور مطالعہ کرنے کے بعد
مزید رہنمائی لینے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ نقوش کے باب میں بھی ہم نے پہلے
نقوش کے قواعد مکمل، سط و تفصیل سے لکھے ہیں، پھر نقوش درج کئے ہیں۔ ایک ایک بار
ان ضوابط کو اچھی طرح سمجھ لیں، انشاء اللہ زندگی بھر نقش بھرتا آپ کے لئے آسان
ہو جائے گا۔

عملیات کی دنیا میں بہت لے دے ہوتی ہے۔ یہ جائز ہے، وہ جائز نہیں، یہ
حرام ہے، وہ کفر ہے وغیرہ وغیرہ! ہم کسی بے سند شخص یا بے سند قول کو اپنے لئے حجت
نہیں سمجھتے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں ہم نے جن امور کو جائز و میباح یا مستحب
و مسنون پایا اور اسلاف امت کے عمل سے جن امور کے جواز کا ہمیں مزید ثبوت ملا ہم
نے انہیں بلا تکلف اپنا لیا۔ اس کی ہمیں پروا نہیں کہ زید و بکر کی یا کسی امیرے غیرے کی
اس میں کیا رائے ہے؟

اور جہاں قرآن و سنت کی روشنی میں ایمان ڈگمگاتا اور آخرت کا انجام خطرے
سے دوچار ہوتا نظر آیا اور اسلاف امت کو جن امور سے گریز و اجتناب کرتے ہوئے پایا
ان امور سے ہم خود بھی زندگی بھر بچھب و محتر ز رہے اور اپنے شاگردوں کو بھی ان سے
مکمل اجتناب و احتراز کی تلقین کرتے ہیں۔

دم جھاڑے کا ثبوت :-

ہم نے ایک باب مستقل اس عنوان سے قائم کر کے از حوائی درجن سے
زائد احادیث حدیث شریف کی مقبر ترین کتب (بخاری، مسلم، ترمذی، ابن
ماجدہ، نسائی وغیرہ) سے محض اس لئے نقل کی ہیں کہ ایک نام نہاد دیندار طبقہ اور
دوسرا نام نہاد روشن خیال تعلیم یافتہ طبقہ سرے سے دم جھاڑے ہی سے انکار کر رہا ہے۔
حالانکہ یہ عمل حضور اکرم سے محض ثابت نہیں بلکہ احادیث کا مطالعہ کرنے سے معلوم

ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کا مستقل معمول زندگی تھا۔ اور تمام محدثین نے اس عمل پر اپنی شہرہ آفاق اور محترم ترین کتب حدیث میں اس پر بابوں کے باب قائم کئے ہیں۔ حدیث شریف کی کوئی کتاب ایسی نہیں جو کتاب الرقیۃ سے خالی ہو۔ آج کے دنیدار کس دین کے مدعی ہیں جو حضور ﷺ کے مستقل معمول زندگی سے جداگانہ ہے اور جس سے امت کے تمام محدثین نااہل رہے؟

افراط و تفریط :-

عملیات کی دنیا نہایت خطرناک دنیا ہے۔ یہاں قدم قدم پر ایمان سے محرومی کا اندیشہ دامن گیر رہتا ہے۔ اس لئے ہم نے ہر موقع پر عالمین حضرات کے سامنے ایمانی حدود کو تعین کر دیا ہے۔ لیکن یہ بھی درست نہیں کہ بات بات پر ہم حرام اور کفر کے فتوے جھاڑنا شروع کر دیں۔ اس لئے ہم نے جن امور کو قرآن و سنت سے متصادم نہیں پایا انہیں بلا تکلف آپ کے لئے لکھ دیا ہے۔ اور افراط و تفریط کے دو متضاد رویوں کی نشاندہی بھی کر دی ہے کہ نہ تو اتنا کھل جائیں کہ غیر اللہ سے مدد مانگنے کے بعد بھی اپنے ایمان کو محفوظ سمجھنے لگیں اور نہ اتنا گھٹ جائیں کہ اللہ کو مدد کے لئے پکارنا بھی آپ کو شرک نظر آنے لگے۔

پکارنا صرف اللہ کو ہے۔ مدد صرف اللہ سے مانگنی ہے، توکل صرف اللہ پر کرنا ہے اور دنیا میں جو عمل بھی انسانیت کے فائدے کا نظر آئے، اگر وہ قرآن و سنت کی تعلیمات کے خلاف نہیں تو اسے بلا تکلف استعمال کر کے خلق خدا کو فائدہ پہنچانا ہے۔ ہم ہر شخص کے قول کے تائید یا اطاعت کے نہیں بلکہ صرف اور صرف شریعت مطہرہ کی تائید و اطاعت کے پابند ہیں۔

اجازت و وظائف :-

جامع الوظائف کے صرف دو ابواب (جنات و جادو اور قضائے حاجات) میں ہم

نے لکھا تھا کہ ان ابواب کے اعمال اجازت لے کر کریں۔ مگر اس کتاب کے تمام اعمال کا مدار اجازت پر ہے۔ کیونکہ یہ کتاب آپ کو عامل بنانے اور عملیات سیکھ کر خلقت خداوندی کو نفع پہنچانے کا ذریعہ سکھانے کے لئے لکھی گئی ہے۔ اس کتاب کے عملیات اجازت کے بغیر یا تو کسی بڑے نقصان کا موجب بن سکتے ہیں وگرنہ اس قدر تو طے ہے کہ اجازت کے بغیر ان کا فائدہ نہیں ہوگا۔

فون پر رابطہ :-

جامع الوظائف کے چھپنے کے بعد اکثر دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ لوگ وہی بات پوچھنے کے لئے فون کرتے ہیں جو کتاب میں لکھی ہوئی ہے۔ یا کتاب میں ایک مسئلے کے حل کے لئے بارہ چیزیں لکھی ہیں تو وہ تیرہویں چیز پوچھنے کیلئے فون کرتے ہیں۔ ٹیلیفون کی سہولت بے شک آج کل کی سب سے بڑی سہولت ہے اور آج کل پاکستانیوں کے پاس صرف یہی ایک سہولت رہ گئی ہے۔ روٹی، کپڑا، مکان، گیس، بجلی، علاج، تعلیم کی سہولتوں سے تو کب کے محروم ہو چکے ہیں۔ موبائل فون کی سہولت بھی ہے جسے ہم ابھی تک انجوائے کر رہے ہیں۔ مگر اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ اسے ہم تقصیری اوقات کا وسیلہ بنائیں۔

اجازت لینے کے لئے فون کرنا الگ بات ہے مگر ہم پیشگی یہ گزارش کریں گے کہ فضول چیزوں کے سوال و جواب میں نہ اپنا وقت ضائع کریں نہ ہمارا۔ اور جو اوقات ہمارے وظائف و اذکار کے ہیں ان میں آپ کو ہمارے صاحبزادے حافظ حذیفہ خان صاحب رہنمائی کر دیا کریں گے۔ لوگوں کے فون سننے کیلئے ہم اپنے اذکار و وظائف کو ترک نہیں کر سکتے۔

شارک کٹ سے بچیں :-

بعض لوگ ہمارے طرز عمل کو دیکھ کر گھبرا جاتے ہیں کہ اتنے لمبے لمبے عملیات کون کرے؟ بھی آپ کو کس نے مجبور کیا ہے کہ آپ عامل ہی بنیں؟ اگر عامل بننا ہے تو پھر

کچھ محنت تو کرنا پڑے گی۔ اور محنت کے بغیر آپ کتابوں سے عملیات پڑھ کر لوگوں پر ان کا ٹیسٹ کرنا چاہیں گے تو ایک تو لوگوں کو فائدہ نہیں ہوگا۔ دوسرے اس عمل کا بوجھ اور رد عمل آپ پر آئے گا۔ پھر آپ بھی اور آپ کے زہر علاج لوگ بھی عملیات اور وظائف پر اعتراض کرنا شروع کر دیں گے۔

اکثر لوگ ہمیں فون کر کے کہتے ہیں کہ ہمیں کوئی شارٹ کٹ بتا دیں کہ راتوں رات عمل کر کے ہم عامل بن جائیں۔ بھی جو عامل راتوں رات عامل بنے گا اس کا عمل بھی تو ایک رات کی دہن ہی ثابت ہوگا۔

عملیات فروشی :-

ایسے حضرات کی خواہشات کا ناجائز فائدہ اٹھانے والے لوگ بھی بد قسمتی سے پائے جاتے ہیں جو راتوں رات تو کیا ایک سیکنڈ میں آپ کو عامل بنا دیتے ہیں۔ ایک عمل کی اجازت کا دس ہزار یا پانچ ہزار وصول کر کے وہ آپ کو کسی مشقت و ریاضت کے بغیر اس کا عامل بنا دیتے ہیں۔ لیکن ان عملیات کا آپ کو یا آپ کے پاس آنے والے مریضوں کو تو بھی فائدہ نہیں ہوتا، البتہ اجازت دینے والے حضرات کو پانچ پانچ، دس دس ہزار روپے فی اجازت فائدہ ضرور ہوتا ہے۔

ہم قارئین سے گزارش کریں گے کہ جنات اور جادو کے باب میں ایسی (pade) اجازت کی کوئی حیثیت اور فائدہ نہیں۔ فائدہ صرف اور صرف آپ کے اپنے عمل کا ہوتا ہے۔

محنت کا فائدہ :-

ہمارے طریق پر اگر آپ زندگی میں ایک بار محنت کر لیتے ہیں تو زندگی بھر جنات آپ کے سامنے پھٹک نہیں سکیں گے اور جادو آپ کے آگے ٹک نہیں سکے گا۔ اور جن لوگوں کا آپ علاج کریں گے وہ سو فیصد محسوس کریں گے کہ ہاں ہم کو فائدہ ہوا ہے اور کسی بھی

آدمی کا علاج کرنے پر جنات یا ساحر کا کوئی رد عمل آپ کا ہاں بیک نہیں کر سکے گا۔ اگر آپ کسی گھر کا حصار کریں گے تو دوبارہ زندگی بھر آسب ان گھر میں قدم نہیں رکھ سکیں گے۔

خلوص و تقویٰ یا مالی لالچ ؟

مگر ان تمام چیزوں کے لئے خلوص اور تقویٰ شرط ہے۔ حدود اللہ کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوئے دیں اور جس کا علاج کریں پوری دل سوزی اور خلوص سے کریں۔ خلوص کا مطلب یہ نہیں کہ ہم آپ کو علاج معالجہ کی فیس لینے سے منع کر رہے ہیں، بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ ہر آنے والے کا علاج صرف اور صرف اسے ضرورت مند اور مصیبت زدہ سمجھ کر کریں اور جتنی محنت اسے اس مصیبت سے نکالنے کیلئے کر سکتے ہیں کریں۔ پھر نوافل میں اللہ سے مدد مانگیں اور اس کے لئے خلاصی و نجات اور شفاء کی دعا بھی مانگیں۔ یہ الگ بات ہے کہ آپ جو محنت کرتے ہیں اس کے مطابق مریض سے معاوضہ ملے کر لیں اور طے شدہ معاوضہ پر ہی راضی رہیں۔ مزید پیسے کی طمع نہ کریں۔

آپ کا اصل مقصد مریض کا علاج کرنا ہو۔ اصل مقصد پیسہ بنو کر نہ ہو۔ اور علاج کے لئے چونکہ وقت صرف کرنا ہے اور محنت کرنی ہے اس لئے حسب ضرورت معاوضہ لینا آپ کا جائز حق ہے۔ مگر ایسا بھی تو نہ ہو کہ ایک ایک مریض سے لاکھ لاکھ روپے اٹھنا شروع کر دیں۔ لوگوں پر اتنا ہی بوجھ ڈالیں جو جائز حدود میں آتا ہو۔

جائز حق جائز طریقے سے لیں، فراڈ نہ کریں :-

عالمین سے ہم یہاں ایک اور گزارش بھی کریں گے آپ اپنا جائز حق جائز طریقے سے لیا کریں۔ جعل سازی اور فریب دہی کے ذریعے اپنے جائز حق کو حرام نہ بنایا کریں۔

عام طور پر عالمین لوگوں سے کہتے ہیں کہ آپ کے علاج کا ہم دو ہزار روپے معاوضہ لیں گے اور اس پر تین ہزار صدقہ دینا پڑے گا، عود عنبر اور مشک و زعفران بھی لانا پڑے گی۔ آپ ان سب چیزوں کے بیس ہزار ہمارے پاس جمع کرادیں۔ اور یہ بات طے ہے کہ عامل نے ان میں سے ایک صدقے کا نام دیکر اور خوشبو وغیرہ کا جھوٹ

بول کر دھوکہ دی کی۔ ایسا حرام کھانے کے بعد اگر آپ کے عمل میں برکت نہ رہی تو آپ نے ہم پر یا ہمارے بیان کردہ عملیات پر اعتراض شروع کر دیا ہے!

یاد رکھیں کہ دھوکہ دی سے بڑی ہوئی رقم آپ کے لئے ایسے ہی حرام ہے جیسے رشوت، سود، شراب فروشی وغیرہ وغیرہ حرام ذرائع سے کمائی ہوئی دولت حرام ہے۔ اور حرام ہونے کے علاوہ اس سے آپ لوگوں کا دینی لوگوں پر اعتماد مجروح کرنے کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ لوگوں کا واسطہ آپ سے پڑا اور آپ نے ان سے دھوکہ کیا مگر وہ نہ صرف آپ سے بلکہ بڑے بڑے مدارس میں بیٹھے ہوئے شیوخ الحدیث، دارالافتاء میں بیٹھے مفتیان کرام اور خانقاہوں میں بیٹھے مشائخ و اکابر سے بدگمان ہو رہے ہیں۔

اپنا دفاع جاری رکھیں:-

عالمین کے لئے سب سے ضروری بات یہ ہے کہ عملیات کی دنیا میں صرف ایک بار قدم رکھنے کے بعد ساری زندگی اپنا دفاع جاری رکھیں۔ تفصیل کتاب کے اندر موجود ہے۔ یہاں تاکید مزید کی خاطر ہم لکھ رہے ہیں کہ اگر اس میں کوتاہی کی تو خدا انخواستہ ایسی ناگہانی مصیبت کا منہ دیکھنا پڑ سکتا ہے جس سے نکلنے نکلنے پلوں کے نیچے سے بہت زیادہ پانی بہہ چکا ہوگا۔ اول خوش بعد درش! پہلے اپنا خیال رکھیں، دفاع کریں۔ بعد میں دوسروں کا خیال کریں۔

ابھی کام باقی ہے:-

عملیات کے شعبے میں ہماری یہ تیسری کتاب چھپ رہی ہے۔ ان سے پہلے ہم نے حضرت ملا علی قاری کی مشہور زمانہ کتاب الحزب الاعظم کی تخریج اور شرح لکھی تھی۔ اسے شائع کرنے کا ابھی ارادہ کر رہے تھے کہ ایک دوست نے بتلایا کہ اس موضوع پر انہوں نے کام بھی کیا ہے اور کتاب چھپ بھی چکی ہے جب وہ کتاب دیکھی تو ہم نے اپنی کتاب کی طباعت روک لی۔ بعض احباب کا اصرار ہے کہ آپ اپنی کتاب بھی چھاپ دیں۔ کتنی اور کتابیں ہیں جن کی کئی کئی شروح بازار میں ملتی ہیں۔ اگر الحزب

الاعظم کی دو شروح آئیں تو اس میں کیا حرج ہے؟ سوامید ہے کہ اسے بھی جلد ہم چھپنے کے لئے دیدیں گے اور اس سال موسم سرما میں اگر فرصت نکل پائی تو ارادہ ہے کہ قصیدہ بردہ شریف پر ایک جامع ترین شرح لکھیں۔ قارئین حضرات دعا بھی فرمائیں۔ ہمارا تصنیف کا مزاج صرف سردیوں میں کھلتا ہے پھر پوری گرمیاں ان کی کپورنگ اور پردف ریڈنگ کی نذر ہو جاتی ہیں۔

چونکہ صرف دُخو کے موضوع پر ابھی کئی کتب کا خاکہ ہمارے ذہن میں موجود ہے اور ہر کتاب نئے انداز میں نئے سے نئے موضوعات پر مشتمل ہوگی۔ اس لئے ہم اپنی زیادہ توجہ تو صرف دُخو کے موضوعات پر مرکوز رکھیں گے۔ لیکن جو نئی قصیدہ کے لئے مزاج بنا انشاء اللہ اس پر بھی کام شروع کر دیں گے اور ظاہر ہے کہ اسے سردیوں میں مکمل بھی کرنا ہوگا۔ کیونکہ گرمیوں میں آدمی پسینے کو سنبھالے یا تصنیف و تالیف کے ذوق کو؟

اس کے علاوہ وظائف و دعوات کی ابھی ایک معقول فہرست ایسی ہے جو ان تینوں کتب میں نہیں آ سکی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مہلت و توفیق دی تو پسینے کے چند مزید دینے آپ کے سامنے لانے کی کوشش کریں گے۔

ہم نے کسی بخل کے بغیر اپنے مجربات آپ کے سامنے رکھ دیئے ہیں۔ انہیں امانت سمجھ کر صرف اور صرف خلق خدا کے فائدہ میں استعمال کرنا ہے۔ ان کا ناجائز استعمال نہ کیجئے گا اور ان کے ذریعے کسی بھی انسان کو (خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر) ناحق پریشان نہ کیجئے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو اپنی رضا کے کاموں کیلئے منتخب فرمائیں۔ آمین۔

وصلی اللہ علی خیر خلقہ سیدنا محمد و آلہ وصحبہ اجمعین

عَلَّامَةُ السُّمُوعِ نَاقِبُ

مدیر اعلیٰ: اقراء دار الاطفال

لاہور

(۱)

باب

عامل کی شرائط

جب تک عامل میں یہ شرائط پوری نہ ہوں، وہ عملیات کے لئے اہل نہیں ہو سکتا۔
اور عملیات اگر سیکھ بھی لے تو یا خود اپنا نقصان کر بیٹھتا ہے یا لوگوں کا۔

اس لئے عملیات کے شعبے میں قدم رکھنے سے پہلے اپنے باطن میں جہانک کر
اچھی طرح تسلی کر لیں کہ آپ میں یہ شرائط پائی جاتی ہیں یا نہیں؟

اگر پائی جاتی ہیں تو سبسم اللہ سے اس راوی میں قدم رکھیں، آگے بڑھیں،
خود روحانی ترقی حاصل کریں، خلقت خدا کو فائدہ پہنچائیں اور گھر بیٹھے خلقت کی خدمت
کا ثواب بھی کمائیں اور ہزاروں لوگوں کی دعائیں بھی لیں۔

اور اگر صدق دل سے محسوس کریں کہ ان میں سے کوئی ایک شرط بھی آپ میں
نہیں پائی جاتی یا اکثر نہیں پائی جاتی تو اس شعبے میں قدم رکھنے سے پہلے ہی اپنے قدم
روک لیں۔ دنیا میں کرنے کے اور بھی ہزاروں کام ہیں۔ یہ کام آپ کو فائدہ کم اور
نقصان زیادہ پہنچائے گا۔ بہتر یہی ہے کہ ہمارا مشورہ مان لیں، ہر قسم کے نقصان سے بچ
جائیں گے۔ اگر خود تجربہ کر کے اور بھاری نقصان اٹھا کے چھوڑا تو کیا فائدہ؟

اور اگر آپ یہ دیکھیں کہ اکثر شرائط تو آپ میں پائی جاتی ہیں لیکن بعض شرائط کی
کمی ہے تو پہلے اس کمی کو دور کریں۔ خود دور کرنے کی ہے تو خود دور کریں ورنہ اہل اللہ
کی صحبت اختیار کریں اور اصلاح باطن کے زیور سے اچھی طرح آراستہ ہو کر عملیات کی

حصہ اول

وظائف و اعمال

دنیا میں قدم رکھیں، انشاء اللہ اس میں ترقی کرنا آپ کے لئے چنداں مشکل نہیں ہوگا۔

شرط نمبر (۱): عامل عالم دین، وفاق المدارس العربیہ کا فاضل اور خدمتِ دینی سے وابستہ ہو۔ اگر کم از کم حافظ وقاری ضرور ہو۔ دینی مسائل پر عبور رکھتا ہو اور دین کی خدمت سے وابستہ ہو۔

شرط نمبر (۲): بیچ وقتہ نمازیں باجماعت پڑھنے کا پابند ہو۔ خود قرآن یا حدیث کا درس دیتا ہو یا ایسے درسی حلقوں سے منسلک ہو۔

شرط نمبر (۳): شرعی غیرت رکھتا ہو۔ دین کے معاملے میں بے حس یا لا پرواہ نہ ہو۔

شرط نمبر (۴): ہر قسم کے دینی حلقوں اور علماء سے محبت و عقیدت رکھتا ہو۔

شرط نمبر (۵): کسی پابندِ شرع شیخ طریقت سے بیعت ہو یا مشائخ کی مجالس میں پابندی سے بیٹھتا ہو۔ یا تبلیغی جماعت کے ساتھ یا تو منسلک ہو یا ان کے خدمتِ دین کے کام کو پسندیدگی اور محبت کی نگاہ سے دیکھتا ہو۔

شرط نمبر (۶): عام زندگی میں لوگوں کے کام آتا ہو۔ سماجی خدمات میں حصہ لیتا ہو۔

شرط نمبر (۷): سنت اور شریعت پر سختی سے کار بند ہو اور انسانوں کو خوش کرنے کے لئے شرعی احکام توڑنے پر رضامند ہونے والا نہ ہو۔

شرط نمبر (۸): اسلام کے بتلائے ہوئے اعلیٰ اخلاقیات پر عمل پیرا ہو اور رذائل و مہلک اخلاقی وعادات (جھوٹ، فریب، دھوکہ، بخل، تکبر، حرص، حسد، کینہ وغیرہ) سے بچنے والا ہو۔

شرط نمبر (۹): ہر حال میں زبان سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والا ہو۔ برائی کو دیکھ کر خاموش نہ ہو بیٹھتا ہو۔ نہ ہی کسی منکر پر خوش ہوتا ہو۔

شرط نمبر (۱۰): ظاہری وضع قطع میں شریعت کا مکمل پابند ہو۔

شرط نمبر (۱۱): کبار سے مکمل اجتناب کرنے والا اور صغائر سے حتی المقدور بچنے والا ہو۔

شرط نمبر (۱۲): مال کا تریس نہ ہو اور دوسروں کے مال پر نظر رکھنے والا نہ ہو۔

شرط نمبر (۱۳): دوسروں کو فائدہ پہنچا کر زیادہ خوش ہوتا ہو، ان سے فائدہ حاصل کرنے کی تمنا رکھنے والا نہ ہو۔

شرط نمبر (۱۴): آزمائش کی گھڑی میں دین پر ثابت قدم رہ سکتا ہو۔ روپیہ، پیسہ، اقتدار، طاقت، جوانی، حسن وغیرہ مختلف فتنوں کے آگے سپر ڈال دینے والا نہ ہو۔

شرط نمبر (۱۵): جنات، جادو اور نظر بد کو برحق مانتا ہو اور قرآن و سنت سے اس کا خاتمہ ہونے کا پختہ یقین رکھتا ہو۔

شرط نمبر (۱۶): لوگوں سے ہمدردی رکھنے والا ہو اور سالمین کی حالت سن کر انہیں فریبی، دھوکہ باز یا جعل ساز نہ سمجھتا ہو بلکہ ہر مسلمان کے بارے میں صرف اور صرف اچھا اور نیک گمان رکھتا ہو۔

شرط نمبر (۱۷): لوگوں کی راز داری رکھنے کا مکمل طور پر پابند ہو۔ لوگوں کو ایک دوسرے کی باتیں بتا کر کسی مسلمان کو دوسرے سے لڑانے یا اس کی نگاہ میں گرانے والا نہ ہو۔

شرط نمبر (۱۸): جو عملیات سکھے ان کی افادیت دتا شیر پر پختہ یقین رکھتا ہو۔

شرط نمبر (۱۹): ثابت قدم اور پختہ مزاج ہو۔ جلد باز، بے صبر اور متلون مزاج نہ ہو۔ کیونکہ عملیات کو شروع کرنا تو ہر ایک کا اپنا اختیار ہے۔ لیکن اسے چھوڑنا نہایت خطرناک ہوتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ کچھ عرصہ دم جھاڑا کر کے اکتا جائے اور عملیات کی لائن چھوڑ دے یا کچھ عرصہ عملیات و وظائف پابندی سے کرے، پھر اپنی حفاظت کے لئے روزمرہ کے وظائف میں کمی کوتاہی شروع کر دے۔ اس طرز عمل سے جو نقصان ہوگا اس کی تلافی وہ خود کر سکے گا اور نہ ہی کوئی اور کر سکے گا۔

شرط نمبر (۲۰): عملیات کا کام صرف اور صرف رضائے خداوندی کے حصول،

عوام کی خدمت اور آخرت میں اس کا اجر و ثواب پانے کے لئے کرنا چاہتا ہو۔ لوگوں سے مال بٹورنے اور دنیا ہانے کیلئے نہ کرنا چاہتا ہو۔ اگر نیت شروع ہی میں فاسد ہوگی تو اتنی ڈھیروں تلاوت کا نہ اسے ثواب ملے گا، نہ ہی اس کی برکات روحانی میدان میں اس کے کام آئیں گی۔

ریاضت اور چلہ کشی

عملیات کا سب سے اہم اور بنیادی ستون ریاضت اور چلہ کشی ہے۔ اسے عملیات کی دنیا میں بنیاد کی حیثیت حاصل ہے۔ اور بنیاد جتنی مضبوط ہو اس پر کھڑی ہونے والی عمارت اتنی مضبوط ہوتی ہے۔ اور بنیاد کمزور ہو تو اس پر کوئی بڑی یا مضبوط عمارت اول تو کھڑی ہی نہیں ہو سکتی اور اگر کھینچ تان کر کھڑی کر بھی دی جائے تو زیادہ دیر قائم نہیں رہ سکتی۔

آپ نے جتنی بڑی اور مضبوط عمارت بنانا ہوتی ہے، اتنی مضبوط اور گہری بنیاد رکھتے ہیں اور اگر عمارت چھوٹی ہو تو اس کیلئے بڑی عمارت جتنی گہری اور چوڑی بنیاد کی ضرورت نہیں ہوتی۔

عملیات کی دنیا میں بھی ریاضت شروع کرنے سے پہلے دیکھ لیں کہ اس ریاضت کی بنیاد پر عملیات کی کتنی بڑی عمارت آپ کھڑی کرنا چاہتے ہیں؟ اگر اپنی ذات کی حد تک جنات یا جادو کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں یا اپنی فیملی کی حد تک اس کا دفاع اور تحفظ کرنا چاہتے ہیں تو لمبی چوڑی ریاضت کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن اگر آپ لوگوں کا علاج معالجہ کرنا چاہتے ہیں اور روحانیت کو مستقل مشغلہ زندگی کے طور پر اپنانا چاہتے ہیں تو پھر آپ کو مضبوط بنیاد کی شدید ضرورت ہے۔

دوسرے زاویے سے اس بات کو یوں سمجھ لیں کہ جتنے بڑے دشمن سے آپ کا پالا پڑنے والا ہے، اتنا ہی مضبوط مورچہ آپ کے لئے ضروری ہے۔ عام بد معاش

کے مقابلے کے لئے یا اس کے حملے اور شر سے بچنے کے لئے آدمی گھر میں بھی پناہ لے لیتا ہے۔ لیکن دشمن فوج سے بچنے کے لئے (جو راکٹ، بم یا کسی بھی بڑے ہتھیار سے حملہ کر سکتی ہے) آپ کو کنکریٹ بکھر میں پناہ لینا پڑے گی۔ ورنہ دشمن آپ کا سرمہ بنا ڈالے گا۔

ریاضت کی ضرورت :-

امید ہے کہ سابقہ گفتگو سے ریاضت کی ضرورت کا آپ کو احساس ہو گیا ہوگا۔ کسی بھی دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے دو چیزوں کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ (۱) ایک دشمن کے خاتمے کیلئے مطلوبہ اسلحہ (۲) دشمن سے بچنے کے لئے محفوظ پناہ گاہ۔

اگر آپ کے پاس ایسا اور اتنا اسلحہ نہیں جو دشمن کے خاتمے کے لئے ضروری ہے تو مقابلے کا خیال جھٹک دیں۔ اور اگر آپ خود محفوظ نہیں تو آپ نے دشمن کا کیا خاتمہ کرنا، اس پہلے وہی آپ کا بھر کس نکال دے گا۔

عملیات کی ریاضت میں جو آیات آپ کو پڑھائی جاتی ہیں، روحانی طور پر یہ آپ کو دونوں طرح کا بیک وقت فائدہ پہنچاتی ہیں۔ یہی آیات اور دعائیں آپ کا اسلحہ بھی ہیں اور یہی آپ کا مورچہ، بکھر اور قلعہ بھی!!

یہ عملیات آپ کی وہ بکتر بند گاڑی یا وہ ٹینک ہے جس سے آپ دشمن پر نہایت طاقتور گولے برسا کر اس کے مورچوں کو اکھاڑ سکتے ہیں، اس کی ہستیوں کو تاراج کر سکتے ہیں، اس کی فوج کے کشتوں کے پشے لگا سکتے ہیں اور خود اتنا محفوظ ہے کہ دشمن کی طرف سے آنے والا ہر راکٹ، گولہ وغیرہ آپ کو ضرر پہنچانے کی حسرت لئے آپ کی بکتر بند گاڑی یا ٹینک تک آتا ہے تو اس سے ٹکرا کر خود تو پاش پاش ہو جاتا ہے لیکن آپ کو یا آپ کے ٹینک کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

ریاضت کی شرائط :-

(۱) خلوص: ریاضت میں سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ آپ ثابت قدمی اور خلوص

سے پڑھائی جاری رکھیں۔ ہدف اور مقصد اللہ کی رضا جوئی اور مخلوق خدا کی خدمت ہو۔
(۲) **وقت کی پابندی:** جس وقت پہلے دن چلہ شروع کریں آخر تک اس وقت کی مکمل پابندی کریں۔ وظائف کے موکلین وقت کے پابند ہوتے ہیں۔ ایک روز جب آپ وظیفہ پڑھتے ہیں تو وہ مقررہ وقت پر پابندی سے آنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور جب آپ پابندی نہیں کرتے تو انہیں شدید ناگواری ہوتی ہے۔ اور اگر بار بار وقت کی پابندی توڑیں گے تو یہ ناراضگی غصے میں بھی بدل سکتی ہے جو فائدے کی بجائے نقصان کا موجب بن سکتی ہے۔

(۳) **جگہ کی پابندی:** جس جگہ پہلے دن عمل شروع کریں، آخری دن تک اسی جگہ عمل کریں۔ آپ کے موکلات روزانہ اس جگہ آنے کے عادی ہو جاتے ہیں۔ جگہ بدلنا انہیں مشکل میں ڈالنا ہے جو فائدے کا باعث تو بننے سے رہا۔

فری سائل چلہ:-

بعض حضرات چاہتے ہیں کہ چلہ کئی چلتے پھرتے مکمل کر لیں۔ نہ وقت کی پابندی کرنا پڑے، نہ جگہ کی اہم سے بھی بعض حضرات ضروری سفر کا بہانہ کر کے اجازت لیتے ہیں۔ ہم اجازت تو دے دیتے ہیں۔ کیونکہ جس کام کو شریعت نے حرام نہیں کیا ہم اس سے کس طرح منع کر سکتے ہیں۔ لیکن ان کو ہٹا بھی دیتے ہیں کہ اس طرح کا فری سائل چلہ آپ کو زیادہ کام نہیں آئے گا۔

عالمین کے لئے ہمارا مشورہ یہی ہے کہ چلہ اور ریاضت شروع کرنے سے پہلے اپنی ضروریات اور مجبوریوں کا اچھی طرح جائزہ لے لیں۔ اور جب شروع کریں تو پھر وقت اور جگہ کی پوری پابندی کریں۔

جگہ کا متبادل:-

ایسے حضرات کی ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے ہم یہ کہہ دیتے ہیں کہ آپ اپنا

ایک خاص مصلی یا رومال بچھا کر اس پر چلہ کیا کریں۔ تاکہ اگر آپ کو سفر کرنا پڑے تو یہ مصلی یا رومال آپ ساتھ لے جائیں۔ اس طرح یہ جگہ کا متبادل بن جائے گا۔
لیکن اتنا تو آپ بھی مانتے ہوں گے کہ یہ محض ایک حیلہ ہے وگرنہ جگہ ہوتی ہے اور رومال رومال ہوتا ہے۔

(۴) **تصور کی پختگی:** چلہ کشی کی چوتھی شرط یہ ہے کہ پوری پڑھائی کے دوران توجہ اپنے عمل اور وظیفہ پر ہو۔ خیالات کو دائیں بائیں بھٹکنے سے حتی الامکان بچائیں۔ خیالات کو مجتمع رکھنا چلہ کشی کا بنیادی اصول ہے۔ جتنا تصور پختہ اور دھیان وظیفہ پر ہوگا اتنی اس کی زیادہ روحانیت حاصل ہوگی۔ اور جتنا تصور کمزور ہوگا اور دھیان منتشر ہوگا اتنا چلہ کمزور ہوتا جائے گا۔

(۵) **تصور شیخ:** صوفیائے کرام کے ہاں اسی جمعیۃ خاطر کی پختگی کے لئے تصور شیخ کی طویل مشقیں کرائی جاتی ہیں۔ اگر آپ دیکھیں کہ وظیفہ پر تھوڑی دیر پختہ توجہ دینے اور تصور کو مجتمع کرنے کے باوجود بار بار ذہن منتشر ہو جاتا ہے اور خیالات دائیں بائیں بھٹکتے لگتے ہیں تو اپنے شیخ کا (جس کی اجازت سے آپ عمل کر رہے ہیں) پختہ تصور شروع کر دیں کہ میں ان کے سامنے بیٹھ کر یہ وظیفہ ان کی نگرانی میں کر رہا ہوں۔

اس تصور سے ایک طرف آپ دھیان بیٹنے کے نقصان سے بچ جائیں گے اور دوسری طرف استاذ اور شیخ کا دھرا فیضان بھی آپ کو حاصل ہوگا۔ کیونکہ عملیات اور روحانیات کی دنیا تو قائم ہی نسبت کی بنیادوں پر ہے۔ تصور شیخ سے آپ کی نسبت مزید مضبوط ہوگی۔

(۶) **وحدت وظیفہ:** ایک وقت میں صرف ایک وظیفہ کریں۔ دو وظیفے کرنے سے دونوں پر محنت ضائع جائے گی۔

(۷) **علاج سے اجتناب:** جس آیت یا سورت کا وظیفہ کر رہے ہیں، اس کا دم تب تک نہ کریں جب تک اس کا وظیفہ مکمل نہ ہو جائے اور استاذ سے دم کرنے کی

اجازت نہ مل جائے۔ دوران وظیفہ اگر اسی عمل سے دم کرنا شروع کر دیا تو آپ روزانہ حاصل ہونے والی قوت کو خود اپنے ہی ہاتھوں ختم کرتے جائیں گے۔

ایک ٹینگی کو بھرنے کیلئے جب آپ کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ اس کے اوپر آنے والا ملکہ کھول دیں تاکہ پانی آئے اور ٹینگی بھر جائے۔ تب یہ مشورہ دینے کی ضرورت نہیں رہتی کہ جب تک ٹینگی بھر نہ جائے تب تک نیچے سے اس کی نوئی نہ کھولے گا۔ کیونکہ اتنی عقل خود آپ میں بھی موجود ہے کہ ٹینگی بھرے گی تب ہی جب نیچے سے اس کی نوئی بند رہے گی۔

(۸) نٹے اور پاک کپڑے بنظیفہ کرنے کے لئے روزانہ صاف کپڑے پہنیں جو شرعی طہارت کے معیار پر بھی پورے اترتے ہوں اور میل پیکل یا بدبو سے بھی پاک ہوں۔

اس میں بہتر تو یہ ہے کہ چلے کا جوڑا لگ رکھ لیں۔ وہ جوڑا عمل شروع کرتے وقت پہن لیا کریں اور ختم کرتے ہی اتار دیا کریں۔ اور ہر دو تین دن کے بعد دھویا کریں۔
(۹) خوشبو: وظیفہ شروع کرنے سے پہلے کپڑوں پر اچھی طرح سے کوئی زمینی خوشبو لگایا کریں۔ پیرے والے مغربی سیٹ نہ لگائیں۔ اکثر علماء نے الکحل کی وجہ سے انہیں نجس قرار دیا ہے۔

(۱۰) قبلہ روئی: ہر وظیفہ قبلہ رو ہو کر پڑھیں۔ یہ تلاوت کے بنیادی آداب میں سے ہے۔

(۱۱) خاموشی: وظیفے اور چلے کا وقت اور جگہ متعین کرتے وقت تسلی کر لیں کہ اس جگہ جب میں وظیفہ کیا کروں گا تو کسی قسم کا شور وغل اور بات چیت کی آوازیں نہیں آئیں گی۔ بیرونی شور وغل بھی وظیفے کی تاثیر میں نکل جاتا ہے۔

(۱۲) تنہائی: یہ تو بہت ضروری ہے کہ جس کمرے میں آپ وظیفہ کر رہے ہیں، وہاں دوران ریاضت کوئی اور فرد نہ آئے۔ لیکن اس سے بھی بہتر اور چلے کا اصل طریقہ یہ ہے کہ چلہ پورا ہونے تک آپ کے علاوہ اس کمرے میں کوئی نہ آئے۔

(۱۳) راز داری: کوشش کریں کہ آپ کی چلہ کشی کا کسی اور کو پتہ نہ ہو۔ یا کم سے کم لوگوں (مثلاً گھر والوں) کو پتہ ہو۔ چلہ کشی کی حد تک تو بعض دفعہ دوسروں کو معلوم ہونا ضروری ہوتا ہے۔ لیکن حتی الامکان یہ کوشش ضرور کریں کہ چلے کا عمل کسی کو نہ بتائیں کہ کس چیز کا چلہ کر رہا ہوں؟

(۱۴) قلت طعام: بہتر ہے کہ چلے کے دوران روزے رکھیں۔ اگر پورا چلہ نہیں تو جتنے روزے رکھ سکیں، اتنے ضرور رکھیں۔ حقد میں کے یہاں روزہ اور احتکاف چلے کی بنیادی شرائط تھیں۔ آج کل چونکہ ہمتیں جواب دے گئی ہیں اور سختیں کمزور پڑ چکی ہیں، اس لئے اسے شرط کا درجہ نہیں دیتے۔ لیکن یہ گزارش ضرور کرتے ہیں کہ حتی الامکان روزے ضرور رکھیں۔ جہاں ہمت جواب دے جائے روزہ چھوڑ دیں۔ کیونکہ یہ روزہ نقلی ہے۔ فرض نہیں کہ پابندی ضروری ہو۔

اور روزے کے علاوہ اس عرصہ میں حتی المقدور غذا کم سے کم استعمال کریں تاکہ خوراک کی وجہ سے غنوغی، نیند، بار بار بیت الخلاء جانے کی ضرورت اور طبیعت کا بوجھل پن وظیفے میں رکاوٹ نہ بنے۔

انسان جتنا خوراک کم کرتا جاتا ہے اتنا فرشتوں سے قریب ہوتا جاتا ہے اور اس کی روحانیت مضبوط ہوتی چلی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے روزہ فرض قرار دیتے وقت فرمایا کہ یہ ہم نے تم میں تقویٰ پیدا کرنے کیلئے فرض کیا ہے (لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ)۔

(۱۵) قلت منام: چلے کے دوران زیادہ نیند سے بھی گریز کریں۔ حتی الامکان جاگنے اور نوافل واذکار اور درود شریف میں اپنے آپ کو مشغول رکھیں۔ جسد رہ سکے نماز تہجد اور دیگر صبح و شام کی نفل نمازوں کا اہتمام کریں۔

(۱۶) قلت کلام: گفتگو یوں بھی کم سے کم کرنی چاہئے، لیکن چلے کے دنوں تو عام معمول سے ہٹ کر اپنے آپ پر جبر کر کے گفتگو سے بچنا ہے۔ سننے سے بھی اور کہنے سے بھی

سے بھی! اور خود کو گفتگو کی بجائے اذکار میں مشغول رکھنا ہے۔ فون بھی صرف ضروری لوگوں کے سیں۔

(۱۷) **قلب اختلاط مع الانام**: دوران ریاضت لوگوں سے میل ملاقات تو بالکل محدود کر دیں۔ بہت ضروری ملنا ہو تو کسی سے مل لیں۔ وگرنہ خلوت میں یا مسجد کے کسی کونے میں بیٹھ کر اذکار میں مشغول رہیں۔

طلبہ یا اساتذہ اپنی تعلیمی مصروفیات بدستور جاری رکھیں۔ پڑھنے پڑھانے کے بعد دیگر گپ شپ سے گریز کریں۔ اخبار، ریڈیو، ٹی وی سے بھی گریز کریں۔

قلت کے یہ چاروں اصول بنیادی طور پر تصوف کے اصول ہیں اور روحانیت چونکہ تصوف ہی کا ایک ذیلی اور کمزور سا حصہ ہے اس لئے انہیں بھی انہیں ملحوظ رکھنا نہایت ضروری ہے۔

(۱۸) **غسل یا وضوء**: اول تو کوشش کریں کہ ہر روز وظیفہ شروع کرنے سے پہلے تازہ غسل کریں۔ اگر موسم، صحت یا کسی اور وجہ سے روزانہ غسل نہ کر سکیں تو وظیفہ کا آغاز غسل سے کریں پھر روزانہ تازہ وضوء کر کے بیٹھیں۔

(۱۹) **پرہیز جلالی**: کسی بھی قسم کے جانور سے استفادہ کرنے سے بچنے کو جلالی پرہیز کہتے ہیں۔ گوشت، اغذا، مچھلی، دودھ، دہی، مکھن، دیسی گھی کھانے، چمڑے کے ذول سے کنویں سے پانی نکالنے، چمڑے کے جوتے، موزے، دستانے پہننے سے بچنے کو جلالی پرہیز کہتے ہیں۔ اس میں صرف جو کی روٹی کھانا تجویز کیا جاتا ہے کیونکہ جو وہ واحد خوراک ہے جس کو گھن نہیں لگتا۔ (گندم کے آنے میں امکان ہوتا ہے کہ اس میں گھن بھی پس کر شامل نہ ہو گیا ہو اور گھن تو حیوان ہوتا ہے) اس کے ساتھ کالے پنے اچھی طرح صاف کر کے پکائیں یا چائے کا قبوہ استعمال کریں۔ لیکن آج کل ہستیں کمزور ہیں اس لئے ہم یہ شرط عائد نہیں کرتے۔

(۲۰) **پرہیز جمالی**: شادی شدہ لوگوں کا وظیفہ زوجیت سے اجتناب کرنا جمالی

پرہیز کہلاتا ہے۔ بہتر یہی ہے کہ اس پر مکمل عملدرآمد ہو جائے۔ وگرنہ زیادہ سے زیادہ عمل کرنے کی کوشش کی جائے۔

ریاضت اعمال کا طریق کار و ہدایات

یہاں ہم صرف ان عملیات کی ریاضت کا طریق کار لکھیں گے جن کی ریاضت بحر اور آسیب کا علاج کرنے کیلئے ضروری ہے۔ اور جن اعمال کی ریاضت کرائے بغیر ہم کسی کو بحر یا آسیب کے مریض کو دم کرنے اور اس کا علاج کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔ اس کے علاوہ چند اعمال کی ریاضت کا طریق کار اپنے مقام پر الگ سے بھی آئے گا، اور مختلف دعاؤں یا اسمائے حسنی کی چلہ کشی کا عمومی ضابطہ بھی الگ سے اپنے مقام پر آئے گا۔

(۱) منزل کی ریاضت:-

سب سے پہلے ہم منزل کا چلہ کرواتے ہیں۔ اس میں عام لوگوں کو (۱) صرف اپنی ذاتی حفاظت کیلئے مختصر سا طریقہ بتلایا جاتا ہے کہ وہ نوچندی جمعرات سے روزانہ صبح تین بار اور شام کو سات بار منزل پڑھ لیا کریں۔ (۲) اور اگر اپنے گھریلو بیوی بچوں اور فیملی کے افراد کا بھی علاج کرنا چاہیں (لیکن لوگوں کو دم کرنے کا ارادہ نہ رکھتے ہوں) تو صبح سات بار اور شام کو گیارہ بار منزل پڑھ لیا کریں۔ ان حضرات کا چلہ اکتالیس دن کے بعد مکمل ہو جاتا ہے۔

لیکن جن لوگوں نے باقاعدہ عامل بن کر لوگوں کا علاج معالجہ کرنا ہو، ان کیلئے اتنی مقدار کافی نہیں۔ ان کے چلے میں دو طرح کا اضافہ ضروری ہے۔ (۱) مقدار کا (۲) وقت کا۔ عاملین کی ریاضت یہ ہے کہ وہ نوچندی جمعرات سے گیارہ بار صبح اور اکیس بار شام منزل پڑھنا شروع کریں اور اکتالیس دن تک یہ سلسلہ جاری رکھیں۔ پھر اگلے ہی دن (اور ظاہر ہے کہ عیالیسواں دن نوچندی جمعرات کا بالکل نہیں ہوگا) سے ترتیب الٹ کر صبح (۲۱) بار اور شام کو (۱۱) بار پڑھنا شروع کر دیں اور اس ترتیب سے

(۴۱) دن پورے کریں۔

اس طرح عاملین منزل کا چلہ بیاسی (۸۲) دن تک روزانہ تیس (۳۲) بار پڑھ کر مکمل کریں گے۔

چلے کے بعد معمول:-

چلہ (بیاسی دن) مکمل ہونے کے بعد تین تین بار صبح و شام منزل پابندی سے پڑھتے رہیں۔ اور اگلے چلے کیلئے نوچندی جمعرات کا انتظار کریں۔

آیۃ الکرسی کا چلہ:-

دوسرا چلہ آیت الکرسی کا ہے۔ عام آدمی کو اگر (۱) ذاتی ضرورت کے لئے کروایا جائے تو صبح (۴۱) بار اور شام (۷۲) بار اور اگر (۲) گھربار اور فیملی کے دفاع کے لئے کرنا چاہتا ہو تو صبح (۷۲) بار اور شام (۱۰۰) بار کا چلہ کرایا جاتا ہے۔ اور وہ بھی صرف اکتالیس دن کا۔ لیکن عاملین کو نوچندی جمعرات سے صبح تین سو تیرہ (۳۱۳) بار اور شام سات سو (۷۰۰) بار اکتالیس دن تک اور بیالیسویں دن سے ترتیب الٹ کر صبح سات سو اور شام تین سو تیرہ بار پڑھوائی جاتی ہے۔

معمول: بیاسی دن کا چلہ مکمل ہونے کے بعد صبح و شام (۷۲) بار تک جاری رکھیں جب تک اگلا چلہ شروع نہیں ہو جاتا۔ جس دن سے اگلا چلہ شروع کریں اس دن سے صبح و شام (۲۱) بار پڑھنا کافی ہے۔

معوذتین کا چلہ:-

پھر اگلی نوچندی جمعرات آئے پر تیسرا چلہ شروع کریں۔ یہ چلہ معوذتین کا ہوگا۔ (۱) کوئی شخص اپنے ذاتی دفاع کے لئے پڑھنا چاہے تو اکتالیس دن صبح (۷۲) بار اور شام (۱۰۰) بار اور (۲) اگر فیملی کو جادو سے بچانے کیلئے کرنا چاہے تو اسے اکتالیس دن صبح (۱۰۰) بار اور شام (۳۱۳) بار کا چلہ کرایا جاتا ہے جو اس کی ضرورت کیلئے کافی ہے۔

عاملین کو پہلے اکتالیس دن صبح (۳۱۳) بار اور شام سات سو (۷۰۰) بار اور بیالیسویں دن سے ترتیب بدل کر صبح (۷۰۰) بار اور شام (۳۱۳) بار چلہ کرایا جاتا ہے۔ معمول: پھر روزمرہ کا معمول صبح (۴۱) بار شام (۷۲) بار۔

سحر و آسیب کے لئے تین چلے کافی ہیں:-

بنیادی طور پر آسیب اور سحر کا علاج کرنے کیلئے یہ تین چلے بہت کافی ہیں۔ لیکن عملیات میں تنوع اور درستی لانے کے لئے ہم چند چلے اور بھی کراتے ہیں۔ جن میں سے دو تین کا ہم یہاں تذکرہ کر رہے ہیں۔

سورۃ المزمل کا چلہ:-

عام آدمی کو رزق کی کشادگی کیلئے یا جادو کے ذریعے رزق کی بندش کی گئی ہو تو اس سے بچنے کے لئے صبح اکیس (۲۱) بار اور شام بیس (۲۰) بار کا چلہ کراتے ہیں پھر اکتالیس دن کے بعد روزانہ گیارہ بار پڑھنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ عاملین کو بندش والے جادو کا توڑ کرنے اور بعض اہم مسائل میں بندش کرنے (مثلاً خواتین کے بعض مسائل میں خون کی بندش کے لئے ضرورت پڑ جاتی ہے) کے لئے سورۃ المزمل کا چلہ بھی کراتے ہیں اور عامل کو اس کا بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ بعض کام اسی سے حل ہوتے ہیں۔

عاملین کیلئے پہلے اکتالیس روز صبح اکتالیس (۴۱) بار اور شام بہتر (۷۲) بار جبکہ بیالیسویں دن سے صبح بہتر بار اور شام اکتالیس بار چلہ کرایا جاتا ہے۔ معمول: پھر روزانہ کا وظیفہ گیارہ بار۔

آیت قطب کا چلہ:-

یہ آیت سحر اور آسیب دونوں کے علاج میں نہایت مؤثر اور عامل کا مضبوط ترین

اگر اتنی مقدار ایک رات میں نہیں پڑھ سکتے تو مساوی طور پر تقسیم کر کے ایک سے زائد راتوں میں بھی اسے پورا کر سکتے ہیں۔ لیکن اس صورت میں جگہ اور وقت کا مکمل خیال رکھیں۔ اور کوشش یہی کریں کہ ایک یا دو دن میں مکمل کر لیں۔

چہل کاف کی شرائط :-

(۱) چہل کاف کے وظیفے کے دوران روزانہ پورے بدن پر تیل کی مالش ضرور کریں وگرنہ آکٹالیس دن میں بدن میں بہت خشکی پیدا ہو جائے گی۔

(۲) وظیفے کے دوران بھی اور دن بھر بھی ہر وقت خوشبودار کر رکھیں۔

(۳) تھوڑے تھوڑے وقفے سے پانی پیتے رہیں۔

معمول : چہل مکمل ہونے کے بعد روزانہ صبح و شام گیارہ گیارہ بار پڑھ لیا کریں۔

نوٹ : چہل کاف کے فوائد اور مختلف ضروریات زندگی میں اس کے پڑھنے کے طریقے ہم نے تفصیل سے جامع الوطائف میں دیئے ہیں۔ چہل کرنے کے بعد اس کتاب سے استفادہ کر کے (یا بیاض محمدی کا مطالعہ کر کے) استعمال میں لائیں۔

معمول کی ضرورت :-

کسی بھی آیت یا دعاء کا چہل مکمل کرنے کے بعد اس کا معمول برقرار رکھنا اس عمل کو برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ اگر آپ نے اس کا معمول چھوڑ دیا تو آپ کی ساری محنت اکارت چلی جائے گی اور عمل باطل ہو جائے گا۔

اگر سفر یا بیماری وغیرہ کی وجہ سے معمول میں کبھی ناغہ ہو جائے تو دوسرے دن اسے ضرور پورا کر لیں۔ مہینے میں ایک آدھ بار ایسا ہونے سے عمل میں زیادہ خلل نہیں آتا۔ لیکن اگر مہینے میں تین چار بار ایسا ہونے لگے تو عمل کمزور ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

وظیفہ کے بعد حصار کرنے کا طریقہ :-

روزانہ جب مقررہ وظیفہ پڑھ کر فارغ ہوں تو (۱) سب سے پہلے دونوں ہاتھوں پر

منتھیا رہے۔ اس لئے ہم شاگردوں کو اس کا بھی چہلہ کرواتے ہیں اور ہر عامل کو اس کا مشورہ دیتے ہیں۔ عام لوگوں کو اس کا چہلہ نہیں کرایا جاتا۔

عاملین کے لئے اس کا چہلہ یہ ہے کہ پہلے آکٹالیس دن صبح سو (۱۰۰) بار اور شام (۳۱۳) بار اور اگلے آکٹالیس دن صبح (۱۰۰) بار اور شام (۴۱) بار پڑھیں۔ اس میں دوسرے چلے میں مقدار کی تخفیف کر دی جاتی ہے۔

معمول : اس کے بعد گیارہ بار صبح و شام کا معمول رکھیں۔

چہل کاف کا پہلا چہلہ :-

چہل کاف کا عمل سحر و آسیب کا سرتاج عمل ہے۔ اس کی ہمارے پاس دو طرح سے اجازت ہے۔ اور یہ سب سے مختصر عمل ہے۔ اس کا پہلا چہلہ سابقہ چلوں سے تو بہت مختصر ہے لیکن دوسرے چلے سے ذرا لمبا ہے۔ اس کی اجازت ہمیں حضرت مولانا حسین علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلے کے مختلف طرق سے ہے۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ صرف رات کو (۱) پہلے ایک سو (۱۰۰) بار درود ابراہیمی پڑھیں۔ (۲) پھر ایک سو بار: **اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ** پڑھیں۔ (۳) پھر آکٹالیس بار چہل کاف پڑھیں (۴) پھر دوبارہ اوپر مذکورہ استغفار ایک سو بار پڑھیں (۵) اور آخر میں (۱۰۰) بار درود ابراہیمی پڑھیں۔

چہل کاف کا دوسرا وظیفہ :-

اس کی ریاضت کا طریقہ بہت آسان اور مختصر ہے اور تاخیر بھی اعلیٰ ہے۔ نوچندی جمعرات کو تازہ غسل کر کے دو رکعت نفل قضائے حاجت و نحرية الوضوء و نحرية المسجد ادا کریں۔

(۱) اول و آخر دس دس بار (کوئی بھی) درود شریف پڑھیں۔ (۲) اور درمیان میں گیارہ سو چار (۱۱۰۴) دفعہ چہل کاف پڑھ لیں۔ آپ ایک ہی رات میں چہل کاف کے عامل بن جائیں گے۔

دم کر کے ہاتھ پورے بدن پر پھیریں (۲) پھر تیل اور پانی کی بوتل پر دم کریں (تیل اور پانی ہر چلے میں اپنے سامنے ضرور رکھیں)۔ (۳) پھر شہادت کی انگلی پر دم کر کے تین بار اپنے سر کے ارد گرد گھما کر کہیں کہ میں نے سر سے پاؤں تک اپنے جسم کے ایک ایک جوڑہ جوڑہ، بال بال کا سخت ترین دفاع اور حصار کر دیا۔ ان آیات کی برکت سے اب کوئی آسیب یا سحر مجھے پریشان نہیں کر سکے گا۔ (۴) اس کے بعد دوبارہ شہادت کی انگلی پر دم کر کے اپنے گھر کی چار دیواری کا تصور کر کے یوں انگلی گھمائیں جیسے گھر کے گرد گھما رہے ہوں۔ اور یوں کہیں کہ میں نے اپنے گھر کی چار دیواری اور گھر کے تمام افراد کا اللہ کے فضل سے سخت ترین حصار کر دیا۔ دنیا کا کوئی آسیب یا سحر ان پر مسلط نہیں ہو سکے گا۔ (۵) اور بہتر ہوگا کہ ایک بار اور شہادت کی انگلی پر دم کر کے علمائے حق، مختلف دینی حلقوں اور تنظیموں کے اہل کاروں اور اسلامی دنیا کے زعماء (سربراہان مملکت، سیاسی لیڈرز، فوجی قیادت وغیرہ) کی نیت کر کے ان کا حصار بھی کر دیں کہ کفار اور اسلام دشمن قوتیں سحر کے ذریعے ان لوگوں کو مفلوج نہ کر سکیں۔ (آجکل بین الاقوامی سطح پر اسلامی دنیا کے خلاف جو مختلف کارروائیاں ہو رہی ہیں، ان میں ایک عنصر جادو کا بھی چل رہا ہے۔ حتیٰ کہ کھلاڑیوں اور ٹیویوں پر بھی جادو کیا جاتا ہے تاکہ وہ میچ میں ہار جائیں)

دم شدہ تیل پانی کا استعمال:-

ریاضت کے دوران جس تیل اور پانی پر آپ روزانہ دم کریں گے اسے ختم بھی بھی نہ ہونے دیں تاکہ ریاضت کے اختتام پر آپ کے پاس تیار ہونے والا پانی اور تیل نہایت طاقتور ہتھیار بن کر آپ کے پاس موجود ہو۔ اگر ختم ہو گیا تو اگلے دن نئے پانی پر جو دم ہوگا وہ صرف ایک بار کا دم ہوگا اور پچھلے تین دن کے دم کی برکات سے آپ ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔

اور اس تیل اور پانی کو آپ خود روزانہ استعمال میں لائیں۔ تیل سے سر کی مالش تو

روزانہ کریں۔ اور کبھی کبھار پورے بدن کی یا بدن کے بعض حصوں کی مالش بھی کر لیا کریں۔ یہ تیل آپ کے دفاع اور حصار کو مزید مضبوط کرے گا۔ اس لئے جس قدر ممکن ہو اس کا بدن پر استعمال یقینی بنائیں۔ پانی میں سے روزانہ دس بارہ دفعہ پینیں بھی اور نہاتے وقت ایک گلاس دم شدہ پانی بالٹی یا ب میں ڈال کر اس سے غسل بھی کریں۔ اس طرح پانی کی بوتل روزانہ آدمی سے زیادہ استعمال کر کے اسے پھر تازہ پانی سے بھر لیں۔ پانی بھی تازہ ہوتا رہے گا اور اس کے استعمال سے آپ کا حصار بھی مضبوط ہوتا رہے گا۔

مریضوں کو تیل پانی کب دیں؟

اگر عامل اپنے علاقے کی علمی شخصیت ہو یا اسے دینی اعتبار سے مرجع خلافت ہو یا کسی حیثیت حاصل ہو اور لوگ اس سے دم وغیرہ کا تقاضا کرتے ہوں تو تین چلے (منزل، آیۃ الکرسی اور معوذتین) پورے ہونے تک کسی کو دم تو بالکل نہ کریں البتہ منزل کا چلہ پورا کر لینے کے بعد لوگوں کو تیل اور پانی دے سکتے ہیں کہ وہ مالش، غسل اور پینے میں استعمال کریں۔

چلے میں عمل کی تعداد کی پابندی:-

آیات یا اسماء کی ریاضت کیلئے مخصوص تعداد میں روزانہ وظیفہ کرنا ہوتا ہے۔ اس تعداد میں کمی بھی نقصان دہ ہے اور اضافہ بھی خلل کا باعث بنتا ہے۔ اس لئے نہایت چاق و چوبند ہو کر ریاضت کریں اور عمل کی تعداد میں کمی بیشی بالکل نہ ہونے دیں۔

تلفظ کی غلطی کا نقصان:-

بعض عملیات میں تلفظ کی غلطی بہت بڑے نقصان کا موجب بن جاتی ہے۔ اکثر عملیات میں زیادہ نقصان تو نہیں ہوتا لیکن اس سے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے عمل کرنے سے پہلے کسی قاری سے اپنا تلفظ ٹھیک کر لیں اور پڑھتے وقت تلفظ کا پورا خیال رکھیں۔



نقشہ اسمائے حسنی

اللہ	۶۶	الرَّحْمَنُ	۲۹۸	الرَّحِيمُ	۲۵۹	الْمَلِكُ	۹۰	الْقُدُّوسُ	۱۴۰	السَّلَامُ	۱۳۱
الْمُؤْمِنُ	۱۳۶	الْمُهَيِّمُ	۱۳۵	الْعَزِيزُ	۹۴	الْجَبَّارُ	۲۰۶	الْمُتَكَبِّرُ	۶۶۲	الْخَالِقُ	۷۳۱
الْبَارِئُ	۲۱۳	الْمُصَوِّرُ	۳۳۶	الْغَفَّارُ	۱۲۸۱	الْقَهَّارُ	۳۰۶	الْوَهَّابُ	۱۳	الرزاق	۳۰۸
الْفَتَّاحُ	۲۸۹	الْعَلِيمُ	۱۵۰	الْقَابِضُ	۹۰۳	الْبَاسِطُ	۷۲	الْخَافِضُ	۱۳۸۱	الرَّافِعُ	۳۵۱
الْمُعِزُّ	۱۱۷	الْمُدِلُّ	۷۷۰	السَّمِيعُ	۱۸۰	الْبَصِيرُ	۳۰۲	الْحَكَمُ	۶۸	الْعَدْلُ	۱۰۴
اللطيف	۱۲۹	الْخَبِيرُ	۸۱۲	الْحَلِيمُ	۸۸	الْعَظِيمُ	۱۰۴	الْغَفُورُ	۱۲۸۶	الشَّكُورُ	۵۲۶
الْعَلِيُّ	۱۱۰	الْكَبِيرُ	۲۳۲	الْحَفِیْظُ	۹۹۸	الْمُقِیْتُ	۵۵۰	الْحَسِیْبُ	۸۰	الْجَلِيلُ	۷۳

الْكَرِيمُ	۲۷۰	الرَّقِيبُ	۳۱۲	الْمُجِيبُ	۵۵	الْوَاسِعُ	۱۳۷	الْحَكِيمُ	۷۸	الْوَدُودُ	۲۰
الْمَجِيدُ	۵۷	الْبَاعِثُ	۷۳	الشَّهِيدُ	۳۱۹	الْحَقُّ	۱۰۸	الرَّكِيبُ	۶۶	الْقَوِيُّ	۱۱۶
الْمُتِينُ	۵۰۰	الرَّوْلِيُّ	۴۶	الْحَمِيدُ	۶۲	الْمُحْصِي	۱۲۸	الْمُبْدِي	۵۶	الْمُعِيدُ	۱۲۳
الْمُحْيِي	۶۸	الْمُمِيتُ	۴۹۰	الْحَيُّ	۱۸	الْقَيُّومُ	۱۵۶	الْوَّاحِدُ	۱۴	الْمَاجِدُ	۴۸
الْوَّاحِدُ	۱۹	الصَّمَدُ	۱۳۴	الْقَادِرُ	۳۰۵	الْمُقْتَدِرُ	۷۴۳	الْمُقَدِّمُ	۱۸۴	الْمُؤَخِّرُ	۸۴۶
الْأَوَّلُ	۳۷	الْآخِرُ	۸۰۱	الظَّاهِرُ	۱۰۶	الْبَاطِنُ	۶۲	الرَّوَّالِيُّ	۴۷	الْمُتَعَالَى	۵۵۱
الْكَبِيرُ	۲۰۲	التَّوَّابُ	۴۰۹	الْمُسْتَقِيمُ	۶۳۰	الْعَفُوُّ	۱۵۶	الرَّءُوفُ	۲۸۶	الْمَلِكُ الْمَلِكُ	۴۴
ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ	(۱۱۰۰)	الْمُقْسِطُ	۲۰۹	الْجَامِعُ	۱۱۲	الْغَنِيُّ	۱۰۶۰	الْمَغْنِيُّ	۱۱۰۰	الْمَانِعُ	۱۶۱
لِكُضَارٍ	۱۰۰۱	الْكَافِعُ	۲۰۱	النُّورُ	۲۵۶	الْهَادِي	۲۰	الْبَدِيعُ	۸۶	الْبَاقِي	۱۱۳
		الْوَارِثُ	۷۰۷	الرَّشِيدُ	۵۱۴	الْمُصَوِّرُ	۲۹۸				

اسمائِ حسنی (۹۹) ہیں

حدیث شریف میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نانوائے نام ہیں۔ علمائے اسلام نے قرآن حکیم میں سے ان نانوائے ناموں کو امت کے لئے ثابت فرمایا ہے۔

یہ نام بطور اسمائِ حسنی چونکہ قرآن و سنت سے ثابت ہیں اس لئے جمہور علماء کے نزدیک ان کے ماسوا اپنے پاس سے اللہ پاک کے لئے اسماء تجویز کرنا جائز نہیں۔ اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف اگر قرآن کریم میں بعض افعال منسوب بھی ہیں تو ان افعال کی نسبت کی وجہ سے ان افعال کے اسم فاعل کو اللہ تعالیٰ کا اسم قرار نہیں دیا جائے گا۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **اللَّهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمْدُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ** (البقرة) تو فعل يستهزئ چونکہ اللہ پاک کی طرف منسوب ہے اس لئے محض اس نسبت کی وجہ سے اس کا اسم فاعل مستهزئ کو اللہ تعالیٰ کا اسم قرار دینا درست نہیں۔ اسی طرح دوسرا فعل **وَيَمْدُهُمْ** بھی اللہ پاک کی طرف منسوب ہے تو محض اس نسبت کی وجہ سے **يَمْدُ** کا اسم فاعل **مَا ذَا اللّٰهُ تَعَالٰی** کا اسم نہیں بن سکتا۔ کیونکہ قرآن و سنت میں اللہ تعالیٰ کے اسماء میں **مُسْتَهْزِئٌ** اور **مَا ذَا** کہیں بھی مذکور نہیں ہے۔

اکابر امت نے ہمیشہ انہی اسمائِ حسنی کو بطور اسمائِ الہی ذکر فرمایا ہے اور انہی کے ورد کی تلقین فرمائی ہے۔ لیکن برصغیر پاک و ہند میں علم و عرفان سے تہی دست اور شریعت اسلامیہ سے نااہل لوگوں کو جب سے مصنف بننے کا شوق چرایا ہے تب سے جہالت کے عجیب و غریب مناظر سامنے آنے لگے ہیں۔

عملیات کی بعض کتب میں اسمائِ حسنی یا اسمائِ الہی کے عنوان سے ایسے ایسے اسماء شامل کئے گئے ہیں جنہیں دیکھ کر ماتم کرنے اور سر پٹنے کو جی چاہتا ہے۔ اور حیرت ہوتی ہے کہ لوگ کس دھڑلے اور طمطراق سے اللہ پاک کے لئے اپنے پاس سے کئے کیسے نام تجویز کرنے بیٹھ جاتے ہیں۔

ہم یہاں صرف دو کتابوں سے چند اسماء کا حوالہ دینے پر اکتفاء کریں گے۔ جس سے آپ کو حقیقی صورت حال کا اندازہ ہو جائے گا۔

ایک کتاب میں اسمائِ الہی کے عنوان میں: **مُلْهِمٌ ، مُتَعَمِّمٌ ، خَادِعٌ ، طَبِيبٌ ، مُنْشِئٌ ، مُهْلِكٌ ، مُعْزِزٌ ، مُخْرِجٌ** اور اس طرح کے کئی اور نام ذکر کئے گئے ہیں۔ یہاں ہم دوبارہ عرض کر دیں کہ الہام کرنا اگرچہ اللہ کا فعل ہے مگر اس کی وجہ سے ملہم کو اللہ کا اسم نہیں بنایا جاسکتا، ہر کام کا اتمام اللہ کے دست قدرت میں ہے مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ متعمم کو اسم ربانی قرار دیا جائے، ہلاکت بھی اللہ کے ہاتھ میں ہے مگر اللہ کا نام مہلک نہیں ہے۔ ہم جمہور امت کا یہ قول پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ محض کسی فعل کے اللہ کی طرف سے منسوب ہونے سے اس کے اسم فاعل کو اللہ کا نام نہیں قرار دیا جاسکتا۔ انہی سابقہ اسماء کی طرح معز، طیب، مخرج کو بھی سمجھ لیں۔ لیکن ظلم کی انتہا تو یہ ہے کہ مصنف موصوف اللہ کے پاک ناموں میں خادع کو بھی نعوذ باللہ شامل فرما رہے ہیں۔ جس کے معنی دھوکے باز کے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ مصنف کی محض جہالت ہے۔ وگرنہ مفہوم معلوم ہوتا تو مصنف اتنی بڑی جسارت کبھی نہ کرتا۔ کیونکہ ہم مصنف کے بارے میں یہ تو مان سکتے ہیں کہ وہ علوم دینیہ اور عربی زبان سے نااہل ہے مگر اس کے مسلمان ہونے میں تو ہمیں کوئی شک نہیں۔ بد قسمتی یہ ہے کہ جہالت اس سے وہ کام کر رہی ہے کہ اگر مصنف کو پتہ چل جائے تو خود بھی ساری زندگی اس پر توبہ و استغفار کرتا رہے۔

ایک اور کتاب میں اسمائِ حسنی کی فہرست میں: **مُسَبِّبُ الْأَسْبَابِ ، نَفِیٌّ ، نَفِیٌّ ، وَاوِی ، یَسِیْنٌ ، یَسْ ، مُبْلِحٌ ، مُخْفِیٌّ ، بَرِّهَانٌ ، اَعْلٰی ، مُعِزٌّ ، مُسْتَبِیْنٌ** وغیرہ اسماء کو شمار کیا گیا ہے۔ حالانکہ ان میں سے ایک بھی اسم، اسمائِ حسنی میں سے نہیں ہے۔

عجیب بات یہ ہے کہ مصنف نے ایک جگہ **یَسِیْنٌ** (نون پر دو پیش ڈال کر) اور

دوسری جگہ یس (یعنی علی الوقف کر کے) الگ الگ لکھا ہے۔ دوسرا لفظ اگرچہ قرآنی حروف مقطعات میں سے ہے مگر صریح اسمائے حسنی میں سے نہیں ہے۔ بعض علماء اور حضرت علی کے قول پر اسے اسم ربانی قرار دیا جاسکتا ہے۔

لیکن یسین تو سرے سے بنے نکا اور بے معنی لفظ ہے۔ اسے اسمائے حسنی میں شمار کرنا جہالت سے بھی اوپر کا کام ہے پھر یس اور یسین کو دو نام بنانے کی کیا تک ہے؟ نیز مُسَبِّبُ الاسباب اور مُخَفِّی بھی اللہ کے اسمائے حسنی میں سے نہیں ہیں۔ ان کا فعل اگرچہ اللہ کی طرف منسوب ہوتا ہے مگر یہ اسمائے صفت اللہ کے اسماء میں سے نہیں ہیں، اس پر گذشتہ صفحات میں گفتگو ہو چکی ہے۔

چہرے تو ہوتی ہے کہ مصنف نے تقی کو بھی اللہ کا نام قرار دیدیا ہے۔ حالانکہ یہ تو صرف اور صرف انسانی وصف ہے۔ اللہ کے شایان شان نہیں کہ انہیں تقی کہا جائے۔ تقی کے معنی گناہ اور معصیت سے بچنے اور اللہ سے ڈرنے والا ہے۔ مصنف نے کس طرح اسے اللہ کا نام قرار دیا ہے؟ ہماری سمجھ سے بالا ہے۔

پھر برہان کہاں سے اللہ کا نام آگیا؟ مُسْتَعِیْن کو کس بنیاد پر اللہ کا نام قرار دیا گیا ہے؟ یہ بھی ہماری سمجھ سے بہت اونچا ہے۔ اسی طرح اَعْلٰی کو اللہ کے اسماء میں شمار نہیں کیا جاتا، یہ اور بات ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام کائنات سے اَعْلٰی و اکبر ہیں۔

اس کتاب کے اسمائے حسنی میں وہاں عقل سرپیٹ کے رہ جاتی ہے جب مصنف صاحب مُبْلَحْن اور معیز کو اسمائے حسنی میں شمار فرماتے ہیں۔ مُبْلَحْن کے بارے میں یاد رہے کہ یہ عربی زبان کے ان محدود مصادر میں سے ہے جو (۱) ہمیشہ مضاف ہو کر استعمال ہوتے ہیں، اکیلے کبھی استعمال ہوتے ہی نہیں (۲) اپنے فعل کے نائب کے طور پر (مفعول مطلق بن کر) آتے ہیں۔ (۳) اور مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے ہمیشہ منصوب ہو کر استعمال ہوتے ہیں، مرفوع یا مجرور حالت میں ان کا عربی زبان میں استعمال سرے سے جائز نہیں۔

یہ حقیقت واضح ہونے کے بعد کیا آپ مان سکتے ہیں کہ ایسا اسم اللہ تعالیٰ کا اسم بن سکتا ہے؟ یہ اور بات ہے کہ مُبْلَحْن کا لفظ صرف اللہ پاک کی تقدیس کے اظہار میں استعمال ہوتا ہے لیکن اظہار تقدیس کیلئے استعمال ہونا الگ چیز ہے اور اللہ پاک کا نام ہونا الگ چیز ہے۔

اور سب سے زیادہ پریشانی تو معیز کا لفظ دیکھ کر ہوتی ہے کہ بظاہر عربی کا لفظ نظر آنے والا یہ لفظ عربی زبان میں سرے سے مستعمل ہی نہیں۔ ایسے لفظ کو نبھانے مصنف نے کیسے اللہ پاک کا نام بنا ڈالا؟

دکھ کی بات یہ ہے کہ یہ کتاب ایک خاص حلقے کی ترجمان روحانی کتاب شمار ہوتی ہے اور اس طبقے کے پاکستان و ہندوستان میں لاکھوں علماء موجود ہیں۔ افسوس کہ ان میں سے کسی نے آج تک ان میں سے کسی ایک اسم پر تکیہ نہیں کیا اور سو سال سے چھپنے والی اس کتاب میں کسی قسم کی اصلاح کی کوشش بھی نہیں کی۔ اللہ کرے کہ ان کی اس پر توجہ پڑے اور وہ اس کی اصلاح بھی کر دیں۔



اسمائے حسنیٰ اور آیات کی زکوٰۃ

اسمائے حسنیٰ کے خواص اور فضائل پر مفصل گفتگو ہم نے جامع الوظائف میں کی ہے۔ ہر اسم الہی کے ورد کا طریقہ اور اس کے خصوصی فضائل و فوائد وہاں سے دیکھ لیں۔ یہاں ہم اسمائے ربانی کی زکوٰۃ کا طریقہ آپ کو بتلاتے ہیں۔ اور اسی ضمن میں آیات قرآنی سورتوں، دعاؤں کی زکوٰۃ کا طریقہ بھی واضح کر دیں گے۔

اسمائے حسنیٰ کی زکوٰۃ کا پہلا طریقہ:-

پہلا، مشہور، سادہ اور آسان طریقہ یہ ہے کہ اسمائے حسنیٰ میں سے جس اسم مبارک کی تجلیات سے آپ مستفید ہونا چاہتے ہیں اسے ریاضت کی شرائط (جو پہلے بیان کی جا چکی ہیں) کے مطابق چالیس دن میں سو الاکھ بار پڑھیں۔ روزانہ کا ورد تین ہزار ایک سو پچیس (۳۱۲۵) بار کا ہوگا۔ اس کے بعد روزانہ صبح و شام ایک سو بار یا تین سو تیرہ بار کا معمول رکھیں یا اس اسم کے عدد کے موافق معمول رکھیں (آخری طریقہ سب سے اعلیٰ اور جید ہے)۔ انشاء اللہ اس اسم کی برکات آپ کو بھی حاصل ہوں گی اور اس کی برکات کا فیض دم، دلیفہ، اجازت، تعویذ کی صورت میں آپ لوگوں کو بھی پہنچا سکیں گے۔

زکوٰۃ کا دوسرا طریقہ (زکوٰۃ کبیر):-

یہ طریقہ اسمائے حسنیٰ اور چھوٹی دعاؤں یا آیات کے لئے آسان ہے۔ طریقہ

یوں ہے کہ جس اسم یا آیت کا عمل کرنا ہے (۱) پہلے اس کے اعداد نکالیں (۲) پھر اس کے حروف شمار کریں (۳) پھر اعداد کو حروف سے ضرب دے کر جو تعداد حاصل ہوتی تعداد میں روزانہ اکتالیس روز تک پڑھیں۔ یہ عمل زندگی بھر کے لئے کافی ہے۔ اس کے بعد اسمائے حسنیٰ کو ان کی تعداد کے مطابق یا تین سو تیرہ بار یا سو بار اور آیات قرآنی یا دعاء کو سو بار صبح و شام معمول میں رکھیں۔ عمل قابو میں رہے گا۔

تیسرا طریقہ (زکوٰۃ اکبر):-

زکوٰۃ کبیر کے اعداد کو مقدار حروف سے ضرب دے کر جو عدد حاصل ہو، اس مقدار میں (۳۱) دن تک پڑھنا زکوٰۃ اکبر ہے جو زکوٰۃ کبیر کے مقابلہ میں بدرجہا طاقتور اور نافع ہے۔

چوتھا طریقہ (زکوٰۃ کبائر):-

جاہل عالمین نے اکبر سے بڑی زکوٰۃ کا نام کبائر اس خوش فہمی میں رکھا ہے کہ شاید کبائر کا معنی اکبر سے بھی بڑا ہوگا۔ حالانکہ کبائر، کبیرۃ (مؤنث) کی جمع ہے۔ بڑے گناہوں کو کبیرۃ گناہ کہتے ہیں اور اس کی جمع کبائر آتی ہے۔

ہم نے یہ نام بعینہ اس لئے نقل کیا ہے کہ قارئین عام کتب میں چونکہ یہ نام جاہلادیکھتے ہیں اس لئے ہم اس جاہلانہ نام ہی کے ذریعے زکوٰۃ کی اس قسم کا تعارف کرا دیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم اسے کوئی اور نام دیں تو لوگ یہ سمجھیں کہ ہم نے کبائر اور اکبر الکبائر والی زکوٰۃ کا طریقہ نہیں بتلایا۔

سوز زکوٰۃ کبائر کا طریقہ یہ ہے کہ زکوٰۃ اکبر کو عمل کے حروف سے دوبارہ ضرب دیدیں اور اس مقدار میں روزانہ پڑھنا شروع کر دیں۔ اس عمل کے بعد عامل کی زبان سیب قاطع بن جاتی ہے۔

پانچواں طریقہ (اکبر الکبائر):-

یہ نام بھی سابقہ نام کی طرح احتقانہ اور جاہلانہ ہے۔ لیکن محض قارئین کی سہولت

کی خاطر ہم اسے عام عالمین کے استعمال کے مطابق متعارف کروا رہے ہیں۔ اس زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ زکوٰۃ کبانو کے اعداد کو قفل کے حروف سے ضرب دیں اور جو تعداد حاصل ہو اسے (۴۱) روز تک روزانہ پڑھیں۔ اس کے بعد عامل اس ام کا صاحب اللسان ہو جاتا ہے۔

تسہیل: زکوٰۃ کبانو اور زکوٰۃ اکبر کبانو میں چونکہ اسمائے حسنیٰ کی تعداد بھی بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔ جن کا ایک نشست میں پڑھنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لئے ان دو قسم کی زکوٰۃوں میں عامل دن میں دو یا تین بار (وقت مقررہ پڑھنے) مطلوبہ مقدار پوری کر سکتا ہے۔



آیات وادعیہ کی زکوٰۃ

سوالا کھ بار یا مذکورہ بالا طریقوں پر اسمائے حسنیٰ کی زکوٰۃ تو نکالی جاسکتی ہے۔ لیکن قرآنی سورتوں، آیات اور دعاؤں کی سوالا کھ والی زکوٰۃ نکالنا بھی عام طور پر مشکل ہوتی ہے اور زکوٰۃ کبیرہ وغیرہ بھی بہت مشکل ہوتی ہے۔ صرف چند آیات ایسی ہیں جن کی سوالا کھ کی زکوٰۃ نکالی جاسکتی ہے۔ ان میں سے بعض کا ہم یہاں تذکرہ کر رہے ہیں جن کی عالمین کو ضرورت پڑتی رہتی ہے۔ ان کے علاوہ اس مقدار میں کسی اور آیت کی زکوٰۃ بھی سوالا کھ کی تعداد میں نکال سکیں تو زکوٰۃ کا یہ کامل ترین نصاب ہے۔ اس کے بعد آپ کو کسی قسم کا تردد نہیں ہونا چاہئے کہ میں فلاں طریقے سے کر لیتا تو شاید بہتر ہوتا۔

سوالا کھ کا چلہ :-

مندرجہ ذیل آیات کا چلہ سوالا کھ کا نکالنا زیادہ مفید ہے۔ آیات کی افادیت کے حوالے سے جامع الوعائف میں مفصل گفتگو کی جا چکی ہے اور کچھ اس کتاب میں بھی آچکی ہے۔ یہاں صرف زکوٰۃ کے حوالے سے ہم سورتوں اور آیات کا تذکرہ کریں گے۔ آیات درج ذیل ہیں :-

آیات شفاء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مُلْكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اِیَّاكَ

لَعَبْدٌ وَدَائِكَ نَسْتَعِينُ ۚ إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۚ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۚ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۚ

(۲) وَيُثَبِّتُ صُدُورَهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ ۚ (۳) وَنُفِثَ لَنَا فِي الصُّدُورِ (۴) يَخْرُجُ مِنْ بَطْنِهَا شَرِبَ كَحُلِيقِ الْوَالِدِ فِي بَوْشَفِ النَّاسِ (۵) وَنُكِّلَ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شَفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ (۶) وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَظْفِرُنِي (۷) قُلْ هُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ۚ

ہفت سلام :

(۱) سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ رَحِيمٍ ۚ (۲) سَلَامٌ عَلَى نُوْحٍ فِي الْغُلَامَيْنِ (۳) سَلَامٌ عَلَى إِبْرَاهِيمَ (۴) سَلَامٌ عَلَى مُوسَى وَهَارُونَ (۵) سَلَامٌ عَلَى إِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ (۶) سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طَبَقًا قَدْ خُلِقُوا خَالِدِينَ (۷) سَلَامٌ عَلَى حَتَّى مَطْلُوعِ الْفَجْرِ ۚ

آیات حب :-

(۱) يُحِبُّوا لَهُمُ حُبَّ اللَّهِ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ

(۲) وَالَّذِينَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ قُرْآنٌ يُعَذِّبُهُمْ عَلَيْهِمْ

(۳) لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَلْفَتْ بِينَ قُلُوبِهِمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ أَلْفَ بَيْنَهُمْ

(۴) عَسَى اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ كَذَبُوا عَنْهُمْ مَوَدَّةً ۚ وَاللَّهُ قَدِيرٌ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۚ

آیات وسعت مال و رزق :-

(۱) اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ۚ

(۲) وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا ۚ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ ۚ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۚ

(۳) وَلَقَدْ مَكَّنَّاكُمْ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ ۚ

(۴) إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ ۚ

آیات تفریق :-

(۱) وَالْقِيَامَ بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۚ

(۲) لَكُمْ وَبَيْنَكُمْ وَلِيٌّ وَبَيْنٌ ۚ

(۳) هَذَا إِفْرَاقٌ بَيْنِي وَبَيْنِكَ ۚ

(۴) وَبَيْنَ آبَائِنَا وَأَبَائِكُمْ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا ۚ

آیات ہلاکت :-

(۱) وَقَالَ نُوحٌ رَبِّ لَا تَذَرْنِي عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَذَرًا ۚ

(۲) فَطَوَّعَ لَهُمْ آلِهَتُهُمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَأَوَّلُوا بِتُورَتِ الْعَالَمِينَ ۚ

(۳) إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۚ

(۴) قَوْمٌ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَكْفُرُونَ بِكُلِّ كَلِمَةٍ تَنْزِيلٍ ۚ

فتح و کشادگی :-

(۱) فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَا مِنْهُمْ صِدْقٌ ۚ

(۲) إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا ۚ

(۳) وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَذَا الْفَتْحُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۚ

(۴) مَا يَنْظُرُ اللَّهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ

دفع جنات :-

(۱) بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۚ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِنْهُ أَيُّهَا الَّذِينَ

- (۲) قُلْ اللَّهُ أَوْنٌ لَّكُمْ أَمْ عَلَى اللَّهِ تَفْتَوْنَ ﴿۲﴾
 (۳) فَكُنْ بِمَوَاقِفِهَا هَمًّا وَالْعَاوَنَ وَجُنُودَ الْبَلِيسِ أَجْمَعُونَ ﴿۳﴾
 (۴) إِنْ كُنْتَ إِلَّا صَبِيحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعَةٌ لَدَيْنَا فَحَضَرُونِ ﴿۴﴾
 (۵) قَالَ فِيهَا تَحْيَوْنَ وَفِيهَا تَمُوتُونَ وَفِيهَا تُخْرَجُونَ ﴿۵﴾

ازالہ سحر:-

- (۱) مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى ﴿۱﴾
 (۲) وَمَنْ يُخْرِجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ﴿۲﴾
 (۳) لِيُحَقِّقَ الْحَقُّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْلَا كَرَمُ الْمُجْتَرِمُونَ ﴿۳﴾
 (۴) وَيُحَقِّقَ اللَّهُ الْحَقَّ بِكَلِمَتِهِ وَلَوْلَا كَرَمُ الْمُجْتَرِمُونَ ﴿۴﴾
 (۵) إِنَّا صَاعِقُوا الْكَيْدَ مُجْرِمًا وَلَا يُفْلِحُ السَّحَرُ حَيْثُ أَلَى ﴿۵﴾

نظر بندی و زبان بندی:-

- (۱) وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ﴿۱﴾
 (۲) لَا تَذَرِكْهُ الْآبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْآبْصَارَ وَهُوَ الْغَلِيبُ الْخَبِيرُ ﴿۲﴾
 (۳) صُمُّ بَلَّكُمْ عَنْهُمْ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿۳﴾
 (۴) صُمُّ بَلَّكُمْ عَنْهُمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۴﴾
 (۵) الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَى أَفْوَاهِهِمْ ﴿۵﴾

غیبی نصرت و فتوحات:-

- (۱) حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ﴿۱﴾
 (۲) سَمِیَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ﴿۲﴾

- (۲) وَلِلَّهِ جُنُودُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا ﴿۲﴾
 (۳) وَأَفْوَضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ﴿۳﴾
 (۵) رَبِّ إِنِّي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ ﴿۵﴾
 (۶) لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ مُنْجِنَا رَبِّ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿۶﴾

ہم نے زندگی کی مختلف ضرورتوں کے حوالے سے چند آیات کی نشاندہی کر دی ہے کہ ان کا چلہ سوالا کھ کا کر کے آپ خلقت کو بہت زود اثر فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ یہ آگے آپ کی ہمت اور مرضی ہے کہ آپ اس کتاب سے کتنا فائدہ خود اٹھاتے ہیں اور آگے خلق خدا کو کتنا فائدہ پہنچاتے ہیں؟

• ہمارا مشورہ یہ ہے کہ ہر عالمی کم از کم ایک آیت کا مذکورہ بالا تمام شعبوں میں سے ضرور چلہ کر لے۔ اس سے زیادہ ہو سکے تو بہتر ہے ورنہ کم از کم ایک ایک آیت ہر موضوع سے منتخب کر کے چلہ کر لیں، انشاء اللہ کام کرنے کا صحیح معنوں میں حق ادا کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔

ادعیہ کا چلہ:-

کچھ چھوٹی دعائیں بھی ایسی ہیں جن کا چالیس دن میں سوالا کھ کا چلہ آسانی سے کیا جاسکتا ہے اور عالمین کو خلقت کے فیض و افادہ کے لئے ان کی قدم قدم پر ضرورت پڑتی رہتی ہے۔

ان دعاؤں میں سے جس کی ضرورت محسوس کریں اس کا سوالا کھ کا چلہ کر لیں تو لوگوں کو دم کرنے یا کھ کر دینے میں تاخیر بہت زیادہ بڑھ جائے گی۔

حفاظت کے لئے:-

ہر طرح کے شر سے حفاظت کے لئے اس دعا کا سوالا کھ کا چلہ کر لیں اور بعد میں روزانہ

صبح و شام ایک سانس میں سات بار پڑھ لیا کریں۔ آپ پر شیر، کتا، سانپ، بچھو وغیرہ حملہ نہ کر سکیں گے حتیٰ کہ اگر کوئی آپ پر فائر بھی مار دے تو گولی سے آپ کو معمولی خراش تک نہیں آئے گی۔

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّمَانِيَةِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

دشمن کی تباہی:-

کسی دشمن کی ہلاکت شرعاً جائز ہو تو یہ مسنون دعاء نہایت مؤثر ہتھیار ہے۔ عامل اگر اس کا چلہ کر لے تو بہت مفید رہے گا:-

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

دشمن کی ہلاکت و بربادی:-

یہ بھی ایک مسنون دعاء ہے۔ اس کا سوالا کھ کا چلہ بھی نہایت مفید ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَخْفِنَا هُمْ بِمَا شِئْتَ

ہر قسم کے درد کے لئے:-

یہ مسنون دعاء پہلے تین بار بسم اللہ شریف اور پھر سات بار یہ دعاء درد والی جگہ پر ہاتھ رکھ کر پڑھی جائے تو ہر قسم کے درد سے نجات مل جاتی ہے۔ عامل کو چاہئے کہ وہ اس کا سوالا کھ کا چلہ کر لے تاکہ آنے والے مریضوں کو اس کا پورا پورا فائدہ پہنچے:-

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا اَجْدُوْا اُحَادِرُ

سحر اور لاعلاج مرض کے لئے:-

اس دعاء کا دم کرنا اور چینی کی چالیں پلینوں پر لکھ کر مریض کو نہار منہ پانا سحر شدید اور

امراض قدیمہ کے لئے نہایت مؤثر اور آخری علاج ہے۔ اس کا بھی سوالا کھ کا چلہ کریں:-

يَا حَيُّ جِبِّيْ لَا حَيَّ فِیْ دِیْنُوْمَیْ مُلْکِیْہِ وَبَقَائِہِ يَا حَيُّ

نوٹ: اس دعاء کے شروع اور آخر میں دونوں جگہ یا حییٰ آرہا ہے جب اس کا ورد کر رہے ہوں تو آخر میں یا حییٰ کا پڑھنا ضروری نہیں۔ ہاں جب سانس ٹوٹے تو آخر میں بھی یا حییٰ پڑھیں گے اور پھر یا حییٰ سے ورد کا تسلسل دوبار شروع کریں گے۔

اگر دشمن کا شدید خوف ہو:-

تو پہلے سوالا کھ کا چلہ مکمل کریں پھر صبح و شام سو سو بار اور ہر نماز کے بعد گیارہ گیارہ بار اس کا ورد رکھیں۔ عامل حضرات اس کا دم بھی کریں اور مریض کو لکھ کر بھی دیں۔ انشاء اللہ دشمن منتشر اور ترہتر ہو جائیں گے اور ہر طرح کا خوف ختم ہو جائے گا:-

اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ غُوْرَنَا وَ اٰمِنْ رَّوْعَانَا

ہر مرض سے شفاء:-

حدیث شریف میں آتا ہے کہ جس مریض پر یہ دعاء پڑھ لی جائے، موت کے سوا ہر بیماری کیلئے شفاء حاصل ہو جاتی ہے۔ اگر عامل اس کا سوالا کھ کا چلہ کر لے اور ہر مریض کو یہ دعاء سات بار پڑھ کر دم کرنا جائے تو لاکھوں لوگ فیضیاب ہو سکتے ہیں:-

اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ ، رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يُّشْفِيْكَ

ہر مرض، آسیب، جادو کا علاج:-

ہر مرض، آسیب، جادو کا علاج کرنے کے لئے لاحول کا سوالا کھ کا چلہ کریں:-

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

ہر قسم کے دردوں کے لئے:-

اگر اس دعاء کا سوالا کھ کا چلہ کر لیں تو سینکڑوں میل دور سے دردوں میں مبتلا

لوگوں کو فون پر تین بار دم کریں گے تو در فوراً ختم ہو جائے گا۔ مریض سے کہیں کہ وہ درد کے مقام پر ہاتھ رکھ لے۔

اَللّٰهُمَّ اَشْفِنَا بِشِفَاكَ وَ عَافِنَا بِدَوَاكَ قَالَ عَبْدُكَ اَبْنُ عَبْدِكَ۔

سوالاکھ سے کم تعداد کا چلہ اور اس کا معیار

آیات وادعہ کے سوالاکھ کے چلے پر سرسری گفتگو کے بعد اب ہم بڑی آیات یا چھوٹی اور بڑی سورتوں کی زکوٰۃ پر بحث کریں گے۔ ظاہر ہے کہ آیت الکوسی، آیت قطب، سورۃ الفلق، سورۃ الناس وغیرہ آیات یا چھوٹی سورتوں کو نہ تو ہم روزانہ (۳۱۲۵) بار چالیس دن تک متواتر پڑھ کر سوالاکھ کا چلہ پورا کر سکتے ہیں۔ نہ ہی ان کے اعداد کو حروف سے ضرب دے کر کم از کم ان کی زکوٰۃ کبیر ہی نکال سکتے ہیں۔ اکبر اور اس سے اوپر کے درجوں کی زکوٰۃ کا تو یہاں تصور کر کے بھی روٹلئے کھڑے اور اوسان خطا ہو جاتے ہیں۔ آپ اکابر امت اور عالمین کا ملین کی کتب کا مطالعہ کریں تو اسمائے حسنی، چھوٹی آیات، بڑی آیات، چھوٹی سورتوں اور بڑی سورتوں کی زکوٰۃ کی تعداد و مقدار میں تدریجی طور پر ان کے ہاں کمی ہوتی چلی جاتی ہے۔

اسمائے حسنی اور چھوٹی آیات میں سوالاکھ کا یا زکوٰۃ کبیر و اکبر وغیرہ کا طریقہ بڑی آیات میں مقدار کم ہو کر گیارہ سو، سات سو، تین سو تیرہ، سو، بہتر، اکتالیس تک ہوتی چلی جاتی ہے۔ پھر بڑی بڑی سورتوں یا آیات کے مجموعوں (جیسے منزل، آیات حفظ، آیات سحر، آیات شفاء وغیرہ) میں تعداد مزید کم ہو جاتی ہے۔ اور اکیس بار، گیارہ بار، سات بار تک کا پڑھنا بھی کافی بتلایا جاتا ہے۔

عقلی سوال: یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر بڑی سورتوں میں صرف گیارہ بار یا سات بار پڑھنے سے عامل کو قوت تا ثیر حاصل ہو جاتی ہے تو پھر اسمائے حسنی میں اسے (۳۱۲۵) بار پڑھنے کا پابند کیوں بنایا جاتا ہے؟ وہاں اکیس یا گیارہ بار پڑھنے سے

اسے یہ قوت تا ثیر کیوں حاصل نہیں ہوتی؟ یا یہ کہ اگر اسمائے حسنی میں جینک عامل روزانہ (۳۱۲۵) بار ایک لفظ کا ورد نہ کرے تو آپ کہتے ہیں وہ اس کا عامل نہیں بنا، پھر ان سورتوں میں یہ کیسے ممکن ہو گیا کہ صرف اکیس بار ورد کرنے سے وہ ان کا عامل بن گیا؟

جواب: (۱) یہ ہے کہ ورد میں پہلا مقصود یہ ہوتا ہے کہ عامل کسی بھی اسم، آیت یا دعاء کی تلاوت اور ورد پر اتنا وقت صرف کرے اور اتنی محنت کرے کہ اس ورد کی مشغولیت اس کی روزمرہ مصروفیات کا ایک معقول حصہ اپنے نام کر لے۔ اس سے عامل کو اس آیت یا دعاء سے ایک روحانی نسبت حاصل ہوتی ہے۔ اسمائے حسنی اور چھوٹی آیات یا دعاءوں میں (۳۱۲۵) بار پڑھتے ہوئے سوالاکھ کی تعداد مکمل کرانے کا مقصد یہ ہے کہ چالیس دن تک متواتر گھنٹہ دو گھنٹہ روزانہ ان کی تلاوت میں مشغول رہے۔ اور بڑی آیات یا سورتوں میں اتنے وقت کی مصروفیت کا یہی مقصد چونکہ تھوڑی مقدار میں حاصل ہو جاتا ہے۔ اس لئے چالیس دن تک اتنی دیر اسے اس آیت کی تلاوت یا دعاء کے ورد میں مشغول رکھا جاتا ہے۔

(۲) اگل کی دوسری وجہ شاید علم روحانیات میں یہ بھی ہو سکتی ہے کہ چھوٹی آیات یا اسمائے حسنی میں چونکہ حروف کی تعداد کم ہوتی ہے اور ہر حرف پر حضور اقدس ﷺ کی جانب سے دس نیکیوں کا وعدہ (تلاوت پر) بھی فرمایا گیا ہے، ماہرین روحانیات چونکہ ہر حرف کا الگ موکل فرشتہ مانتے ہیں۔ اس لئے اسماء یا چھوٹی دعاؤں اور آیات میں حروف کم ہونے کی وجہ سے ان کے حروف کے موکلات سے عامل کی زیادہ مناسبت تب تک قائم نہیں ہوتی جب تک وہ انہیں زیادہ مقدار میں پڑھ کر بار بار دہرائے جبکہ بڑی آیات اور سورتوں میں الفاظ و حروف زیادہ ہونے کی وجہ سے کم مقدار پر بھی ثواب زیادہ حاصل ہو جاتا ہے (ہر حرف پر دس نیکیوں کے حساب سے) اور کئی حروف بار بار ان آیات اور سورتوں میں دہرائے جاتے ہیں، اس لئے انہیں کم مقدار میں پڑھ کر بھی وہ برکات حاصل ہو جاتی ہیں جو اسمائے حسنی اور چھوٹی آیات میں ایک بڑی اور معقول مقدار میں

تفاوت کے بغیر حاصل نہیں ہوتیں۔

اس تمہید کے بعد اب ہم چھوٹی اور بڑی سورتوں کے حوالے سے دو قسم کے ضوابط الگ الگ بیان کریں گے (۱) عمومی ضابطہ (۲) خصوصی ضابطہ۔ عمومی ضابطے میں ہم چند خاص آیات یا سورتوں یا دعاؤں کا ذکر کریں گے کہ ان کو اس مقدار میں روزانہ پڑھ کر (۴۱) دن مکمل کر لیں تو آپ اس کے عامل ہو جائیں گے۔ جبکہ خصوصی ضوابط میں بعض خاص آیات یا سورتوں کے پڑھنے کی ترتیب، مقدار اور کیفیت پر گفتگو کریں گے۔ خصوصی ضوابط میں سے ہر سورۃ کا ہر ضابطہ اور ہر طریقہ دوسرے طریقے اور دوسری سورتوں سے جداگانہ ہوگا۔

سورتوں کی زکوٰۃ کے تین عمومی ضابطے:-

عمومی ضوابط میں ہم آیات، سورتوں اور دعاؤں کو تین حصوں میں تقسیم کر لیں گے اور یہ تقسیم مقدار کے حوالے سے ہوگی کہ فلاں فلاں آیات کو اتنی مقدار میں پڑھنا کافی ہے اور فلاں فلاں کو اتنی مقدار میں!

گیارہ سو بار روزانہ

درج ذیل آیات، سورتوں یا دعاؤں کا وظیفہ گیارہ سو بار روزانہ کیا جائے:

آیات:-

(۱) آیت قطب:-

قَدْ اُنْزِلَ عَلَيْكَ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمْنَةٌ نَّاعِلَةٌ تَلْغِي ظِلْفَةً مِنْكُمْ وَظِلْفَةً
قَدْ اَهْمَتْكُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُولُونَ هَلْ لَنَا
مِنْ الْاَمْرِ شَيْءٌ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهُ لِلّٰهِ يُخَفُّونَ فِيْ اَنْفُسِهِمْ مَا لَا يُبْدُونَ

لَا يَخْفَوْنَ لَوْ كَانُوا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَا قُلْنَا لَهُمْ اَقْلُ لَوْ كُنْتُمْ فِيْ يَتُوْنَكُمْ
لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلَى مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْطِلَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ
وَلِيَسْخَرَنَّ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ

(۲) آیات سحر:-

(۱) قَوْمَهُ الْحَقِّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ فَفَعَلُوا صَالِحًا لَكَ وَانْقَلَبُوا صٰغِرِيْنَ
وَالْقِي السَّحْرَةَ سَاجِدِيْنَ قَالُوا الْمَلٰٓئِكَةُ الْعِلْمِيْنَ رَبِّ مُؤْمِنِيْ وَهٰرُونَ
(۲) فَلَمَّا جَاءَ السَّحْرَةَ قَالَتْ لَهُمْ مُّؤْمِنِي الْقَوَامَا اَنْتُمْ مُّقْلِقُونَ فَلَمَّا اَلْقَوْا قَالَ
مُؤْمِنِي مَا جِئْتُمْ بِهِ السَّحْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ سَيَبْطِلُهَا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْلِحُ عَمَلُ الْفٰسِقِيْنَ
وَيُحْيِي اللّٰهُ الْحَقَّ بِكُلِّ نَفْسٍ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ

(۳) وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوا اِنَّا صَنَعُوا كَيْدًا مُّجْمِعًا وَلَا يُفْلِحُ السَّخِرُ
حَيْثُ اَلَى

(۴) وَابْتَغُوا مَا يَتَّبِعُ الشَّيْطٰنُ عَلٰى مَلِكٍ سَلِيْمٍ وَمَا لَكُمْ سُلَيْمِيْنَ وَلَكِنَّ الشَّيْطٰنَ
كَفَرًا يَعْلَمُونَ النَّاسُ السَّخِرُ وَمَا اَنْزَلَ عَلٰى الْمَلٰٓئِكَةِ بِهٰذَا هٰرُوتَ
وَمَا رُوتَ وَمَا يَعْلَمُ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَا اِنَّا فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُونَ
مِنْهُمَا مَا يَفْعَلُوْنَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَرَوْجِهِ وَهَآهُمْ بِضَآرِيْنٍ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا يَآذِنُ
اللّٰهُ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرٰهُ مَا لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ
مِنْ خَلٰقٍ شَوْكَيْسُ مَا اشْتَرٰوْا بِهِ اَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَلَوْ اَنَّهُمْ اَمَلُوْا
وَالْتَقُوا الْمَثُوْبَةَ مِنَ عِنْدِ اللّٰهِ حَكِيْمًا لَّوْكَانُوا يَعْلَمُونَ

(۵) اَلَمْ نُرْسِلْ اِلَى الْاَسْلٰمِ مِنْ بَنِيْ اِسْرٰءِيْلَ مِنْ بَعْدِ مُوسٰى اِذْ قَالَ الْوَلِيُّ لَهَا اَبْعَثْ لَنَا
مَلِكًا يُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَا تُقَاتِلُوْا
قَالُوْا وَمَا لَنَا اَلَا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَاتَّخَذْنَا

فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ ۖ وَ اللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ﴿٦﴾
 لَقَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ فَقِيرٌ وَنَحْنُ أَغْنِيَاءُ ۚ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوا
 وَقَتْلُهُمُ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۚ وَنَقُولُ ذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ﴿٧﴾
 أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ ۚ فَلَمَّا
 كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللَّهِ أَوْ أَكْثَرَ خَشْيَةً ۚ
 وَكَالْوَارِثِينَ لَمَّا كُتِبَتْ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا ۚ أَلَمْ تَرَ إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ قُلْنَا
 لِلَّذِينَ ظَلَمُوا قُلُوبُكُمْ هِيَ ۖ وَكَانَتْ ظَنُورًا ۚ وَكَانَ الْآخِرُ خَيْرَ لِّمَنِ اتَّقَىٰ ۚ وَلَا تَحْزَنْ لِمَنِ الْقِتَالُ
 وَآتِلْ عَلَيْهِمُ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ ۚ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ
 يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ ۚ قَالَ لَأَقْتَتَلَكَ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ﴿٩﴾
 قُلْ مَنْ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ قُلْ اللَّهُ قُلْ أَتَأْخُذُكُمْ مِنْ دُونِ أُولَئِكَ
 لَا يَسْتَلِیْكُمْ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ تَفْعَلُونَ ۚ وَلَا ضَرَّ أَمَلٌ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ
 وَالْبَصِيرَةُ ۚ أَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمَةُ وَالنُّورُ ۚ أَمْ جَعَلَ اللَّهُ شُرَكَاءَ خَلَقُوا الْخَلْقَ
 فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ۚ قُلْ اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ

سورتیں :-

یہاں سورتوں کو نقل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف نام دینا کافی ہے۔ ان سورتوں کے مقاصد و اہداف اور فوائد و برکات پر مفصل گفتگو جامع الوظائف میں کی گئی ہے۔ ان میں سے جس کی زکوٰۃ دینی ہو، گیارہ سو بار روزانہ پڑھ کر اکتالیس دن کا چلہ مکمل کریں۔ پھر صبح و شام (۴۱) بار کا معمول رکھیں۔ دو سورتیں یہ ہیں۔
 (۱) سورۃ الم نشرح (۲) سورۃ الفیل (۳) سورۃ القریش (۴) سورۃ الکونثر
 (۵) سورۃ نبت بدا (۶) سورۃ الاخلاص (۷) سورۃ الفلق۔

دعائیں :-

درج ذیل دعاؤں کی زکوٰۃ بھی اکتالیس روز تک گیارہ سو بار روزانہ پڑھنے سے

ادا ہو جائے گی :-

- (۱) مالی ترقی : کے لئے یہ درود شریف پہلے زکوٰۃ نکال کر بعد میں روزانہ ایک صبح و شام پڑھیں :-
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَصَلِّ عَلٰی الْمُؤْمِنِيْنَ
 وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ۔
- (۲) شفائی امراض : کے لئے اکتالیس روز تک گیارہ سو بار اس درود شریف کا ورد کریں۔ پھر صبح و شام (مریض یا عامل) سو بار کا ورد رکھے :-
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ طَيِّبِ
 الْقُلُوْبِ وَدَوَّانِيْهَا وَعَافِيَةِ الْاَبْدَانِ وَشِفَائِيْهَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ
 وَضِيَايِهَا وَآلِهِ وَصَحْبِهِ ذَاتِ اَبَدًا۔
- (۳) سحر اور جنات سے نجات : کیلئے اس دعاء کی زکوٰۃ نکال لیں پھر معمول جاری رکھیں مریضوں کو دم بھی کریں اور لکھ کر گلے میں بھی ڈالیں :-
 بِسْمِ اللّٰهِ سَدِّدْتُ الْفَرَادَ الْجَنِّ وَالْاِنْسِ وَالشَّيَاطِيْنَ وَالسَّحَرَةَ
 وَالْاَبَالِسَةَ مِنَ الْجَنِّ وَالْاِنْسِ وَالشَّيَاطِيْنَ وَاعُوْذُ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ
 الْعَزِيْزِ الْاَعَزِّ وَبِاللّٰهِ الْكَبِيْرِ الْاَكْبَرِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ
 الرَّاحِمِيْنَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ اَجْمَعِيْنَ۔
- (۴) ہر طرح کے سحر کا خاتمہ : حضرت عبداللہ بن سلام والی اس دعاء کی زکوٰۃ عاظمین حضرات ضرور نکالیں۔ پھر صبح و شام اس کا سو بار کا معمول بھی رکھیں۔ اس کے بعد اس کے دم کا صحیح معنوں میں فائدہ بھی ہوگا اور مریضوں کی دعائیں بھی آپ کو ملیں گی :-
 اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ لَيْسَ شَيْءٌ اَعْظَمُ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ
 النَّامَاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُ هُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ رَبِّا سَمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰی

كَلِمَاتٍ، مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَكَرَّأَ وَتَوَّأَ۔

(۵) اسم اعظم کی دعاء : عالمین کو صرف وظائف ہی پر توجہ مرکوز کر کے نہیں بیٹھ جانا چاہئے۔ بلکہ اس سے کہیں زیادہ انحصار دعاء پر کرنا چاہئے۔ انبیاء علیہم السلام کی سنت دعاء ہے، وظائف نہیں! اسم اعظم کی اس دعاء کو اکتالیس دن تک گیارہ سو بار اور اس کے بعد روزانہ سو، سو بار صبح و شام کا معمول بنائے رکھیں اور روزانہ ہر اس مریض کے لئے رات کو تہجد میں یا نواہل قضاے حاجت پڑھ کر گزرنا کر اللہ تعالیٰ سے صحت یابی کے لئے دعاء مانگیں جس کو دن کے وقت دم کیا ہے تو دم اور دعاء مل کر اس کی شفا یابی کا ذریعہ بن جائیں گے۔ دعائے اسم اعظم یہ ہے:-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔

ہر زمینی و آسمانی بلا: سے تحفظ اور بچاؤ کے لئے درج ذیل دعاء اکتالیس دن تک گیارہ سو بار پڑھ کر بعد میں روزانہ سو بار صبح و شام کا معمول رکھیں:-

رَفَعْتُ وَدَفَعْتُ بِاَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی کُلَّ بَلَاءٍ وَقَضَاءٍ یَّجِیْءُ مِنْ ہٰذِہِ الْجِبٰہِ السَّیِّئِ۔

سات سو بار روزانہ کی زکوٰۃ

بعض اعمال میں سات سو بار روزانہ اکتالیس دن پڑھ کر زکوٰۃ دی جاتی ہے۔ ان میں قرآنی سورتیں، قرآنی آیات کے مجموعے اور دعائیں شامل ہیں:-

قرآنی آیات

تسخیر خلائق: کے لئے عالمین کی یہ اپنی ضرورت ہے کہ درج ذیل آیات کا ایک چلہ سات سو بار روزانہ کی ترتیب سے اکتالیس دن تک کریں اور بعد میں صبح و شام اکیس بار کا معمول رکھیں۔ پبلک ڈیلنگ سے وابستہ دوسرے حضرات (ڈاکٹر، وکیل،

حکیم) بھی اس سے بھرپور فائدہ اٹھا سکتے ہیں:-

يُحْيِيْكُمْ كَحَيٰۤاتِ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ وَالْكَافِرِیْنَ الْغِیْظُ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ اَوْ مِّنْ كَانَ مِیثَاقًا حَیْثُہٗ وَجَعَلْنَا لَہٗ نُوْرًا لِّیْسَیْیَیْہِ فِی النَّاسِ لَمَنْ مِّثْلُہٗ فِی الظُّلُمٰتِ لَیْسَ بِخَافِرٍ وَفِیْہَا لَذٰکَ رُزْنٌ لِلْمُفْرِیْنِ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ فَلَمَّا رَاٰیْنَا اَلْمِرْیَۃَ وَقَطَعْنَ اَیْدِیْہُمْ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰہِ مَا لَہٗۤ اِبْرَآءُ اِنْ ہٰذَا اِلَّا اَمَلٌ کَرِیْمٌ وَقُلِ الْمَدِّ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یُجْعَلْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمَلٰئِکَۃِ وَ لَمْ یَکُنْ لَہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الدُّنْیَا وَکَبِیْرٌ کَثِیْرًا ۝ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ اٰذَوْا مُؤْمِنِیْ فَبَرَّاکَ اللّٰہُ مِنْہُمْ اَقَالًا وَکَانَ وَجْہُہُمْ ۝

اسقاط حمل: سے حفاظت کیلئے عالمین اگر پہلے ان آیات کا سات سو بار روزانہ کی مقدار سے اکتالیس دن کا چلہ کر لیں پھر گیارہ بار روزانہ معمول میں رکھیں تو ان آیات کے ذریعے جس مریضہ کو دم کریں گے، لکھ کر دیں گے، تعویذ بنائیں گے، انشاء اللہ انہیں یقیناً شفاء ملے گی اور آئندہ وہ اسقاط حمل سے محفوظ رہیں گی:-

اَوْ لَعَنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰہُمَا وَجَعَلْنَا مِّنَ الْمَآءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ ۝ وَلَقَدْ اٰتٰیْنَا اِبْرٰہِیْمَ رُشْدَہٗ مِنْ قَبْلُ وَکَلٰۤیْمَہٗ عَلَیْہِیْنَ ۝ وَوَحٰیْنَا لَہٗ اِنْ شِئْتَ ۝ وَیَعْقُوْبَ نَافِلَہٗ ۝ وَکَلَّا جَعَلْنَا صٰلِحِیْنَ ۝ وَاٰیُوْبَ اِذْ نَادٰی رَبِّیْۤہٗ اِنِّیْ مَسْتَبِیْءٌ فَجٰۤءَہٗ اَرْحَمُ الرَّحِیْمِیْنَ ۝ وَرٰکِرًا اِذْ نَادٰی رَبِّیْۤہٗ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَبِیْرُ الْوَرِیْثِیْنَ ۝ وَاٰیِیْۤہِۭۭۭۭۭۭۭ اَحْصٰیۡتُ فَرِیْہَا فَفَتَقْنَا فِیْہَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنَا وَابْنَهَا اٰیۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝

اسم اعظم: حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد ہے کہ سورۃ الحديد کی پہلی چھ آیات اسم اعظم ہیں۔ جو عامل (یا کوئی بھی شخص) ان آیات کو اکتالیس دن تک سات سو بار اور بعد میں (۲۱) بار روزانہ صبح و شام کا ورد بنالے گا اس کے تمام کام خود بخود ہوتے چلے جائیں گے اور اسے وہاں سے غیبی نصرت حاصل ہوگی جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہوگا:-

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سُبْحَہٗ یُّلٰہِیْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَہُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝ لَہٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ ہُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ

وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ
أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ يَعْلَمُ مَا يَلِيهِ فِي الْأَرْضِ وَمَا تَحْتُهَا وَمَا يَزُولُ مِنْ
الْسَّمَاءِ وَمَا يَنْزِلُ فِيهَا وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ذَلِكَ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ يُولِيهِ اللَّيْلُ فِي النَّهَارِ وَيُؤَلِّمُ النَّهَارَ
فِي اللَّيْلِ وَهُوَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ

آیات شفاء : پیچھے ہم نے ان کی علیحدہ علیحدہ زکوٰۃ کا نصاب بیان کیا تھا۔ اس طریقے
پر ایک تو محنت بھی بہت زیادہ صرف ہوتی ہے، دوسرے ہر آیت کا الگ الگ وظیفہ کرنے
کیلئے سال بھر کا عرصہ درکار ہے۔ (لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ اس چلے کے بعد عامل
آیات شفاء کا سبب زبان ہو جاتا ہے اور اس کی زبان سراپا شفاء بن جاتی ہے)۔

اگر کوئی آدمی ان کی اکٹھی زکوٰۃ دینا چاہے تو وہ ان چھ آیات کو روزانہ سات
سویار اکتالیس دن تک اور بعد میں صبح و شام (۲۱) بار معمول میں رکھے۔ (اگرچہ اس
زکوٰۃ کی تاثیر الگ الگ سوالا کہ کی مقدار والی زکوٰۃ سے بہت کم ہے لیکن پھر بھی) انشاء
اللہ یہ آیات پڑھ کر جسے دم کریں گے، لکھ کر دیں گے، حتیٰ کہ اجازت دیں گے، اسے
فوراً اور یقیناً شفاء نصیب ہوگی۔

ہفت سلام : ان کی بھی انفرادی زکوٰۃ کا بیان گذر چکا ہے۔ اگر کوئی شخص ایک ہی
چلہ میں ان کی زکوٰۃ دینا چاہے تو وہ سات سو بار کی مقدار سے زکوٰۃ ادا کر لے۔ بیماری،
دردوں، پھوڑے پھنسیوں، گلٹیوں سے شفاء یابی کے لئے اس کا دم کرنا نہایت مؤثر ہو
جائے گا۔ اور ان کے علاوہ جس شخص کو جان کا خطرہ ہو کہ کوئی اسے قتل کرنا چاہتا ہے
اسے ان آیات کا تعویذ لکھ کر دیں گے تو اسے تحفظ حاصل ہوگا۔

سورتیں

سورة الطارق : اس سورت کا جو شخص عامل بن جائے وہ نہ صرف آسیب زدہ
مریضوں کے آسیب کو پلک جھپکنے میں حاضر اور گرفتار کرنے کی طاقتور ترین صلاحیت

سے مالا مال ہو جاتا ہے بلکہ ایسے چور آسیبوں اور جنات کی طلحی اور ان سے مسروقہ مال
کی واپسی پر بھی قدرت حاصل کر لیتا ہے جو جنات گھروں سے پیسے اور زیورات وغیرہ
چوری کر لیتے ہیں۔

آسیبوں سے مسروقہ مال چالیس دن کے اندر اندر واپس منگوا یا جاسکتا ہے۔ اس کے
بعد واپسی مشکل ہو جاتی ہے۔ اس کا مفصل طریقہ جامع الوطائف میں دیا جا چکا ہے۔

دعائیں

(۱) **شفاء من کل داء :** اس دعاء کا وظیفہ تو ہر عامل کو ضروری کرنا چاہئے۔ امام
شافعی اس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ ہر بیماری میں بالخصوص دردوں (دانت
درد، پیٹ درد، گردے کا درد، سردرد، جوڑوں کا درد وغیرہ) میں اکسیر کا درجہ رکھتی ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ
أَسْكُنْ أَيُّهَا الْوَجْعُ بِاللَّهِ الَّذِي سَكَنَ لَهُ مَا فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ
وَبِاللَّهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ أَسْكُنْ أَيُّهَا
الْوَجْعُ بِاللَّهِ الَّذِي إِنْ يَشَأْ يُسْكِنِ الرِّيحَ فَيَظْلِلْنَ رَوَاكِدَ عَلَى
ظَهْرِ إِنْ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ - بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ - سَكَنْتُكَ أَيُّهَا
الْوَجْعُ بِاللَّهِ الَّذِي يُمَسِّكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ
إِلَّا بِإِذْنِهِ - إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرؤُوفٌ رَحِيمٌ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ
الرَّحِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ
الْعَظِيمِ - أَسْكُنْ أَيُّهَا الْوَجْعُ بِاللَّهِ الَّذِي يُمَسِّكُ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا وَلَئِنْ زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ

إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا - وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ -

قرض کی ادائیگی: اگر کوئی شخص قرض میں اس قدر ڈوب گیا ہو کہ اس سے باہر نکلنے کے آثار باکل ناہید ہو چکے ہوں۔ وہ پہلے اکتالیس دن تک سات سو بار پھر روزانہ ہر نماز کے بعد سات بار یہ دعا پڑھے۔ انشاء اللہ اسے اللہ تعالیٰ کی ایسی بھی مدد حاصل ہوگی کہ نہ صرف وہ قرض سے باہر آ جائے گا بلکہ دیگر کئی طرح کی آفات و بلیات سے بھی محفوظ ہو جائے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ عمل شروع کرنے سے پہلے ایک تو یہ نیت کر لے کہ آمدن میں وسعت اور وسائل میں بہتری آنے پر سب سے پہلے میں قرض کی پائی پائی چکاؤں کا، پھر کوئی اور کام کروں گا۔ ایسا نہ ہو کہ وسائل بہتر ہونا شروع ہوں تو نئی گاڑیاں یعنی شروع کر دے، گھر میں آئے روز سالگرہ اور اس قسم کے فضول فتنہ شروع کر دے اور قرض کی ادائیگی کی طرف توجہ نہ دے۔ ایسے میں نصرت الہی اپنے قدم روک لیتی ہے بلکہ مزید بربادی کے امکانات زیادہ روشن ہو جاتے ہیں۔ دوسری شرط یہ ہے کہ اس عمل کے شروع کرنے سے پہلے یہ نیت بھی کر لے کہ آئندہ روکھی سوکھی کھالوں کا، جنگی کاٹ لوں گا مگر قرض نہیں لوں گا۔

بعض لوگ قرض اور مالی پریشانیوں کی شکایات لے کر آتے ہیں اور ان کے حالات سن کر آدمی کانوں کو ہاتھ لگانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ ابھی چند روز پہلے ایک فیملی میرے پاس مالی حالات کا رونا لے کر آئی۔ باتوں باتوں میں پتہ چلا کہ میاں صاحب ماشاء اللہ پچاس ہزار روپے تنخواہ لے رہے ہیں۔ بچے بھی صرف تین ہیں۔ میں حیران کہ لوگ آٹھ دس ہزار میں چھ بچے عموگی سے پال رہے ہیں، انہیں کیا افتاد پڑی ہے کہ اتنی مختصر فیملی کو پچاس ہزار روپے ماہوار کافی نہیں ہو رہے۔

سوال وجواب کرنے پر معلوم ہوا کہ مکان بھی عالی شان قسم کا اور پویش علاتے میں کرائے پر لے رکھا ہے۔ مکان لیتے ہی سب سے پہلے اس کی مکمل ڈیکوریشن کروائی ہے

(حالانکہ مکان اپنا نہیں ہے) پھر بیٹا اولیول کے بعد ایف ایسی سی کرنے کے لئے تیار نہیں ہوا کہ وہاں چھوٹی کلاس اور ہلکے سینڈرڈ کے لوگوں کے بچے پڑھتے تھے۔ اس لئے اسے لے لیول کروانے کیلئے خاصے مہنگے سکول میں داخل کرایا گیا۔ لاکھوں روپے اس کی فیس، داخلوں، کتابوں کی مد میں خرچ ہو جاتے ہیں اور بچیاں چار چار ہزار روپے ماہوار فیس والے سکول میں پڑھ رہی ہیں ٹیوشن کا وبال الگ سے اٹھا رکھا ہے اور وین وغیرہ کے کرائے اس کے علاوہ ہیں۔

بھئی اگر اخراجات کے پاؤں، آمدن کی چادر سے باہر نکالو گے تو مصیبت تو آئے گی، پریشانی تو ہوگی!

ایسے لوگوں کو کوئی دعا یا تحفہ بتلاتا بالکل فضول ہے جو جانتے بوجھتے ہوئے اپنے اخراجات اپنی آمدن سے زیادہ کرتے اور بعد میں تنگی، افلاس اور مالی پریشانی کا رونا روتے پھرتے ہیں یہ وظائف صرف ان لوگوں کو فائدہ دیتے ہیں جو آمدن اور خرچ کا توازن تو درست رکھتے ہیں مگر کاروباری حالات یا کسی اور حادثے کی وجہ سے ان کی آمدن کے وسائل سکڑنا شروع ہو گئے ہیں یا بیماری وغیرہ کی وجہ سے اخراجات کا دائرہ پھیلنا شروع ہو گیا ہے۔ ایسے لوگ اگر اخلاص نیت اور اعتماد و یقین سے یہ دعا سات سو بار اکتالیس دن تک اور پھر ہر نماز کے بعد سات بار پڑھیں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ انہیں قرض کی دلدل سے باہر نکلنے میں مدد دیں گے:-

اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ، اَللّٰهُمَّ كَاشِفَ الْغَمِّ، اَللّٰهُمَّ مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ، وَرَحْمَنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا، اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْحَمْنِيْ فَارْحَمْنِيْ رَحْمَةً تَغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ سِوَاكَ -

تین سو بار روزانہ کی زکوٰۃ

بعض اعمال کی روزانہ تین سو تیرہ بار پڑھ کر اکتالیس دن میں زکوٰۃ پوری ہو جاتی ہے۔ انہیں زکوٰۃ کے بعد روزانہ صبح و شام گیارہ بار معمول میں رکھیں تاکہ عمل ضائع نہ ہو۔

آیات :-

آیات الحفظ: اگر کوئی عامل آیات الحفظ کا عامل بننا چاہے تو وہ انہیں اکتالیس دن روزانہ تین سو تیرہ بار پڑھ لیا کرے۔ ان کا مضبوط عامل بن جائے گا۔ اس کے بعد وہ جس آسیب یا سحر کے مریض کا علاج کر کے آخر میں گیارہ بار یہ آیات پڑھ کر اس کے جسم کا حصار کرے گا یا جسے یہ آیات لکھ کر گلے میں باندھنے کے لئے دے گا وہ سحر اور آسیب سے ہمیشہ کے لئے محفوظ رہے گا۔

ان آیات سے صرف آسیب اور سحر سے ہی نہیں بلکہ دنیا کے ہر شر اور ضرر سے حفاظت ہوتی ہے کسی کو جان کا خطرہ ہو تو اسے لکھ کر دیں۔ یا ویسے حفاظت کے لئے آپ جس کو دیں گے وہ کسی بھی قسم کے ضرر سے محفوظ رہے گا۔ اگر چلتی گولیوں کی بوچھاڑ میں سے بھی گزرے تو گولی اسے نہیں لگے گی۔ آیات حفظ یہ ہیں :-

وَلَا يَسُوْدُۥ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ قَالَ لَئِنْ حَفِظْتُمَا ۚ وَهُوَ رَحِمُ الرَّحِيْمِيْنَ ۝ وَحِفْظُ الْفَرْنِ كُلِّ عِيْنٍ مَّارِدَةٍ ۚ وَحِفْظُهَا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ رَّجِيْمٍ ۚ وَحِفْظُ ذَلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۚ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلِيْهَا حَافِظٌ ۚ اِنْ يَّطْلُقْ رَبُّكَ لَشَدِيْدٌ ۚ اِلَهٌ هُوَ يُّدِيْ وَيُعِيْدُ ۚ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۚ ذُو الْعَرْشِ الْحَمِيْدُ ۚ فَعَالٌ لَّمَّا يَرِيْدُ ۚ هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ۚ فِرْعَوْنُ وَهَامُودُ ۚ بِلِ الدِّيْنِ كَفَرُوْا فِى كَلْبِ نِيْبٍ ۚ وَاللّٰهُ مِنْ وَرَآهُمْ مُجِيْبٌ ۚ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيْدٌ ۚ فِى نُوْرٍ مُّعْصُوْمٌ ۚ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ ۚ وَيُرْسِلْ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ۚ اِنْ رَاْنِىْ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَافِظٌ ۚ لَهُ مَعْقِبَتٌ مِّنْ اَيْدِيْ يَدِيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُوْنَهُ ۚ مِنَ اَمْرِ اللّٰهِ اِنَّا كُنْزُ الْاٰلِ الْذِكْرِ ۚ وَاِنَّا لَهٗ لَحَفِظُوْنَ ۚ وَلَمَّا لَهُمْ حَافِظِيْنَ ۚ وَرَبُّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَافِظٌ ۚ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ۚ وَاَنْتَ عَلَيْهِمْ بِكَرِيْمٌ ۚ وَجَنَدًا كَثِيْبٌ حَفِيْظٌ ۚ لِّكُلِّ اَبْوَابٍ حَفِيْظٌ ۚ وَاِنْ عَلَيْكُمْ لَحَفِظِيْنَ ۚ

آیات الفتح: فتوحات و ترقی، مالی وسائل کی وسعت، رزق کی فراوانی اور قضاے حاجات کے لئے آیات السحر تریاق کا درجہ رکھتی ہیں۔ ان کی زکوٰۃ ادا کرنی ہو تو تین سو تیرہ بار روزانہ اکتالیس روز تک پڑھیں اور بعد میں صبح و شام (۲۱) بار کا معمول رکھیں :-

قَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّآتِيْ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ جَنْدِهِ ۚ وَجَنَدُهُ مُطَافِحُو الْغَيْبِ لَا يُعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّنَا فَتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ ۚ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ ۚ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقَرْيَةِ اٰمَنُوْا وَآلَقُوا الْقَتْلَ عَلَيْهِمْ بِرُكُوبِ مِنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ اِنْ تَسْتَفْتِيْهُمْ اَفَقَدْ جَاءَكُمْ الْفَتْحُ ۚ وَلَمَّا فَكَمُوْا اَمْتًا عَنْهُمْ وَجَدُوْا اَيْضًا عَنْهُمْ رُكُوسًا عَلَيْهِمْ ۚ وَاسْتَفْتِيْهُمْ وَاجَابَ كُلُّ جَبَلٍ عَنِيْدًا ۚ وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَطَلُوْا فِىْهِ يَغِيْرُجُوْنَ ۚ قَالَ رَبِّ اِنْ اَنْزَلْتَنَا لَكُنْ يَوْمًا لَّدُنَّوْنَ ۚ فَفَاتَحْنَا بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَنَجَّيْنِيْ مِنْ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ مَا يَفْقَهُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ ۚ فَلَا مَنِيْعَ لَهَا وَمَا يَمْنِيْعُكَ فَلَا مُرْسِلَ لَهَا مِنْ بَعْدِهِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۚ سَخًى اِذَا جَاءَ وَمَا وَفَّقَتْ اَبْوَابُهَا ۚ وَقَالَ لَهُمْ خُذُوْهَا سَلَامًا عَلَيْكُمْ وَطَبَقَ فَاذْخُلُوْا خَالِدِيْنَ ۚ اِذَا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۚ وَاَنَّا بَهُمْ فَتْحًا مُّكْرَمًا ۚ وَمَعْلَمٌ لِّكُلِّ نَفْسٍ مَّا لَهَا ۚ فَفَتَحْنَا اَبْوَابَ السَّمَآءِ فَسَاءَ مِنْهُم مَّا يُنْصَرَفُونَ ۚ فَفَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۚ وَفَتَحْنَا قُرْبَیْكَ ۚ

اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۚ

ہفت آیات تحفظ: ان آیات کا ورد بھی ہر طرح کے شر اور ضرر سے حفاظت میں رکھتا ہے۔ اگر کوئی ان کی تین سو تیرہ بار پڑھے اکتالیس دن کی زکوٰۃ ادا کرے تو اس کا عمل نور علی نور بن جاتا ہے۔ بعد میں صبح و شام سات بار پڑھنا کافی ہے :-

- (۱) قُلْ لَنْ يُصِيْبَنَا اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ فَمَوْءِدُنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۚ
- (۲) وَاِنْ يُّنْسَخِ اللّٰهُ بَعْضَ مَا كَتَبَ لَكَ فَلاَ كَاشِفَ لَكَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلاَ رَادَّ لِفَضْلِهِ ۚ يُصِيْبُ بِمَنْ يَّشَاءُ مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۚ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۚ
- (۳) وَمَا مِنْ قَاتِلٍ فِى الْاَرْضِ اِلَّا اَعْلَى اللّٰهِ رَزَقُهَا ۚ وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۚ كُلٌّ فِى كِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۚ

(۴) اِنِّیْ تَوَكَّلْتُ عَلٰی اللّٰهِ رَبِّیْ وَرَبُّکُمْ مَّا مِنْ دَاۤیْمًا اِلَّا هُوَ اُخَذَ بِنَاصِیَتِنَا
اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی جَوَابٍ مُّسْتَجِیْبٌ

(۵) وَكَانَ مِنْ دَاۤیْمٍ اَلَّا تُخِیْلَ بِرُفْقَاۤیْہِ اللّٰہُ یَزِدُّہَا ذٰلًا لَّہٗ وَہُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
(۶) مَا یَفْعَلُ اللّٰہُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَۃٍ فَلَا مُمِیْنٌ لَّہَا وَمَا یُنسِکُ فَلَا مُرْسِلَ لَّہٗ
مِنْ بَعْدِہٖ وَہُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ

(۷) وَلَیْسَ سَاۤلِتُہُمْ مِّنْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَیْقُوْلُنَّ اللّٰہُ قُلْ اَکْفَرُ بِیْنَنَا
مِمَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اِنْ اَرَادَیْ اللّٰہُ بِضَرْۢہٗ هَلْ هُنَّ لَشَیْءٌ حٰثِرَۃٌ
اَوْ اَرَادَیْ بِرَحْمَۃٍ هَلْ هُنَّ مِّنْہِکُمْ رَّحْمَۃٌ قُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ عَلَیْہِ
یَتَوَكَّلُ الْیُتُوکِلُوْنَ

دعائیں :-

گھر کی آسیب سے حفاظت : کے لئے حرز الہی دہانہ کی تین سو تیرہ بار
اکتالیس دن تک پڑھ کر زکوٰۃ ادا کر لیں۔ پھر روزانہ صبح و شام تین بار معمول میں رکھیں
اور آسیب زدہ گھروں کی حفاظت اور جنات کو ان گھروں سے بھاگنے کے لئے یہ حرز
جس کو بھی لکھ کر دیں گے، اسے پورا پورا فائدہ ہوگا :-

ہٰذَا کِتَابٌ مِّنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اِلٰی مَنْ هَرَقَ
الدَّارَ مِنَ الْعَمَارِ وَالزَّوَارِ وَالسَّائِحِیْنَ اِلَّا طَارِقًا یُّطْرِقُ بِخَیْرِ
بَارِحًا اَمَّا بَعْدُ : لِاَنَّ لَنَا وَلَکُمْ فِی الْحَقِّ سَعَۃٌ - لِاَنَّ تِلْکَ
عَاشِقًا مُّوَلَّعًا اَوْ قَاجِرًا مُّقْتَضِحًا اَوْ دَاعِیًا حَقًّا مُّبِیْلًا، فَہٰذَا
کِتَابُ اللّٰہِ یَنْطَلِقُ عَلَیْنَا وَعَلِیْکُمْ بِالْحَقِّ - اِنَّا کُنَّا نَسْتَنْسِیْخُ
مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ وَرُسُلُنَا یُکْذِبُوْنَ مَا تَمْکُرُوْنَ - اَتُرْکُوْا
صَاحِبَ کِتَابِیْ ہٰذَا وَانْطَلِقُوْا اِلٰی عِبَادَیْہِ الْاَضْمَامِ وَالِیْ مَنْ
یَزْعَمُ اَنَّ مَعَ اللّٰہِ اِلٰہًا اٰخَرَ - لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ کُلُّ شَیْءٍ وَّہٰلِکَ اِلَّا

وَجْہَہٗ، لَہُ الْحُکْمُ وَالِیْہِ تَرْجَعُوْنَ تَعْلَبُوْنَ - حَلَمٌ لَا تَنْصَرُوْنَ -
لَحْمَعَسَقٌ تَفَرَّقَ اَعْدَآءُ اللّٰہِ وَبَلَغَتْ حُجَّۃُ اللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ فَسَیْکْفِیْکُمْ اللّٰہُ وَہُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ -

چھل قاف کبیر: جنات اور جادو سے نجات کے لئے چھل کاف کا قائل بہت
چلتا ہوا اور مشہور ہے۔ اسے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی سے منسوب کیا جاتا ہے۔
حضرت شیخ ہی سے منسوب یہ دوسرا قاف کبیر کا ہے۔ اس سے دم کرنے کی
ترکیب ہم نے جامع الوظائف میں دی تھی۔ یہاں اس کی زکوٰۃ اور معمول کی ترتیب بھی
بتلا رہے ہیں کہ تین سو تیرہ بار روزانہ کے حساب سے اکتالیس دن اس کی زکوٰۃ
ادا کریں۔ پھر (۱۱) بار صبح و شام اسے معمول میں رکھیں۔

جو حضرات چھل کاف کا قائل کر رہے ہیں وہ ایک بار اس کو آڑا کر دیکھیں، انشاء اللہ اس
سے بھی بڑھ کر نتائج اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کریں گے :-

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - قَآدِرُ رَبِّ قَلْبٍ قَلْبًا ؕ قَتَّہُ قَلْبٌ اَقْوَلُ
بِقَرَارٍ مَّعَ قُرْقُوشٍ فِی قَبْرِیْ بِحَقِّ قَلَابِیْسٍ قَطْبُ الْقَمَقَامِ الْقَنَاقِیْنِ -
قَفَرُ قُرْیَیْ تَقَبَّلُ بِقَبُوْلِ قُرْبٍ قَدْ مَسَّ عَنِ الْقِرَامِ قِیَاقِیَوْمٍ بِقُرْقِیْمِہَا فِی
لِقَآتٍ بِقَفْقَفَۃٍ قَفْقَفَہُ قَفَّہُ قَطَامِیْ وَاَقِیْمُ قَفْنَہٗ یَا قُرْیَیْ -

ظالم سے نجات: اگر کوئی شخص کسی ظالم کے قلم و ستم سے بہت عاجز آ گیا ہو اور
اس سے نجات کا کوئی راستہ نہ ہو تو وہ اکتالیس روز تک تین سو تیرہ بار یہ دعاء پابندی سے
پڑھے۔ ظالم اگر اس دوران انجام کو پہنچ بھی جائے تو بھی چلہ جاری رکھے۔ بعد میں اس
کا معمول تین تین بار صبح و شام کا جاری رکھے مگر جس جگہ ظالم کا نام لینا ہوتا ہے وہاں
صرف شیطان کا نام لے۔ لیکن کسی شخص کے خلاف یہ عمل کرنے سے پہلے کسی غیر
جانبدار اور متقی و پرہیزگار مفتی سے اس کے جواز کا فتویٰ ضرور لے لے۔

اگر کوئی عامل لوگوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے اس دعاء کا عمل کرنا چاہتا ہو (بشرطیکہ وہ

اسے پیش نہ بنائے اور محض پیسے بٹورنے کے لئے لوگوں کے خلاف ایسا عمل استعمال نہ کرے بلکہ صرف اور صرف ایسے انتہائی اور حقیقی مظلوم کی مدد کرنے کے لئے استعمال کرے جس کی مدد کرنا واجب ہو چکا ہو اور دوسرے فریق کا ظالم ہونا قطعی دلائل سے ثابت ہو چکا ہو۔ ہم اس کی اجازت عالمین کو صرف ان شرائط کی صورت میں دے رہے ہیں۔ مگر نہ ہماری اجازت بھی نہیں ہے اور کرنے والا دنیا اور آخرت میں اس کا انجام بھی بھگتے گا اور فساد فی الارض کا مجرم ہونے کے ناطے شرعاً ساحر کے حکم میں داخل (اور واجب القتل ہوگا) دعاء یہ ہے:-

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - اَللّٰهُمَّ يَا مُوَضِّعَ كُلِّ شَكْوٰی وَشَاحِدَ كُلِّ نَجْوٰی وَیَا غَالِمَ كُلِّ خَفِیَّةٍ وَیَا كَاشِفَ كُلِّ بَلِیَّةٍ - یَا مُنْجِیَ مُوسٰی وَمُحَمَّدٍ وَاِبْرٰهیمَ الْخَلِیْلِ، صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ، اَدْعُوكَ یَا اِلٰهَی دُعَآءَ مَنْ اَسْتَدَثَّ فَاَقْتَدَ وَضَعَعْتُ قُوَّتَهُ وَقَلْتُ حِیْلَتُهُ دُعَآءَ الْغَرِیْبِ الْمَلْهُوْفِ الْمَكْرُوْبِ الْمَشْغُوْبِ الَّذِی لَا یَجِدُ لِكُشْفِ مَا نَزَلَ بِهِ اِلَّا اَنْتَ - لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ فَارْحَمْنَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَاَكْشِفْ عَنَّا مَا نَزَلَ بِنَا مِنْ عَذُوْبِنَا وَعَذُوْكَ الشَّیْطٰنِ الرَّحِیْمِ وَمِنْ هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ الْبَاغِیْنَ

(اگر ایک دشمن ہو تو ہرگز لاءِ القوم الظالمین الباغین کی جگہ اس کے نام اور عہدہ کا ذکر کر کے الظالم کہیں)

یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ - اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ - وَاعُوْذُا (تمن بار کہیں) یَا اَللّٰہ (تمن بار) اَللّٰهُمَّ یَا بَارِئُ لَا بَارِئَ لَكَ، یَا دَاۤئِمُ لَا نَفَاۤءَ لَكَ، یَا حَیُّ یَا مُحْیِی الْمَوْتِی، یَا قَاتِلُا عَلٰی كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ - اِلٰهَی اَنْتَ اللّٰہُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الَّذِی لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ - اَلْهٰنَا وَآلَہُ كُلِّ شَیْءٍ اِلٰہًا وَّاحِدًا، اَسْئَلُكَ بِالْكَلِمَاتِ النَّامَةِ كُلِّهَا اِلَّا مِنْ وَالْعَفْوِ وَالْعَافِیَةِ وَالْمَعَا فَآةِ الدَّائِمَةِ فِی

الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ وَفِی الْاَہْلِ وَالْحَسَدِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ وَالْمُسْلِمِیْنَ اَجْمَعِیْنَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ، اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَاَرْحَمُیْ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ، وَاَكْشِفْ عَنِّی مَا نَزَلَ بِیْ مِنْ ضَرٍّ وَكُلِّ مَا اَرَدْتُ وَخَلِّصْنِیْ خَلَا صًا جَمِیْلًا یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ - وَصَلِّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّم -

اسم اعظم کی دعاء: یہ دعاء حضرت شقیق بن ابراہیم نخعی کے طریق اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت سے ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں مرفوعاً روایت کی ہے۔ اور بہت فضائل بیان کئے ہیں (جو جامع الوطائف میں دیکھے جاسکتے ہیں)۔ تین سو تیرہ بار اکترالیس دن پڑھ کر صبح و شام سات بار پڑھنے والا مستجاب الدعوات ہو جاتا ہے۔

فرائض اور سنن کا پورا اہتمام کرے اور بد اعمالیوں سے بچتا رہے۔ دعاء یہ ہے:-
اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ حَتٰی لَا تَمُوْتُ، وَخَالِقٌ لَا تُغْلَبُ، وَبَصِیْرٌ لَا تُرْتَابُ، وَمُجِیْبٌ لَا تُسَامُ، وَجَبَّارٌ لَا تُظْلَمُ، وَعَظِیْمٌ لَا تُرَامُ، وَغَالِمٌ لَا تُغْلَمُ، وَقَوِیٌّ لَا تُضْعَفُ، وَعَدْلٌ لَا تُجَیْفُ، وَحَكِیْمٌ لَا تُجَوْرُ، وَمَنِیْعٌ لَا تُفْهَرُ، وَمَعْرُوْفٌ لَا تُنْكَرُ، وَوَكِیْلٌ لَا تُخَالَفُ، وَغَالِبٌ لَا تُغْلَبُ، وَوَلِیٌّ لَا تُسَامُ، وَقَرَدٌ لَا تُسْتَشِیْرُ، وَوَهَّابٌ لَا تُمَلُّ، وَسَرِیْعٌ لَا تُذْهَلُ، وَجَوَادٌ لَا تُبْخَلُ، وَعَزِیْزٌ لَا تُذَلُّ، وَحَافِظٌ لَا تُغْفَلُ، وَقَبُوْمٌ لَا تُنَامُ، وَدَانِمٌ لَا تُفْنٰی، وَبَاقٍ لَا تُبْلٰی، وَوَاحِدٌ لَا تُشْبٰہُ، وَغَنِیٌّ لَا تُنَازَعُ، یَا كَرِیْمُ یَا كَرِیْمُ الْجَوَادُ الْمُكْرَمُ، یَا قَدِیْرُ الْمُجِیْبُ الْمُتَعَالٰی، یَا سَلَامُ الْمُؤْمِنِ الْمُہِیْمِ الْعَزِیْزُ الْوَهَّابُ الْجَبَّارُ، یَا قَادِرُ الْمُقْتَدِرُ، یَا عَزِیْزُ الْمُعِزُّ الْمُتَعَزِّرُ مُبْحَنُكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ۔



سورة یس شریف کی زکوٰۃ

اب ہم بعض سورتوں کی خصوصی زکوٰۃ کے طریقے دینا چاہتے ہیں۔ جو سابقہ عمومی ضوابط سے یکسر مختلف اور انہی سورتوں سے مختص طریقہ زکوٰۃ ہے۔ سورة یسین شریف کی زکوٰۃ کے دو طریقے نہایت اعلیٰ اور کامیاب ہیں:-

پہلا طریقہ: یہ ہے کہ اکتالیس دن تک روزانہ اکتالیس بار پڑھیں پھر تین بار صبح پڑھ کر اس کے بعد وہ دعاء بھی ایک بار یا تین بار پڑھ لیا کریں جو جامع الوظائف میں سورة یسین کی عملیات میں دی گئی ہے۔ قضاے حاجات، حصول مقاصد، حل مشکلات، استجاب دعا کے لئے یہ طریقہ نہایت اعلیٰ و مؤثر ہے۔

دوسرا طریقہ: یہ ہے کہ پہلی مبین پر پہنچ کر نئے سرے سے تلاوت شروع کریں۔ پھر دوسری بار دوسری مبین سے تلاوت منقطع کر کے سورت کا نئے سرے سے آغاز کریں۔ اس طرح یسین شریف میں سات بار مبین آتی ہے، سات بار ہر مبین سے ترتیب وار واپس آتے جائیں اور آٹھویں بار سورت مکمل کریں۔ اس طرح آپ کی ایک بار کی مبین کے ساتھ تلاوت مکمل ہوئی۔ اس ترتیب سے سات بار اکتالیس روز تک پڑھیں۔ پھر روزانہ ایک بار مبین کے ساتھ پڑھنے کا معمول جاری رکھیں۔ جب کوئی حاجت پیش آئے مسجدہ میں جا کر مبین کے ساتھ سات بار پڑھیں، انشاء اللہ ہر حاجت روا ہوگی، بڑی سے بڑی مشکل دور ہوگی اور بڑی

سے بڑی ضرورت پوری ہوگی۔

جب خصوصی کے لئے سات بار سجدہ میں جا کر مبین کے ساتھ پڑھنا شروع کریں زیادہ سے زیادہ گیارہ دن کے اندر اندر مطلوب آپ کے قدموں میں سر کے بل حاضر ہوگا۔

سورة المزمل کی زکوٰۃ:-

سورة المزمل کا عمومی طریقہ زکوٰۃ پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔ اس طریقے پر جنات کو حاضر کرنے، جادو کو ختم کرنے اور جادو کے ذریعے مسلط کردہ بندش کو ختم کرنے میں بہت تقویت حاصل ہوتی ہے۔ اس طریقہ زکوٰۃ سے بندش کھولنے اور ضرورت پڑنے پر بندش کرنے کا بھی فائدہ حاصل کیا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ سورة المزمل کے کچھ عملیات ہم نے جامع الوظائف میں بھی درج کئے ہیں جن میں سے ہر عمل تجربہ کی کسوٹی پر بارہا کا آزمایا ہوا بھی ہے علاوہ نہایت کامیاب بھی ہے۔

یہاں ہم سورة المزمل کے دو مزید طریقے بیان کر رہے ہیں اور طریقوں کے ضمن میں ان کے فوائد بھی آپ کے سامنے رکھ دیں گے:-

پہلا طریقہ: یہ طریقہ حضرت خولجہ نظام الدین اولیاء قدس سرہ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ اس میں روزانہ پڑھنے کی تعداد بھی گیارہ ہے، اول و آخر دو مختلف صیغوں کے درود شریف بھی گیارہ گیارہ بار پڑھے جاتے ہیں، درمیان میں ایک آیت مبارکہ اور ایک اسم ربانی بھی گیارہ بار اور آخر میں درود شریف سے پہلے ایک آیت بھی گیارہ بار دہرائی جاتی ہے اور اس کا آغاز بھی چاند کی گیارہ تاریخ کو کیا جاتا ہے۔

اس کا طریقہ اچھی طرح ذہن نشین کر لیں اور اللہ کا نام لے کر ایک بار یہ عمل کر لیں انشاء اللہ اپنی ذات کیلئے اور خلق خدا کے لئے آپ کی دعائیں بھی مستجاب ہوں گی ہر طرح کے مقصد کا حصول آسان تر ہو جائے گا۔

☆ طریقہ یہ ہے کہ چاند کی گیارہ تاریخ کو (دسویں تاریخ گزرا کر مغرب سے گیارہویں تاریخ شروع ہو جاتی ہے) عشاء کی نماز سے پہلے تازہ غسل کریں۔ نئے کپڑے پہنیں اور ان کپڑوں کو عمل کیلئے مخصوص کر لیں۔ روزانہ عمل کے وقت پہن لیں اور فارغ ہو کر اتار دیا کریں۔ اور زمینی خوشبو (گلاب، جینیلی، خس، عود، حنا وغیرہ) لگا کر عشاء کی نماز شروع کریں۔ فرض اور دو سنتیں پڑھنے کے بعد وتر سے پہلے عمل شروع کرنا ہے اور بعد میں وتر پڑھنے ہیں۔

☆ اب آپ اپنی آسانی دیکھ لیں کہ یہ عمل آپ مسجد میں کرنا چاہتے ہیں یا گھر میں؟ اگر عمل مسجد میں کرنا ہو تو سر پر پکڑی، ٹوپی وغیرہ پہن رکھیں اور اگر گھر پر کرنا ہو تو ننگے سر یہ عمل کریں۔

☆ پہلے روز یہ عمل کھڑے ہو کر کرنا ہے۔ پھر جب یہ دن بچے بعد دوبارہ جتنی بار آئے، اس دن کھڑے ہو کر کرنا ہے، باقی چھ دن بیٹھ کر کرنا ہے۔ یعنی اگر پھر کو عمل شروع کیا ہے تو پانچ پیر اکتالیس دن کے دوران آئیں گے۔ ہر پیر کو کھڑے ہو کر پڑھیں۔

☆ عمل کا طریقہ یوں ہے کہ (۱) سب سے پہلے گیارہ بار یہ درود شریف پڑھیں۔
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعْدِنَ الْجُودِ وَالْكَرَمِ وَمَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِكْمِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ۔

(۲) پھر سورۃ المزل شریف کی تلاوت شروع کر دیں۔ اور جب اس آیت پر پہنچیں:-

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا
نو۔ اس آیت مبارکہ کو گیارہ بار دہرائیں، پھر گیارہ بار يَا رَبِّ يَا وَكِيلُ پڑھ کر سورت مکمل کر لیں۔

(۳) سورۃ مکمل کر کے گیارہ بار: رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ پڑھیں۔

(۴) اس کے بعد گیارہ بار یہ درود شریف پڑھیں:-

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تَكُوْنُ لَنَا فِيْ جَمِيْعِ الْأُمُوْر وَكِيلَةً۔ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تَكُوْنُ لِقَضَاءِ حَوَائِجِنَا كَفِيْلَةً۔ يَا رَبِّ يَا وَكِيلُ۔

اس طرح آپ کا ایک بار کا تلاوت کا یہ خصوصی دور مکمل ہو گیا۔ اب دوبارہ پہلے والا درود شریف گیارہ بار پڑھ کر گزشتہ طریقے کے مطابق سورۃ مکمل کریں اور آیت اور آخری درود شریف گیارہ بار پڑھ کر دوسرا اور اسی طرح گیارہ بار یہ عمل مکمل کر لیں۔

سورۃ کا عمل مکمل کر کے وتر پڑھ لیں اور نماز سے فارغ ہو جائیں۔ آپ کا ایک دن کا وظیفہ مکمل ہو گیا۔ اسی طرح اکتالیس دن اس کی زکوٰۃ پوری کریں۔ پھر تین بار یومیہ اسی ترتیب پر معمول جاری رکھیں۔ ہر طرح کی حاجات و مقاصد کے لئے دو نقل قضائے حاجت کے پڑھ کر تین بار، سات بار یا گیارہ بار اس ترتیب سے سورت کی تلاوت کر کے دعاء مانگیں، انشاء اللہ ہر مقصد پورا ہوگا۔

☆ علاوہ ازیں چلہ مکمل ہونے سے پہلے خلقت کے دل میں آپ کی محبت و عظمت کے دیپ جلنا شروع ہو جائیں گے، لوگ آپ سے رجوع کریں گے اور خلقت آپ کی اطاعت کر کے آسودگی محسوس کرے گی۔

اس عمل سے فتوحات کے دروازے خود بخود آپ کے لئے کھل جائیں گے اور رزق میں فراخی، مالی حالات میں فراوانی موسلا دھار بارش کی طرح آپ پر برے گی۔ غرض اس چلے کے فوائد و فیوض کے اظہار سے زبان و قلم عاجز ہیں۔ مختصر یہ کہ آپ جس خیر کے بارے میں پوچھنا چاہیں، اس کا جواب ہاں میں ہے کہ وہ اس چلے سے آپ کو حاصل ہو کر رہے گی۔

☆ دوسرا طریقہ: اس سے ملتا جلتا ایک طریقہ ہم نے جامع الوطائف میں بتلایا ہے کہ پانچ مقامات کو سات سات بار دہرا کر روزانہ صرف ایک بار سورۃ المزل اور

اس کے بعد (۱۱۱) گیارہ سو گیارہ بار: یَا مُغْنِیْ وِتْرُوں سے پہلے اکتالیس دن پڑھیں۔
بعد میں منزل شریف عام معمول کے مطابق روزانہ گیارہ بار جاری رکھیں۔

مالی مشکلات سے باہر نکلنے کے لئے وہ عمل بھی نہایت مجرب المجرب ہے۔ لیکن یہاں جو طریقہ دینے لگے ہیں یہ فتوحات، مالی کشائش، رزق کی فراوانی، تنگدستی و افلاس کے خاتمہ، بندش کے توڑ اور رزق کے بند دروازوں کو کھولنے کے حوالے سے نہ صرف یہ کہ اکسیر کا درجہ رکھتا ہے بلکہ اکثر اوقات اس کی تلاوت کے دوران اس کے موکلات براہ راست عامل کے سامنے آ جاتے ہیں۔

ایسے موقع پر نہ تو عامل ان سے خوف زدہ ہو، نہ ہی ان سے کوئی امید لگائے یا درخواست کرے۔ امیدوں کا محور فقط اللہ کی ذات کو بنائے اور مدد صرف اسی سے مانگے۔ یہ تو الفاظ قرآنی کے خدام و موکلات ہیں اور اللہ کے حکم کے پابند۔ ان سے درخواست کرنے بیٹھ جانا نہ صرف یہ کہ شرک اکبر کے زمرے میں آتا ہے بلکہ بہت بڑی حماقت بھی ہے کہ ایک آدمی بادشاہت کے منصب پر فائز ہو کر اپنے نوکروں چاکروں کی منت سماجت کرنے بیٹھ جائے۔

ایک مؤمن کا دست سوال صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے آگے دراز ہونا چاہئے دیگر مخلوقات تو اس کی تابع اور خادم ہیں۔ ان پر حکم چلانے کی بجائے ان کے آگے گڑگڑانا فقط شرک نہیں بلکہ اپنی توہین اور اپنے منصب کی تذلیل بھی ہے۔

یہ عمل تھوڑا لمبا اور ذرا صبر آزما تو ضرور ہے مگر اس کے نتائج اتنے اعلیٰ و ارفع اور ثمرات اتنے شیریں و لذیذ ہیں جس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ فتوحات کی دیوی آپ کے در کی دہی بن جاتی ہے، ترقی و استحکام کی ملکہ آپ کے گھر کی چاکرانی بن جاتی ہے، مالی وسائل کی دہن آپ سے ہم آغوش ہونے کو خود بیقرار ہو جاتی ہے، فراخی و کشائش کی حسینہ آپ سے ہم کنار ہونے کو اپنی بانہیں بیقرارانہ خود پھیلا دیتی ہے۔

مالی تنگدستی کا عفریت ہمیشہ کے لئے دور ہو جاتا ہے، پریشانوں کا موسم خزاں

خوشحالی کی بہار سے بدل جاتا ہے اور آپ فقر و فاقہ کی چلچلاتی دھوپ سے یکدم مالی فراوانی کے گھنے بیڑ کے پر سکون اور ٹھنڈے سائے تلے آ جاتے ہیں۔

ہذا اس کا طریقہ یہ ہے کہ عشاء کے بعد تنہا کمرے میں تازہ غسل کے ساتھ نئے کپڑے پہن کر روزانہ ایک سو گیارہ (۱۱۱) بار اس کا ورد اس طرح کریں کہ:-

(۱) جب آیت مبارکہ: وَتَبْتَغِیْ اِلَیْهِ قَبِيْلًا پڑھیں تو تین بار: یَا اللہ پڑھیں۔
(۲) جب آیت مبارکہ: رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِیْلًا پڑھیں تو اس آیت کا تین بار تکرار کریں۔

(۳) پھر دوسرے رکوع میں جب الفاظ: یَسْتَعُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللہ پڑھیں تو ان کا بھی تین بار تکرار کریں۔

(۴) پھر جب آخر میں: وَاسْتَغْفِرُوْا اللہ اِنَّ اللہَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پڑھیں تو ان کلمات کا بھی تین بار تکرار کریں۔ اس طرح آپ کی ایک بار سورۃ المزمل پوری ہوگی۔ ایک سو گیارہ بار اسی ترتیب سے پڑھ کر آپ کا ایک دن کا عمل مکمل ہوگا اور اکتالیس دن میں زکوٰۃ پوری ہوگی۔

عمل کو قابو میں رکھنے کے لئے روزانہ گیارہ بار اسی ترتیب سے تلاوت جاری رکھیں۔
تسخیر عمومی اور رزق کی وسعت کے ایسے حالات پیدا ہوں گے جو آپ کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوں گے۔

کسی بھی خاص مقصد کیلئے بعد میں پڑھنا ہو تو گیارہ بار گیارہ دن تک یا کوئی بڑا کام ہو یا مشکل کام ہو تو اکیس دن تک اس نیت سے پڑھیں، انشاء اللہ ہر مقصد پورا اور ہر مسئلہ حل ہوگا۔



سورۃ الاخلاص کی باموکل زکوٰۃ

یہ زکوٰۃ وہی لوگ ادا کر سکتے ہیں جنہوں نے پہلے کم از کم (۱) منزل (۲) آیت الکرسی (۳) معوذتین کی زکوٰۃ ہمارے طریق پر ادا کر رکھی ہو۔ ورنہ اس میں کامیابی مشکل ہے۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ ذیل میں دیا ہوا سورۃ الاخلاص کا نقش لکھ کر اسے ایک ڈوری کے ذریعے اپنے سامنے یوں لٹکالیں کہ پڑھائی کے وقت یہ آپ کے سامنے رہے۔ نقش کھلا ہو، اسے پھینا نہ جائے۔

اس کا عمل نوچندی جمعرات کو شروع کریں اور روزانہ عمل شروع کرنے سے پہلے دو رکعت نفل عمل کی جگہ پر ادا کریں اور دونوں رکعات میں سورۃ الفاتحہ ایک بار اور سورۃ الاخلاص گیارہ بار پڑھ کر درج ذیل دعوت اکتالیس (۳۱) بار پڑھیں اور اس کے بعد سورۃ الاخلاص ایک ہزار دو (۱۰۰۲) بار تلاوت کریں۔ عمل شروع کرنے سے پہلے کوئلے سلا کر رکھ لیں اور پوری پڑھائی کے دوران ان پر لو بان مصطلکی تھوڑے تھوڑے وقفے سے ڈالتے رہیں۔ ان کا دھواں مذکورہ ذیل نقش کو پہنچنا جائے۔

عمل تو اکتالیس دن کا ہے۔ لیکن اگر کسی کی کوتاہی کی وجہ سے اس کے

موکلات اکتالیس دن میں ظاہر نہ ہوں تو اسے بدستور اس وقت تک جاری رکھیں جب تک وہ سامنے نہ آجائیں۔

جس روز موکلات سامنے آئیں عامل ان کے آنے سے خوف نہ کھائے، نہ ہی فوری طور پر ان سے بات چیت کرے۔ بلکہ عامل پہلے اپنا عمل مکمل کرے پھر ان کی طرف سے گفتگو میں پہل کرنے کا انتظار کرے۔ جب وہ پوچھیں کہ ہمیں کیوں طلب کیا ہے تو کہے کہ میں آپ لوگوں سے جائز اور حلال امور میں معاونت کا خواستگار ہوں۔ وہ اپنی حاضری اور معاونت کی شرائط رکھیں گے۔ اگر کوئی شرط بہت سخت اور ناقابل عمل ہو تو اسے فوراً تسلیم نہ کرے بلکہ مذاکرات کر کے اسے نرم کرالے۔ کیونکہ جو شرط یہاں مان لے گا عامل کو زندگی بھر اس پر کاربند رہنا ہوگا۔ ورنہ یہی موکلات اس کی فوری ہلاکت کا باعث بھی بن سکتے ہیں۔

نوٹ: اس عمل کے دوران مکمل جلالی و جمالی پرہیز ضروری ہے حیوانات سے پیدا ہونے والی ہر چیز سے عامل مکمل اجتناب کرے۔ لہسن، پیاز، مولیٰ یا دیگر ایسی اشیاء نہ کھائے جن سے بدبو آتی ہو۔ خوشبو کا استعمال زیادہ کرے۔ بالخصوص عود اور شامۃ العنبر کا) اور ہمہ وقتی با وضوء رہے۔ جب بھی وضوء نونے فوراً وضوء کر لے۔

علاوہ ازیں شرعی احکام اور حلال و حرام کا پورا پورا پاس رکھے۔ جو شخص شرعی حلال و حرام کی تمیز نہیں کر سکتا وہ قرآنی موکلات کا زندگی بھر عامل نہیں بن سکتا اور جو عامل قرآنی موکلات کی تسخیر کے بعد حلال و حرام پر عمل درآمد میں کوتاہی برتتا ہے اس کا انجام دوسروں کے لئے عبرت کا نمونہ بن جاتا ہے۔

اس لئے قرآنی موکلات کی تسخیر کیلئے وہی لوگ آگے بڑھیں جنہیں اپنے آپ پر اعتماد ہو کہ وہ زندگی بھر ان شرائط پر پورا اتر سکیں گے ورنہ اپنی موت کیلئے اپنے ہاتھوں سے کنواں نہ کھودیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ یَا ذَا الْجَلَالِ

وَالْاِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِحَقِّ اَسْمِكَ
الْاَعْظَمِ الْمَعْظَمِ الْاَجَلِ الْاَكْرَمِ الطَّاهِرِ الْمُطَهَّرِ الْمَخْزُوْنِ
الْمَكْنُوْنِ اَنْتَ اللّٰهُ وَعِلْمُكَ فِی كُلِّ مَكَانٍ یَّا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ
یَا مَنْ اَنْتَ الْاَبَدِیُّ الْاَوْحَدُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ۔ یَا مَنْ رَفَعَ
السَّمَوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ۔ وَبَسَطَ الْاَرْضَیْنِ عَلٰی مَاءٍ جَمَدٍ۔ یَا مَنْ
خَلَقَ الْخَلَائِقَ

وَاحْصَاهُمْ عَدَدٌ۔ یَا مَنْ قَسَمَ الْاَرْضَاقِ وَلَمْ یُنْسَ اَحَدٌ۔ بِفَضْلِهِ
یَا مَنْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ۔ وَلَمْ یَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ۔ اَسْأَلُكَ اَللّٰهُمَّ
یَا مُطَّلِعًا عَلَیْنَا اَنْ تَنْظُرَ بَعِیْنِ عِنَايَتِكَ وَلَطْفِكَ اِلَیْنَا وَتَصْرِفَ فِیْ
جَمِیْعِ الْاَفْعَالِ الْعُلُوِّیَّةِ وَالسُّفُلِیَّةِ وَتَسْخِرَ لِیْ رُوحًا یَبِیْئَةً خُدَّامِ
هَذِهِ السُّورَةِ الشَّرِیْفَةِ بِسِرِّ الْمَسَاجِدِ الْمَهْجُوْرَةِ وَالْقُلُوْبِ
الْمَكْسُوْرَةِ مِنْ اَجْلِكَ وَالْبُیُوْتِ الْمَعْمُوْرَةِ بِذِكْرِكَ بِحَقِّ قُلِّ
هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ۔ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَهُ كُفُوًا
اَحَدٌ۔ اَجِبْ یَا عَبْدَ الْوَاحِدِ وَاَنْتَ یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ وَاَنْتَ یَا عَبْدَ
الصَّمَدِ وَاَعْبُدِ الْقُدُّوْسِ وَتَوَكَّلُوْا (بِكُدَّا) بِحَقِّهَا عَلَیْكُمْ
وَجَلَّالِیْهَا لَدَیْكُمْ وَبِحَقِّ مَنْ اَنْزَلَتْ عَلَیْهِ وَبِحَقِّ مَنْ قَالَ
لِلْسَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ اِنِّیْآ طَوْعًا اَوْ كَرْهًا قَالَا اَتَیْنَا
طَائِعِیْنِ۔ اَلْعَجَلِ بِحَقِّ مَنْ تَجَلَّى لِلْجَبَلِ فَبَجَعَلَهُ دَكَا وَخَرَّ
مُوسٰی صِعْقًا وَبَسِرَ لِمُقَفِّنِجَلٍ وَبِاَلْفِ اَلْفٍ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

باب (7)

قصیدہ بردہ شریف

یوں تو نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ کے دور سے آج تک لاکھوں شعراء نے آپؐ
کی شان اقدس میں لاکھوں نعتیہ قصائد کہے۔ اور شاید ہی دنیا کی کوئی ایسی زبان ہو جس
کے بولنے والوں میں مسلمان تو موجود ہوں مگر اس زبان میں آنحضور ﷺ کی شان میں
نعت اور قصیدہ موجود نہ ہو۔

اور صرف مسلمانوں نے ہی نہیں بلکہ ہزاروں کفار نے بھی آپؐ کی بارگاہ میں
ہدیہ عقیدت پیش کرنا اور آپؐ کی نعت کہنا اپنے لئے موجب فخر و سعادت سمجھا اور
مسلمانوں سے بھی بڑھ چڑھ کر آپؐ کی مدحت و توصیف اور آپؐ سے گہری محبت
و عقیدت کا اظہار کیا ہے۔

اہل ایمان میں سینکڑوں نعتوں اور قصائد نے مختلف زبانوں میں بہت پزیرائی
حاصل کی۔ بعض کو تو ضرب المثل کی حیثیت حاصل ہو گئی اور کچھ قصائد ہر مجلس کی دائمی
زیارت بن گئے۔

لیکن ان قصائد کے درمیان قصیدہ بردہ شریف کی حیثیت کو ہم قرآنی سورتوں کے
مابین سورۃ الرحمن کی حیثیت سے تشبیہ دے سکتے ہیں کہ جس طرح قرآن پاک کی
ہر سورت عظیم تر اور مبارک تر ہے۔ لیکن سورۃ الرحمن کو اس کی زیارت اور قرآن کا

سنگھار قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح دیگر تمام نعتیہ قصائد کی عظمت اپنی اپنی جگہ مسلم! مگر ان کے مابین قصیدہ بردہ شریف کو زینت القصاصد کا رتبہ حاصل ہے۔

امام بصیرؒ اور قصیدہ بردہ شریف :-

شیخ الاسلام حضرت شرف الدین ابو عبد اللہ محمد بن سعید بن حماد البصیریؒ کا شمار وقت کے اقطاب اور چوٹی کے مشائخ میں ہوتا ہے۔

ایک مرتبہ فالج میں مبتلا ہوئے اور کافی علاج معالجہ کے باوجود صحت کے آثار نمودار نہ ہوئے۔ مرض بڑھتا گیا اور معالج بے بس ہوتے دکھائی دینے لگے۔ بیماری طول پکڑتی اور صحت کمزور پڑتی جا رہی تھی۔ ایک وقت آیا کہ ظاہری اسباب و حالات نے صحت یابی کے حوالے سے مایوسی کی کیفیت پیدا کر دی۔

آپ نے امید کا دامن نہ چھوڑا اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کاملہ اور قدرت کاملہ سے امید قائم رکھی اور اللہ کے دربار میں التجاؤں اور دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھا۔ اسی اثناء میں آپ کے قلب اطہر پر من جانب اللہ یہ لقاء کیا گیا کہ آپ حضور اقدس ﷺ کی شان اقدس میں ایک نعتیہ قصیدہ کہیں۔ آپ نے اس سے پہلے بھی کئی نعتیں لکھی تھیں، چنانچہ قلب میں جب من جانب اللہ یہ نیا داعیہ پیدا ہوا تو ایک اور قصیدہ لکھنا شروع فرمایا۔

جب نیا قصیدہ مکمل کر چکے تو ایک دن خواب میں دیکھا کہ آنحضرت ﷺ ایک مجلس میں رونق افروز ہیں اور وہ اپنا قصیدہ حضور ﷺ کی خدمت پیش کرنے اور آپ کو سنانے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ آنحضرت ﷺ ان کے قصیدے سے بہت خوش ہو رہے ہیں۔ اور جب وہ اپنے اس شعر پر پہنچے :-

كَمْ اَبْرَأْتُ وَصِيًّا بِاللَّمْسِ رَاحَةً

وَ اَطْلَقْتُ اَرْبَابًا مِّنْ رِّبْقَةِ اللَّئِمِّ

تو حضور اقدس ﷺ نے اپنا دست اقدس امام بصیرؒ کے پورے جسم پر پھیرا اور قصیدے کے انعام کے طور پر ایک یمنی چادر عطاء فرمائی۔

امام بصیرؒ جب نیند سے بیدار ہوئے تو بیماری کا نام و نشان جسم میں باقی نہ تھا فالج کے آثار دور دور تک دکھائی نہیں دے رہے تھے اور آپ مکمل صحت یاب ہو چکے تھے۔ اور یہ دیکھ کر آپ حیران رہ گئے کہ خواب میں نبی کریم ﷺ نے جو یمنی چادر آپ کو عنایت فرمائی تھی وہی چادر آپ کے اوپر پڑی ہوئی تھی۔ یہ بھی منقول ہے کہ خواب میں چادر عطاء فرماتے وقت حضور اکرم ﷺ نے اس قصیدہ کا نام بھی قصیدہ بردہ (چادر والا قصیدہ) تجویز فرمایا۔

صبح امام بصیرؒ کسی ضرورت سے گھر سے باہر گئے تو دیکھنے والے حیرت و استعجاب کی تصویر بن کر رہ گئے کہ آپ تو اتنے عرصے سے فالج کا شکار اور بٹنے جٹنے سے معذور تھے، آپ بازار میں اپنے قدموں پر چل کر کیسے آگئے؟ انہیں بازار میں ایک بزرگ ملے اور آپ سے قصیدہ نقل کرنے کی اجازت چاہی۔ آپ نے فرمایا میں نے تو بہت قصائد کہے ہیں آپ کو کون سا قصیدہ نقل کرتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جو قصیدہ: اَمِنُ قَدْ خَوَّرَ حَبِیرَ بْنَ بِلْدَی سَلَمَ سے شروع ہوتا ہے، وہ قصیدہ نقل کرنا چاہتا ہوں۔

حضرت بصیرؒ نے فرمایا کہ ابھی تو یہ قصیدہ میں نے کسی کو نہ سنایا نہ اس کے بارے میں کسی کو بتلایا ہے۔ پھر آپ کو اس کی اطلاع کیسے ہو گئی؟ انہوں نے رات کے خواب کا پورا واقعہ من و عن امام بصیرؒ کو سنا دیا کہ آپ نے یہ قصیدہ حضور ﷺ کو سنایا اور آپ نے نہ صرف اس کو پسند فرمایا بلکہ آپ کے جسم پر ہاتھ پھیرا جس سے آپ اس بیماری سے شفا یاب بھی ہوئے اور پھر آپ کو ایک یمانی چادر کا تحفہ بھی عنایت فرمایا!! اور فرمایا کہ اس وقت میں حضور نبی کریم ﷺ کی مجلس مبارک میں موجود تھا۔ یہ سن کر امام بصیرؒ نے اس قصیدہ کی ایک نقل انہیں دے دی۔

آہستہ آہستہ اس قصیدے اور اس کی بارہ گاو رسالت میں پذیرائی

اور آنحضرت ﷺ کی طرف سے یمانی چادر کی بخشش اور امام بصیرتی کی شفا یابی کی خبر چہار اطراف میں پھیلنے لگی۔ لوگ اس قصیدے کی برکات سے فیضیاب ہونے کیلئے آپ کی خدمت میں جمع ہونے لگے۔

ملک طاہر کے ایک وزیر شیخ بہاء الدین کو اس قصیدے کے احوال معلوم ہوئے تو وہ اپنے گھر سے حضرت شیخ کے گھر تک ننگے پاؤں، ننگے سر احتراماً پیدل چل کر آیا۔ آپ سے پہلے قصیدہ سنا۔ پھر اسے نہایت تعظیم و عقیدت سے اپنے سر پر اٹھایا اور اس سے تبرک حاصل کیا اور اس کی نقل حاصل کی۔

انجی وزیر موصوف کے ایک نائب سعد الدین فاروقی تھے جو نابینا ہو گئے تھے۔ ایک رات انہیں خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ تم وزیر سے وہ قصیدہ لے کر آنکھوں سے لگاؤ، تمہاری بینائی لوٹ آئے گی۔ صبح بیدار ہوتے ہی انہوں نے وزیر کے گھر کا رخ کیا اور انہیں آنحضرت ﷺ کا حکم سناتے ہوئے ان سے قصیدہ شریف مانگا۔ اسے آنکھوں سے لگایا ہی تھا کہ بینائی بحال ہو گئی۔

اب تک دنیا میں لاکھوں لوگ اس تبرک قصیدے کے انوار و کمالات اور فضائل و برکات فیض یاب ہو چکے ہیں۔ اور مشائخ کے بعض سلاسل میں اس کا ورد اہتمام سے کرایا جاتا ہے۔

یوں تو اپنی زندگی کو انوار خداوندی سے معمور و آباد کرنے اور رحمت خداوندی کی ہمہ پہلو برکات سمیٹنے کے لئے اس کا صبح و شام یا ہر نماز کے ساتھ اور بالخصوص تہجد کے بعد اس کا ورد نہایت اعلیٰ و مفید ترین عمل ہے۔ اس سے آخرت اور دنیا دونوں بنتے ہیں۔

آپ صرف آخرت اور قرب خداوندی کی نیت رکھیں۔ دنیا تو مفت میں حاصل ہوتی رہے گی۔ اور دنیا میں جو بنیادی ضروریات انسان کی مطلوبہ خواہش کہلا سکتی ہیں وہ آپ کو بن مائے ملتی رہیں گی۔ شقائے امراض، قضاے حاجات، حل مشکلات، حصول مرادات، دفع اعداء، ازالہ مصائب و آلام، بربادی دشمنان، حفاظت از مکائد اعداء،

تحفظ از محروم و آسیب و نظر بد، آسانی ادائے قرض، تسخیر عمومی، محبت خصوصی اور سبکدوش دیگر اہم مقاصد زندگی اس قصیدہ مبارکہ کی برکت سے پورے ہوتے ہیں۔

چند اہم خواص:-

یہاں ہم اس کے چند خواص کا ذکر کرنا مناسب سمجھتے ہیں تاکہ اس کی برکات سے کما حقہ استفادہ کرنا ہمارے قارئین کے لئے مزید آسان بھی ہو جائے اور مفید تر بھی! اس کے خواص و فضائل کو ہم دو حصوں میں الگ الگ واضح کرنا چاہتے ہیں تاکہ بوقت ضرورت آپ کے لئے ان کا انتخاب بھی آسان ہو اور ان سے استفادہ بھی آسان ہو۔ ان میں سے کچھ خواص چند مخصوص ابیات و اشعار سے متعلق ہیں، انہیں ہم خواص الابیات کے عنوان سے ذکر کریں گے، وباللہ التوفیق۔

خواص الابیات

عربی زبان:-

جو لوگ عربی پر عبور حاصل کرنا چاہتے ہیں اور انہیں اس مقدس زبان کے سیکھنے میں دشواری محسوس ہوتی ہے۔ وہ اس قصیدہ کے پہلے دو ابیات (اَمِنْ تَذَكُّرٍ اور اَمُّ هَبَّتْ) کا کثرت سے ورد کیا کریں۔ انشاء اللہ بہت جلد عربی زبان پر دسترس حاصل ہو جائے گی۔ دینی مدارس کے اساتذہ اگر طلبہ کو ان دونوں ابیات کی تلقین فرمائیں تو طلبہ کو بہت فائدہ ہوگا۔ (ہر نماز کے بعد گیارہ یا اکیس بار پڑھا کریں)۔

آفات و مصائب:-

برے حالات، آسانی و زمینی آفات اور دیگر مصائب و بلیات سے بچنے اور محفوظ رہنے کے لئے اس قصیدے کی فصل ثالث کے دو اشعار (مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ اور هُوَ الْجَبُّبُ الَّذِي) کا کثرت سے ورد کریں۔ انشاء اللہ ہر طرح کے مصائب آلام اور

آفات و بلیات سے حفاظت حاصل ہوگی۔ ان دونوں اشعار کو صبح و شام سو بار اور ہر نماز کے بعد گیارہ، گیارہ بار ورد کریں۔

✓ حضور اقدس ﷺ کی زیارت :-

جو آدمی فصل اول کے اس بیت کا کثرت سے ورد کرے گا (نَعَمْ مَرِيءٌ طَيِّفٌ الخ) اسے حضور اقدس ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔ بالخصوص جمعرات کی رات پہلے آنحضرت ﷺ پر سو بار ورد شریف بھیج کر پھر اسے پڑھتے پڑھتے سو جائے تو انشاء اللہ زیارت نصیب ہوگی۔

✓ ایمان کی حفاظت :-

ایک مومن کی سب سے قیمتی متاع اس کا ایمان ہے، اموال، اولاد اور جان کی حفاظت کیلئے ہم درجنوں وظائف پڑھتے اور عملیات کرتے ہیں، سب سے قیمتی متاع کی بھی فکر کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ دن بدن اس میں اضافہ فرمائیں اور اسے کسی بھی نقصان اور حادثے سے محفوظ فرمائیں۔

ایمانی سرمائے کی حفاظت کے لئے پہلے تین بار یہ ورد شریف :-

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى نَبِيِّكَ الْبَشِيْرِ الدَّاعِيِ اِلَيْكَ بِاَذْنِكَ السِّرَاجِ الْمُنِيْرِ۔

پھر دس بار فصل ثالث کا یہ شعر پڑھیں (دَعَا اِلَى اللّٰهِ الخ)

غلبہ بردشمن :-

مجاہدین اسلام کو دشمن پر غلبہ حاصل کرنے، مناظرین اسلام کو اسلام دشمن عناصر کے خلاف بحث و جدل اور مناظرہ میں غالب آنے اور کسی بھی مظلوم کو ظالم فریق پر غالب آنے کیلئے فصل ثالث ہی کے نو اشعار (فَاقِ النَّبِيْنَ) سے لے کر: قَوْلًا مَّسْبُتًا تک) کثرت سے پڑھنا فائدہ دے گا۔ مخالف فریق کو بھاگنے اور پسپا ہونے کے سوا

راستہ کوئی نہیں ملے گا، بحول اللہ۔

شفائے امراض و خاتمہ جنات :-

(۱) اگر کسی شخص پر جنات کا سایہ ہو اور اسے جنات کے دورے پڑتے ہوں تو فصل خامس کے تین اشعار پہلے اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھیں۔ پھر یہی تین اشعار نیلے رنگ کے سوتی کپڑے پر لکھ کر اس کی جی ہنا کر مریض آسیب زدہ کو اس کا دھواں سٹکھائیں۔ انشاء اللہ آسیب زدہ مریض فوراً ہوش میں آئے گا اور دوبارہ اسے کبھی آئینی دورہ نہیں پڑے گا۔ مریض کے ہوش میں آنے کے بعد اس کی آنکھوں کے درمیان لکھے ہوئے یہ اشعار منادئے جائیں۔ (اشعار فصل خامس میں سے: تَبَارَكَ اللّٰهُ سے لے کر: تَحْمُ اَبْرَأْتُ الخ تک تین اشعار ہیں)۔

(۲) شفائے امراض، کے لئے یہی تین اشعار لکھ کر مریض کے بدن پر مل دیا کریں۔ پیچھے آپ پڑھ چکے ہیں کہ خواب میں جب امام بصیری نے یہ قصیدہ حضور اقدس ﷺ کو سنایا تو جب آپ اس شعر (تَحْمُ اَبْرَأْتُ الخ) پر پہنچے تو نبی کریم ﷺ نے ان کے جسم پر اپنا دست اقدس پھیرا اور اس مبارک دست اقدس کی برکت سے آپ قانچ کی اس شدید تکلیف اور بیماری سے مکمل طور پر شفا یاب ہو گئے جس کے علاج سے تمام اطباء عاجز آچکے تھے۔

ملاحظہ :- آسیب زدہ کو یہی تین اشعار آیات الحفظ کے ساتھ لکھ کر اور مریض کو ہفت سلام اور آیات شفاء کے ساتھ لکھ کر گلے میں بھی ڈالیں۔ انشاء اللہ دونوں کو اپنے اپنے آزار سے ہمیشہ کیلئے کلی نجات مل جائیگی۔

حفاظت اطفال :-

بچوں کو آسیب، مسان، جوکھا، نظر بد وغیرہ سے بچانے کیلئے فصل سادس کے دو اشعار: تَحْمُ جَدَّلْتُ اور كَفَاكَ بِالْعِلْمِ لکھ کر ان کے گلے میں ڈال دیں انشاء اللہ وہ

آسیب، نظر بد وغیرہ سے محفوظ بھی رہیں گے اور اس بچے کا حافظہ بھی تیز ہوگا اور اس کے فہم و ذکا میں بھی ترقی ہوگی۔

✓ سانپ بچھو کا زہر:-

اگر خدا نخواستہ کسی کو سانپ، بچھو یا کوئی اور زہریلا جانور کاٹ لے تو اس کا زہر ختم کرنے کے لئے گلاب اور زعفران سے قصیدہ بردہ کی پوری نویں فصل (وَلَمْ يَأْرِذْ زُهْرَةَ الْخَيْمِ) لکھ کر متاثرہ شخص کو پلائیں۔ انشاء اللہ زہر اتر جائے گا۔

✓ قضائے حاجات:-

اور حل مشکلات کے لئے دو رکعت نفل قضائے حاجت پڑھ کر پہلے سو بار نبی اکرم ﷺ پر درود شریف بھیجیں۔ پھر فصلی عاشر کے پہلے تین آیات (بَا اَمْكُرْمُ الْخَلْقِ) سے کر فَاِنَّ مِنْ جُودِكَ الْخَيْمِ) سو بار پڑھ کر اللہ کی بارگاہ میں گونگا کر حضور اکرم ﷺ کے وسیلہ سے دعا مانگیں۔ اور جب دعاء سے فارغ ہوں تو ہاتھ اٹھاتے ہوئے آخر میں گیارہ بار کامل عقیدت کے ساتھ درود شریف پڑھ کر آمین کہیں اور ہاتھ چہرے پر پھیر لیں۔ قضائے حاجات میں یہ عمل اکسیر کا درجہ رکھتا ہے۔

خوف دشمن و حاکم ظالم:-

اگر کسی آدمی کو دشمن کی طرف سے کسی شدید نقصان یا قتل وغیرہ کا اندیشہ ہو یا کسی افسر و حاکم وغیرہ کی طرف سے ناروا ظلم کا اندیشہ ہو تو وہ اٹھتے بیٹھتے قصیدہ بردہ کی فصل ثالث کا یہ شعر پڑھتا رہے:- دَعَا اِلَى اللّٰهِ الْخ- انشاء اللہ اس کا کوئی دشمن اسے ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔ اور ظالم حاکم چاہنے کے باوجود اس کی مشکل سے دو چار نہیں کر سکے گا۔

تسخیر عمومی:-

اس قصیدہ کی فصل ثالث کے آخری سات اشعار (فَاِنَّهُ شَمْسُ لُضْلِ) سے آخر

فصل تک) صبح و شام گیارہ گیارہ بار پڑھنا تسخیر عمومی کے لئے نہایت مفید ہے۔ حکماء، دکماء، عالمین اور پبلک ڈینک سے تعلق رکھنے والے دیگر لوگوں کو اس سے بہت فائدہ ہو سکتا ہے۔

طاقتور سے طاقتور دشمن پر تغلب:-

اگر کسی مضبوط سے مضبوط ترین دشمن سے پالا پڑ گیا ہو اور اس کا مقابلہ کرنے کی تاب نہ ہو، یا حالات و حوادث پے در پے اس طرح حملہ آور ہوں کہ ان سے نکلنے کی کوئی تدبیر بھائی نہ دے، یا ہاتھوں، دوستوں اور عزیزوں کی طرف سے محبت و الفت کی بجائے ایذا و کلفت کی گرم آگ آج آنے لگ جائے تو قصیدہ کی فصل پانچم کے یہ تین اشعار دروزبان کر لیں (وَمَنْ يَكُنْ مِنْ اَنْحِلْ اَمْتَهُ تَك) انشاء اللہ بڑے سے بڑا اور مضبوط سے مضبوط دشمن بھی پٹ جائے گا اور شکست کھا جائے گا، مجاہدین اسلام ان اشعار کی برکت سے دشمنان اسلام کی صفیں چیر سکتے ہیں۔

خواص القصیدہ

ہر نماز کے بعد ایک بار یا صبح و شام کم از کم تین بار پڑھنے والے کو درج ذیل فوائد حاصل ہوں گے۔

آسیب سے حفاظت:-

اس کے پڑھنے والے پر آسیب کبھی حملہ نہیں کر سکتا۔ اور اگر پہلے سے وہ آسبی مریض ہے تو اس کے پڑھنے سے آسیب بھاگ جائیں گے۔

جادو سے حفاظت:-

اس کا پڑھنا جادو سے بچنے کے لئے بہترین ڈھال ہے۔ اور مسکور شخص اگر صبح و شام اسے تین تین بار پڑھنا شروع کرے تو انشاء اللہ ہر طرح کا جادو ختم ہو جائے گا۔ بالخصوص کاروباری بندش کا نہ صرف اس سے خاتمہ ہوگا بلکہ اس کی بدولت کاروبار

کو عروج اور ایسی ترقی ملے گی جو اس سے پہلے حاصل نہ تھی۔

تجارت اور مال پر ترقی :-

اس کا ورد رکھنے سے کاروبار اور اموال میں بہت زیادہ برکت اور ترقی حاصل ہوتی ہے۔ رزق دروازے توڑ کر آتا ہے۔ دکان پر بکری اور فروخت حد سے زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

تسخیر عمومی :-

یوں تو تسخیر عمومی کے اور بھی بہت سے مجرب عملیات موجود ہیں اور اپنی اپنی جگہ سب مفید ہیں۔ لیکن عمومی تسخیر اور عوامی ہر دلعزیزی کے لئے قصیدہ بردہ شریف کے ہم پلہ شاید ہی کوئی عمل ہو۔ پہلے اکٹالیس دن گیارہ گیارہ بار صبح و شام پھر اکٹالیس دن تک سات بار صبح و شام اور پھر ہمیشہ کے لئے پانچ یا تین بار صبح و شام پڑھنا تسخیر عمومی کے لئے بہت کافی ہے۔

مذکورہ بالا طریقے پر تسخیر عمومی کے ساتھ ساتھ تسخیر خصوصی بھی حاصل ہو جاتی ہے۔ یعنی جو لوگ آپ کے پاس آنا جانا شروع کریں گے وہ آپ سے محبت و عقیدت اور الفت و اطاعت کے رشتے میں بھی بندھ جائیں گے۔

تحفظ از آفات و بلیات :-

ہر قسم کے آفات و بلیات اور مصائب و آلام سے بچنے کے لئے اس کا ورد اکسیر کا درجہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی قسم کی مصیبت کا شکار ہے تو اس کے پڑھنے سے وہ دور ہوگی۔ اور اگر یہ پڑھتا رہے تو اس کی برکت سے آنے والی کئی مصیبتیں اللہ تعالیٰ کی رحمت و عنایت سے خود بخود دور ہوتی رہیں گی۔

شفائے امراض :-

شروع میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ یہ قصیدہ ایک لاعلاج بیماری سے نکلنے کے لئے

من جانب اللہ تعالیٰ اشارے سے امام بصیرتی سے لکھوایا گیا اور جب انہوں نے اسے خواب میں آنحضرت محمد ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کیا تو دورانِ سماعت آپ نے امام بصیرتی کے جسم پر دستِ شفاء و شفقت پھیرا جس سے انہیں فالج سے فوری اور کلی شفاء حاصل ہو گئی۔

اگر کوئی لاعلاج مریض اس کو دن رات پڑھنا شروع کر دے اور اللہ تعالیٰ سے کامل امید وابستہ کر کے اس کی برکت حاصل کرے تو اسے لاعلاج مرض سے انشاء اللہ نجات مل جائے گی۔ مریض کو چاہیے کہ مرض کی شدت اور اپنی ہمت کے مطابق اس کی صبح و شام کی بھی زیادہ سے زیادہ مقدار مقرر کر لے اور دن کو بھی جب جب وقت ملے اور پڑھنے کی ہمت ہو تو قصیدہ بردہ پڑھتا رہے۔ اور پڑھنے کے دوران اپنے اوپر گریہ و زاری کی کیفیت طاری کر کے اللہ تعالیٰ سے شفاء کا طلبگار ہو۔ اور آخر میں دونوں ہاتھوں پر پھونک مار کر پورے بدن پر شفاء کامل کی نیت سے ہاتھ پھیر لیا کرے اور دوبارہ ہاتھوں پر پھونک مار کر دعاء مانگنا شروع کر دے اور دیر تک اللہ تعالیٰ سے دعا مانگا کرے۔

اگر مریض خود نہ کر سکے تو گھر کا کوئی دوسرا فرد یہ عمل کر سکتا ہے۔ کامل اعتقاد اور پختہ یقین سے کر کے دیکھیں، انشاء اللہ سو فیصد نتائج آپ کی خواہش اور ضرورت کے مطابق حاصل ہوں گے۔

خاندان کی حفاظت :-

قصیدہ بردہ صبح و شام پڑھ کر گھر کے تمام افراد پر پھونک مار دیا کریں۔ اس سے خاندان جزا رہے گا اور کسی قسم کا اندرونی یا بیرونی، ظاہری یا باطنی فتنہ خاندان کو ٹوٹنے اور بکھرنے اور باہم شکر رنجوں کا شکار نہیں کر سکے گا۔

جزا اس کے معمول سے میاں بیوی، بہن بھائیوں اور والدین و اولاد کے درمیان محبت و الفت کا رشتہ استوار رہتا ہے اور آئے روز کی آپادھانی اور لے دے سے حفاظت رہتی ہے۔

حصول مقاصد:-

کسی بھی قسم کی کوئی ضرورت آپڑی ہو، یا کوئی مصیبت و مشکل آگئی ہو، یا کوئی کام ایسا اٹک گیا ہو جو حل ہو کے نہ دیتا ہو، تو گیارہ دن تک صبح و شام گیارہ بار اس کا ورد اس خاص مقصد کے لئے کریں۔ انشاء اللہ بڑے سے بڑا مقصد بھی (بشرطیکہ مقصد جائز ہو) ضرور پورا ہوگا۔

قید سے نجات:-

قیدی اگر کثرت سے پڑھے تو انشاء اللہ اس کی رہائی کی صورت پیدا ہو جائے گی۔ قیدی کی نجات کے لئے اس کے گھر والے بھی تین دن متواتر روزانہ تین سو تیرہ بار پڑھیں۔

خاص مقصد کے لیے:-

کسی خاص مقصد کیلئے شب جمعہ کو ستائیس (27) بار پڑھا جائے تو انشاء اللہ مقصد پورا ہوگا۔

ادائیگی قرض:-

اگر کوئی شخص قرضوں میں ڈوب گیا ہو تو وہ چند دنوں میں تقسیم کر کے ایک ہزار بار اس کا ورد کرے۔ انشاء اللہ قرض کی ادائیگی کا کوئی راستہ نکل آئے گا۔

امساکِ باراں:-

اگر موسم میں بارش نہ ہو رہی ہو اور فصلوں کو نقصان پہنچے گا اندیشہ ہو تو تین سو بار چند لوگ مل جل کر پڑھیں اور اللہ تعالیٰ سے بارانِ رحمت کی دعاء مانگیں تو انشاء اللہ اعزیز اللہ کا کرم ہو جائے گا۔

مصائب سے نجات:-

مصائب سے نجات کے لئے ایک طریقہ یہ ہے کہ تین دن روزہ رکھ کر روزانہ اس قصیدہ کا ایکس (21) بار ورد کریں۔

ولادت میں آسانی:-

زچہ کو عرقِ گلاب پر تین بار قصیدہ مبارکہ پڑھ کر دیا جائے تو اس کے لئے وضعِ حمل نہایت آسان ہو جائے گا۔

خصوصی تاکید:-

ویسے تو قرآن و سنت کے نورانی اعمال میں سے کسی بھی عمل کو ناجائز مقاصد کے لئے استعمال کرنا شرعاً حرام اور عملاً نہایت نقصان دہ ہے۔ لیکن دعائے حزبِ آلہ اور قصیدہ بردہ شریف کے حوالے سے ہم خصوصی طور پر تاکید کر رہے ہیں کہ ان کا کسی ناجائز مقصد کے لئے استعمال کیا گیا یا ان کا پڑھنے والا اگر فعلِ حرام (ترک نماز، رشوت خوری وغیرہ) کا مرتکب ہوا تو فائدے کی بجائے نقصان اور وہ بھی شدید ترین نقصان اٹھانا پڑے گا۔

بہتر ہوگا اگر ہمارے کہنے پر یقین کر لیں اور ان دونوں وظائف کو اپنانے کے بعد شریعت کی حرام کردہ کسی بھی چیز سے مکمل اجتناب اور پرہیز کریں اور ان دونوں وظائف کا ناجائز استعمال ہرگز نہ کریں۔ ورنہ وقت اور تجربہ آپ کو وہ سبق سکھائے گا کہ دنیا آپ سے عبرت پکڑے گی۔

نوٹ: اس کتاب میں ہم نے قصیدہ بردہ شریف کے صرف چند عمومی خواص و فوائد پر اکتفاء کیا ہے۔ ہمارا ارادہ ہے کہ انشاء اللہ ہم قصیدہ کی ایک مکمل شرح لکھیں گے۔ اس میں بیسیوں وہ خواص جو بزرگوں سے سینہ بسینہ چلے آ رہے ہیں اور بالعموم جن کے انشاء سے منع کیا جاتا رہا ہے تاکہ نااہل لوگ انکا غلط استعمال نہ کریں، انہیں ہم اس شرح کی

زینت بنائیں گے۔

نیز قصیدہ کا ابھی ہم نے قلم برداشتہ ترجمہ کیا ہے جو بازاری تراجم سے تو ہزار درجہ بہتر ہے۔ مگر شرح میں ہم ترجمہ پر بھی نظر ثانی کریں گے اور اس کے اشعار کی معنوی و تاریخی تشریح کے ساتھ ساتھ بلاغت، صرف اور نحو کے حوالے سے بھی مفصل گفتگو کریں گے۔ واللہ المستعان قارئین کرام سے درخواست ہے کہ وہ ہمارے لئے دعاء فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کام کیلئے جلد از جلد ہمت اور توفیق عطا فرمائیں۔ وظائف قصیدہ بردہ شریف کے کوئی بھی آدمی اجازت لے کر کر سکتا ہے اور مذکورہ بالا فوائد حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن اس کی ریاضت کرنے والے کو جو دولت حاصل ہوتی ہے اس کا ہم الفاظ میں بیان نہیں کر سکتے۔

اصل لطف تو اس کی ریاضت کرنے اور پھر زندگی بھر اسے معمول بنانے میں ہی ہے۔ ہم اس کا عمل صرف انہی لوگوں کو کراتے ہیں جو ہمارے تعلیم کردہ وظائف کا پہلے عمل کر چکے ہوتے ہیں اور ہماری شرائط پر پورے اتر رہے ہوتے ہیں۔

ان تمام وظائف (منزل، آیت الکرسی، معوذتین، سورۃ المزمل، سورۃ یسین، جہل کاف) کے بعد جب قصیدہ بردہ شریف کا کوئی شخص عمل کرتا ہے تو اسے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے اس نے انوار و تجلیات کی ایک ایسی دنیا میں زندگی میں پہلی بار قدم رکھا ہے جس کا مشاہدہ اس سے پہلے اس نے زندگی بھر نہیں کیا تھا۔ بلکہ جس کا اس سے پہلے وہ تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔

آخر میں ہم اس کی ریاضت کا طریق کار لکھ رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ اس کی ریاضت ہم سے (یا ہم جسے اپنے بعد اجازت کے لئے نامزد کریں گے اس سے) اجازت سے ہی کی جائے گی۔

ریاضت قصیدہ بردہ شریف

(1) پہلی ریاضت:-

قصیدہ بردہ شریف کی پہلی اور سب سے اہل ریاضت یہ ہے کہ چالیس دن متواتر دریا یا نہر کے کنارے جا کر ایک بار قصیدہ پڑھیں۔

چالیس دن کے بعد آپ عامل ہو جائیں گے اور اس کے تمام فیوض و برکات سے پورا فائدہ خود بھی حاصل کر سکیں گے اور لوگوں کو بھی پہنچا سکیں گے۔

اس کے بعد فجر، عصر یا مغرب کے بعد ایک بار کسی بھی جگہ قصیدہ پابندی سے پڑھتے رہیں۔ اگر کسی دن کسی عذر کی وجہ سے ناغہ ہو جائے تو دوسرے دن دوبار پڑھیں۔

(2) دوسری ریاضت:-

اس کی ریاضت کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ چاند کی پہلی جمعرات کو جلال و جمالی پر بیڑ کے ساتھ خوشبو لگا کر اس کا وظیفہ شروع کرنے سے پہلے دو رکعت قضاے حاجت پڑھیں اور پھر ایک بار پورا قصیدہ اور تین سو تیرہ (313) بار روزانہ درج ذیل اشعار کا وظیفہ کریں۔
اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھیں۔ اگر درود ناریہ یاد ہو تو کیا ہی کہنے۔ وگرنہ کوئی سا بھی درود شریف پڑھ سکتے ہیں۔

تین سو تیرہ بار یہ دو اشعار پڑھنے ہیں:-

هُوَ الْحَبِيبُ الَّذِي تَرُجَى شَفَاعَتُهُ

لِكُلِّ هَوٍ مِنَ الْاَهْوَالِ مُفْتَحِهِم

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

فائدہ:-

اس ریاضت کے بعد عامل جس گھر میں ہوگا اس میں جنات داخل ہونے کی کبھی جرأت نہیں کریں گے۔ حتیٰ کہ اگر جنات کا کوئی مریض اس کے پاس لایا جائے تو اس کے جنات گھر سے باہر ہی رک جائیں گے۔ اور مریض عامل کے گھر میں داخل ہوتے ہی خود بخود ہوش میں آجائے گا۔

حاضری:-

ہم ایک تعویذ اس کتاب میں دے رہے ہیں جس کا اصل فائدہ صرف انہی عالمین کو ہوگا جنہوں نے قصیدہ بردہ کی مذکورہ بالا ریاضت کی ہوگی۔ وہ تعویذ مریض کے ہاتھ میں پکڑائیں تو تعویذ پکڑتے ہی جنات حاضر ہو جائیں گے۔

حرق جنات:-

اور اگر دوبارہ اس مریض کو وہی جنات تنگ کریں اور اپنے عہد سے بھر جائیں تو دوسرا چھوٹا سا تعویذ ہم اس کتاب میں دے رہے ہیں، اسے آپ صرف آسیب زدہ کے سامنے رکھ دیں۔ اس کے دیکھتے ہی جنات جلنا شروع ہو جائیں گے۔ آپ کو کچھ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

شفائے امراض:-

ریاضت کرنے کے بعد اس کا عامل جس مریض کو تین تین بار قصیدہ پڑھ کر تین دن دم کرے اسے انشاء اللہ کلی و فوری شفاء حاصل ہوگی۔ دم کے آخر میں مریض کے ہاتھوں پر دم کریں اور اس سے کہیں کہ وہ اپنے ہاتھ پورے بدن پر پھیر لے۔

(3) تیسری ریاضت:-

جلالی و جمالی پرہیز کے ساتھ وقت اور جگہ مقرر کر کے نوچندی جمعرات سے مقام خلوت میں قصیدہ گیارہ گیارہ بار روزانہ پڑھیں۔ اکتالیس دن کے بعد آپ اس کے عامل ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ خلق خدا میں آپ کا فیض جاری ہوگا۔

قصیدہ بردہ شریف

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

الفصل الاول فی حکم عشق رسول اللہ

پہلی فصل رسول اللہ ﷺ کی محبت کے بیان میں

أَمِنْ بَذَخِرْ جِيْرَانِ بِلَدِي سَلَم

کیا تجھے مسائے یاد آئے دی سلم کے

مَزَجَتْ قَمْعًا جَرِي مِنْ مَقْلَةٍ بِلَم

کہ آنکھ سے بہنے والے آنسو میں تو نے خون بھی ملا دیا

أَمْ هَبَّتِ الرِّيحُ مِنْ بِلْقَاءِ كَاطِمَةَ

یا کاظمہ کی طرف سے ہوا چل پڑی

أَوْ أَوْ مَضَّ الْبَرْقُ فِي الظُّلُمَاءِ مِنْ اِضَم

یا اندھیرے میں اضم کی طرف سے بجلی چمکی ہے

فَمَا لِعَيْنَيْكَ إِنْ قُلْتَ اكْفُفَا هَمَّتَا

سو کیا ہوا تیری آنکھوں کو کہ تو کہتا ہے رک جاؤ تو وہ رو پڑتی ہیں

وَمَا لِقُلُوبِكَ إِنْ قُلْتَ اسْتَغْفِرْ يَهُم

اور کیا ہوا تیرے دل کے کہ تو کہتا ہے مبرا کر تو وہ بے خود ہو جاتا ہے

أَبَحَسَبُ الصَّبِّ أَنَّ الْحُبَّ مُنْجِمٌ

کیا عاشق یہ سمجھتا ہے کہ محبت بچ سکتی ہے؟

مَا بَيْنَ مَنْسَجِمٍ مَنَّهُ وَمُضْطَرِمٍ

جبکہ اس کے آنسو جاری ہوں اور دل بے چین ہو

لَوْ لَا الْهَوَى لَمْ تَرْقُ دَمْعًا عَلَى طَلَلٍ

اگر تجھے عشق نہ ہوتا تو آنسو نہ بہانا کھنڈرات پر

وَلَا أَرَقْتُ لِذِكْرِ الْبَانِ وَالْعَلَمِ

اور نہ بے تاب ہوتا (درخت) بان اور علم کے ذکر سے

لَكَيْفَ تَنْكَرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدْتَ

پس تو کیسے انکار کر سکتا ہے محبت سے۔ جبکہ گواہی دے چکے

بِهِ عَلَىكَ عُذُولُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

اس پر تیرے خلاف دو گواہ: آنسو اور بیماری

وَأَنْتَ الْوَجْدُ خَطِيءٌ غَبَرَتْ وَضْنِي

اور جہالت کر دیا سرشاری کو آنسوؤں اور دہلے پن کی لکیروں (جھریوں) نے

مِثْلَ الْبَهَارِ عَلَى حَدْبِكَ وَالْعَنَمِ

تیرے رخساروں پر زرد اور سرخ پھول کی طرح

نَعَمْ سَرَى طَيْفٌ مِّنْ أَهْوَى قَارِقِي

ہاں مجھے اس کا خیال آیا جس کا میں شائق ہوں تو میں بے تاب ہو گیا

وَالْحُبُّ يَغْتَرِضُ اللَّذَاتِ بِالْأَلَمِ

اور محبت بدل دیتی ہیں لذتوں کو تکلیف سے

يَا لَأَيْمَى فِي الْهَوَى الْعُذْرِي مَعْدِرَةً

مجھے عشق پر ملامت کرنے والے، معاف رکھ

مَيِّ إِلَيْكَ وَلَوْ أَنْصَفْتُ لَمْ تَلَمْ

مجھے اس پر اور اگر تو انصاف کرتا تو ملامت نہ کرتا

عَذْرَتِكَ خَالِي لَا سِرِّي بِمُسْتَجِرٍ

میرا حال تجھ پر آشکارا ہو گیا، میرا راز چھپنے والا نہیں

عَنِ الْوُشَاةِ وَلَا ذَائِي بِمُحْسِمِ

چغل خوروں سے اور نہ میرا مرض (عشق) دور ہونے والا ہے

مَحْضَتِي النَّصِيحَ لَكِنْ لَسْتُ أَسْمَعُهُ

مجھے تو نے پر غلوں نصیحت کی لیکن میں اسے نہیں سنتا

إِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُدَالِ فِي صَمِّ

عاشق ملامت کرنیوالوں کی طرف سے بہرا ہوتا ہے

إِنِّي اتَّهَمْتُ نَصِيحَ الشَّيْبِ فِي عَذْلِي

میں نے بڑھاپے کی نصیحت کو بھی ملامت کے بارے میں متهم کر دیا

وَالشَّيْبُ أَبْعَدُ فِي نَصِيحٍ مِّنَ التَّهْمِ

اور بڑھاپا بہت دور ہے نصیحت کرنے میں تہمت سے

الفصل الثانی فی منع ہوی النفس

دوسری فصل، اپنے آپ کو خواہشات نفسانی سے منع کرنے میں

فَإِنَّ أَمَارَتِي بِالسُّوءِ مَا اتَّعَظْتُ

بے شک میرے برائی کے معاون نفس نے نصیحت نہیں حاصل کی

مِنْ جَهْلِهَا بِتَذِيرِ الشَّيْبِ وَالْهَرَمِ

جہالت کی وجہ سے بڑھاپے اور آخری عمر کی جسمانی ٹوٹ پھوٹ سے

وَلَا أَعْدْتُ مِنَ الْفِعْلِ الْجَمِيلِ قِرْوَى

اور نہ میں حاضر ہوا اچھے عملوں کی میزبانی کے ساتھ

صَيْفِ أَلَمٍ بِرَأْسِي غَيْرَ مُحْتَسِمِ

ایسے مہلک کے لئے جو میرے سر پر آگیا اور اس کی عزت نہ رکھی

لَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ إِنِّي مَا أَوْقَرُهُ

اگر میں جانتا کہ میں اس کی عزت نہ کروں گا

كُفِّتْ سِرًّا بِذَالِي مِنْهُ بِالْكُفِّ

تو میں راز کو چھپاتا جو ظاہر ہو گیا ہے خضاب کے ساتھ

مَنْ لِي بِرِدِّ جِمَاحٍ مِنْ عَوَائِثِهَا

کون ہے ایسا جو رو کے خود سری کو؟ جو (میرے نفس نے) کی

كَمَا يُرَدُّ جِمَاحُ الْخَيْلِ بِاللَّجَمِ

جیسے روکتے ہیں سرکش گھوڑے کو لگام سے

فَلَا تَرُمُ بِالْمَعَاصِي كُسْرَ شَهْوَتِهَا

پس نفس کی خواہشات کو توڑنے کیلئے گناہوں کا قصد نہ کر

إِنَّ الطَّعَامَ بِقَوِيَّ شَهْوَةِ النَّهَمِ

کیونکہ کھانا بھوک کی خواہش کو مزید مضبوط کرتا ہے

وَالنَّفْسُ كَالطِّفْلِ إِنْ تَهْمَلَهُ حَبَّ عَلَى

اور نفس بچے طرح ہے اگر اسے ڈھیل دو گے تو وہ جوان ہوگا

حُبِّ الرِّضَاعِ وَإِنْ تَقَطِّعَهُ بِنَقِطِ

دودھ پینے کی محبت میں اور اگر دودھ چھڑو گے تو چھوڑ دے گا

لَا صِرْفَ هَوَاكَ وَحَاذِرُ أَنْ تُؤَلِّقَ

پس اسے خواہش سے روک اور اسے مغلوب خواہش ہونے سے بچا

إِنَّ الْهَوَى مَاتَوَلَّى بَضْمِ أَوْبَعِمِ

جب خواہشیں غالب ہوتی ہیں تو مار ڈالتی ہیں یا عیب وار کر دیتی ہے

وَرَاعِيهَا وَهِيَ فِي الْأَعْمَالِ سَائِلِمَةٌ

اور اس کی نگہبانی کر اور وہ (نفس) جانور کی طرح ہے

وَأَنْ هِيَ اسْتَحْلَبَتِ السَّرَطَى فَلَا تَسِمِ

اور وہ اگر (خواہش کی) چراگاہ کو لٹکے بجے تو اسے نہ چنے دے

كَمْ حَسَنَتْ لَذَّةُ لِلْمَرَّةِ قَاتِلَةٌ

کئی بار نفس نے لذت کو فائدہ مند جانا حالانکہ وہ انسان کو مارنے والی ہے

مِنْ حَيْثُ لَمْ يَذَرِ أَنَّ السَّمَ لَهَا الدَّسَمُ

نفس نے نہ جانا کہ چکنائی والی چیز میں (اس کے لیے) زہر ہے

وَأَحْشَى الدَّمَالِيسَ مِنْ جُوعٍ وَرَمِنْ شَبَعٍ

اور ڈراس خرابی سے جو بھوک اور سیر ہو کر کھانے سے ملتی ہے

قَرُبَ مَخْمَصَةٍ شَرٌّ مِنَ النَّخَمِ

کیونکہ اکثر پیٹ کا خالی ہونا بُرا ہوتا ہے بدغشی سے

وَأَسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ قَدْ امْتَلَأَتْ

اور زور لگا کر نکال دے ان آنسوؤں کو جو آنکھوں میں بھر گئے ہیں

مِنَ الْمَحَارِمِ وَالزَّمِّ جَمِيعَةَ النَّدَمِ

حرام کی وجہ سے۔ اور آنکھوں کی حرام سے نگہبانی ضروری سمجھو

وَأَخَالِفِ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ وَأَعِصِيهِمَا

اور مخالفت کر نفس اور شیطان کی اور ان دونوں کی نافرمانی کر

وَأَنْ هُمَا مَحْضَاكَ النَّصْحَ قَاتِلَهُمَا

اور اگر وہ دونوں تجھے خالص نصیحت کریں پھر بھی اسے جھوٹ سمجھ

وَلَا تَطْعُ مِنْهُمَا خَصْمًا وَلَا حَكَمًا

ان دونوں کا کہنا نہ مان خواہ وہ فریق ہوں یا منصف

فَأَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ

کیونکہ تو فریق مخالف اور منصف کی چالوں کو خوب جانتا ہے

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ مِنْ قَوْلِي بِمَا عَمَلِي

اللہ معاف فرمائے ایسے قول پر کہ جس پر خود عمل نہ ہو

لَقَدْ نَسِيتُ بِهِ نَسْلًا لِّدِي عَقَمَ

بے شک (یہ ایسے ہے کہ) میں نے ہانچھ کیلئے اولادِ جاہلیت کی ہو

أَمْرُكَ الْخَيْرَ لَكِنْ مَا انْتَعَمْتُ بِهِ

میں نے تجھے بھلائی کا کہا مگر میں نے اس پر خود عمل نہ کیا

وَمَا اسْتَقَمْتُ فَمَا قَوْلِي لَكَ اسْتَقِم

اور جب میں خودی اس پر قائم نہ ہوا تو میرا کہنا تجھے کیا قائم رکھے گا؟

وَلَا تَزَوَّدْتُ قُلَّ الْقَوَاتِ نَافِلَةً

اور موت سے پہلے قوتوں کی صورت میں آخرت کی کوئی تیاری نہیں کی

وَلَمْ أَصَلِّ سِوَى فَرَضٍ وَلَمْ أَصُمْ

اور نہ فرض روزے اور نہ فرض نماز کے سوا کوئی عمل کیا

الفصل الثالث في مدح رسول الله

تیسری فصل رسول اللہ ﷺ کی تعریف میں

ظَلَمْتُ سُنَّةَ مَنْ أَخْبَى الظَّلَامَ إِلَيَّ

میں نے ظلم کیا نبی ﷺ کی سنت پر جو خود اس (مہابت) کیلئے ہر ایک دلوں میں جاگے

أَنِ اشْتَكَيْتُ قَدْ مَاهُ الضَّرُّ مِنْ وَرَمٍ

کہ آپ ﷺ کے قدم مبارک سون کر رہم زدہ ہو گئے

وَحَدُّ مِنْ مَسْحَبٍ أَحْشَاءَ هُ وَطَوْبَى

اور ہاتھ بھوک سے اپنے پیٹ کو اور لینا

تَحْتَ الْحَبَارَةِ كَشَعًا مُتَرَفِّعَ الْأَدَمِ

چتر سے اس حکم مبارک کو جس کی جلد بہت نازک تھی

وَزَاوَدْتُهُ الْجِبَالَ الشَّمَّ مِنْ ذَهَبٍ

اور پہاڑ بنے آپ ﷺ کی آزمائش کے لیے سونے کے

عَنْ نَفْسِهِ فَأَرَاهَا أَيْمًا شَمَمَ

آپ (ﷺ) کے لیے پس اسے کیسا بچہ سمجھا

وَأَكْثَدْتُ زُهْدَهُ فِيهَا ضَرُورَتُهُ

ضرورت ہونے کے باوجود سونے کے پرندوں سے آپ کی بے رغبتی نے یہ بات نکالتی کر دی

إِنَّ الضَّرُورَةَ لَا تَعْدُوا عَلَى الْعِصَمِ

کہ ضرورت کبھی عصمتِ خداوندی سے تجاوز نہیں کر سکتی

وَكَيْفَ تَدْعُوا إِلَى الدُّنْيَا ضَرُورَةُ مَنْ

اور ضرورت کس طرح راغب کرے دنیا کی طرف اسی ہستی کو

لَوْ لَاهُ لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ

کیا اگر وہ ہستی نہ ہوتی تو دنیا اسی پردہ عدم سے وجود میں نہ آتی

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ

محمد ﷺ سرदार ہیں دونوں جہانوں اور دونوں اور انسانوں کے

وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ غَرْبٍ وَمِنْ عَجَمٍ

اور عرب اور غیر عرب کے دونوں گروہوں کے (سرदार ہیں)

نَبِيَّنَا الْأَمِيرُ النَّاهِي فَلَا أَخَدَ

ہمارے نبی نیکی کا حکم کرنے والے اور برائیوں سے روکنے والے ہیں پس نہیں کوئی بھی

أَبْرَفِي قَوْلٍ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمَ

آپ ﷺ سے سچا قول میں نہ (ہوں کی) نفی میں اور نہ (نہی کے) اثبات میں

هُوَ الْحَبِيبُ الَّذِي تُرْجَى شَفَاعَتُهُ

وہی امت کے لیے حبیب ہیں جن سے تمہید ہے ان کی شفاعت کی

لِكُلِّ هَوٍ مِنَ الْأَهْوَالِ مُقْتَحِمٍ

ہر طرح کے لرزا دینے والے مصائب کے وقت

دَعَا إِلَى اللَّهِ قَالُمُسْتَمْسِكُونَ بِهِ
انہوں نے اللہ کی طرف بلایا، پس جس نے انہیں مضبوط پکڑا

مُسْتَمْسِكُونَ بِحَبْلِ غَيْرِ مُنْقِصٍ
اس نے مضبوط رسی پکڑی جو نہ ٹوٹنے والی ہے

فَاقِ التَّيِّبِينَ فِي خَلْقِي وَفِي خُلُقِي

نبیل پر نفیست لے کے اپنی (بہترین) تخلیق اور (بہترین) اخلاق کی جد سے

وَلَمْ يَدَانُوهُ فِي عِلْمٍ وَلَا كَرَمٍ

اور نہ ہی وہ آپ کے علم اور کرم کے قریب پہنچ سکے

وَكُلُّهُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ مُلْتَمِسٍ

اور سب اللہ کے رسول میں سے آپ سے درخواست کرتے ہیں

عُرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ أَوْ رَشْفًا مِّنَ الْقَيْمِ

چلو بھر پانی کا دریا میں سے یا موملا امداد بارش میں سے ایک گھونٹ پانی کا

وَوَاقِفُونَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمْ

لوگ کھڑے ہیں آپ کے لئے اس کے سامنے اپنی حدود میں

مِنْ نُّقْطَةِ الْعِلْمِ أَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحِكْمِ

علم کے ایک نقطہ یا حکمت کی ایک مثال کے لئے

فَهُوَ الَّذِي تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُورَتُهُ

پس یہ وہ ہیں جن پر مکمل ہو گئے کلمات ظاہری اور باطنی

ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيبًا بَارِئُ النَّسَمِ

پھر انہیں منتخب کیا حبیب اپنا۔ جانداروں کو پیدا کرنے والے نے

مَنْزِلَةً عَنْ شَرِّكَ فِي مَحَابِبِهِ

آپ کے لئے اپنی اچھی خوبیوں میں کسی بھی شریک سے پاک ہیں

موسیٰ علیہ السلام

فَجَوَّهَرُ الْحُسْنِ فِيهِ غَيْرُ مُنْقِصٍ

آپ کی ذات اقدس کی خوبیوں کا جو ہر تقسیم نہیں سکتا

دَعَا مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارَى فِي نَبِيِّهِمْ

نصاری نے اپنے نبی کے بارے میں جو دعوے کئے ان کو چھوڑ دو

وَاحْكُمُ بِمَا شِئْتَ مَذْحًا فِيهِ وَاحْتِكِمُ

اور حضور ﷺ کی مدد سرائی میں جو چاہو کہو اور دانائی سے کہو

وَأَنْسُبُ إِلَى ذَاتِهِ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ

آپ ﷺ کی ذات عالی کی طرف جو شرف منسوب کرنا چاہو کرو

وَأَنْسُبُ إِلَى قُدْرِهِ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمٍ

اور آپ کی عالی قدر کی طرف جس عظمت کو چاہو منسوب کرو

فَإِنَّ لِفَضْلِ رَسُولِ اللَّهِ لَيْسَ لَهُ

کیونکہ حضور ﷺ کی فضل و شرف کی کوئی حد ہی نہیں

حَدٌّ لِّغَيْرِهِ عَنْهُ نَاطِقٌ بِقَمِ

جسے کوئی بولنے والا اپنے منہ سے ادا کر سکے

لَوْنَا مَبَتْ قُدْرَةُ آيَاتِهِ عِظَمًا

اگر آپ ﷺ کے معجزات عظمت میں آپ کے مرتبہ کی طرح عظیم ہوتے

أَحْيَى اسْمُهُ جِئْنَ يُدْعَى دَارِسَ الرِّمَمِ

تو آپ کا نام ہی بوسیدہ ہڈیوں کو پکارتے جانے پر زندہ کرونا

لَمْ يَمْتَحِنَا بِمَا تَعَى الْعُقُولُ بِهِ

آپ ﷺ نے ہمیں کسی ایسے امتحان میں نہیں ڈالا جسے عقلیں سمجھ نہ سکتیں

جَوْصًا عَلَيْنَا فَلَمْ تَرْتَبْ وَلَمْ نِهِم

محض ہم پر ہدایت فرماتے ہوئے، سو ہم نے نہ شک کیا اور نہ ہم جھگڑائے حیرت ہوئے

أَعْيَى الْوَرَى فَهُمْ مَعْنَاهُ فَلَيْسَ يُرَى

آپ ﷺ کی حقیقت سمجھنے نے ساری خلقت کو عاجز کر دیا

لِلْقُرْبِ وَالْبَعْدِ فِيهِ غَيْرُ مُنْفَحِمٍ

پس قریب اور دور سے ہر دیکھنے والا حیرت زدہ ہے

كَالْشَّمْسِ تَطْهَرُ لِلْعَيْنَيْنِ مِنْ بَعْدِ

جیسے سورج ظاہر ہوتا آنکھوں کو نور سے چھوٹا لگتا ہے

صَغِيرَةً وَتُكِلُ الطَّرْفَ مِنْ أَمَمٍ

سامنا کرنے سے آنکھوں کو چند صیحا دیتا ہے

وَكَيْفَ يُذْرِكُ فِي الدُّنْيَا حَقِيقَتَهُ

ایسے لوگ آپ کی حقیقت کا دنیا میں کیسے اور اک کر سکتے ہیں

قَوْمٌ يَنَامُ نَسْلُوا عَنْهُ بِالْحُلُمِ

جو آپ کے کھسکیں خیالات اور خوابوں سے مطمئن ہو بیٹھے ہیں

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيهِ اللَّهُ بَشَرٌ

پس حضور ﷺ کے بارے میں علم کی انتہا یہی ہے کہ وہ بیٹھ کر بشر ہیں

وَأَنَّهُ خَيْرٌ خَلْقِ اللَّهِ كُلِّهِمْ

اور بیشک وہ اللہ کی تمام مخلوق میں افضل ترین ہیں

وَكُلُّ أَيْ اتَى الرَّسُلَ الْكَرَامُ بِهَا

اور وہ تمام معجزے جو انبیاء علیہم السلام لائے

فَإِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُورِهِ بِهِمْ

وہ تمام آپ ﷺ کے نور کی وجہ سے انہیں حاصل ہوئے

فَإِنَّهُ شَمْسُ فَضْلِ هُمْ كَوَاكِبُهَا

کیونکہ آپ ﷺ فضیلت کے سورج ہیں اور وہ سب (انبیاء) اس کے ستارے ہیں

يُظْهِرُونَ أَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

جو تاریکیوں میں لوگوں کے لئے اپنی روشنی بکھیرتے ہیں

حَتَّى إِذَا طَلَعَتْ فِي الْكَوْنِ عَمَّ هَذَا

یہاں تک کہ جب طلوع ہوا دنیا میں عام ہو گئی ہدایت

هَذَا الْعَالَمِينَ وَأَحْبَثُ مَسَائِرَ الْأَمَمِ

تمام جہانوں کے لیے۔ اور زندہ کر دیں تمام امتیں

أَكْرَمَ بِخَلْقِي نَبِيٍّ زَانَهُ خُلُقِي

آپ کی صورت مبارکہ کتنی قابلِ تکریم ہے جسے اخلاق فاضلہ نے مزین کر دیا

بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٌ بِالشَّرِّ مُتَّسِمٌ

جو حسن کا مرقع اور دلدادہ مسکراہٹ سے روشن ہے

كَالزَّهْرِ فِي تَرَفٍ وَالذُّرِّ فِي شَرَفٍ

نواکت میں پھول کی طرح اور عظمت میں چاند کی مانند

وَالْبَحْرِ فِي كَرَمٍ وَالذُّهْرِ فِي هِمَمٍ

سلاطت میں سمندر کی طرح اور عالی ہمت میں زمانے کی طرح ہیں

كَأَنَّهُ وَهُوَ قَرْدٌ فِي جَلَالِهِ

جب آپ اکیلے ہوں تب بھی آپ کی جلالت کی وجہ سے یوں لگتا ہے

فِي عَسْكَرٍ جَيْنَ تَلْقَاهُ وَهُوَ حَسَمٌ

جیسے آپ بہت بڑے لشکر کے ساتھ ہیں

كَأَنَّمَا اللَّوْلُو الْمَكْنُونُ فِي صَدَفٍ

یوں لگتا ہے جیسے موتی پوشیدہ ہو سیپ میں

مِنْ مَعْدِنِي مُنْطَوٍّ قِنَةٌ وَمُتَّسِمٌ

آپ کی گفتار اور مسکراہٹ کی دو کانوں سے

لَا طِيبَ يَغْدِلُ تَرْبًا صَمَّ اعْظَمَهُ

دنیا کی کوئی خوشبو اس مٹی کی ہمسری نہیں کر سکتی جو آپ کے جسد اطہر سے لگتی ہے

طَوْنِي لِمُتَشَبِّهِ قِنِّهِ وَمُلْتَبِثِمْ

کیا خوش نصیب ہے وہ شخص جس نے اسے سونگھا اور بوسہ دیا

الفصل الرابع في مولد النبي

چوتھی فصل نبی کریم کی ولادت کے بارے میں

اَبَانَ مَوْلِدُهُ عَنْ طِيبِ غُنْصَرِهِ

آپ کی ولادت مبارکہ پاک بیضت عنبر کے ساتھ ظاہر ہوئی

يَا طِيبَ مَبْتَدَأِ مَنَّهُ وَمُخْتَمِمْ

کیا خوب آپ کی ابتداء اور اختتام ہے

يَوْمَ تَقْرَأُ فِيهِ الْقُرْآنُ اَنَّهُمْ

اس دن اہل قرآن سمجھ گئے کہ انہیں

قَدْ اَلْدَرُوا بِحُلُولِ الْبُؤْسِ وَالْيَقَمِ

تباہی اور خوف کا ڈراوا آگیا ہے

وَبَاتَ اَبُو اَنْ يَكْسُرِي وَهُوَ مُنْصَدِعٌ

اور کسری کے گل میں دھاڑیں پڑ گئیں

كَشَمَلِ اصْحَابُ يَكْسُرِي غَيْرَ مُلْتَبِثِمْ

کسری کے ساتھیوں کی طرح جو ٹکھرنے کے بعد منظم نہ ہو سکے

وَالنَّارُ خَامِدَةٌ الْاَنْفَاسِ مِنْ اَسْفٍ

اور آگ نے افسوس کے مارے بجتے ہوئے سانس لی

عَلَيْهِ وَالنَّهْرُ سَاهِي الْعَيْنِ مِنْ سَدَمِ

اور حیرت کے مارے دریا کے سرچشمے خشک ہو گئے

وَمَاءَ سَاوَةِ اَنْ عَاصَتْ بِخَيْرَتِهَا

بحیرہ سادہ والے پریشان ہو گئے کہ ان کی جھیل کا پانی اتر گیا

وَرَدُّ وَارِدُهَا بِالْعَيْظِ حِينَ طَلَمِي

اور بیا سے لوگ وہاں سے قیظ و غضب میں واپس لوٹے

كَأَنَّ بِالنَّارِ مَا بِالْمَاءِ مِنْ بَلَلٍ

گویا غم کے مارے آگ کو پانی کی تری مل گئی

حُزْنَا وَبِالْمَاءِ مَا بِالنَّارِ مِنْ حَرَمٍ

اور پانی کو افسوس کے مارے آگ کی تپش مل گئی

وَالْحَيْنُ تَهَيُّفُ وَالْاَنَارُ مَسَاطِعُهُ

اور حین ڈھنڈورا پیٹتے تھے اور آپ کریم کے انوار بلند ہوتے تھے

وَالْحَقُّ يَظْهَرُ مِنْ مَعْنَى وَمِنْ كَلِمِ

اور حق ظاہر ہوتا تھا معنی اور کلام سے

عَمُّوْا وَصَمُّوْا فَاَعْلَانُ الْبَشَائِرِ لَمْ

اندھے اور بہرے ہو گئے پس اعلان خوش خبریوں کے نہیں تھے

تَسْمَعُ وَتَدْرِقُ الْاِنْدَارِ لَمْ تَسْمَعِ

اور ڈراوے کی بجلیوں کی چمک نہ دیکھ سکے

مِنْ بَعْدِ مَا اخْبَرَ الْاَقْوَامَ كَاثِبُهُمْ

بعد اس کے کہ قوم کے کاہن نے انہیں بتا دیا تھا

بَانَ دِيْنُهُمُ الْمُعْوَجُ لَمْ يَقُمْ

کہ اب ان کا ٹیڑھا دین قائم نہیں رہ سکے گا

وَبَعْدَ مَا عَابَنُوْا فِي الْاَفْئِ مِنْ شَهْبٍ

اور بعد اس کے کہ انہوں نے افق میں ستاروں کو

مُنْقَضَةٍ وَفَقَّ مَا لِي الْأَرْضِ مِنْ صَنَمٍ

ایسے ہی کرتے دیکھا جیسے ان کے بت (کرنے والے تھے)

حَتَّىٰ عَدَا عَنْ طَرِيقِي الْوَحْيِ مُنْهَزِمٌ

یہاں تک کہ شیطاں وحی کے راستے سے

مِنَ الشَّيَاطِينِ يَقْفُوا إِثْرَ مُنْهَزِمٍ

اوپر نیچے بھاگنے والے

كَانَهُمْ هَرَبًا أَبْطَالُ أَبْرَهَةَ

گویا بھاگنے میں وہ ابرہہ کے سورا تھے

أَوْ عَسْكَرٌ بِالْحَضَىٰ مِنْ رَاحَتِهِ رُمِي

یا اس لشکر کی طرح تھے جسے حضور ﷺ کی پتھریوں سے ٹکڑا دے گئے

نَبَذَ بِهِ بَعْدَ تَسْبِيحٍ بِطَنِيهَا

آپ ﷺ نے تسبیح کے بعد انہیں یوں پھینکا

نَبَذَ الْمُسَبِّحُ مِنْ أَحْشَاءِ مُلْتَقِمٍ

جیسے حضرت یونس کو مچھلی نے اپنی انتڑیوں سے پھینک دیا تھا

الفصل الخامس في ذكر بمن دعوته

پانچویں فصل آپ ﷺ کی دعوت کی برکات کے بیان میں

جَاءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْأَشْجَارُ سَاجِدَةً

آپ ﷺ کے بلانے پر درخت سجدہ کرتے ہوئے آئے

تَمْشِي إِلَىٰ عَلَىٰ سَاقٍ بِلَا قَدَمٍ

جیروں کے بغیر چلنے ان کی طرف تنوں پر چلتے ہوئے

كَانَمَا سَطَرَتْ سَطْرًا وَلَمَّا كَبَبَتْ

گویا انہوں نے کبیر کھینچی اس خوشنویسی کے لئے

فَرُوعُهَا مِنْ بَدِيعِ الْخَطِّ فِي اللَّقَمِ

جوان کی ٹہنیوں نے نہایت باکمال کسی خطی

مِثْلَ الْعَمَامَةِ الَّتِي سَارَ سَائِرَةٌ

باؤل کی اس ٹکڑی کی طرح کہ حضور ﷺ جہاں تشریف لے جاتے

تَقِيهِ حَرَّوْطَيْسٍ لِلْهَجِيرِ حَبِي

وہ آپ کو دوپہر کی گرمی کی شدت سے بچاتی

أَفْسَمْتُ بِالْقَمَرِ الْمُنَشَقِّ إِنَّ لَهٗ

میں قسم کھاتا ہوں وہ ٹکڑے ہونے والے چاند کی بے شک اس کی

مِنْ قَلْبِهِ نِسْبَةٌ مَبْرُورَةٌ الْقَسَمِ

آپ ﷺ کے دل سے وہ نسبت ہے جس کی وجہ سے اس کی قسم پوری ہوتی ہے

وَمَا حَوَى الْغَارُ مِنْ عَجَبٍ وَرَمِ نَكْرَمٍ

اور غار نے خیرہ فضیلت کو آغوش میں لے لیا

وَكُلُّ طَرَفٍ مِنَ الْكُفَّارِ عَنْهُ عَمِي

اور کفار کی ہر آنکھ آپ ﷺ کو دیکھنے سے اندھی ہو گئی

فَالصِّدْقُ فِي الْغَارِ وَالصِّدِّيقُ لَمْ يَرْبَا

بیکر صدق (حضور ﷺ) اور حضرت (ابوبکر) صدیق غار میں تھے مگر انہیں کوئی دیکھ نہ سکا

وَهُمْ يَقُولُونَ مَا بِالْغَارِ مِنْ أَرَمٍ

اور وہ (کافر) کہتے تھے غار میں کوئی بھی نہیں

ظَنُّوا الْحَمَامَ وَظَنُّوا الْعَنْكَبُوتَ عَلَى

گمان کیا کیوتر پر اور گمان کیا مکڑی پر کہ انہوں نے

خَيْرِ الْبَرِيَّةِ لَمْ تَنْسُجْ وَلَمْ تَحْمِ

حضور ﷺ (کی موجودگی میں) جلا نہیں بنا اور نہ کیوتری نے اٹھ سے دیکھے

وَقَائِدُ اللَّهِ أَغْنَتْ عَنْ مَضَاعِفِهِ

اللہ کی حفاظت نے آپ ﷺ کو بے نیاز کر دیا دوسری چکنی

مِنَ الدَّرُوعِ وَعَنْ عَالٍ مِنَ الْأَطْمِ

زرہوں سے اور بلند وہالا ہوئے قلعوں سے

مَا سَا مَنَى الدَّهْرُ حَبِيماً وَاسْتَجَرْتُ بِهِ

جب رنجیدہ کیا مجھے زمانے کے مظالم نے اور میں نے آپ ﷺ کی پناہ چاہی

إِلَّا وَنَلْتُ جَوَاراً مِّنْهُ لَمْ يُضْمَ

تو مجھے ایسی پناہ ملی جسے کوئی توڑ نہ سکا

وَلَا التَّمَسُّتُ غِنَى الدَّارِينَ مِنْ يَدِهِ

اور میں نے جب بھی آپ ﷺ کے دست مبارک سے دونوں جہاں کی دولت مانگی

إِلَّا اسْتَلَمْتُ النَّدَى مِنْ خَيْرِ مُسْتَلَمٍ

تو میں نے صحت کے ترانے بس ذات سے حاصل کئے جو سب سے سے افضل ہستی ہے

لَا تُنْكِرُ الْوَحْيَ مِنْ دُرُوبِهِ إِنَّ لَهُ

نہ انکار کر دہی کا ان کے خواب میں۔ بے شک ان کا

قَلْبًا إِذَا نَامَتِ الْعَيْنَانِ لَمْ يَنَمْ

دل۔ جب سوتی تھیں آنکھیں۔ نہیں سوتا تھا

وَذَاكَ حِينَ بُلُوغٍ مِّنْ نُّبُوَّتِهِ

اور یہ حال نبوت میں عمر بلوغ کو پہنچنے کا تھا

فَلَيْسَ يُنْكَرُ فِيهِ حَالٌ مُّحْتَلَمٍ

ایسے میں تو کسی بالغ کے حال کا بھی انکار نہیں کیا جاتا

تَبَارَكَ اللَّهُ مَا وَحَى بِمُكْتَسَبٍ

اللہ کی ذات برکتوں والی ہے، وحی محنت و یا سخت سے نہیں حاصل ہوتی

وَلَا نَبِيٌّ عَلَى غَيْبٍ بِمَنْتَهُمْ

اور نہ ہی کسی نبی پر غیب کی خبریں بتانے پر (جھوٹ کی) تہمت لگائی گئی ہے

إِنَّمَا الْعُرْلَا يَخْفَى عَلَى أَحَدٍ

آپ ﷺ کی لائی ہوئی چھکدار آیات کسی پر مخفی نہیں

بِدُونِهَا الْعَدْلُ بَيْنَ النَّاسِ لَمْ يَقُمْ

ان کے بغیر لوگوں کے درمیان عدل قائم نہیں کیا جاسکتا

كَمْ أَتَرَأْتُ وَصِيّاً بِاللَّمْسِ رَاحَتُهُ

کتنے مصیبت زدوں کو آپ کی تھیلی نے لمس سے صحت یاب کیا

وَأَطْلَقْتُ أَرْبَا مِّنْ رَبَقَةِ اللَّحْمِ

اور کتنے لوگوں کو گناہوں اور جنات کی زنجیروں سے آزاد کیا

وَأَحْيَيْتُ السَّنَةَ الشَّهْبَاءَ دَعْوَتُهُ

آپ کی دعاء کی برکت سے قحط کا سال خوشحالی میں بدل گیا

حَتَّى حَكَّتْ عُرَّةٌ فِي الْأَعْصَرِ الدُّهُمِ

حتیٰ کہ ہماریک زمانوں میں وہ زمانہ چمکنے لگا

بِعَارِضٍ جَادَ أَوْحَلَّتْ الْبَطَاحُ بِهَا

(آپ کی دعاء سے) بادل یوں برسا کہ آنکی جہ سے تم نے پتھر ملی زمین کو

صَبَاً مِّنَ الْيَمِّ أَوْ سَيْلًا مِّنَ الْعَرَمِ

بارش کا سمندر یا ٹوٹے ہوئے بند کا سیلاب سمجھا

الفصل السادس في ذكر سرف القرآن

چھٹی فصل قرآن کی عظمت میں

دَعْنِي وَوَصِفِي آيَاتِ لَهُ ظَهَرَتْ

مجھے اور میرے اس بیان کو چھوڑ کہ آپ ﷺ کے معجزات یوں نمایاں ہوئے

قصیدہ مجدد شریف
پیشانی میں
نیا سا/ سلیقہ
اچھا ہر قسم
مستند و سادہ
سورۃ النبی

ظُهِرَ نَارِ الْقِرَی لَيْلًا عَلَى عِلْمٍ

جیسے میری کی آگ رات کے وقت پہلے کی پہلی پر روشن ہوتی ہے

فَالْدُرُّ يَزْدَادُ حُسْنًا وَهُوَ مُنْتَظَمٌ

چنانچہ موتی کا حسن اور بڑھ جاتا ہے جب وہ پرویا ہوا ہو

وَلَيْسَ يَنْقُصُ قَدْرًا غَيْرَ مُنْتَظَمٍ

اور جب پرویا ہوا نہ ہو تو اس سے اس کی وقعت کم نہیں ہوتی

فَمَا تَطَاوُلُ أَمَالِ الْمَدِينِ إِلَى

پس تعریف کرنے والے کی آرزوئیں کیوں نہ بڑھیں

مَا فِيهِ مِنْ كَرَمِ الْأَخْلَاقِ وَالشِّيمِ

آپ ﷺ کے کریمانہ اخلاق اور مہارک عادات کے بیان کے لئے

أَبَاتُ حَقِّ مِنَ الرَّحْمَنِ مُحَدَّثَةٌ

یہ خدائے رحمان کی نئی آیات ہیں جو ظاہر ہوئی ہیں

قَدِيمَةٌ صِفَةُ الْمُوصُوفِ بِالْقَدِيمِ

اور قدیم ہیں جس طرح موصوف قدیم ہونے سے متصف ہے

لَمْ تَقْتَرِنُ بِزَمَانٍ وَهِيَ تُخْبِرُنَا

یہ آیات کسی زمانے سے متعلق نہیں مگر بتاتی ہیں

عَنِ الْمَعَادِ وَعَنْ عَادٍ وَعَنْ إِرَمَ

ہمیں آخرت اور قوم عاد اور ارم کے بارے میں

دَامَتْ لَدَيْنَا فَفَالَتْ كُلُّ مُعْجَزَةٍ

یہ ہمیشہ کے لئے ہمارے سامنے ہیں اور ہر نبی کے معجزے پر فائق ہیں

مِنَ النَّبِيِّينَ إِذْ جَاءَتْ وَلَمْ تَدْمُ

کہ ان کے معجزات آئے تو کسی مگر دائمی نہیں تھے

مُحْكَمَاتٌ فَمَا يَتَّعِنُ مِنْ شَبَدٍ

وہ ایسے محکم ہیں کہ کسی دشمن کے لئے شہد کی گنجائش نہیں

لِيَدِي شِقَاقٍ وَلَا يَتَّعِنُ مِنْ حَكَمٍ

اور نہ ہی کسی ثالث کے فیصلے کی منتظر ہیں

مَا حُورِبَتْ قَطُّ إِلَّا عَادَ مِنْ حَوْبٍ

جب بھی ان آیات سے کسی بڑے سے بڑے دشمن نے جنگ کی

أَعْدَى الْأَعَادِي إِلَيْهَا مُلْقَى السَّلَامِ

تو وہ صلح کرتے ہوئے خود ہی ان کی طرف لوٹ آیا

رَدَّتْ بَلَا عَنْهَا دَعْوَى مُعَارِضِهَا

اس کی بلاغت نے اس کے مخالفین کے معارضہ کو رد کیا

رَدَّ الْغَيُورُ يَدَ الْبَجَائِي عَنِ الْحَرَمِ

جیسے کوئی غیرت مند اپنی ہاموں کی طرف بڑھنے والے ہاتھ کو روکتا ہے

لَهَا مَعَانِ شَمُوحُ الْبُحْرِ لَهَا مَدَدٌ

ان (آیات) کے مطالب ایسے ہیں جیسے سمندر کی لہر ایک دوسرے کی مدد کرتی ہیں

وَلَفُوقُ جَوْهَرِهِ لَهَا الْحُسْنُ وَالْقِيمُ

اور بڑھ کر ہوتی ہے اس کی نقادیت حسن اور قیمت میں

فَمَا تَعُدُّ وَلَا تُحْصِي عَجَائِبُهَا

نہیں شمار ہو سکتے اور نہ بیان ہو سکتے ہیں ان کے عجائب

وَلَا تُسَامُ عَلَى الْإِكْتَارِ بِالسَّامِ

اور نہ ہی قیمت زیادہ لگا کر انہیں خریدا جاسکتا ہے

قَرَّتْ بِهَا عَيْنُ قَارِبِهَا فَقُلْتُ لَهْ

اس کے پڑھنے والے کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں پس میں نے اس کے پڑھنے والے سے کہا

لَقَدْ ظَهَرْتُ بِحَبْلِ اللَّهِ فَاغْتَصِمَ

بے شک تو نے پالی ہے اللہ کی رسی پس مضبوطی سے پکڑ لے

إِنْ تَتْلُهَا حِيفَةً مِنْ حَرِّ نَارٍ لَطِي

اگر تو نے ان (آیات) کو تلاوت کیا جہنم کی دہکی آگ کی گرمی کے خوف سے

أَطْفَأَتْ حَرَّ لَطِي مِنْ وَرْدِهَا الشَّيْبِ

بجھادیا تو نے بھڑکتی ہوئی آگ کو ان (آیات) کے پڑھنے سے سرد پانی کی طرح

كَانَهَا الْخَوْضُ تَبَيَّضُ الْوُجُوهُ بِهِ

گویا وہ (آیات) حوض ہیں جس سے چہرے سفید ہو جاتے ہیں

مِنَ الْعَصَاةِ وَقَدْ جَاءَ وَهُوَ كَالْحَمَمِ

گناہوں والے۔ حالانکہ وہ آئے ہوں کوئے کی طرح سیاہ

وَ كَالصِّرَاطِ وَ كَالْمِيزَانِ مَعْدِلَةً

اور وہ (آیات) ہلی سرائی کی طرح اور ترازو کی طرح ہیں انصاف پروری میں

فَالْقِسْطُ مِنْ غَيْرِهَا فِي النَّاسِ لَمْ يَنْفَعِ

پس انصاف ان کے بغیر لوگوں میں قائم نہیں ہو سکتا

لَا تَعْبَيْنُ لِحَسُودٍ رَاحَ يُنْكِرُهَا

نہ حیران ہو حاسد سے اگر وہ انکار کرے ان کا

تَجَاهِلًا وَهُوَ عَيْنُ الْحَافِظِ الْفَهْمِ

جان بوجھ کر۔ حالانکہ وہ بہت ماہر ہے انہیں سمجھنے میں

قَدْ تَنَكَّرُ الْعَيْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَمَدٍ

بعض دفعہ نہیں دیکھ سکتی آنکھ سورج کی روشنی آشوبہ چشم میں

وَيُنْكِرُ الْقَمَّ طَعْمَ الْمَاءِ مِنْ سَقَمٍ

اور انکار کرتا ہے منہ پانی کے ذائقے کا۔ بیماری کی وجہ سے

الفضل السابع في ذكر معراج النبي

ساتویں فصل نبی ﷺ کے معراج کے بارے میں

يَا خَيْرَ مَنْ يَنْقُمُ الْعَافُونَ سَاحَتَهُ

اے سب سے بہتر کہ جس کا ارادہ کرتے ہیں عافیت کے طلب کار

سَعْيًا وَقَوَى مُتَوْنِ الْإِنْبِي الرُّسْمِ

دوڑتے ہوئے اور اونٹوں پر سوار پے در پے

وَمَنْ هُوَ الْآيَةُ الْكُبْرَى لِمُعْتَبِرٍ

اور وہ جو بہت بڑی نشانی ہے غور کرنے والے کے لیے

وَمَنْ هُوَ النِّعْمَةُ الْعُظْمَى لِمُعْتَبِرٍ

اور وہ عظیم نعمت ہے قیمت سمجھنے والے کے لیے

سَرَّيْتُ مِنْ حَرَمٍ لَيْلًا إِلَى حَرَمٍ

آپ ﷺ نے سفر کیا حرم کعبہ سے ایک رات میں بیت المقدس تک

كَمَا سَرَى الْبُدْرُ فِي دَاجٍ مِنَ الظُّلَمِ

جیسے سفر کرتا ہے چودھویں کا چاند اندھیری رات میں

وَبِتَّ تَرْفَى إِلَى أَنْ بَلَغْتَ مَنْزِلَهُ

اور آپ بلندی پر فائز ہوتے گئے یہاں تک کہ پالی منزل

مِنْ قَابِ قَوْسَيْنِ لَمْ تَذَرِكْ وَلَمْ تَرْمِ

قاب قوسین کی جیسے نہ تو کوئی پاسا اور نہ ہی کوئی اس کا قصد کر سکا

وَقَدَّمَكَ جَمِيعُ الْأَنْبِيَاءِ بِهَا

اور آگے کیا آپ ﷺ کو تمام انبیاء علیہم السلام

وَالرُّسُلِ تَقْدِيمَ مَخْدُومٍ عَلَى خَدَمِ

اور رسولوں نے، جیسے آگے کرتے ہیں مخدوم کو خدام پر

وَأَنْتَ تَخْرِقُ السَّيِّئَ الْقَبَاقِ بِهِمْ

اور آپ ﷺ نے شکاف کیا ساتوں آسمانوں میں اس طرح

فِي مَوْكِبٍ كُنْتَ فِيهِ صَاحِبَ الْعِلْمِ

جہاں کے ساتھ جیسے اس میں جہنم والے آپ ﷺ تھے

حَتَّى إِذَا لَمْ تَدْعُ شَاوًا لِمُسْتَبَقِي

یہاں تک کہ جب نہ رہی بلند آواز آگے بڑھنے والی

مِنَ الدُّنْيَا وَلَا مَرَقًا لِمُسْتَبَقِي

قربت میں اور نہ زیادہ رہے میں بلند

خَفِضَتْ كُلُّ مَقَامٍ بِالْإِضَافَةِ إِذْ

پست کیا ہر مقام کو جیسے اضافت سے (خفص دیا جاتا ہے) جب

نُودِيَتْ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْمُفْرَدِ الْعِلْمِ

آپ ﷺ کو اُٹھائے گئے معراج میں۔ مفرد علم (منہی) کی طرح

كَيْمَا : تَقَوُّزٌ بِوَصْلٍ آتَى مُسْتَبَقِي

یہاں تک کہ کامیاب ہوئے دیدار سے جو چھپا ہوا ہے

عَنِ الْعِيُونِ وَسِرَّائِي مُكْتَمِ

آنکھوں سے اور ایسے راز سے جو بہت چھپا ہوا ہے

لَحْزَنَاتٍ كُلِّ فِخَارٍ غَيْرَ مُشْتَرِكِ

پس حاصل کئے ہر طرح کے فخر یہ رہے جن میں کوئی شریک نہیں

وَجُزْءٍ كُلِّ مَقَامٍ غَيْرَ مُزْدَحِمِ

اور گزرے ہر اس مقام سے جہاں سے کسی اور کا گزرنہ ہو سکا

وَجَلَّ بِمَقْدَارِ مَا وَلَّيْتَ مِنْ رُتَبِ

اور جو رہے آپ کو عطا کئے گئے ان کی مقدار بہت زیادہ ہے

وَعَزَّ إِذْرَاكَ مَا أَوْلَيْتَ مِنْ نِعَمِ

اور دشوار ہے سمجھ میں آنا ان نعمتوں کا جو آپ کو عطا کی گئیں

بُشْرَى لَنَا مَعَشَرَ الْإِسْلَامِ إِنَّ لَنَا

خوشخبری ہے ہمارے لیے اے گروہ اسلام داو بے شک ہمیں

مِنَ الْبَعَاثَةِ رُسُلًا غَيْرَ مُنْهَدِمِ

ایسا ستون دیا گیا ہے جو کبھی منہدم نہیں ہوگا

لَمَّا دَعَى اللَّهُ دَاعِيَنَا لِطَاعَتِهِ

جب اللہ نے ہمارے داعی کو ان کی اطاعت کی وجہ سے پکارا

بِأَكْرَمِ الرُّسُلِ كُنَّا أَكْرَمَ الْأُمَمِ

اکرم الرسل کے خطاب سے تو ہم (اس وجہ سے) اکرم الامم بن گئے

الفصل الثامن في ذكر جهاد النبي

آٹھویں فصل نبی ﷺ کے جہاد کے ذکر میں

رَأَيْتُ قُلُوبَ الْعِدَائِي أَلْبَاءَ بَعِيْهِ

دشمنوں کے دل آپ ﷺ کے محبوب ہونے کی خبر سے خوف زدہ ہو گئے

كُنَّا أَجْفَلَتْ غُفْلًا مِّنَ الْغَنَمِ

جیسے خوفزدہ بکری ریوڑ سے بھانگی پھرتی ہے

مَا زَالَ يَلْقَاهُمْ فِي كُلِّ مَعْتَرَكِ

آپ ہمیشہ کفار سے جہاد کرتے رہے ہر معرکہ میں

حَتَّى حَكَمُوا بِالْقَنَاءِ لَحْمًا عَلَى وَضَمِ

یہاں تک کہ کافر نیزوں پر یوں معلوم ہوتے تھے جیسے گوشت لٹکا ہوا ہے

وَدُّوا الْفِرَارَ فَكَادُوا يَنْبِطُونَ بِهِ

بھاگنے کو وہ پسند کرتے تھے پس گھست خوردہ رہ گئے تھے ان پر

أَشْلَاءَ شَالَتْ مَعَ الْعِقْبَانِ وَالرَّحِمِ

جبکہ ان کے جسمانی اعضاء کو عقاب اور پندے اڑا لے گئے

تَمْضَى اللَّيَالِي وَلَا يَذُرُونَ عِدَّتَهَا

گزرتی تھیں راتیں اور کفار نہ جانتے تھے اس کا شمار

مَا لَمْ تَكُنْ مِنْ لَيْلَى الْأَشْهَرِ الْحَرَمِ

جب تک کہ نہ آتیں راتیں محترم مہینوں میں سے

كَأَنَّمَا الدِّينُ ضَيْفٌ حَلَّ مَآخِذَهُمْ

جیسا کہ دین (اسلام) مہمان تھا جو اتران کے مہینوں میں

يَكُلِّي قَرْمٍ إِلَى لَحْمِ الْعِدَى قَرْمٍ

قلم ہر دلوں کے ساتھ جو دشمنوں کے گوشت کے شیعہ غماز مل رہا ہے

يَجُزُّ بَحْرَ خَمِيسٍ فَوْقَ مَسَابِحِهِ

کنچتا ہے دریا لشکروں کا تیز گھوڑوں پر

تَرْمِي بِمَوْجٍ مِنْ الْأَبْطَالِ مُلْتَبِعِمْ

پھینکتا ہے جوش کے ساتھ بہادروں کی تھپڑوں جیسی موجیں

مِنْ كُلِّ مُتَدَبِّ لِّلَّهِ مُحْتَسِبٍ

ان میں سے ہر بہادر اللہ کی طرف اہابت کرنے اور اس سے امید رکھنے والا ہے

يَسْطُورُ بِمُسَاوِلِ الْكُفْرِ مُضْطَلِمٍ

اور وہ دشمن پر جڑ سے اکھڑ دینے والا حملہ کرتا ہے

حَتَّى غَدَتْ مِلَّةُ الْإِسْلَامِ وَهِيَ بِهِمْ

یہاں تک کہ جو ملت اسلام غریب الوطن تھی

مِنْ بَعْدِ غُرْبَتِهَا مَوْصُولَةُ الرَّحِمِ

غریب الوطنی کے بعد ملا دیئے اسے رشتہ دار

مَكْفُولَةٌ أَبَدًا مِنْهُمْ بِخَيْرِ أَبٍ

کفالت ہو گئی ہمیشہ کے لیے ان (دشمنوں) سے اچھے باپ کے ساتھ

وَعَبِيرٌ بَعْلٍ فَلَمْ تَيْتَمْ وَلَمْ تَيْتَمْ

اور اچھے شوہر کے ساتھ۔ پس نہیں ہو گئی یتیم اور نہ ہو گئی بیوہ

هُمْ الْجِبَالُ فَسَلَّ عَنْهُمْ مَصَادِمُهُمْ

وہ پہاڑ تھے پوچھ ان کے بارے میں ان مقاتلت سے جہاں انہوں نے معر کے لڑے

مَاذَا رَأَى مِنْهُمْ فِي كُلِّ مُضْطَلِمٍ

کیا کفار نے دیکھا ان سے ہر اس جگہ جہاں وہ لڑے

فَسَلَّ حُنَيْنًا وَسَلَّ بَدْرًا وَسَلَّ أَحَدًا

پس پوچھ حنین اور پوچھ بدر اور احد پہاڑ سے

فُصُولٌ حَتَفَ لَهُمْ أَذْهَى مِنَ الْوَحْمِ

کہ کافروں کے لئے موت کے موسم وہاں سے زیادہ لرزدہ خیر ہو گئے

الْمُضْطَرِّى الْبَيْضِ حُمْرًا بَعْدَ مَا وَرَدَتْ

وہ دشمنوں کے خون سے تلواریں کو لہو رنگ کر کے نکالتے تھے

مِنْ الْعِدَى كُلِّ مُسَوِّدٍ مِنَ اللَّيْمِ

دشمن کے سیاہ بالوں کو کالے کے بعد

وَالْكَاتِبِينَ بِسُورِ الْخَطِّ مَا تَرَكْتُ

وہ لکھنے والے تھے نیزوں سے نہیں چھوڑا

أَفْلَاهُمْ حَرْفَ جِسْمٍ غَيْرَ مُنْعَجِمٍ

ان کی قلموں (نیزوں) نے کوئی حرف جسم کا بغیر (ضرب کا) نقطہ لگائے

شَاكِي السَّلَاحِ لَهُمْ سِيمَا تُمَيِّزُهُمْ

ان کے سونٹے ہوئے ہتھیار ان کی امتیازی علامت تھے

وَالْوَرْدُ يَمْتَّازُ بِالتَّيْمَا مِنَ السَّلَمِ

اور گلاب کا بخول ممتاز ہوتا ہے اپنی علامت میں بول سے

يُهْدِي إِلَيْكَ رِيَّاحُ النَّصْرِ نَشْرَهُمْ

ہر یہ بھیجتی ہے تیری طرف فتح کی ہوا پھیلتے ہوئے

فَتَحْسِبُ الْوَرْدَ فِي الْأَكْمَامِ كُلِّ غَيْمٍ

پس تو سمجھ لے گلاب کا پھول غلاف میں ہر بہادر کو

كَانَتْهُمْ فِي ظُهُورِ الْخَيْلِ نَبْتُ رَبٍّ

گھوڑے کی پیٹھ پر وہ ایسے لگتے ہیں جیسے آگاہ اور درخت ہو

مِنْ شِدَّةِ الْحَزْمِ لَا مِنْ شِدَّةِ الْحَزْمِ

اپنے مضبوط اور بلند عزم کی وجہ سے نہ اس وجہ سے کہ زمین ان پر ٹگ ہے

طَارَتْ قُلُوبُ الْعِدَى مِنْ بَأْسِهِمْ فَرَقًا

خوف کے مارے دشمنوں کے دل اڑے جا رہے ہیں

فَمَا تَفَرَّقُ بَيْنَ الْبِهِمِ وَالْبِهِمِ

پس تم آدمی اور جانور میں (خوف کی وجہ سے) فرق نہیں کر سکتے

وَمَنْ تَكُنْ بِرَسُولِ اللَّهِ نُصْرَتُهُ

اور جنہیں رسول اللہ ﷺ کی مدد حاصل ہو

إِنْ تَلَقَّهُ الْأَسَدُ فِيْ أَجَامِهَا تَجَمُّ

اگر اسے شیر اپنی کچھار میں ملیں تو اُس کے مارے وہ بھی تابع ہو جائیں

وَلَنْ تَوَلَّى مِنْ وَلِيِّهِ غَيْرَ مُنْتَصِرٍ

اور ہرگز نہیں دیکھے گا تو آپ ﷺ کے دوست کو مدد نہ ملے

بِهِ وَلَا مِنْ عَدُوِّ غَيْرِ مُنْقَصِمٍ

آپ ﷺ کی اور نہ آپ کے دشمن کو کہ کڑے کڑے نہ ہو

اور شاہ العالیین

أَحَلَّ أَمَّتَهُ فِيْ حِرْزِ مِلَّتِهِ

اساری اپنی امت اپنے دین کے قلعے میں

كَالَلَبِثِ حَلٍّ مَعَ الْأَشْبَالِ فِيْ أَجْمِ

جیسے شیر اترتا ہے بچوں کے ساتھ اپنے کچھار میں

كَمْ جَدَلْتُ كَلِمَاتُ اللَّهِ مِنْ جَدَلٍ

پھر مئی میں ذی اللہ کے کلام نے مجھ کو کریموں کو

فِيْهِ وَخَصَّمَ الْبُرْهَانَ مِنْ خَصِمٍ

آپ ﷺ سے اور غالب ہوئیں دلیلیں مددِ مقابل پر

كَفَاكَ بِالْعِلْمِ فِي الْآتَمَةِ مُعْجَزَةٌ

کافی ہے تجھ کو علم بغیر بڑھے کلمے معجزہ کے طور پر

فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالنَّادِيَةِ فِي الْيَوْمِ

دور جاہلیت میں اور بہترین تربیت تیمی میں

الفصل التاسع في طلب مغفرة من الله

تعالى وشفاعة من رسول الله

نویں فصل اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگنے میں

اور رسول اللہ ﷺ کی شفاعت حاصل کرنے میں

خَدَمْتُهُ بِمَدِينِجِ اسْتَقْبَلُ بِهِ

خدمت کی میں نے آپ ﷺ کی تعریف کے ذریعہ تاکہ معاف ہوں اس سے

ذُنُوبَ عَمَرٍ مَطْطَى فِي الشَّعْرِ وَالْخِدَمِ

گناہ جو عمر گزشتہ میں ہوئے (غیر شعروں کے ذریعہ اور دنیا و دین) کی خوشامد میں ہوئے

إِذْ قَلَّدَانِي مَا تُخْشَى عَوَاقِبُهُ

کیونکہ (ان دونوں) نے میری گردن میں ان کے برے انجام کے خوف کا طوق ڈال دیا

مغفرت طلب
تسبیح
سنة
مغفرت طلب

كَانَتْنِي بِهِمَا هَذِي مِنَ النِّعَمِ

گویا کہ میں چو پایا ہوں قربانی کے چو پایوں میں سے

أَخْلَعْتُ عَنِّي الصَّبَا فِي الْحَالَتَيْنِ وَمَا

میں نے بچپن کی گمراہی کی بیروی کی دونوں حالتوں میں

حَصَلْتُ إِلَّا عَلَى الْأَلَامِ وَالنَّدَمِ

مگر گناہ اور عداوت کے سوا مجھے کچھ نہ ملا

فَمَا خَسَارَةٌ نَفْسِي فِي تِجَارَتِهَا

پس افسوس نقصان ہوا میرے نفس کو اس تجارت میں

لَمْ تَشْتَرِ الدِّينَ بِالدُّنْيَا وَلَمْ تَسْمِ

نہ خرید دین کو دنیا کے بدلے اور نہ اس کی قیمت لگائی

وَمَنْ يَبِيعُ أَجَلًا مِّنْهُ بِعَاجِلِهِ

اور جو بیچے دیر سے ملنے والے (ثواب) کو اس جلدی ملنے والی (دنیا) کے بدلے

يَبْنِي لَهُ الْعَيْنُ فِي بَيْعِ وَفِي سَلَمِ

لازماً ظاہر ہوگا اسے دھوکہ موجودہ خرید میں اور آئندہ کی خرید میں

وَأَنْ اِتِّدَكِبَا فَمَا عَهْدِي بِمُنْقِصِ

اور اگر کروں میں گناہ تو نہیں میرا عہد ٹوٹنے والا

مَنْ النَّبِيِّ وَلَا حِلِّي بِمُنْصَرِمِ

نہی اللہ سے اور نہیں میری (عقیدت کی) رسی ٹوٹنے والی

لَإِنْ لِي ذِمَّةٌ مِّنْهُ بِتَسْمِيَتِي

کیونکہ میرے لیے ذمہ لیا ہے آپ ﷺ نے میرے نام کی وجہ سے

مُحَمَّدًا وَهُوَ أَوْ قَى الْخَلْقِ بِالذِّمَمِ

جو کہ محمد ہے اور وہ زیادہ دقت کرنے والے ہیں تمام مخلوق سے وعدوں کو

إِنْ لَمْ يَكُنْ لِي مَعَادِي أَخَذَا بِيَدِي

اگر نہ ہوں وہ میرے مرنے کے بعد تھامنے والے میرا ہاتھ

فَضْلًا وَلَا قُلُّ يَا زَلَّةُ الْقَدَمِ

اپنے فضل سے۔ تو تم کہنا کہ ہائے بد نصیبی قدم پھسل گئے

حَاشَاهُ أَنْ يُحْرَمَ الرَّاجِي مَكَارِمَهُ

ہرگز نہیں ہو سکتا کہ محروم کرے امیدوار کو ان کی بخششیں

أَوْ يَرْجِعَ الْجَارُ مِنْهُ غَيْرَ مُحْتَرَمِ

یا ان سے پناہ مانگنے والے بے توقیر واپس آئے

وَمَنْذُ الزَّمْتِ أَفْكَارِي مَذَالِحَهُ

اور جب سے لازم کیا میں نے اپنی سوچوں پر ان کی تعریف کرنے کو

وَجَدْتُ لِي لِيَخْلَصِي خَيْرَ مُلْتَرَمِ

اسے میں نے اپنی نجات کے لیے بہتر ذمہ دار پایا

وَكُنْ يَقْوَتْ الْغِنَى مِنْهُ يَدَا تَرَبَّتْ

اور خاک آلود ہاتھ آپ ﷺ کی غنا سے بھی محروم نہیں ہوگا

إِنَّ الْحَبَا يُنْبِتُ الْأَزْهَارَ فِي الْأَكَمِ

بے شک الفت اگاتی ہے پھولوں کو ٹیلوں میں

وَلَمْ أَرِدْ زَهْرَةَ الدُّنْيَا الَّتِي انْتَفَلَتْ

اور نہیں میں چاہتا رونق دنیا کی جو کہ چن لی

يَدَا زُهَيْرٍ بِمَا أَتْنِي عَلَى حَرَمِ

زہیر کے ہاتھوں نے حرم کی مدح و توصیف کر کے

الفصل العاشر في ذكر المناجات وعرض الحاجات

دسویں فصل مناجات کے ذکر میں اور حاجات کے پیش کرنے میں

يَا أَكْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِي مَنْ الْوَدَّهِ

اے تمام مخلوق سے زیادہ بزرگ نہیں میرے لیے جس کی پناہ لوں

سِوَاكَ عِنْدَ حُلُولِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

سوائے تجھے عمومی مصیبت کے موقع پر

وَلَنْ يَضِيقَ رَسُولَ اللَّهِ جَاهُكَ بِي

اور ہرگز تنگ نہ ہوگا اے رسول اللہؐ آپ کا مرحبہ میرے لیے

إِذَا الْكَرِيمُ تَجَلَّى بِاسْمِ مُنْتَقِمِ

جب اللہ کریم جب تجلی فرمائیں گے بدلہ دینے والے کے نام کے ساتھ

لَإِنَّ مِنْ جُودِكَ الدُّنْيَا وَحَضْرَتَهَا

پس بیشک آپؐ کی بخشش میں سے ہی دنیا اور آخرت ہے

وَمِنْ عُلُومِكَ عِلْمُ اللُّوحِ وَالْقَلَمِ

اور آپؐ کے علموں میں سے لوح و قلم ہے

يَا نَفْسُ لَا تَقْنَطِي مِنْ زَلَّةٍ عَظُمَتْ

اے نفس! نہ مایوس ہو بڑے گناہوں کی وجہ سے

إِنَّ الْكَبَائِرَ فِي الْغُفْرَانِ كَاللَّمَمِ

کیونکہ بڑے گناہ بخشنے میں چھوٹے ہو جاتے ہیں

لَعَلَّ رَحْمَةً رَبِّي جِئَ بِقِسْمِهَا

شاید کہ رحمت میرے رب کی جب تقسیم ہو

تَأْتِي عَلَى حَسَبِ الْعُصْبَانِ فِي الْقَسَمِ

گناہوں کے حساب سے آئے کہ زیادہ گناہ نگاہوں پر زیادہ رحمت ہو

يَا رَبِّ وَاجْعَلْ رَجَائِي غَيْرَ مُنْعَكِسٍ

اے پروردگار! میری امید کو پورا کرنا اٹا کیے بغیر

قصیدہ
حاضرات
رسول
ص 100
درست و العاقلین
ص 100
درست و العاقلین
ص 100

لَدُنْكَ وَاجْعَلْ حِسَابِي غَيْرَ مُنْخَرِمِ

اپنے سامنے اور میرا حساب پورا کر دینا

وَالْأُفْ بِعَبْدِكَ فِي الدَّارَيْنِ إِنَّ لَكَ

اور عنایت کر اپنے بندے پر دنیا اور آخرت میں کیونکہ اس کا

صَبْرًا مَتَى تَدْعُهُ الْآهْوَالُ يَنْهَزِمِ

مبرا ایسا ہے کہ جب مصیبت آتی ہے تو بھاگ کھڑا ہوتا ہے

وَالَّذِنْ لِسُحْبِ صَلَوةٍ بِكَ ذَائِمَةٍ

اور اجازت دے خود کے بالاول کو کہ ہمیں تیری طرف سے ہمیشہ

عَلَى النَّبِيِّ بِمُنْهَلٍ وَمُنْجِمِ

نہی اللہ پر موملادھار اور روانی سے

وَالْأَلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِينَ لَهُمْ

اور آل پر اور صحابہ کرام پر پھر ان کی اتباع کرنے والوں پر

أَهْلِي النَّفَى وَالنَّفَى وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمِ

جو پرہیزگار ہیں اور بزرگزیادہ ہیں اور نہ دہار اور عزت والے ہیں

ثُمَّ الرِّضَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعَنْ عُمَرَ

پھر راضی ہو حضرت ابو بکرؓ سے اور حضرت عمرؓ سے

وَعَنْ عَلِيٍّ وَعَنْ عُثْمَانَ ذِي الْكُرَمِ

اور حضرت علیؓ سے اور حضرت عثمانؓ سے جو سب عزت والے ہیں

مَا رَتَحَتْ عَذَابَاتِ الْبَانِ رِيحُ صَبَا

جب تک بان کے درختوں کی شاخوں کو با صبا ہلائے

وَأَطْرَبَ الْعَيْسَ حَادِي الْعَيْسِ بِالْيَتَمِ

اور جب تک خوش کرنا ہے ایتوں کو با بختے والا ایتوں کو ایتوں کیساتھ

<https://www.facebook.com/groups/freemilyatbooks>

فَاغْفِرْ لَنَا سِدِّهَا وَاعْفِرْ لِقَارِبِهَا

پس اس قصیدہ کے شاعر اور کے پڑھنے والے کو بخش دے

سَأَلْتُكَ الْخَيْرَ يَا ذَا الْجُودِ وَالْكَرَمِ

میں تجھ سے بھلائی کا سوال کرتا ہوں بہت بخشش اور کرم کرنے والے

تَمَّتْ بِالْخَيْرِ

(۸)

باب

اسلام میں دم جھاڑہ کا جواز اور ثبوت

سابقہ ابواب میں ضمنی طور پر کئی احادیث اس مضمون کی گزر چکی ہیں کہ آنحضور ﷺ نے اور صحابہ کرام نے مختلف امراض یا جادو یا آسیب سے نجات کے لئے خود دم کیا بھی ہے اور دوسروں کے دم کروایا بھی ہے۔

لیکن بعض مخصوص حلقوں کی ذہنی تسکین اور ان کی طمانیت قلبی کے لئے ہم یہ ضرورت محسوس کرتے ہیں کہ ایک باب صرف دم جھاڑے کے جواز اور ثبوت پر تحریر کر دیں تاکہ جو لوگ اس وجہ سے دم جھاڑے کو درست نہیں سمجھتے کہ ان کے خیال میں قرآن پاک انسانی ہدایت کے لئے نازل ہوا ہے۔ یہ دم جھاڑے اور منتر جنت کی کتاب نہیں ہے، ان کی سوچ کو بھی قرآن عزیز کے وسیع تر فوائد و برکات اور اس کے کثیر المنافع و انوار سے روشناس کرایا جاسکے اور جو لوگ اس غلط فہمی میں ہیں کہ خدا نخواستہ دم جھاڑہ کرنا کوئی شرکیہ عمل ہے، انہیں بھی معلوم ہو سکے کہ یہ شرکیہ عمل نہیں بلکہ حضور اقدس ﷺ کی مستقل سنت مبارکہ اور تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا روزمرہ کا معمول تھا۔

نیز جن لوگوں کو دم جھاڑہ کرنا توکل اور اللہ پر یقین کرنے سے متضاد نظر آ رہا ہے اور وہ اس وجہ سے اس سے بچنا چاہتے ہیں ان کی بھی ذہنی و فکری اصلاح ہو جائے کہ وہ خدا نخواستہ صحابہ کرام یا اصحاب المؤمنین سے زیادہ اللہ پر توکل کرنے والے نہیں ہیں کہ

انہوں نے تو دم جھاڑہ کیا بھی اور کروایا بھی! اور یہ لوگ اتنے بڑے متوکلین آگئے ہیں کہ یہ اسے خلاف توکل یا خلاف عقیدہ تو حید سمجھنے لگ گئے ہیں۔

ہم محض ان غلط فہمیوں کے ازالے کے لئے چند احادیث کا ذکر کرنے پر اکتفاء کریں گے جن سے (۱) حضور ﷺ کا خود کو دم کرنا ثابت ہوتا ہے (۲) حضور ﷺ کا دوسروں کو دم جھاڑہ کرنا ثابت ہوتا ہے (۳) حضور ﷺ کا دوسروں سے دم کروانا یا کسی اور کا حضور ﷺ کو دم کرنا ثابت ہوتا ہے (۴) حضور ﷺ کی طرف سے صحابہ کرام کو یہ حکم دینا ثابت ہوتا ہے کہ دم جھاڑہ کرواؤ، (۵) صحابہ کرام کا دم جھاڑہ بلا تکلف کرنا اور کروانا ثابت ہوتا ہے (۶) دم جھاڑہ پر اجرت لینے کا جواز ثابت ہوتا ہے (۷) دم جھاڑے کی پہلے سے اجرت مقرر کرنا ثابت ہوتا ہے (۸) جن لوگوں نے اجرت ملے کر کے دم جھاڑہ کیا ان سے حضور ﷺ کا اپنا حصہ مانگنا ثابت ہوتا ہے (۹) یہ ثابت ہوتا ہے کہ دم جھاڑے کیلئے مختلف قرآنی آیات اور سورتوں کا پڑھنا یا حضور ﷺ سے منقول دعاؤں کا پڑھنا جس طرح جائز ہے اسی طرح ہر ایسے کلام سے دم کرنا جائز ہے جس سے لوگوں کو فائدہ پہنچتا ہو یا تنبیہ اس میں شرک کا شائبہ داخل نہ ہو جائے (۱۰) جس طرح کلام پڑھ کر دم کرنا جائز ہے اسی طرح لکھ کر تعویذ گلے میں ڈالنا بھی جائز ہے۔ اور ہماری کوشش ہوگی کہ زیادہ تر احادیث صرف صحاح ستہ سے براہ راست نقل کریں۔ البتہ ان کی تائید میں چند روایات ان کے علاوہ دیگر مسانید و معاجم یا مصنفات سے بھی ضمنی طور پر ذکر کریں گے۔ هذا والله التوفيق وهو المستعان۔

حضور ﷺ کا دم :-

یہ عنوان ہم نے اپنے طور سے نہیں باندھا بلکہ امام بخاری نے اپنی صحیح میں اس عنوان سے ایک مستقل باب باندھا ہے "بَابُ رُقِيَةِ النَّبِيِّ ﷺ"

(۱) حضرت عبد العزیز فرماتے ہیں کہ میں اور ثابت حضرت انس بن مالک کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرات ثابت نے کہا کہ اے ابو حمزہ! میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ حضرت انس نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں وہ دم نہ کر دوں۔

جو حضور ﷺ کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں! تو حضرت انس نے:

(۱) اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَا شَافِيَ اِلَّا اَنْتَ شِفَاءُ لَا يَغَادِرُ سَقَمًا۔ (صحیح بخاری)

یہ کلمات پڑھ کر ان پر دم کیا۔

(۲) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعَوِّذُ بَعْضَ أَهْلِهِ بِمَسْحِ يَدَيْهِ الْيُمْنَى وَيَقُولُ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْهِبِ الْبَاسَ اَشْفِهِ وَاَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ لَا شِفَاءَ اِلَّا بِغَادِرِ سَقَمًا۔ (صحیح بخاری)

حضرت عائشہ ہی سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ یوں دم فرمایا کرتے تھے کہ:

(۳) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: اَمْسِحِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ بِيَدِكَ الشِّفَاءُ لَا كَاشِفَ لَهُ اِلَّا اَنْتَ۔ (صحیح بخاری)

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ مریض پر یوں دم کیا کرتے تھے: بسم اللہ توبہ ارحنا ارح۔

ف: امام بخاری نے اس حدیث کو مختصر بیان فرمایا ہے۔ دیگر کتب حدیث میں اس کی یہ تفصیل مذکور ہے کہ اگر کسی کو پھوڑا پھنسی وغیرہ کی شکایت ہوتی تو آنحضرت ﷺ پاک مٹی لے کر اپنا لعاب مبارک انگلی پر تھکارتے ہوئے اس لعاب سے مٹی انگلی پر لگاتے

اور پھوڑے کے ارد گرد انگشت مبارک پھیرتے ہوئے ان کلمات مبارک سے دم فرمایا کرتے تھے۔ اس حدیث کے کلمات: تروہ ارضنا اور: ہر یقہ بعضنا اس تفصیل پر خود دلالت بھی کر رہے ہیں۔ اور یہ ہمارا تجربہ ہے اور بارہا کا آزمایا ہوا عمل ہے کہ کسی بھی قسم کے پھوڑے پھنسی پر پاکیزہ مٹی شہادت کی انگلی پر لگا کر اس کے ارد گرد تین تین بار ان مبارک کلمات سے دم کیا جائے تو ان کا نام و نشان ختم ہو جاتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ تین دن دم کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔

دم جھاڑے میں پھونک مارنے کا ثبوت:-

(۵) عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابا سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابا قَهَادَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: اَلرُّوْحُ مِنَ اللّٰهِ وَالْحَلَمُ مِنَ الشَّيْطَانِ۔ فَاِذَا رَاىَ اَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ حِيْنَ يَسْتَقِظُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَيَتَوَدَّدُ مِنْ خَيْرِهَا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ۔ (صحیح بخاری)

حضرت ابو قہادہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ اچھا خواب اللہ کی طرف سے (اکرام) ہوتا ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے (شرارت) ہوتا ہے۔ سو اگر تم میں سے کوئی شخص خواب میں کوئی ناگوار بات دیکھے تو وہ تین بار پھونک مار دیا کرے۔ اس طرح اس خواب کا اسے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

۱: امام بخاری نے یہ حدیث مختصر بیان فرمائی ہے، آگے اس کی تفصیل آرہی ہے۔

(۶) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَوَىٰ إِلَىٰ فِرَاشِهِ نَفَثَ فِي كَفِّهِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَبِالْمُعَوِّذَتَيْنِ جَمِيعًا ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ وَمَا بَلَغَتْ يَدَاهُ مِنْ جَسَدِهِ۔ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَمَّا اشْكَى كَانَ يَأْمُرُنِي أَنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ بِهِ۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ اپنے بستر پر لیٹتے تو آخری تین سورتیں پڑھ کر اپنی دونوں ہتھیلیوں پر دم فرماتے پھر ان ہتھیلیوں کو اپنے چہرہ انور اور جہاں جہاں جسم پر ہاتھ لگائی سکے وہاں تک پھیر دیتے۔ پھر جب آپ بیمار ہوئے تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں ایسے کروں۔

متاثرہ یا مطلوبہ مقام پر ہاتھ پھیرنا:-

سابقہ حدیث مبارک سے اتنا ثابت ہوتا ہے کہ آپ ﷺ آخری تینوں سورتیں پڑھ کر روزانہ سونے سے پہلے اپنے ہاتھوں پر پھونک مار کر رخ اقدس اور پورے بدن پر ہاتھ پھیر لیا کرتے تھے۔ گویا قرآنی سورتوں اور آیات کی برکات جسم تک پہنچانے کیلئے جیسے پھونک مارنا فائدہ مند ہو سکتا ہے، اسی طرح ہاتھ کا پھیرنا بھی فائدہ دیتا ہے۔

اس حدیث کی مزید وضاحت اگلی حدیث میں آرہی ہیں نیز ہاتھ پھیرنے سے متعلق مزید چند احادیث کا ذکر آگے بھی آرہا ہے۔

(۶) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْفُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِ فِي مَرَجِهِ الَّذِي قَبَضَ فِيهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ۔ فَلَمَّا تَقَلَّ كَحْتُ أَتَا نَفَثَ عَلَيْهِ بِهِنَّ فَامْسَحَ بِيَدَيْهِ نَفْسَهُ بِرُجْحَيْهَا۔ فَسَأَلْتُ ابْنَ شِهَابٍ: كَيْفَ كَانَ يَنْفُثُ؟ قَالَ: يَنْفُثُ عَلَىٰ يَدَيْهِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ۔ (صحیح بخاری)

حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ مرض الوفا میں معوذات (سابقہ حدیث کی روشنی اور صلہ جمع کے قریب سے شاید آخری تینوں سورتیں مراد ہیں۔ واللہ اعلم) پڑھ کر پھونک مارا کرتے تھے۔ جب آپ پر مرض کی گرانی بڑھ گئی تو یہ سورتیں پڑھ کر پھونک میں مار دیا کرتی تھی مگر آپ کے جسد اطہر پر ہاتھ خود بخود کریم ﷺ ہی کا پھیرا کرتی تھی کیونکہ اس کی برکت بہت اعلیٰ ہے۔

حضرت معمر فرماتے ہیں کہ میں نے ابن شہاب زہری سے پوچھا کہ آپ ﷺ پھونک کس طرح مارتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ دونوں ہاتھوں پر پھونک مار کر انہیں چہرہ انور پر پھیر لیتے تھے۔

(۷) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْرِدُ بَعْضَهُمْ يَمْسَحُهُ بِيَمِينِهِ: أَذْهَبَ الْبَاسَ رَبُّ النَّاسِ وَأَشْفَى أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءُ لَا يَبْغَادِرُ سَقَمًا۔
(صحیح البخاری)

(۸) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ أَوْ كَانَتْ بِهِ قُرْحَةٌ أَوْ جَرَحٌ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بِأَصْبَعِهِ هَكَذَا: وَوَضَعَ سَفْيَانُ مَبَابِتَهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ رَفَعَهَا: بِسْمِ اللَّهِ تَرَبُّةً أَرْضَنَا بِرَبِّقَةٍ بَعْضُنَا يُشْفَى بِهِ سَقِيمُنَا بِأَذْنِ رَبِّنَا۔ قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: يُشْفَى سَقِيمُنَاوُ قَالَ زُهَيْرٌ: يُشْفَى سَقِيمُنَا۔
(صحیح مسلم)

ف: بچے مختصر طور پر یہ حدیث امام بخاری کی روایت سے گزر چکی ہے۔ یہاں انکی اور مثنیٰ کی وہ وضاحت بھی آگئی ہے جس کا ہم نے وہاں ذکر کیا تھا۔

(۹) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ التَّقْفِيِّ أَنَّهُ شَكَاهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَجَعًا يَجْدُهُ فِي جَسَدِهِ مُنْذُ اسْلَمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَعُ بَدَكَ عَلَى الَّذِي يَأْكُمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ: بِسْمِ اللَّهِ ثَلَاثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ: أَعُوذُ بِاللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ أَحَادِرُ۔ (صحیح مسلم)

ف: دیگر محدثین نے اَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ الخ کے الفاظ سے یہ دعاء ذکر فرمائی ہے اور عام طور پر یہی مقول و معمول ہے۔ حدیث شریف میں جب دو الفاظ اس طرح سے مختلف طرق سے مروی ہوں کہ ایک روایت میں الفاظ زائد اور دوسری میں کم آ رہے ہوں تو محدثین و فقہاء زیادت والی حدیث کو قبول فرما کر تطبیق اور جمع بین الاحادیث پر عمل فرماتے ہیں۔

ہم نے جامع الوظائف میں اس دعا کی برکات و فوائد کے ذاتی مشاہدات کے حوالے اپنے ایک پڑوسی بزرگوار کا واقعہ بھی نقل کیا تھا کہ وہ داڑھ نکلوانے جا رہے تھے۔ عشاء کی نماز سے پہلے ہمارے پاس تشریف لائے کہ داڑھ نکلوانے کے بعد مجھے بہت طویل بلینڈنگ ہوتی ہے۔ میری عشاء کی جماعت چھوٹ جائے گی۔

ہم نے عرض کیا کہ اگر آپ کی تکلیف جاتی رہے تو داڑھ نکلوانے کی آیا پھر بھی ضرورت ہوگی؟ فرمایا پھر تو کوئی ضرورت نہیں۔ ہم نے ان کی داڑھ والی جانب منہ پر ہاتھ رکھ کر یہ دعاء تین بار پڑھ کر دم کیا تو مرحوم طفیل دھامی صاحب فرماتے گئے کہ مجھے یوں لگ رہا ہے جیسے میرے منہ کا یہ حصہ سن ہو گیا ہو۔ درد کا تو نام و نشان باقی نہیں۔

ہم نے عرض کیا کہ عشاء تک دیکھ لیں۔ اگر پھر درد شروع ہوا تو داڑھ نکلوا لیجئے گا۔ لیکن اللہ کا کرم یہ ہوا کہ انہیں عمر بھی پھر داڑھ میں درد نہیں ہوا۔

یہ تو محض ایک مثال ہے۔ مسنون اعمال وادکار سے ہم نے جس مریض کو دم کیا ہے اللہ کے فضل و کرم سے کبھی یہ شکایت نہیں سنی کہ دوبارہ تکلیف ہوئی ہو۔ ضرورت صرف ایمان و یقین کی پختگی کی ہے۔ جس عامل کو اپنے عمل پر یقین نہ ہو کہ اس کا سو فیصد فائدہ ہوگا، اسے عمل ترک کر دینا چاہیے وہ دم جھاڑے سے اپنا اور مریضوں کا وقت اور ایمان دونوں برباد کر رہا ہے۔ اور جس مریض کو دم جھاڑے کی افادیت کا پختہ یقین نہ ہو۔ لوگوں کے کہنے پر آپ پر احسان کرنے اور دم کرانے آ گیا ہو یا دم جھاڑے کی افادیت ”چیک کرنے“ آ گیا ہو، اسے دم کرنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں۔

ایسے آدمی کو یہی مشورہ دیا جائے کہ آپ کو جس طریقہ علاج پر یقین ہے وہی طریقہ علاج اختیار فرمائیے۔ ہم آپ جیسوں کو دم کی تاثیر چیک کرانے کے لئے فارغ نہیں بیٹھے ہوئے۔ ایسے لوگوں کو خود ان کی بے یقینی کی وجہ سے فائدہ نہیں ہوتا اور وہ پھر پروپیگنڈہ کرتے پھرتے ہیں کہ ہم نے تو دم کرا کے بھی دیکھ لیا ہے، ہم نے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں دیکھا۔

دم جھاڑے کا معاوضہ :-

اس قسم کے بے یقین اور ناقدر شناس لوگوں سے تو ضرور معاوضہ لینا چاہئے بلکہ بھرپور معاوضہ لینا چاہئے۔ ایسے لوگوں کو کبھی مفت میں دم نہ کریں۔ عام لوگوں میں زیادہ تر کوشش یہی کریں کہ اللہ کی رضا و خوشنودی کے لئے فی سبیل اللہ اور مفت دم کریں۔ لیکن دو باتیں واضح رہیں: (۱) ایک یہ کہ مفت دم کرنا شرعاً واجب نہیں (۲) اور دوسری یہ کہ دم جھاڑے پر اجرت لینا شرعاً حرام یا مکروہ نہیں! بلکہ آگے انشاء اللہ حدیث شریف کی روشنی میں ہم ثابت کریں گے کہ نہ صرف دم جھاڑے کی اجرت لینا جائز ہے بلکہ مستحب اور امر مستحسن بھی ہے۔ اور صرف مستحسن ہی نہیں بلکہ اسے آنحضرت ﷺ

نے اعلیٰ ترین معاوضہ قرار دیا ہے۔

یہاں ہم ایک حدیث صرف امام بخاری کی روایت سے نقل کریں گے۔ اسے امام بخاری نے کتاب الطب میں متعدد طرق سے کئی بار ذکر فرمایا ہے۔ ان کے علاوہ امام مسلم نے بھی اسے متعدد طرق سے روایت کیا ہے اور صحاح ستہ میں سے اکثر محدثین نے اسے روایت کیا ہے۔ ان سب روایات کو ذکر کرتا ہوں لئے غیر ضروری ہے کہ مقصد و مفہوم تو سبھی کا ایک ہی ہے۔ اس لئے ہم یہاں ان میں سے صرف ایک روایت کا ذکر کرنے پر اکتفاء کریں گے۔

(۱۰) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَهْطًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ انْطَلَقُوا فِي سَفَرٍ سَافَرُوا حَاحَتِي نَزَلُوا بِحَتِي مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّقُوهُمْ فَلَدِعَ سَيِّدُ ذَلِكَ الْحَتِي فَسَعَوْا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَوَاتَبْتُمْ هَؤُلَاءِ الرَّهْطِ الَّذِينَ قَدْ نَزَلُوا بِكُمْ لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونُ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ فَاتَوَهُمْ فَقَالُوا: يَا أَيُّهَا الرَّهْطُ! إِنَّ سَيِّدَ نَالِدِعَ فَسَعَيْنَا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ. فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ شَيْءٌ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: نَعَمْ وَاللَّهِ إِنِّي

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے صحابہ کرام کا ایک گروہ کسی سفر پر جا رہا تھا۔ راستے میں ایک عرب قبیلے کے ہاں ان کا پڑاؤ ہوا تو انہوں نے (عرب دستور کے موافق) اس قبیلے کے لوگوں سے مہمانداری کا تقاضا کیا تو قبیلے والوں نے ان کی مہمان نوازی سے صاف انکار کر دیا۔ خدا کا کرنا یہ ہوا کہ قبیلے کے سردار کو (بچھو وغیرہ کسی زہریلی چیز سے) کُڑس لیا۔ انہوں نے اس کے علاج کے لئے ہر ممکن کوشش کی مگر اسے افادہ نہ ہوا۔ ان میں سے کسی نے کہا کہ جو مسافر لوگ آئے ہیں ان سے پوچھ کر دیکھ لیں؟ شاید ان میں سے کسی کے پاس اس کا کوئی علاج ہو؟ چنانچہ انہوں نے صحابہؓ کے

لَرَأَى الْوَلَكُنَّ وَاللَّهُ قَدًا مُتَضَفًّا كُمْ
 قَلَمٌ تُصَيِّفُونَا فَمَا آتَا بِرَأْيٍ لَكُمْ
 حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا
 فَصَالِحُوهُمْ عَلَى قَطِيعٍ مِّنَ
 النَّعَمِ فَاَنْطَلَقَ فَجَعَلَ يَنْفُلُ
 وَيَقْرَأُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
 فَكَانَتْ نُسْطٌ مِّنْ عِقَالٍ فَاَنْطَلَقَ
 يَمْشِي مَائِهِ قَلْبَةً. قَالَ: فَأَوْفُوهُمْ
 جُعْلَهُمُ الَّذِي صَالِحُوهُمْ عَلَيْهِ
 فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اَقْسِمُوا فَقَالَ
 الَّذِي رَفَى: لَا تَفْعَلُوا حَتَّى نَأْتِيَ
 رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ لَهُ الَّذِي
 كَانَ فَتَنْظَرُ مَا يَأْتِي مُرْنَا. فَقَدِمُوا
 عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرُوا لَهُ
 فَقَالَ: وَمَا يَذْكُرُكَ أَنَّهَا رُقِيَّةٌ؟
 أَصَبْتُمْ اِقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي
 مَعَكُمْ بِسْمِهِمْ. (صحیح بخاری)

پاس آ کر کہا کہ ہمارے سردار کو کسی چیز نے
 ڈس لیا ہے اور ہم نے اس کے علاج کیلئے
 ہر جن کر لیا ہے مگر کوئی بھی کوشش بار آور
 ثابت نہیں ہوئی۔ کیا تم میں سے کسی کے
 پاس کوئی چیز ہے جو ہمارے سردار کو اس
 تکلیف سے نکال سکے؟ تو ایک صحابی
 بولے ہاں! قسم بخدا میں دم جھاڑ
 کرتا ہوں۔ لیکن خدا کی قسم! ہم نے جب
 تم سے مہمانداری کا اتفاق کیا تو تم نے
 انکار دیا، اس لئے میں تب تک دم نہیں
 کروں گا جب تک تم اس کا میرے ساتھ
 معاوضہ طے نہیں کرتے۔ ان لوگوں نے
 بکریوں کے ایک ریوڑ پر بات طے کر لی
 ۔ چنانچہ وہ صحابی ان کے ساتھ سردار کے
 پاس گئے اور سورۃ الفاتحہ پڑھ کر اس پر
 تھکارتے گئے۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ سردار
 بالکل ٹھیک ہو کر چلنے لگ گیا جیسے اسے کسی
 مضبوطی سے کھول دیا گیا ہو اور اسے کوئی
 تکلیف ہوئی ہی نہ ہو۔ حضرت ابو سعید
 فرماتے ہیں۔ کہ قبیلے والوں نے طے شدہ
 بکریوں کا ریوڑ صحابہ کو دے دیا۔ ان
 میں سے کسی نے کہا کہ اسے تقسیم کر لیا
 جائے تو جس صحابی نے جھاڑہ کیا تھا،
 انہوں نے کہا کہ ابھی تقسیم نہ کر دو جب
 تک ہم آنحضرت ﷺ کی خدمت
 میں حاضر ہو کر پورا قصہ ذکر نہ کر دیں۔

چنانچہ واپس پہنچ کر انہوں نے سارا قصہ
 ذکر کیا تو آپ ﷺ نے ان صحابی سے
 پوچھا کہ تمہیں کیسے پتہ چلا کہ سورۃ
 الفاتحہ سے دم جھاڑہ کیا جاتا ہے؟ پھر
 فرمایا کہ تم نے ٹھیک کیا۔ بکریوں کو تقسیم
 کر دو اور اس میں میرا بھی برابر کا حصہ رکھنا۔

ف: اس حدیث مبارک میں بہت سے امور واضح ہوتے اور بہت سے مسائل حل ہوتے
 ہیں ہم چیدہ چیدہ امور کی طرف سرسری اشارہ کرتے ہیں وباللہ التوفیق۔

(۱) حدیث کے سیاق کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر وہ لوگ صحابہ کرام سے بدتمیزی کا
 مظاہرہ نہ کرتے اور عام عرب و ستور کے موافق ان کی مہمانداری کرتے تو شاید وہ صحابی
 دم جھاڑے کا کوئی معاوضہ نہ لیتے۔ کیونکہ معاوضے کی بات طے کرنے سے پہلے انہوں
 نے قبیلے کے لوگوں کو یہ بات بتائی تھی کہ چونکہ تم نے ہمیں مہمان بنانے سے انکار کیا
 ہے اس لئے جب تک تم پہلے معاوضہ طے نہیں کرتے تب تک میں جھاڑہ نہیں کروں گا۔

(۲) یہ الگ بات ہے کہ صحابہ کرام نے ان قبیلے والوں کی بدتمیزی پر انہیں سبق
 سکھانے کے لئے ان سے معاوضہ طے بھی کیا، طلب بھی کیا اور وصول بھی کیا۔ لیکن اس
 کا یہ مطلب نہیں کہ معاوضہ صرف اسی صورت میں لینا جائز ہے جب پہلے کوئی آدمی بد
 تمیزی کا مظاہرہ کرے۔

بلکہ اس حدیث سے معاوضے کا مطلق جواز ثابت ہو رہا ہے کہ جھاڑہ کرنے والا چاہے
 توفی سبیل اللہ کرے اور چاہے تو معاوضہ لے۔ دونوں باتوں کا اسے اختیار ہے۔

چونکہ انہوں نے اسے فی نفسہ جائز اور مطلق طور پر جائز سمجھا اس لئے معاوضہ کی بات
 کی۔ لیکن ابھی اس کے جواز اور عدم جواز کا واضح حکم انہیں معلوم نہ تھا اس لئے ساتھی
 صحابہ نے جب ریوڑ کی تقسیم کی بات کی تو انہوں نے کہا کہ پہلے آنحضرت ﷺ سے اس

کے بارے میں حکم معلوم کر لیں، پھر تقسیم کریں گے۔ (اور اگر اس کا لینا جائز نہ ہو تو اسے بیت المال میں جمع کرائیں گے یا قبیلے والوں کو واپس کریں گے)۔

(۳) معاوضہ فریقین کی رضامندی سے طے شدہ ہونا مستحسن ہے تاکہ فریقین میں سے کوئی ایک بھی کسی قسم کے دباؤ میں نہ رہے۔ غیر معین معاوضہ میں ممکن ہے کہ کسی ایک فریق کے لئے ناگواری یا گرائی کا پہلو نکل آئے۔ اس لئے عامل کو چاہیے کہ جو بھی معاوضہ لینا چاہے وہ پہلے ہٹا دے کہ میں اتنا معاوضہ لوں گا۔

(۴) معاوضہ چونکہ فریقین کی رضامندی سے طے ہوتا ہے اس لئے یہ بحث سرے سے بے کار اور فضول ہے کہ معاوضہ تھوڑا لینا چاہئے یا زیادہ؟ اس حدیث شریف میں قَطِيعٌ مِّنَ الْغَنَمِ (بکریوں کا ریوڑ) کا بطور معاوضہ ذکر کیا گیا ہے۔ آج کے زمانہ (۲۰۱۲) میں اگر ایک بکری کی قیمت کم از کم (۱۵۰۰۰) پندرہ ہزار روپے لگائی جائے اور ریوڑ میں کم از کم چالیس بکریاں مانی جائیں تو بچھو کے ایک ڈنک کے جہازے کا معاوضہ (۶۰۰۰۰۰) چھ لاکھ روپے بنتا ہے۔

اور ملحوظ رہے کہ اس معاوضے کی حضور اقدس ﷺ نے تائید بھی فرمائی ہے اور تصویب بھی! اور کسی بھی روایت میں ایسا کوئی ذکر نہیں آتا کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہو کہ اتنی چھوٹی سی بات پر اتنا بڑا معاوضہ کیوں لیا؟

(۵) دم جہازے کا جب معاوضہ لینا جائز ہے تو اس جائز اجرت کو موڑ کر دھوکہ دہی سے وصول کر کے اپنی حلال آمدن کو حرام نہ کریں۔

یہ ہم اس لئے لکھ رہے ہیں کہ بعض عالمین کو براہ راست لوگوں سے فیس اور معاوضہ کی بات کرنے کی ہمت نہیں ہوتی۔ اس لئے وہ اپنا جائز معاوضہ ہیر پھیر سے وصول کرتے ہیں جو مشکوک آمدن بن جاتا ہے۔

اکثر عالمین مریضوں سے کہتے ہیں کہ اس کام کے لئے آپ ہمیں چار سرخ بکروں کی قیمت دیدیں۔ اتنی مشک، زعفران اور عود وغیرہ کی قیمت دیدیں۔ اور ہمارا ہدیہ

صرف تین سو روپے ہوگا۔ اور لوگ انہیں یہ سب کچھ دے بھی دیتے ہیں۔ جب یہ آدمی آپ کو اتنی رقم دینے کو تیار ہے تو اسے حرام اور دھوکہ دہی کے طریقے سے کیوں لیا جائے؟ کیوں نہ ان سے کہا جائے کہ آپ دو ہزار یا پانچ لاکھ روپے (جتنا کم سے کم یا زیادہ سے زیادہ معاوضہ آپ لینا چاہتے ہیں) دیں تو ہم یہ کام کریں گے!؟

(۶) اس حدیث شریف سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ایک مسلمان اپنے اجتہاد، تجربہ یا حسن ظن سے قرآن کریم کی جس سورت یا آیت سے جس مقصد کے لئے دم کرے، اسلام نہ اسے اس کا حکم کرتا ہے نہ اس سے منع کرتا ہے۔

دم جہازہ ایک تجربی چیز ہے۔ جو چیز فائدہ دیتی ہو وہی پڑھ کر پھونک دی جائے۔ اسلام اس کی اجازت دیتا ہے۔ اور یہ بھی ضروری نہیں کہ دم کئے جانے والا کلام قرآن پاک کی آیت یا سورت پر ہی مشتمل ہو یا حضور اقدس ﷺ سے منقول مسنون دعاء ہی ہو (اسپر مزید گفتگو اور احادیث آگے آئیں گی)۔

اسلام صرف ایک شرط عائد کرتا ہے کہ کسی قسم کا شرکیہ کلام پڑھ کر نہ پھونکا جائے۔ غیر شرکیہ الفاظ کیسے ہی کیوں نہ ہوں، اسلام ان پر کوئی پابندی عائد نہیں کرتا۔

اس حدیث شریف کے آخر میں حضور اقدس ﷺ کا اس صحابی سے یہ پوچھنا کہ تمہیں کیسے پتہ چلا کہ سورۃ الفاتحہ سے جہازہ کیا جاسکتا ہے، اس بات کی واضح دلیل ہے کہ فاتحہ شریف کی دم کرنے کی تعلیم آپ ﷺ نے نہیں دی تھی؟ ہاں انہوں نے دم کیا تو آپ ﷺ نے تصدیق فرمادی کہ اس سے دم کیا جاسکتا ہے؟

اس سے فاتحہ شریف کے ساتھ دم کرنا، قرآن کریم کی کسی بھی آیت سے دم کرنا بلکہ مطلق دم کرنا تینوں امور ثابت ہوتے ہیں۔

بہترین اجرت:-

جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں، امام بخاری نے اس حدیث کو متعدد طرق سے روایت کیا ہے۔ ان میں سے ایک روایت حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کی ہے۔ اس

میں چند الفاظ مختلف ہیں۔ اور اس روایت میں ایک اور بات ثابت ہوئی ہے کہ آپ ﷺ نے نہ صرف دم جھاڑے پر اجرت کی تصدیق و تصویب فرمائی ہے بلکہ یہاں تک ارشاد فرمایا کہ تم لوگ جن چیزوں پر اجرت اور معاوضہ لیتے ہو ان میں قرآن پاک سب سے زیادہ حقدار ہے اس بات کا کہ اس پر معاوضہ لو!!

شروع میں تو حدیث کا معنی و مفہوم وہی ہے جو سابقہ حدیث میں ذکر ہوا ہے۔ اس لئے ہم صرف آخری ٹکڑے کے الفاظ نقل کر کے ان کا ترجمہ آپ کے سامنے رکھیں گے جہاں روایت کے الفاظ پہلی روایت سے مختلف ہیں۔

(۱۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے..... ایک صحابی نے چند بکریوں کے عوض اس پر سورت الفاتحہ پڑھ کر دم کیا جس سے وہ ٹھیک ہو گیا۔ وہ صحابی بکریوں کا ریوڑ لے کر ساتھی صحابہ کرام کے پاس آئے تو انہوں نے ناگواری سے کہا کہ تم نے کتاب اللہ پر اجرت لی ہے؟ حتیٰ کہ یہ لوگ مدینہ منورہ لوگ آئے۔ ساتھی صحابہؓ نے حضور اقدس ﷺ سے شکایت کی کہ اس نے کتاب اللہ پر اجرت لی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم جن چیزوں پر اجرت لیتے ہو ان میں اجرت کی سب سے زیادہ حقدار کتاب اللہ ہے۔

ف: (۸) یہ اس حدیث کا آٹھواں فائدہ ہے کہ ایسے کاموں میں اگر تلاوت کلام اللہ کی وجہ سے یہ بات ذہن میں آئے کہ تلاوت تو عبادت ہے اور عبادت پر اجرت لینا حرام

ہے تو دم جھاڑے میں اگر قرآن کریم پڑھا جائے تو معاوضہ حرام ہوگا؟ تو اس وہم کو آنحضرت ﷺ نے رفع فرمادیا کہ ایسے معاملات میں دوسری چیزوں کے بالتقابل قرآن کا زیادہ حق بنتا ہے کہ اس پر معاوضہ لیا جائے۔

ہاں جہاں صرف ثواب کے لئے پڑھا جاتا ہے وہاں اجرت لینا منع کیا گیا ہے اور اگر کوئی اجرت لے لے تو اس کا اجر ضائع ہو جاتا ہے (جس کی خاطر پڑھا گیا ہے)۔ جیسے تراویح کی نماز میں اگر کوئی شخص قرآن سناتا ہے تو نماز تراویح چونکہ خالص اللہ کی رضا کے لئے پڑھی اور پڑھائی جاتی ہے اس لئے وہاں ممنوع ہوگا کہ قاری کو معاوضہ دیا جائے۔ اسی طرح کسی میت کے ایصالِ ثواب کیلئے جو لوگ تلاوت کرتے ہیں۔ وہ چونکہ دوسرے کو ثواب پہنچانے کیلئے تلاوت کرتے ہیں اور ثواب اسی تلاوت کا ہوتا ہے جو اللہ کے لئے کی جائے معاوضہ اور اجرت کے لئے نہ کی جائے۔ اگر ایصالِ ثواب کے لئے تلاوت کرنے والا اجرت لے گا تو اس کا اپنا اجر (اجرت کی وجہ سے) ضائع ہو جائے گا اور جب اس کے اپنے پے ہی اجر نہ رہا، ثواب نہ رہا تو وہ کسی دوسرے غریب کو کیا ایصال کرے گا۔

اجرت لینے اور نہ لینے کے حوالے سے دونوں قسم کی احادیث کو ان دونوں کے حقیقی مصداق کے تناظر میں دیکھنا چاہئے اور دونوں جگہ آنحضرت ﷺ کی ہدایت کی روشنی میں عمل کرنا چاہئے۔ اور یہ بات ملحوظ رہے کہ جہاں اجرت لی جاتی ہے وہاں سے اجر ختم ہو جاتا ہے اور اگر اجر پانا ہے تو اجرت سے دستبردار ہونا پڑے گا!!

بکریوں کے ریوڑ کے شرط:-

(۱۰) امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں ایک مستقل باب (بابُ الشَّرْطِ فِي الرُّقْعَةِ بِقَطْعِ مَنَ الْغَنَمِ) کے عنوان سے باندھا ہے۔ یعنی: دم جھاڑے میں بکریوں کے ریوڑ کی شرط مقرر کرنے کا باب اور اوپر مذکور حدیث (نمبر ۱۱) اسی باب کے تحت لائے ہیں۔ جبکہ اس سے پہلے اسی حدیث کو حضرت ابو سعید خدریؓ کی روایت سے لائے

ہیں اور جو حدیث ہم نے اس سے پہلے (حدیث نمبر ۱۰) ذکر کی ہے اسے چند دوسری احادیث کے بعد بابُ النِّفْتِ فی الرِّقِیۃ (جہازے میں پھونک مارنے کا باب) کے ذیل میں الگ سے لائے ہیں۔

امام بخاری کا یہ ترجمہ الباب بھی اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ صحابہ کرامؓ اور محدثین کرامؓ کے نزدیک دم جہازے پر اجرت لینا کبھی بھی حرج ممنوعہ نہیں رہا۔

(۱۱) حضرت ابن عباسؓ کی روایت میں حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت سے تھوڑا سا اختلاف یہ سامنے آ رہا ہے کہ پہلی روایت میں یہ تھا کہ جب ایک صحابی نے یہ کہا کہ میں دم جہازہ کرتا ہوں مگر تمہاری بدتہذیبی کی وجہ سے معاوضے کے بغیر تمہارے سردار کو دم نہیں کروں گا تو اس (۱) دیگر صحابہ خاموش رہے اور کسی نے اعتراض نہیں کیا (۲) بلکہ جب وہاں سے چل پڑے تو دوسرے ساتھیوں نے بکریوں کی تقسیم کا سوال اٹھایا اور دم کرنے والے صحابی نے فرمایا کہ نہیں! ابھی تقسیم کرنا ٹھیک نہیں۔ پتہ نہیں یہ ہمارے لئے حلال بھی ہیں یا نہیں؟ اس لئے مدینہ منورہ پہنچ کر حضور اقدسؐ سے پوچھ کر ان کے بارے میں فیصلہ کریں گے (ان کا لینا حلال ہوا تو تقسیم کر لیں گے ورنہ جو آپ ﷺ کا حکم ہوا اس طرح کریں گے)۔

لیکن حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی روایت میں یہ آتا ہے کہ (۱) جو آدمی دم جہازہ جانتا تھا وہ قبیلے کے لوگوں کے ساتھ اکیلا روانہ ہو گیا (۲) مریض کے پاس پہنچ کر اس نے (دوسرے صحابہؓ کی غیر موجودگی میں) بکریوں کی شرط پر جہازہ کرنے کا عندیہ دیا (۳) پھر جب وہ دم کر کے عوضانے کی بکریوں کو ساتھی صحابہ کرامؓ کے پاس لائے تو ان لوگوں نے اس پر اعتراض فرمایا کہ تم نے اللہ کی کتاب پر معاوضہ لیا؟ (۴) مدینہ منورہ پہنچ کر انہوں نے حضور ﷺ کی خدمت میں تقسیم کا مسئلہ نہیں رکھا بلکہ شکایت کی کہ یا رسول اللہ! انہوں نے اللہ کی کتاب پر اجرت لی ہے؟ (۵) ان میں سے کسی صحابی نے تقسیم کا مطالبہ نہیں کیا۔

مقارنہ:-

بظاہر بخاری شریف کی ہی دو احادیث میں کھلا تضاد اور تعارض نظر آ رہا ہے۔ بالخصوص جو لوگ احادیث پر اعتراض کرنے اور ان سے انکار کرنے کے بہانے ڈھونڈنے کے لئے ادھار کھائے بیٹھے ہیں شاید وہ تو اس خوشی سے بظلیں بجانے لگیں کہ دیکھو ایک ہی باب کی دو حدیثوں میں تضاد آ رہا ہے؟

حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ان دونوں روایات میں سرے سے کوئی تضاد نہیں ہے۔ صرف اتنا فرق ہے کہ صحابہ کرامؓ کے ساتھ پیش آنے والے واقعہ کو مختلف لوگوں نے روایت کیا تو بعض نے اس کے ایک پہلو کو اجاگر کیا اور بعض نے دوسرے پہلو کو نمایاں کیا۔ کسی نے ایک بات کو مختصر اور دوسری کو مفصل بیان کیا اور کسی نے دوسری کو مختصر کر دیا اور پہلی کی تفصیل بتلا دی۔

صحابہ کرامؓ کے عمومی مزاج اور حضور اقدس ﷺ سے انہوں نے جس طرح کی تربیت حاصل کی تھی اس کی روشنی میں دوسری (حضرت ابن عباسؓ والی) روایت ان کے جذبات و احساسات اور افکار و خیالات کی زیادہ بہتر عکاسی کر رہی ہے۔ کیونکہ اس روایت میں ایک پہلو کو یوں واضح کیا گیا ہے جس سے ان کا مزاج مترشح ہوتا ہے اور حضرت ابوسعیدؓ کی روایت میں اس پہلو پر گفتگو نہیں ہوتی۔ اور گفتگو نہ ہونے کا دنیا کی کسی زبان میں یہ مفہوم نہیں لیا جاتا ہے کہ متکلم اس کی نفی کر رہا ہے۔ کیونکہ نفی کرنے کے لئے ذکر عدم ضروری ہے۔ یعنی یوں کہنا ضروری ہے کہ ”فلاں بات نہیں ہوئی۔“ اور اس کے بالقابل محض عدم ذکر یعنی کسی بات کا تذکرہ نہ ہونے سے یہ معنی کشید نہیں کیا جاسکتا کہ چونکہ اس کا ذکر نہیں کیا گیا اس لئے وہ بات ہوئی ہی نہیں۔ زیادہ سے زیادہ صرف اتنا کہا جاسکتا ہے کہ فلاں نے اس بات کا تذکرہ نہیں کیا۔

مذکورہ بالا امور کو اچھی طرح ذہن نشین کرنے کے بعد اب دوبارہ دونوں روایات کا نئے سرے سے مطالعہ کیجئے تو احادیث پر اشکال پیدا ہونے کی بجائے انشاء اللہ آنکھوں میں ایک نئی روشنی پیدا ہوگی۔ کہ حضرت ابوسعیدؓ نے صحابہ کرامؓ کے اعتراض کا

تذکرہ نہیں کیا، حضرت ابن عباسؓ نے اس کا ذکر فرمادیا جو صحابہ کرامؓ کے مزاج کے عین مطابق ہے۔

اس ایک حدیث مبارک پر گفتگو بہت طویل ہو گئی ہے۔ لیکن چند پہلوؤں پر روشنی ڈالنا چونکہ بہت ضروری تھا اس لئے کڑوا گھونٹ بھر کر تھوڑی تو صبح کرنا پڑی۔ اب مزید تفصیل میں بڑے بغیر ہم چند مزید احادیث اصل موضوع (دم مجازے کے جواز) پر پیش کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ ہمارے مسلمان بھائی ان ارشادات قدسیہ کی روشنی میں اپنے افکار و رجحانات کی تعمیر و تکمیل کر سکیں۔ **فہا للہ المستعین و عوا لہادی الی سواہ السبیل۔**

کہانت کی اجرت حرام ہے:-

دم مجازہ کرنا لوگوں کو جائز ذریعے سے فائدہ پہنچانے کے زمرے میں آتا ہے، اس لئے اس پر اجرت لینے کو جائز قرار دیا گیا۔ جبکہ نجومی، ماہرین جفر، ماہرین مل، کاہن اور کارڈز کے ذریعے لوگوں کو مستقبل کا حال بتلانے والے چونکہ ایک دھوکے اور فریب کا بازار گرم کئے ہوتے ہیں۔ ان کے علم کی نہ حقیقت میں کوئی اصل ہے نہ ہی شرع اسلامی یا دنیا کا کوئی معقول و مہذب معاشرہ ان علوم پر اعتقاد و یقین رکھتا درست قرار دے سکتا ہے، اس لئے شریعت نے جہاں ان چیزوں کو حرام قرار دیا ہے اور مستقبل کا حال بتلانے والوں کے پاس جانے سے چالیس دن تک کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہ ہونے کی وعید سنائی ہے، وہاں ان لوگوں کی اجرت کو بھی حرام قرار دیا ہے۔ یہاں ہم صرف ایک حدیث شریف کا ذکر کر کے اپنے موقف کو ثابت کرنا چاہیں گے:

(۱۲) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكُلْبِ وَمَهْرِ الْبَيْعِ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ (صحیح بخاری)

حضرت ابو مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے کتے کی قیمت، فاحشہ عورت کی اجرت اور کاہن کی شہرہ ہنی سے منع فرمایا۔

اجرت یا شیرینی:-

عجیب بات ہے کہ اکثر مشرقی اقوام میں عملیات وغیرہ کی اجرت کو اجرت، فیس، معاوضہ یا کوئی اور عنوان دینے کی بجائے ایک مقدس سا نام دے کر اس پر نقد پس کی پاک چار اوڑھادی جاتی ہے تاکہ دینے والا اجرت دے کر بھی ممنون و احسان مند رہے۔ عرب لوگ اسے فیس یا اجرت کی بجائے حُلْوَان کہتے تھے جبکہ فارسی اور اردو میں بعینہ اسی مفہوم میں شہرہ ہنی کہا جاتا ہے۔ اور ہمارے پختون بھائے اسے شیرینی بھی کہتے ہیں اور شکرا نہ بھی!

اس لفظ کی شہرت کا اندازہ یہاں سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس ارشاد گرامی میں تین طرح کی اجرتوں اور معاوضوں سے منع فرمایا اور تینوں کے لئے وہی الفاظ استعمال فرمائے جو عرف عام میں مردج تھے۔ کتے کی اجرت کے لئے ثمن کا لفظ استعمال کیا جسے اردو میں ہم ثمن کم اور قیمت زیادہ استعمال کرتے ہیں جبکہ عربی میں صرف ثمن بولا جاتا ہے۔

اور بدکار عورت کے معاوضے کو اجرت کی بجائے مہر کے نام سے اس لئے ذکر کیا گیا کہ عورت کا اصل معاوضہ تو وہی ہے جو باقاعدہ نکاح کی صورت میں اسے مہر کے طور پر دیا جائے اس لئے آپ ﷺ نے عورت کے لئے دوسرا بازاری قسم کی اجرت کا لفظ استعمال فرمانا مناسب نہ سمجھا۔ نیز مشرکین کے ہاں کرائے کی عورت کے معاوضے کو بھی چونکہ مہر ہی کا نام دے کر اس کی سنگینی کو ذرا کم کرنے کی کوشش کی جاتی تھی، اس لئے بھی آپ ﷺ نے انہی کے عرف کے مطابق مہر البعی کا لفظ استعمال فرمایا۔

اور کاہن چونکہ اپنے معاوضے کو اجرت وغیرہ کے الفاظ سے آلودہ کرنا پسند نہیں کرتے تھے بلکہ انہوں نے اپنے معاوضے کا نام شیرینی (حُلْوَان) رکھا ہوا تھا اور لوگ بھی یہی لفظ استعمال کیا کرتے تھے اس لئے آپ ﷺ نے بھی اجرة الکاهن کی بجائے حلوان کا لفظ استعمال فرمایا۔

حضرت جبریل امین کا جھاڑو :-

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ بیمار ہوئے تو جبریل امین ان الفاظ کے ساتھ آپ ﷺ کو دم کیا کرتے تھے : بسم اللہ بربك الخ

(۱۳) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ إِذَا اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَقَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ يَبْرِيكَ وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ وَشَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ -

(صحیح مسلم)

حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ ایک بار جبریل امین نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر پوچھا کہ اے محمد ﷺ! کیا آپ بیمار ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! تو انہوں نے ان الفاظ سے حضور ﷺ کو دم کیا: بسم اللہ اربك الخ

(۱۴) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَشْتَكَيْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ! قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ أَرْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْعَيْنٍ حَاسِدٍ اللَّهُ يَشْفِيكَ بِسْمِ اللَّهِ أَرْفِيكَ -

(صحیح مسلم)

نظر بد برحق ہے :-

جاود اور دیگر جسمانی امراض و تکالیف کی طرح نظر بد بھی سو فیصد برحق اور زندہ حقیقت ہے۔ اس سلسلہ میں بے شمار احادیث کتب صحاح میں مروی ہیں جو (۱) نظر کے برحق ہونے پر (۲) اس کے بہت زیادہ مؤثر اور نقصان دہ ہونے پر دلالت کرتی ہیں اور (۳) جن میں نظر بد کی ضرر رسائی سے بچنے کیلئے دم جھاڑے کے علاوہ بعض

ہم یہاں اس سوچ کی سختی سے تردید بھی کرتے ہیں اور اس سے قرآن اور اہل اسلام کی برأت کا اعلان بھی کرتے ہیں۔ قرآن مجید میں حضور ﷺ کی جو چار پیغمبرانہ ذمہ داریاں بیان فرمائی گئی ہیں ان میں سے پہلی ذمہ داری ہی تلاوت کلام اللہ ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے - يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَاروہے۔

حضور ﷺ کی سینکڑوں احادیث مختلف آیات یا سورتوں کی تلاوت کے فضائل میں مروی ہیں اور ذخیرہ احادیث ایسے فرمودات نبوی سے بھرا پڑا ہے۔

اسی طرح قرآن حکیم کو شفاء امراض کے لئے تلاوت کرنا صرف حدیث سے نہیں بلکہ خود قرآن پاک سے بھی ثابت ہے۔ احادیث میں تو درجنوں واقعات ایسے ملتے ہیں جن میں حضور ﷺ نے فلاں تکلیف میں فلاں آیات پڑھ کر دم فرمایا اور فلاں مصیبت میں فلاں سورتیں پڑھ کر پھونک ماری۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے :-

وَنَزَّلْنَا مِنَ الْقُرْآنِ مَاءً مَّهِينًا وَرَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ - (نہی اسرائیل) مؤمنین کے لئے سراپا شفاء بھی ہے اور سراپا رحمت بھی!

قرآن عزیز تو خود دعویٰ کر رہا ہے کہ وہ مؤمنین کے لئے سراپا شفاء ہے اب جسے اس میں شفاء نظر نہیں آتی یا جو اسے شفاء کے لئے ضروری یا مفید نہیں سمجھتا وہ خود فیصلہ کر لے کہ وہ کوئی صف میں کھڑا ہونا پسند کرے گا۔ کیونکہ مؤمنین کے لئے تو قرآن بہر حال شفاء و رحمت ہے۔

(۲۹) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِخَيْرِ الدَّوَاءِ الْقُرْآنُ - (مسند ابن ماجہ) حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سب سے بہترین دوا قرآن ہے۔

اس حدیث مبارک میں حضور اقدس ﷺ نہ صرف قرآن سے شفاء طلبی کی اجازت مرحمت فرما رہے ہیں بلکہ دنیا بھر کی تمام دواؤں سے بڑھ کر اسے موجب شفاء

تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً
وَلَا وَلَدًا وَعَشْرَ آيَاتٍ مِّنْ أَوَّلِ
الصَّافَّاتِ وَثَلَاثٍ مِّنْ آخِرِ
الْحَشْرِ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ فَقَامَ
الْأَعْرَابِيُّ قَدْ بَرَّءَ لَيْسَ بِهِ نَاسٌ
(مسن ابن ماجہ)

والی آیت پڑھی ، سورۃ الاعراف کی
ایک آیت (ان ربکم اللہ) سورۃ
المؤمنون کی ایک آیت (ومن بدع)
سورۃ الجن کی ایک آیت (وانہ
تعالیٰ جد) سورۃ الصافات کی پہلی
دس آیات ، سورۃ الحشر کی آخری
تین آیات اور معوذتین پڑھ کر دم کیا۔
آپ کے دم کرتے ہی وہ اعرابی اٹھ
بیٹھا۔ وہ ٹھیک ہو چکا تھا اور اسے کوئی
تکلیف باقی نہ تھی۔

ف: اس ایک روایت میں کسی ایک آیت یا ایک سورۃ کی بجائے متعدد آیات و سور
کا ایک مرض کے لئے آنحضرت ﷺ کا پڑھنا بھی ثابت ہو رہا ہے اور اس مریض کافی
الغور شفاء یاب ہونا بھی ثابت ہو رہا ہے۔
اس روایت میں منقول آیات وہی ہیں جو ہم منزل کے عنوان سے پڑھتے
ہیں۔ دیگر روایات سے چند مزید آیات کا پڑھنا بھی منقول ہے۔ بعض احادیث میں
حضور ﷺ نے متعین کر کے چونتیس (۳۳) آیات کو جنات اور چوروں ڈاکوؤں سے
حفاظت کے لئے اکسیر قرار دیا ہے۔ اور یہ تو ہمارا روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ منزل، آیت
قطب، آیات سحر، آیات شفاء، نعت سلام اور دیگر کئی آیات کو ہم جب پڑھ کر مریض پر دم
کرتے ہیں تو نہ صرف بے شمار فوائد سامنے آتے ہیں بلکہ بسا اوقات فوائد کے ساتھ کئی
عجائب و غرائب بھی مشاہدے میں آتے ہیں۔

پیچھے امام بخاری و مسلم کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت بھی
گزر چکی ہے کہ صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت میں سے ایک صحابی نے ایک قبیلہ کے سردار
کو سورۃ الفاتحہ پڑھ کر دم کیا تو بچھو کا زہر اتر گیا اور ڈھیروں بکریاں اس سے معاوضے

میں لے کر وہ حضرات واپس آئے۔
والہی پر جب حضور ﷺ نے پوچھا تو صحابی (بعض روایات سے پتہ چلتا ہے
کہ یہ صحابی کوئی اور نہیں بلکہ خود حضرت ابوسعید خدریؓ ہی تھے) نے عرض کیا یا رسول اللہ
ﷺ! میں نے اس پر سورۃ الفاتحہ پڑھ کر دم کی تھی۔

آپ نے نہ صرف یہ کہ اس پر کسی تا خوشگواہی کا مظاہرہ نہیں فرمایا بلکہ حیرت
و استعجاب اور پسندیدگی و انبساط سے یہ فرمایا ”تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اس سورۃ سے
جھاڑہ کیا جاسکتا ہے؟“ (ما یدربک انہا رقیۃ؟) یہاں آپ کا استفہام استفہام
تقریری ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ بات تو اپنی جگہ سنے اور درست ہے کہ اس
سورت سے دم جھاڑہ کیا جاسکتا اور وہ پورا پورا فائدہ بھی دیتا ہے۔ سوال تو صرف یہ ہے
کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ امید ہے کہ اس حوالے سے اسی قدر گفتگو کافی ہوگی۔ اور اب
آخر میں ہم تعویذ لکھ کر گلے میں لٹکانے کے حوالے سے ایک حدیث نقل کر کے اس باب
کا اختتام کرنا پسند کریں گے۔
کیا تعویذ لٹکانا حرام ہے:-

پیچھے ہم مفصل بحث کر آئے ہیں کہ آج کل ایک مخصوص ذہن کا طبقہ پہلے کسی
معاملے میں ایک موقف اختیار کرتا ہے، پھر اس کے لئے دلائل تلاشتے اور تراشتے کے
لئے نکل کھڑا ہوتا ہے۔ اور اپنے مزمومہ عقائد و افکار کو ثابت کرنے یا اس مسئلہ سے
ٹکراؤ کرنے کے لئے وہ قرآن و حدیث میں سے جو آیت یا حدیث چھپانا چاہے اسے
چھپانے میں یا جس کا معنی و مفہوم بدل کر پیش کرنا چاہے اس میں توڑ مروڑ اور مرضی کا معنی
پہنچانے سے بھی گریز نہیں کرتا۔

ان لوگوں نے اس زمانے کی احادیث کو سامنے رکھتے ہوئے جب حضور ﷺ نے
تعویذ اور دم جھاڑہ دونوں سے منع فرمایا تھا اور ان احادیث کو سامنے رکھ کر جن میں بتوں
سے منسوب اور شیاطین و جنات سے منسوب پتھروں کو گلے میں لٹکانے یا انگلیوں میں

چھلہ وغیرہ پہننے سے منع فرمایا گیا ہے، ان کو بنیاد بنا کر ایسے تعویذات کو بھی گلے میں لٹکانا حرام قرار دینا شروع ہے جن میں نہ کوئی چیز بتوں (یا کسی بھی غیر اللہ) سے منسوب ہوتی ہے اور نہ ہی شیاطین و جنات کی خوشنودی و استمداد ان میں مقصود ہوتی ہے۔

پڑھنا جائز، لکھنا حرام :-

ان لوگوں کا فلسفہ بہت عجیب ہے۔ وہ ایک آیت کو مریض پر پڑھنا تو جائز مانتے ہیں مگر اس کا لکھ کر گلے میں لٹکانا حرام بلکہ شرک سمجھتے ہیں۔ کوئی ان سے پوچھے کہ جو چیز پڑھتے وقت توحید ہے وہ لکھتے وقت شرک اور جو پڑھتے وقت ایمان ہے وہ لکھتے وقت کفر اور حرام کیسے بن گئی؟

ان سے کوئی یہ بھی پوچھنے والا نہیں کہ آیت الکرسی یا سورۃ الفاتحہ کا گلے میں لٹکانا اسلام اور اس کے عقیدہ کے کون سے حصے سے متصادم ہو جاتا ہے جو فاتحہ کھر میں قرآن پاک میں پڑی ہے وہ تو یقیناً ایمان ہے اور جو فاتحہ لکھ کر گلے میں ڈال دی گئی وہ خالص شرک بن گئی؟

اول تو جن آیات کا پڑھ کر دم کرنا جائز ہے، اگر احادیث میں ان کو لکھنے کا ذکر نہ بھی آتا تو بھی کسی مسلمان کے لئے یہ سمجھنا مشکل نہیں تھا کہ جس کا پڑھنا صحیح ہے، اس کا لکھنا بھی صحیح ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ حضور ﷺ کے دور میں چونکہ کتابت اور لکھنے پڑھنے کا رواج بہت کم اور ناپید تھا اس لئے اس زمانے میں اگر ایک بھی مثال نہ ملتی تو بات سمجھ میں آتی ہے۔ اور پھر اس دور میں لکھنے کے لئے آج کل کی طرح کاغذ متعارف ہی نہیں ہوا تھا، بلکہ چمڑوں، ہڈیوں، پتھروں، ٹھیکریوں وغیرہ پر لکھ کر ضرورت پوری کی جاتی تھی۔ اس لئے اگر اس دور میں صرف زبانی دم جھاڑے کا تذکرہ ہوتا اور ایک روایت میں بھی لکھ کر دیئے کا تذکرہ نہ ملتا تب بھی ”جو آدمی اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے وہ ضرور پہنچائے“ والی حدیثِ رضت کی روشنی میں ہر مسلمان یہ استدلال کر سکتا تھا کہ جب اس سے فائدہ ہوتا ہے (اور اس میں شرع اسلامی سے تصادم بھی کوئی

نہیں) تو لکھنے میں بالکل کوئی حرج نہیں۔

لیکن ایسے لوگوں کا منہ بند کرنے اور اہل ایمان کی ذہنی و قلبی تسکین کے لئے یہاں ہم حضور ﷺ کے مشہور اور قابل ترین صحابی حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کی حدیث نقل کرتے ہیں۔

(۳۲) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا فَرَّغَ أَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمْزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَخْضُرُونَ، فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ. فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يُلْقِيهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهِ وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِي صَلَاتِهِ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِي عُنُقِهِ

حضرت عمرو بن شعیب اپنے دادا جان سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی آدمی خواب میں ڈر جائے تو: اعوذ بکلمات اللہ الخ پڑھ لیا کرے، اسے اس خواب کی وجہ سے کوئی ضرر نہیں پہنچے گا۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ اپنے بالغ بچوں کو تو اس دعاء کی تلقین و تعلیم کیا کرتے تھے لیکن چھوٹے بچوں کے لئے یہ دعاء لکھ کر ان کے گلے میں ڈال دیا کرتے تھے۔

(جامع الترمذی)

ف: حضرت عبداللہ بن عمروؓ کا شمار چوٹی کے فقہاء میں ہوتا ہے۔ نیز آپ کثیر الروایت صحابہؓ میں بھی شمار ہوتے ہیں۔ عبداللہ نام کی چار شخصیات نے صحابہ کرامؓ میں خصوصی و امتیازی مقام اور علمی شہرت حاصل کی ہے۔ انہیں عبادلہ اربعہ کہا جاتا ہے۔ (حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عمرو)۔

ان حضرات کی شہرت کا عالم یہ ہے کہ اگر صرف ابن عباسؓ کہا جائے

تو اگرچہ اس کا لفظی مطلب یہی ہے کہ حضرت عباس کا بیٹا۔ مگر حدیث و تاریخ میں جہاں کہیں ابن عباس آئے گا وہاں صرف اور صرف حضرت عبداللہ بن عباس مراد ہوں گے۔ حضرت عباس کا کوئی دوسرا بیٹا سرے سے مراد نہیں ہوگا۔ یہی حال حضرت ابن عمر، ابن مسعود اور ابن عمرو کا بھی ہے۔

اسنے جلیل القدر صحابی تو بے تکلف اس دعاء کو لکھ کر بچوں کے گلے میں ڈال رہے ہیں جس کو پڑھنے کی حضور ﷺ نے تعلیم دی ہے۔ لیکن آج کل کے نام نہاد توحیدی حضرات کی توحید کے شیوہ نازک پر بال آنے لگ جاتا ہے۔

بچوں کے لئے لکھا گیا۔

ہو سکتا ہے کہ کوئی یہ اعتراض کرے کہ زیادہ سے زیادہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام انہوں نے چھوٹے بچوں کے لئے کیا۔ بڑے بچوں کو خود یہ دعاء سکھا دیا کرتے تھے۔

اس سے بڑوں کو تعویذ لکھ کر دینا کہاں سے ثابت ہو گیا۔ اور آپ لوگ تو بڑوں کو تعویذ لکھ کر دیتے ہیں؟!

تو گزارش یہ ہے کہ اصل بات صرف اس کا ثبوت ہے کہ صحابہ کرامؓ نے نزدیک یہ کوئی شیع یا قابل نظرین کام نہیں تھا۔ ضرورت پڑنے پر ایک جلیل القدر صحابیؓ نے اسے لکھا بھی اور دیگر کسی صحابی سے اس پر تکبر و اعتراض بھی مروی نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب ایک چیز ثابت ہوگئی تو اب یہ نہیں دیکھا جائے گا کہ وہ چیز بچوں میں ثابت ہوئی ہے تو بڑوں میں اس کا استعمال حرام رہے گا۔

اس لئے کہ حلال و حرام کے شرعی پیمانے بڑوں اور چھوٹوں کے لئے یکساں ہیں۔ کیا اسلام میں بڑوں کا بتوں کے آگے سجدہ کرنا حرام ہے اور بچوں کے لئے جائز ہے؟ یا اسلام بڑوں کے لئے شراب کو حرام اور بچوں کے لئے جائز قرار دیتا ہے؟

تیسری بات یہ کہ بالغ اور نابالغ بچوں میں حضرت عبداللہ بن عمرو نے جو فرق منکھوٹ رکھا وہ یہی تھا کہ بڑے خود پڑھ سکتے تھے اور چھوٹے بچے چونکہ خود نہیں پڑھ سکتے تھے اس لئے حضرت عبداللہ نے وہی دعاء لکھ کر ان کے گلے میں لٹکا دی۔

اس سے یہ بات تو قطعی طور پر ثابت ہوگئی کہ جس طرح کسی دعاء کا پڑھنا مفید ہے اس کا لکھ کر گلے میں لٹکانا بھی اسی طرح مفید ہے۔ اور یہ بات بھی سو فیصد قطعیت کے ساتھ ثابت ہوگئی کہ جو دعاء پڑھنا جائز ہے اسے لکھ کر گلے میں لٹکانا بھی سو فیصد جائز ہے۔

اور جہاں تک بچوں اور بڑوں میں سکھانے اور گلے میں تعویذ پہنانے کا تعلق ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اس زمانے میں عرب بچوں کے سوا ایسا کوئی شخص نہیں ملتا جو پڑھ سکتا نہ ہو یا پڑھنا چاہتا نہ ہو۔ جبکہ آج کل کے غمی ماحول میں اول تو عربی دعاؤں اور آیات قرآنی کی تلاوت کرنے یا کر سکنے والے ہی آئے میں نمک کے پیرا بڑ ہیں۔ اور جو لوگ پڑھ سکتے ہیں ان کی بھی غالب اکثریت یہی چاہتی ہے کہ اسے خود کچھ نہ پڑھنا پڑے۔ خواہ اس کی وجہ دینی رہقان کی کمی ہو، محض سستی اور تساہل ہو یا دنیاوی مشاغل کا بوجھ ہو، ان اسباب کی وجہ سے اگر ایسے لوگوں کو (جو پڑھ سکتے نہیں یا پڑھنے میں پس و پیش کرتے ہیں) اگر تعویذ لکھ کر دید یا جائے تو حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کی اس حدیث کو سامنے رکھنے کے بعد اس پر اعتراض کی کیا گنجائش رہ جاتی ہے۔ ان چند سرسری گزارشات پر اس باب کو ختم کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی، اپنے رسول ﷺ اور ان کے صحابہ کرام کی اطاعت و اتباع نصیب فرمائیں اور ہر اس کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائیں جو امت مسلمہ کے لئے فائدہ مند اور اللہ کی خوشنودی و رضوان کا موجب ہو۔ آمین۔

وصلی اللہ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ والتابعین
لہم باحسان الی یوم الدین۔ والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم
الصالحات!

باب (۹)

عملیات میں افراط و تفریط اور اعتدال

جس طرح جادو اور جنات کے بارے میں افراط و تفریط کی دو انتہائی سوچیں ہمارے یہاں کارفرما ہیں۔ ایک طبقہ جادو کو سرے سے تسلیم نہیں کرتا اور دوسرا بات بات پر جادو کا شور مچاتا پھرتا ہے۔ ایک طبقہ جنات کا وجود ہی نہیں مانتا جبکہ دوسرا طبقہ اپنے سائے کو بھی جنات کا سایہ سمجھ کر ڈرتا اور بد کرتا پھرتا ہے۔ اسی طرح روحانی عملیات میں بھی ہمارے یہاں افراط اور تفریط کی دو انتہا پسند سوچیں معاشرے میں جڑ پکڑ چکی ہیں اور ضرورت ہے کہ ایسی انتہاء پسندی سے بچتے ہوئے اعتدال کا دامن تھاما جائے۔

ہمارے ہاں روحانیات کے نام پر ایک طبقہ غیر اللہ سے مدد مانگنے اور اللہ کا درجہ چھوڑ کر سیکڑوں دھلیزوں پر امت مسلمہ کی جبینیں جھکانے کو نہ صرف جائز اور معمولی بات سمجھتا ہے بلکہ اسے اس طبقہ نے عین دین بنا ڈالا ہے۔ ظاہر ہے کہ اللہ کا درجہ چھوڑ کر ایمان کہاں باقی رہا اور غیر اللہ کے در پر سر جھکانے اور ماتھا ٹکینے کے بعد تو حید کہاں باقی رہی؟ اور دوسرا طبقہ دوسری انتہاء کی دم پکڑ کر یوں کھڑا ہے کہ اسے ہر بات میں کفر، ہر بات میں شرک نظر آتا ہے۔ کوئی دعاء پڑھ کر پھونگی تو جائز، لکھ کر گلے میں ڈالی تو شرک! آنے والے سے اس کے نام کے ساتھ اس کی والدہ کا نام پوچھ لیا تو کفر!

ہم یہاں عوام الناس کو بھی اور عالمین کو بھی متنبہ کرنا چاہتے ہیں کہ ایسی انتہاء پسند سوچوں میں مبتلا ہو کر اسلام کو گدلا نہ کریں۔ اسلام صرف وہ ہے جو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوا ہے۔ وہ اتنا وسیع المشرب بھی نہیں کہ اللہ کے ساتھ ساتھ غیر اللہ کی پوجا، غیر اللہ کی غزوہ نیاز، غیر اللہ کا خوف، غیر اللہ سے امیدیں بھی باندھی جائیں اور اس کے آئینے کو نہیں نہ پہنچے۔ اور اتنا تنگ نظر اور گھٹن کا مارا بھی نہیں کہ غیر اللہ کا تصور آپ کے ذہن کے کسی دور کے گوشے میں بھی جلوہ گر نہ ہو اور وہ آپ کو مشرک بتلاتا پھرے۔

سیدھی سی بات یہ ہے کہ اللہ کے ماسوا کو جب بھی کسی نے مدد کے لئے پکارا اس نے شرک کا ارتکاب کیا، خواہ کسی کو بھی پکارا ہو۔ اور جس نے غیر اللہ کو نہیں پکارا اسے زیروستی شرک کی بھی میں جھونکنا بہتان تراشی ہے، توحید پرستی نہیں ہے۔

افراط کی مثال

پاکستان میں روحانیت کے حوالے سے چھپنے والی زیادہ تر کتب افراط کا شکار ہیں۔ ان میں ایسے کلمات آتے ہیں جن کی ادائیگی کے بعد ایمان کی بقاء مشکوک ہو کے رو جاتی ہے۔ اس لئے ان سے مکمل اجتناب ضروری ہے، ہم یہاں ایک کتاب کا حوالہ افراط کے حوالے سے اور ایک کا تفریط کے حوالے سے دے کر بات کو ذرا واضح کرنا چاہیں گے۔

ایک کتاب عملیات کے شعبے میں بہت مشہور ہے جو ایک مخصوص طبقہ فکر کی ترجمان بھی ہے اور اپنے طبقہ میں بے حد مقبول بھی ہے۔

(۱) اس کتاب کا آغاز جس دعاء سے ہوتا ہے اس کی تعریف میں مؤلف نے زمین و آسمان کے قلابے ملائے ہیں۔ حتیٰ کہ ان کے بقول جو آدمی اس دعاء کا عامل بن جائے اسے دوسرے کسی عمل کی ضرورت و حاجت ہی نہیں رہتی۔

اس دعاء کا آغاز ہی فرشتوں سے مدد مانگنے سے ہو رہا ہے۔

بِمَا مَلَائِكَةُ كُلِّكُمْ بِأَمْرِ اللَّهِ أَنْ تَعِيشُونِي وَتَعِيشُونِي وَأَنْ تَعْمَدُونِي
فِي مُرَادِي وَمَقْصُودِي.....

یہ الگ بات ہے کہ اس چھوٹے سے جملے میں عربی نحو اور لغت کی کم از کم چار بڑی غلطیاں موجود ہیں۔ (۱) اَنْ تَعِيشُونِي سے پہلے فعل کا آنا ضروری ہے۔ یہاں پہلے کوئی فعل موجود نہیں (۲) تَعِيشُونِي کی قاء پر پیش ہونی چاہئے کیونکہ یہ افعال کے باب سے استعمال ہوتا ہے۔ مصنف نے زیرِ ذال ہے۔ اور اسے مجرد کا باب بنایا ہے۔ (۳) اگر مجرد کے باب سے آئے تو یہ اجوف واوی کا فعل ہے اسے تَعْمَدُونِي ہونا چاہئے۔ (۴) تیسرا جملہ بھی اَنْ تَعْمَدُونِي ہونا چاہئے۔ یہ بھی بابِ افعال سے ہے۔ افعال سے آئے گا تو اس کے معنی اعداد کے نہیں گے۔ مگر مصنف نے قاء پر زیر اور میم پر پیشی ڈال کر اسے بھی مجرد کا باب بنایا ہے۔ اس صورت میں اس کے معنی مدد کرنے کے نہیں بلکہ کھینچنے کے بنتے ہیں جو یہاں سرے سے مقصود نہیں! (۲) آگے فرشتوں سے یہ استدعا کی جارہی ہے کہ:-

وَاحْفَظُوا إِلَيَّ مَالِي وَأَهْلِي وَوَلَدِي.....
کہاں قرآن حکیم کی تعلیمات کہ زمین و آسمان کی ہر چیز کی حفاظت اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَافِظًا اور کہاں فرشتوں سے اپنی جان، مال، آل و اولاد کی حفاظت کی بھیک مانگی جارہی ہے۔ آگے پانچ چھ قسم کی مزید دعائیں بھی ہیں اور ہر دعاء اللہ سے نہیں بلکہ فرشتوں سے مانگی جارہی ہے!
جس کتاب کی تعلیمات کا آغاز اللہ کا در چھوڑ کر فرشتوں سے مدد مانگنے سے ہو رہا

ہو اس کی تعلیمات اہل اسلام کو کس طرف لے جائیں گی؟
(۳) آغاز فرشتوں سے ہوا تو آگے بابوں کے باب موکلات کو پکارنے اور ان سے مدد مانگنے کے باندھنے شروع ہو گئے۔ چنانچہ صفحہ (۲۳۳) پر حروف کے موکلات کو پکارنے کا سلیقہ سکھایا ہے جس کا:

أَجِبْ يَا اسْرَ الْفِيلِ بِحَقِّ الْف
أَجِبْ يَا لَوْ خَائِلِ بِحَقِّ عَيْنِ

(۳) اس سے بھی انکا قدم اٹھاتے ہوئے صفحہ (۲۳۵) پر موکلات حروف کو یوں پکارتے ہیں:
أَجِبْ يَا اسْرَ الْفِيلِ بِحَقِّ الْفِ الْأَلِفِ أَسْئَلُكَ بِحَقِّ الْفِ الْأَلِفِ -
أَجِبْ يَا لَوْ خَائِلِ بِحَقِّ يَاءِ الْيَاءِ أَسْئَلُكَ بِحَقِّ يَاءِ الْيَاءِ -
ہم نے صرف پہلے اور آخری حرف کی مثالیں دے کر دونوں طریقوں کی ترتیب آپ کے سامنے رکھی ہے۔

دوسرے طریقے میں الف الف الالف ، باء الباء ، قاء التاء کی ہمیں سمجھ نہیں آئی کہ الف ، باء ، قاء تو عربی کے حروف تہجی ہیں۔ یہ الف الالف اور باء الباء وغیرہ کیا ہیں؟ یہ عقیدہ شاید علامہ زبختری اور امام سیبویہ بھی حل نہ کر سکیں۔ مگر جاہل لوگوں پر اس کا خاصا رعب پڑ جاتا ہے کہ الف باء کا وظیفہ جلا کر اس سے بھی اگلے جگہ پر لے درجے کا وظیفہ الف الالف اور باء الباء کا بھی بتلا دیا ہے۔

(۵) اس کے بعد مصنف صاحب نے ”حروف کی نسبت سے اسم اللہ کے عملیات“ کا عنوان باندھ کر ہر حرف سے شروع ہونے والے اسمائے باری تعالیٰ کو اس حرف کے وظیفہ کا حصہ بنایا ہے۔ اس وظیفے کا آغاز الف کے اس ورد سے ہوتا ہے:-

أَجِبْ يَا اسْرَ الْفِيلِ بِحَقِّ الْفِ يَا إِلَهَ

پھر آگے الف سے شروع ہونے والے کئی اسماء جمع کئے ہیں۔ لیکن عجیب بات یہ ہے کہ چند اسمائے حسنی کا ذکر کر کے ایسے اسماء لائے ہیں جو اسمائے حسنی میں سے نہیں جیسے: يَا اَكْبَرُ ، يَا اَفْضَلُ ، يَا اَمَّجَدُ ، يَا اَكْمَلُ ، يَا اَقْرَبُ وغیرہ۔ لیکن خیر، ان پر زیادہ اعتراض نہیں کیا جاسکتا۔ صرف یہ اعتراض ہوتا ہے کہ انہیں اسمائے الہی کے طور پر ذکر نہ کیا جائے۔ ہاں یہ ایسے اسمائے صفت ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کی صفت کے طور پر ذکر کرنے میں کوئی حرج اور قباحہ نہیں ہے۔ اس لئے ان کی کچھ نہ کچھ گنجائش نکل آتی ہے۔

مگر حیرت یہ ہے کہ مصنف صاحب نے جوش عقیدت میں چند ایسے اسماء بھی ذکر فرمائے ہیں جو سرے سے نہ اللہ کا اسم ہیں نہ ہی صفت بن سکتے ہیں۔

مثلاً الف کے ذیل میں وہ ایک جگہ بِاِثْمَرُ بھی لکھ رہے ہیں حالانکہ یہ اسم صفت نہیں بلکہ مصدر ہے۔ دال کے ذیل میں بِاِذَاوَرُ اور اس کے آخر میں فارسی کا لفظ بِاِذَاوَرُ تو بہت ہی عجیب لگتا ہے۔ پھر ہاء کے عنوان میں ایک دو اسماء کے بعد چند اسمائے حسنی کوھُو کے ساتھ ملا کر خانہ پری یوں کر رہے ہیں: بِاھُو الْکَافِی ، بِاھُو الرَّحْمٰنُ الْخ۔ اگر یہی طریقہ استخراج اسماء کا چل نکلے تو پھر توھُو کے ساتھ ننانوے کے ننانوے اسمائے حسنی کو جمع کیا جاسکتا ہے؟ پھر حاء کے ذیل میں حروف مقطعات کو بھی اسم باری تعالیٰ شمار کر کے ایک جگہ بِاَحْلِیْم لکھ کر آگے دوبارہ بِاَحْلِیْمًا عَفُوْرًا لگ سے ذکر فرمایا ہے۔ لیکن اس سے بھی عجیب تر یہ اسماء ہیں: بِاَحْصِرُ ، بِاَحْاوی ، بِاَحْاجِبُ۔ باء کے ذیل میں جب کوئی اسم نہ ملا تو پہلے یسین کو لے آئے۔ اس میں تو چلو ایک قول کے مطابق اسم الہی ہونے کا امکان موجود ہے۔ لیکن اس سے آگے سارے کے سارے فعل مضارع (بِاِیْحِی ، بِاِیْمِیْتُ ، بِاِیْعِطِی ، بِاِیْمُ) لائے ہیں۔ حالانکہ درس نظامی کے سال اول کا طالب علم بھی جانتا ہے کہ حرف ہاء (یا) اسم پر داخل ہوتا ہے، فعل پر داخل نہیں ہوتا۔ اور اگر فعل پر داخل کر کے ایسے جملے بنانا ہی علمی کمال کی معراج ٹھہرا ہے تو ہم آپ کو ہزار سے زائد صفات و افعال سے اس قسم کے جملے کھڑے کھڑے بنا کے دے دیتے ہیں۔

(۵) فرشتوں اور مَلَکات کو پکارنے اور اسمائے خداوندی کے بارے میں طرح طرح کی درفشائیاں کرنے کے بعد پوری کتاب میں نقوش و تعویذات کے کونوں پر غیر اللہ کی پکار کے سینکڑوں نمونے دیکھے جاسکتے ہیں۔ لیکن ہم ان میں سے صرف دو خطرناک ترین امور کی نشاندہی کر کے بات کو سمیٹنے کی کوشش کریں گے۔

مؤلف صاحب نے صفحہ (۳۴۷) پر جنات وغیرہ کو جلائے کا ایک نقش لکھ کر اس کے نیچے

(ایلیس، فرعون، شہزادہ عین، نمرود مردود) لکھا ہے اور اس کے نیچے فارسی میں یہ عبارت لکھی ہے:

یا الہی بحرمت آن بادشاہاں در وجود فلاں ابن فلاں را ہر قسم آسیب و شیطان کہ
باشد حاضر شود، نمودہ آید و سوختہ گردد۔ العجل العجل العجل العجل العجل العجل
الوحا الوحا الوحا۔

جس کا معنی یہ بنتا ہے کہ ”یا اللہ فلاں بن فلاں کے وجود میں جو آسپ موجود ہیں وہ مذکورہ بالا بادشاہوں کی حرمت کے صدقے اس چراغ میں حاضر ہو کر جل جائیں۔ (اگرچہ اس جملے کی فارسی بالکل غلط ہے مگر مفہوم یہ بنتا ہے)۔

اور مذکورہ بادشاہوں سے مراد فرعون، شداد وغیرہ ہیں۔ ظاہر ہے کہ مصنف دانستہ طور پر اتنی غلط بات نہیں کر سکتا کہ وہ اللہ پاک کو فرعون کی حرمت کا واسطہ دے۔ یہ محض ہمارا حسن ظن ہی نہیں بلکہ آپ دربارہ اوپر کی عبارت ملاحظہ کریں (یا اصل کتاب دیکھیں) تو مصنف نے شداد کے نام کے ساتھ لعین اور نمرود کے نام کے ساتھ مردود و لکھ کر ان سے اپنی نفرت و برأت کا پورا پورا مظاہرہ کیا ہے۔ اور یہ غلطی جو خود ان کے اعتقاد کے بھی منافی ہے اور اسلام کی بنیادی تعلیمات سے بھی متصادم ہے۔ اور ایسی غلطی بے دھیانی میں ہوئی ہے تو بھی قابل معافی اور قابل تلافی ہے۔ اس کتاب کے شائع کرنے والے حضرات اس کی اصلاح فرمائیں تو بہت اچھا ہوگا۔ اور اگر کم علمی کی وجہ سے ہوئی ہے کہ مصنف کی فارسی زبان پر پوری دسترس نہیں تھی تو بھی بعد کے لوگوں کو اس کی اصلاح کر لینی چاہئے۔

(۶) ایک اور بہت بڑی غلطی کی نشاندہی کر کے ہم بات کو سمیٹتے ہیں کہ نداء غیر اللہ میں آگے بڑھتے بڑھتے مصنف نے ایک نقش دیا ہے اور اس کے چاروں اطراف میں بِاقِطْمِیرُ لکھا ہوا ہے۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ قطمیر اصحاب کہف کے کتے کا نام ہے جسے مصنف خود بھی پکار رہے ہیں اور امت کو اس کی پکار لگانے کی تعلیم بھی دے

رہے ہیں۔

یہ عجیب بد نصیبی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مالک اور رب بھی ہیں، ہمارے خالق اور حاکم بھی ہیں، دنیا کی ہر چیز پر ان کو کامل تصرف بھی حاصل ہے، وہ ہم پر دنیا بھری ماؤں سے بڑھ کر مہربان بھی ہیں۔ اور وہ ہم سے اتنے قریب بھی ہیں کہ ہماری رگ جان ہم سے دور ہے اور وہ اس سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

پھر بھی ان کو پکارنے کی بجائے غیروں کو پکارنے لگ جائیں جن کے پاس نہ قوت و طاقت نہ قبضہ و تصرف، جو نہ ہم پر مہربان نہ ہم سے قریب ہیں تو اس روش کا انجام پھر یہی ہوگا کہ غیر اللہ کو پکارتے پکارتے ہم کتوں کو اور وہ بھی صدیوں پہلے مرے ہوئے کتوں کو پکارنا شروع کر دیں گے۔ اعاذنا اللہ من هذا الضلال العین۔

تفریط کی روش

ایک طرف اگر افراط یہ گل کھلا رہا ہے کہ اللہ کا در چھوڑ کر فرشتوں، موکلوں اور نبیانے کن کن لوگوں کو پکارتے پکارتے کتوں تک کو پکارنا روحانیت کے ماتھے کا داغ بن گیا تو دوسری طرف تفریط کی بیماری بھی امت کے ایک طبقہ کو دیمک کی طرح چائے جاری ہے اور گھن کی طرح کھوکھلا کرتی جا رہی ہے۔

اس طبقہ کے افکار و خیالات سے آگہی کے لئے ہم نے ایک کتاب کا انتخاب کیا ہے۔ اس کتاب میں جا بجا جو در فطایاں چھوڑی گئی ہیں ان سب سے قطع نظر کرتے ہوئے ہم صرف ان کے تفریطی اسلوب فکر و نظر کی نشاندہی کرنے پر اکتفاء کریں گے۔

(۱) موصوف نے صفحہ (۱۳۰) پر ایک عنوان، جادوگر جن کو کیسے حاضر کرتا ہے؟ کا قائم کیا ہے۔ اور اس سوال کے آٹھ جواب دے کر قارئین کو یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ جادوگر کیسے جنات کو حاضر کرتا ہے۔ شاید ان کا مقصود چند طریقوں کا اجمالی تذکرہ کرنا ہووگر نہ جادوگروں کے پاس فقط یہی آٹھ طریقے نہیں بلکہ سینکڑوں ہزاروں اور طریقے

بھی ہیں۔ ہر بستی، ہر علاقے میں درجنوں طریقے رائج ہیں اس لئے جادوگری کو آٹھ طریقوں تک محدود نہیں سمجھا جاسکتا۔

(۲) اس کے بعد صفحہ (۱۳۳) پر مصنف موصوف ایک نیا عنوان قائم کرتے ہیں:

”وہ نشانیاں جن کی بدولت ہم پہچان سکتے ہیں کہ فلاں شخص جادوگر ہے“

اول تو نشانیاں کہنے سے ہی یہ بات سمجھ میں آ جاتی ہے کہ یہ نشانی جس میں ہوگی وہ جادوگر ہی ہوگا۔ لیکن چونکہ ان کے مخاطب اول ان کے اپنے طبقے کے لوگ ہیں، اس لئے انہوں نے اس کے نیچے یہ وضاحت کرنا ضروری سمجھا کہ:

”ذیل میں وہ علامات مذکور ہیں جن میں سے کوئی ایک علامت بھی آپ کسی معالج

میں پائیں تو وہ بلا شک و شبہ جادوگر ہوگا، اس سے بھیجیں“

ان کی بتلائی ہوئی علامات اور ان پر تبصرہ کرنے سے پہلے بتلا دیں کہ مصنف صاحب بے خیالی یا جذبات کی رو میں بہتے ہوئے ان علامات کو جادوگر کی علامات قرار نہیں دے رہے بلکہ پوری فقیرانہ ذمہ داری سے پہلے یہ علامات ذکر کر رہے ہیں اور ان کے متحمل بعد جادوگر کی شرعی سزا پر تمام ائمہ دین کا اجماع بھی نقل کر رہے ہیں کہ جادوگر کی سزا یہ ہے کہ اسلامی حکومت اسے قتل کر دے۔

اب آپ کے لئے یہ سمجھنا مشکل نہیں کہ پہلے جادوگر کی علامات اور پھر جادوگر کی شرعی سزا کا ذکر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ مصنف صاحب امت کو یہ سبق دے رہے ہیں کہ مذکورہ ذیل علامات میں سے کوئی علامت بھی کسی میں پائی جائے تو اسے سزائے موت دے دی جائے۔ اگر وہ پکڑے جانے کے بعد توبہ بھی کرنا چاہے تو اس کی توبہ قبول نہ کی جائے۔

اب ذرا ان علامات کی طرف آتے ہیں جنہیں وہ جادو کی ایسی علامات قرار دے رہے ہیں جنکے بعد کوئی شخص مسلمان نہیں رہتا بلکہ ساحر ہو کر کافر اور واجب القتل بھی ہو جاتا ہے۔ ان مضمومہ علامات ساحر پر ہم ”پرہتا جا شرمانا جا“ کے علاوہ کچھ بھی تبصرہ نہ

کرتے لیکن عوام الناس کی آگہی کے لئے چند باتیں تحریر کرنا ضروری ہیں۔

مصنف: (۱) جو مریض سے اس کا اور اس کی والدہ کا نام پوچھتے۔

تبصرہ: دنیا کا کوئی غیر جانبدار مسلمان یہ بتلائے کہ کسی کا نام اور اس کی ماں کا نام پوچھنے میں کونسا جادو گھس آتا ہے؟ اس سے آدمی جادوگر کیوں شمار ہونے لگتا ہے؟ اور کیا یہ ممکن نہیں کہ کوئی مسلمان بھی آپ سے آپ کا اور آپ کی والدہ کا نام پوچھتے؟ کیا آپ کا اپنا نام پوچھنا سحر ہے؟ یا آپ کی والدہ کا نام پوچھنا سحر ہے؟ یا دونوں کا نام اکٹھے پوچھنا سحر ہے؟ اگر اکیلے اکیلے ان کا پوچھنا سحر ہے تو کس دلیل سے؟ اور اگر اکیلے سحر نہیں تو اکٹھے پوچھنا کیونکر سحر کی اتنی پختہ علامت ٹھہرا کہ نام پوچھنا نہیں کہ آدمی واجب القتل ہوا نہیں؟! ایسا اقل جروا!!

مصنف: (۲) جو مریض کی ذاتی استعمال کی کوئی چیز طلب کرے۔ جیسے کپڑے، ٹوپی، رومال یا بنیان وغیرہ۔

تبصرہ: عجیب بات ہے کہ مریض کی ذاتی استعمال کی چیزوں میں وہ کوئی سحری قوت ہے کہ انہیں محض طلب کرنے پر ایک آدمی کسی خود کار نظام کے تحت خود بخود ساحر اور جادوگر قرار پا جاتا ہے۔

حیرت یہ ہے کہ ڈاکٹر حضرات جب انہی سے خون یا پیشاب مانگتے ہیں بلکہ بعض بیمار یوں میں پاخانہ بھی ٹیسٹ کے لئے طلب کرتے ہیں تو انہیں وہ ڈاکٹر ساحر نظر نہیں آتا۔ مگر یہاں پر انہیں جادوئی جادو نظر آ رہا ہے۔

ایک دفعہ ہم لوگ دہلی میں متحدہ عرب امارات کی بہت بڑی علمی شخصیت شیخ جمعہ سالم کے ہاں رات کے کھانے پر مدعو تھے۔ وہاں حاضرین میں سے ایک صاحب بولے کہ جو لوگ سر پر لال رومال رکھتے ہیں وہ دہائی ہوتے ہیں۔ اس پر شیخ جمعہ سالم بھی مسکرا اٹھے اور باقی حاضرین بھی ان صاحب کے کمال استدلال پر حیران رہ گئے کہ اب وہ زمانہ آ گیا ہے کہ عقائد کی پہچان کپڑوں کی رنگت سے ہوگی، افکار و نظریات سے نہیں ہوگی۔

یہی حال ان صاحب کا ہے کہ کسی نے علاج سے پہلے مریض سے ٹوپی مانگی تو ساحر، رومال مانگ لیا تو ساحر اور بنیان مانگ لی تو ساحر!! اور چھوٹا سا کپڑا مانگتے پر ساحر قرار پا کر واجب القتل بھی ہو جائے گا؟ فلو اعد جہاہ!

مصنف: (۳) مریض کو ایسا دم لگھ کر دے جس میں خانے بنے ہوں اور ان خانوں میں کچھ حروف یا ہند سے لکھے ہوں۔

تبصرہ: مصنف صاحب کی خدمت میں عرض ہے کہ اردو زبان میں دم کرنا پھونک مارنے کو کہا جاتا ہے۔ لگھ کر دی جانے والی چیز کو اردو میں کہیں دم کرنا نہیں کہا گیا۔

اس شق میں تین باتوں کو ملا کر انہوں نے اسے علامت سحر قرار دیا ہے:-
(۱) کاغذ پر خانے بنے ہوں (۲) اس میں کوئی حروف لکھے ہوں (۳) یا ہند سے لکھے ہوں۔

ہمارا مصنف صاحب اور ان کے ہم مسلک تکفیری حضرات سے بڑا سادہ سا سوال ہے کہ کیا خانے بنانا سحر اور کفر ہے یا حروف کا لکھنا سحر اور کفر ہے یا ہندسوں کا لکھنا سحر اور کفر ہے؟

کیا کوئی مسلمان، مسلمان ہوتے ہوئے اور اپنا ایمان بچاتے ہوئے خانے نہیں بنا سکتا یا مسلمانوں پر اپنا ایمان بچانے کے لئے حروف لکھنے پر پابندی ہے؟ یا ہند سے لکھتے ہی مسلمان کا ایمان نازک شیشے کی طرح کرچی کرچی ہو جاتا ہے؟ آخر ان تینوں میں سے سحر یا کفر کی علامت کون سی ہے؟ جو حروف عام انداز میں لکھے جاسکتے ہیں یا جو اعداد کسی بھی الٹی سیدھی ترتیب سے لکھے جاسکتے ہیں، آخر خانوں میں لکھتے ہی وہ علامت سحر اور کفر کی نشانی کیسے اور کیوں بن جاتے ہیں؟

یہاں یہ ملحوظ رہے کہ ہماری تنقید کا بنیادی سبب یہ ہے کہ مصنف نے ان باتوں کو سحر اور ساحر کی علامت قرار دیا ہے اور علامت قرار دینے کے بعد مزید صراحت بھی کی ہے کہ ان میں سے کوئی ایک علامت بھی جس میں پائی جائے اسے صرف ساحر اور جادو

کری سمجھا جائے۔

یعنی خانوں میں حروف لکھنا ساحر کے علاوہ کسی مسلمان سے متصور ہی نہیں ہو سکتا۔ اس کو کس شرعی دلیل کے تحت سحر کی علامت قرار دیا جا رہا ہے؟ اگر یہ کہا جائے کہ ساحر لوگ اس طرح کے خانوں میں حروف یا حند سے لکھا کرتے ہیں تو کیا کافر لوگ سوتے نہیں ہیں؟ پھر کیا آپ کسی کو بھی سوتا دیکھیں تو کفر کا فتویٰ لگا دیں گے؟ کافر پانی بھی پیتے ہیں تو کیا اس ضابطے کے تحت آپ یہ بھی فرمائیں گے کہ جس شخص کو پانی پیتے دیکھا جائے اسے کافر قرار دے دیا جائے؟ ہمیں یقین ہے کہ آپ ان باتوں پر کسی کو کافر نہیں قرار دیں گے تو پھر ہماری دست بستہ گزارش ہے کہ جب تک کسی آدمی سے سحر کے عملیات کا صدور نہ ہو تب تک مفت میں ہر شخص کو ساحر اور جادوگر قرار دینے کی روش ترک فرمائی جائے۔

مصنف: (۴) مریض کو حکم دے کہ وہ لوگوں سے ایک معین مدت تک ملنا جلنا بند کر دے اور یہ مدت کسی ایک کمرے میں گزارے جہاں سورج کی روشنی داخل نہ ہوتی ہو۔ **تبصرہ:** حیرت کی بات ہے کہ ڈاکٹر زاکر مریض کو چند روز کے لئے آئی سی یو میں رکھیں تو انہیں یہ لوگ جادوگر نہیں کہتے۔ بلکہ مضر صحت جراثیم سے بچانے کی ایک خوبصورت تدبیر قرار دے کر ڈاکٹر کی تعریفیں کرتے ہیں۔

لیکن عامل اگر ضرورت محسوس کرے کہ بار بار علاج کے باوجود کسی مریض پر جنات یا جادو کا حملہ ہو جاتا ہے اور شیاطین اسے آگھیرتے ہیں تو وہ کسی کمرہ کا حصار کھینچ کر ایک حفاظتی تدبیر کے طور پر مریض کو یہ مشورہ دیتا ہے کہ چند روزہ اس حصار کردہ کمرے سے باہر نہ نکلے تو اسے حفاظتی تدبیر کہنے کی بجائے سحر اور جادو کا قبیح اور مکروہ نام ہی کیوں دیا جائے؟ کیا یہ اچھا کام کوئی مسلمان نہیں کر سکتا؟ کیا محض اتنا مشورہ دینا ہی شرعاً سحر اور جادو کا عمل قرار پاتا ہے؟

مصنف: (۵) مریض کو کچھ چیزیں دے تاکہ وہ انہیں زمین میں دفن کر دے۔

تبصرہ: یہ بھی نہایت واجہات اور احمقانہ سوچ ہے کہ زمین میں دفن کرنے کے لئے کچھ دینا صرف سحر ہی کہلائے؟ اور سحر کا کوئی عمل دیکھے بغیر ہم ایک ایسے عمل پر کسی کو کس طرح ساحر قرار دے سکتے ہیں؟ کیا مصنف نے خود حضرت عائشہ کی حدیث نقل نہیں کی جس میں حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں نے اس سحر کو اسی کنویں میں دفن کر دیا جس میں لبید بن اعصم نے اسے دفنایا ہوا تھا۔

روحانی علاج کوئی شرعی معاملہ ہے اور نہ ہی شریعت نے اس کی حد بندیاں مقرر کی ہیں۔ یہ ایک تجربی شعبہ ہے۔ اس میں کچھ پڑھنے، لکھنے، جلانے، پلانے، دفنانے سے لے کر کسی بھی طرح کا عمل اپنانے میں تب تک کوئی قیاحت نہیں آتی جب تک اس عمل کا طریقہ کار شرع اسلامی کے واضح اور دونوک اصولوں اور ضروریات دین سے متصادم نہ ہو۔

مصنف: (۶) مریض کو چند کاغذ دے تاکہ وہ انہیں جلادے اور اس سے اٹھنے والا دھواں سانس کے ذریعے اپنے جسم میں داخل کرے۔ **تبصرہ:** معالج اگر تجربات کی روشنی میں یہ دیکھتا ہے کہ فلاں چیز پڑھنے سے، فلاں پلانے سے یا فلاں چیز جلانے سے جنات کو جلایا جاسکتا ہے تو یہ خالص تجربی معاملہ ہے۔ اس کے مفید یا غیر مفید ہونے کا فیصلہ واقعات اور حقائق کرتے ہیں جبکہ جائز اور ناجائز ہونے کا شریعت فیصلہ کرتی ہے۔

مصنف صاحب امت کو یہ باور کروانا چاہ رہے ہیں کہ ناک میں سونگھانے کے لئے کاغذ (وغیرہ) پر کچھ بھی لکھ کر جلایا جائے، اس کا جلانا سحر اور جادوگری کے زمرے میں آتا ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب تک ایک آدمی سحری عمل (شیاطین سے امداد مانگنے یا کوئی اور غیر شرعی عمل کرنے) کا ارتکاب نہیں کرتا، ہم محض آگ لگانے یا دھواں سونگھانے سے اسے کوئی شرعی دلیل سے ساحر اور جادوگر قرار دے رہے ہیں؟

مولانا! آپ کوئی اتنی بھی بڑی اور عظیم ہستی نہیں ہیں کہ ادھر آپ نے کافر یا ساحر

کہا تو وہ بندہ مسلمان سے کافر اور صالح سے ساحر بن جائے! اپنی حدود میں رہیں اور امت کو کافر یا ساحر بنانے کا شوق پورا کرنے کی بجائے اللہ سے توفیق مانگیں کہ زندگی میں کسی ایک کافر کو مسلمان بنا سکیں۔ یہ تو خیر آپ کی قسمت میں ہے ہی نہیں! کم از کم اتنی توفیق مانگ لیں کہ کسی بے نماز مسلمان کو نمازی بنالیں! یہ کام بھی آپ کے نصیب میں نہیں۔ آپ کے نصیب میں یہ بھی نہیں بلکہ اللہ آپ جیسے لوگوں کا تو صرف یہ کام ہے کہ مسجد میں جو غریب نماز پڑھتا آپ کو نظر آجائے، آپ حتیٰ الامکان اسے نماز سے بھگانے کی کوشش کرتے ہیں کہ تمہاری تو زندگی بھری نمازیں ہی نہیں ہوتیں۔ تم تو رفع یدین نہیں کرتے، امام کے پیچھے فاتحہ نہیں پڑھتے وغیرہ وغیرہ!

مصنف: (۷) مریض کے لئے چند علیحدہ علیحدہ حروف کسی کاغذ پر یا سفید رنگ کی مٹی چینی (کی پلیٹ پر لکھے اور اسے گھول کر پینے کو کہے۔

تبصرہ: لہجے صاحب! اب کاغذ پر حروف لکھنا، یا پلیٹ پر حروف لکھنا بھی کفر و سحر ٹھہرا۔ یا ان کو پلانا جادو گری کی پختہ ترین علامت ٹھہرا۔ اور لطف کی بات یہ ہے کہ پانی پر پڑھ کر دینا سحر نہیں، لکھ کر دینا سحر ہے۔

اس بد نصیب طبقے کی محرومی یہ ہے کہ اللہ کی عظمت و قدرت کے تصور کا اس کے ذہن و تصور میں دور دور تک گزری نہیں۔ شیاطین اور جنات اس کے دل و دماغ پر اس قدر چھائے ہوئے ہیں اور سحر کی تاثر کا اتنا گہرا یقین اس طبقے کے دل میں گھر گئے ہوئے ہے کہ سحر کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کی قدرت، قوت، طاقت کو اس نے مکمل فراموش ہی کر دیا ہے۔

وہ یہ بات سوچنے ہی سے محروم ہے کہ ان حروف میں یا الفاظ میں برکت و تاثر صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ڈالتے ہیں۔ اور ایک مسلمان چند حروف کو (بالفرض) اگر لکھ کر دیتا بھی ہے تو اس کا تو اعتقاد یہ ہے کہ یہی حروف قرآن حکیم کا حصہ ہیں۔ انہیں سے تسکین پانے والے الفاظ کا مجموعہ کلام اللہ کہلاتا ہے۔ انہی حروف کو جب ہم قرآن میں

پڑھتے ہیں تو ہمیں ہر حرف پر دس دس نیکیاں ملتی ہیں۔ یہی حروف لوح محفوظ پر اتارے گئے۔ انہی کو لے کر تیس سال تک جبریل امین مسلسل آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے۔ پھر ان تمام برکات و انوار کی نسبت سے ایک مسلمان اگر کوئی حروف کسی کو لکھ دے دے تو اس میں کوئی قیامت آگئی؟ کونسا کفر سرزد ہو گیا؟ جادو اس میں کہاں سے گھس گیا؟ کیا اس لکھنے والے نے آپ کی آنکھوں کے سامنے ان حروف کی برکات سے فائدہ اٹھانے کیلئے اللہ تعالیٰ کی بجائے شیاطین سے مدد مانگی ہے کہ ہم اسے قرآنی فیض کی بجائے صرف اور صرف جادو گری کی علامت ہی قرار دیں؟

دوبارہ تصریح:

مصنف یہ علامات ذکر کر کے پھر مطمئن نہیں ہو رہے کہ شاید قارئین بھول نہ جائیں اس لئے اس شرط کا ذکر کر کے پھر قارئین کو متنبہ کر رہے ہیں کہ:-

مندرجہ بالا علامات میں سے کوئی علامت بھی اگر آپ دیکھیں تو یقین کر لیں کہ

آپ کا معالج ایک جادوگر ہے۔ آپ فوراً واپس چلے جائیں۔

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے یہود اور بنی اسرائیل کی جس سب سے بری اور

گندی خصلت کا مختلف مواقع پر ذکر فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ:

يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ

یہ لوگ باتوں کو اپنی جگہ سے ہٹا کر تحریف کرتے ہیں۔

جناب مصنف جس طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں، اس کا طرہ امتیاز بھی یہی ہے کہ

قرآنی آیات اور اسلامی احکامات کو قصداً غلط مواقع پر استعمال کرتے ہیں۔ یہاں بھی

اسی ذوق کا مظاہرہ کرتے ہوئے پہلے انہوں نے اپنی مرضی اور مزاج سے گھرانے والی

ہر چیز کو محض قلم کے زور سے جادو گری کی علامت قرار دیا اور آخر میں پبلک کے نام حکم

نامہ جاری کر دیا کہ ان میں سے کوئی علامت کسی شخص میں دیکھیں تو یقین کر لیں کہ وہ

جادوگر ہے۔

بابا ان چیزوں کو پہلے جادو کی علامت ثابت تو کرو۔ محض آپ کے کہہ دینے سے کوئی چیز ثابت تو نہیں ہو جاتی! میں اگر اس طرح کی بے نکی علامات کا انبار لگانا شروع کروں تو اڑھائی ہزار علامات بیان کر سکتا ہوں کہ یہ بھی جادو کی علامت ہے، وہ بھی جادو کی علامت ہے! مگر کیا محض آپ کے یا میرے کہہ دینے سے حقیقت میں یا شرع اسلامی کے اصول و ضوابط کی روشنی میں بھی وہ جادو کی علامت قرار پا جائے گی؟

کل کلاں کو آپ جیسا کوئی اور شوقی تکفیر کا مارا اٹھے اور یہ حکم صادر کر دے کہ جو آدمی دیوار سے ٹیک لگا کر دم کرے، سمجھ جاؤ کہ جادو گر ہے! جو آدمی آپ سے آپ کے والد صاحب کا نام اور ایڈریس پوچھے یقین کر لو کہ وہ ساحر ہے! کوئی آدمی نیلے قلم سے لکھتا ہو وہ پکا جادو گر ہے! تو کیا ان باتوں کو بھی سحر اور ساحر کی علامات کے طور پر تسلیم کرنے کے ہم پابند ہوں گے جتنا آپ اپنی باتوں کے اعتراف کا پابند بننا چاہتے ہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟ اگر آپ فرمائیں کہ وہ محض دعوئی کر رہا ہے، اس پر دلیل نہیں پیش کر رہا! تو جان من! آپ بھی تو نرے دعوے ہی کر رہے ہیں، دلیل تو آپ نے بھی کوئی نہیں دی، نہ ہی قیامت تک دے سکتے ہیں! اور اگر کہیں کہ یہ تو بالکل بے نکی، فضول اور وحشیات باتیں ہیں کہ دیوار سے ٹیک لگانا سحر کی علامت ہے! تو محترم! کیا آپ کی بیان کردہ علامات بے نکلے پن کے اعلیٰ ترین معیار پر فائز نہیں ہیں؟

آپ بھی تو فرما رہے ہیں کہ کوئی تمہارا اور تمہاری والدہ کا نام پوچھے تو کافر!! اگر بے نکلے پن کا مقابلہ ہو تو شاید آپ کی بیان فرمودہ علامات کا پلڑا بھاری رہے اور اگر دلیل سے محرومی کی بات ہو تو آپ بھی دلائل سے اتنے ہی محروم ہیں!!

اعتدال کا راستہ

دونوں انتہاؤں کا تصور احوال و نظارہ آپ نے دیکھ لیا۔ یہی انتہاء پسندی امت کو لے کے بیٹھ گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں انتہاء پسند نہیں بلکہ اعتدال پسند امت بنایا ہے:-

وَكُذِّبَكَ جَعَلْنَاكَ أُمَّةً وَسَطًا

اور اسی طرح ہم نے تمہیں معتدل امت بنایا (البقرة: ۱۴۳)۔

نہ تو ہم توحید اور ایمان کو اتنا ایزی لینے لگ جائیں کہ بڑے سے بڑا شرکیہ عمل بھی ہمیں گراں نہ محسوس ہو اور نہ ہی توحید کے نام پر ہر بات کو کفر اور شرک بتانا شروع کر دیں۔ یہ دونوں انتہاء پسندانہ اور مکمل غلط راستے ہیں۔

درمیانہ اور اعتدال کا راستہ یہ ہے کہ ایمان و توحید کا علم بھی کسی طور، کسی لمحے ہمارے ہاتھ سے گرنے نہ پائے اور امت کو بلاوجہ برے القاب سے نوازنے سے بھی مکمل اجتناب برتا جائے۔

ہم نے اس کتاب میں کتاب و سنت کی روشنی میں اسی اعتدال کے راستے کو اپنایا ہے اور جادۂ اعتدال و حق پر گامزن رہتے ہوئے توحید و ایمان کے منافی کسی عمل کو نہ کبھی اپنی زندگی میں قبول کیا ہے نہ ہی اس کتاب کا حصہ بنایا ہے۔ اور اسی طرح جب تک کسی بات میں واضح علامت کفر نظر نہیں آئی اس سے بدکنے اور اچھلنے کی روش بھی اختیار نہیں کی۔ عالمین اور قارئین کو بھی ہم یہی تاکید اور نصیحت کرتے ہیں کہ کتاب و سنت کا دامن ہاتھ سے کبھی نہ چھوڑیں۔ ایمان و عقیدہ پر کبھی سودا بازی نہ کریں۔ اور کسی بات کو جب تک کفر و شرک کا نام نہ دیں جب تک کتاب و سنت کی روشنی میں وہ واضح کفر اور واضح شرک دکھائی نہ دے!! اور امت مسلمہ کے بارے میں ہمیشہ نیک گمان قائم کریں۔

باب

(۱۰)

اہم ملاحظہ

ارشاد العالمین نہ صرف عملیات و وظائف کی کتاب ہے بلکہ اسے ہم نے خصوصی طور پر عالمین یا عملیات کے شائقین کیلئے ترتیب دیا ہے۔

اور چونکہ ہمارے اصل اور بنیادی موضوعات صرف دو ہی تھے: (۱) جنات (۲) جادو! اس لئے ہم نے ان دونوں موضوعات پر نہایت عرق ریزی سے بہت اہم تاریخی و تحقیقی مواد جمع کیا۔

اس تحقیقی مواد میں ہم نے نہایت بڑے تفصیل سے واضح کیا کہ جنات محض انسانی توہمات کا شاخسانہ یا کوئی تصوراتی و تخیلاتی مخلوق نہیں بلکہ حقیقت میں انسانوں اور دیگر جانداروں کی طرح ایک زندہ اور جاندار مخلوق ہے! صرف جاندار ہی نہیں بلکہ انسانوں کی طرح اللہ کے احکام اور اس کے برگزیدہ انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات کی اطاعت کی پابند اور قیامت کے روز انسانوں کی طرح اپنے افکار و اعمال کی جوابدہ بھی ہے!

جنات کا مادہ تخلیق کیا ہے؟ کیا جنات پہلے پیدا ہوئے یا انسان؟ جنات کی مختلف نسلوں اور قوموں کا تعارف، جنات، شیطان اور ہمزاد کا فرق، جنات زیادہ تر کہاں رہتے ہیں؟ کیا جنات انسانوں پر مسلط ہو سکتے ہیں؟ حضور اکرم ﷺ کے عہد مقدس کے جنات کے مستند واقعات، ان صحابہ کرام کے واقعات و قصص جو جنات کی ترغیب پر مسلمان ہوئے، حضور ﷺ کی بعثت سے پہلے جنات کی سرگرمیاں، حضور ﷺ کے دور میں جنات کے دلچسپ، ایمان

افروز اور حیران کن واقعات، کیا جنات میں کوئی نبی مبعوث ہوئے یا نہیں؟ کیا جنات کی انسانوں سے شادی عقلی طور پر ممکن ہے؟ اگر ممکن ہے تو کیا شریعت اسلامیہ اسے جائز قرار دیتی ہے؟ ائمہ دین میں سے کس کس نے اسے جائز، مکروہ یا حرام قرار دیا ہے؟ ان تمام موضوعات اور دیگر درجنوں سوالات پر ہم نے اس تحقیقی مقالے میں بھر پور معلومات جمع کر کے قارئین کی خدمت میں پیش کیں۔ جن میں عربی زبان میں جنات کے درجنوں اشعار بھی شامل ہیں۔

اسی طرح جادو کی حقیقت، اس کی تاریخ، اس کی اثر آفرینی و جادہ کاری، قدیم و جدید اقوام و مذاہب کی جادو میں دلچسپی، مختلف اقوام کی جادو میں مہارت، جادو کی اقسام، علامات، علاج وغیرہ درجنوں موضوعات پر بھی بڑے تفصیل سے کلام کیا۔ لیکن یہ گفتگو اتنی منفصل اور طویل ہو گئی کہ ارشاد العالمین کا حجم اس کی وجہ سے بوجھل محسوس ہونے لگا۔

چنانچہ ہم نے ان تحقیقی و تاریخی موضوعات اور جنات و جادو کے عمومی طریقہ علاج کو جنات و جادو حقیقت، تاریخ، علاج کے نام سے الگ شائع کر دیا اور ارشاد العالمین کو الگ سے شائع کر رہے ہیں۔

اس مقالہ میں سے چند نہایت ضروری مباحث کا خلاصہ ہم ارشاد العالمین میں بھی نقل کر رہے ہیں لیکن تفصیل سے ہم نے وہیں گفتگو کی ہے۔

البتہ علاج کے ضمن میں ہم نے وہاں صرف عمومی علاج پر اکتفاء کیا ہے جبکہ ارشاد العالمین میں ہم نے عالمین سے سے متعلقہ تمام طریقوں کا بھی ذکر کر دیا ہے۔

جو حضرات ان علمی، تاریخی موضوعات میں دلچسپی رکھتے ہوں ان کیلئے ہماری مذکورہ بالا کتاب (جو ارشاد العالمین ہی کے دو ابواب پر مشتمل ہے) گراں قدر علمی سرمایہ ہے۔ ایسا جامع و منفصل مواد آپ کو اردو کی کسی کتاب میں یکجا نہیں ملے گا۔ واللہ الحمد۔

کیا جنت و جہنم جہنم کے ہیں؟

جنت پر گفتگو شروع کرنے سے پہلے ہمیں ان کا وجود ثابت کرنا ہوگا۔ اس لئے کہ آجکل مغربی تعلیم و تہذیب سے آلودہ بعض عناصر سرے سے جنت کے وجود ہی سے انکاری ہیں۔

مغرب زدہ یہ میڈی ٹیبلہ بڑے دھڑلے سے جنت کے وجود کا انکار کرتا ہے کیونکہ ان کے مغربی آقاؤں کے نظام تعلیم میں اسے تسلیم نہیں کیا جا رہا۔

حالانکہ دنیا کا ہر دین و دھرم، ہر تہذیب، ہر سماج اور ہر قوم ہر زمانے میں جنت کا وجود مانتی آئی ہے۔ اور آج بھی مان رہی ہے۔

آسمانی مذاہب میں سے مسلمان، عیسائی اور یہودی ہوں یا مشرکین میں سے قدیم زمانہ کے عرب اور ہندی اور عصر حاضر کی دو مشرک اقوام ہندو یا بدھ مت ہوں، ان میں سے ایک قوم بھی جنت کے وجود سے انکار نہیں کرتی۔ جس نصرانی اور یہودی تہذیب کی چکا چونڈ سے مرعوب ہو کر غلاموں کی یہ تیسری نسل آج پاکستان میں بیٹھ کر مسلمانوں میں بیٹھ کر جنت کے وجود سے انکار کر رہی ہے، ان یہودیوں اور عیسائیوں کی تمام مذہبی کتب جنت کے وجود کے اعتراف سے بھری پڑی ہیں۔

بلکہ عالمی یہودیت کا وہ بین الاقوامی سازشی جال جس میں پھانس کر وہ دنیا بھر کے ایسے غلاموں کو مختلف ممالک میں اپنے اہداف کی تکمیل کا کام لیتی ہے، اس جال کا نام ہی ایک ایسے فلسفاتی تخیل پر رکھا گیا ہے۔

فری میسن تحریک جس میسن کے نام پر قائم کی گئی ہے وہ یہودی فکر و اعتقاد کے مطابق حضرت سلیمان علیہ السلام کے دور کا ایک ایسا محیر العقول شخص (حیرم آبیف) تھا جسے مکمل طور پر انسان کہا جاسکتا ہے اور نہ ہی مکمل طور پر جن کہا جاسکتا ہے۔ بلکہ یہ ان دونوں کے درمیان ایک انسانی حیوانیت کا امتزاج تھا۔ اس نے یہودی روایات کے مطابق اللہ تعالیٰ کے اس فیض سے جو کائنات کی تخلیق و تعمیر پر مامور فرشتہ

ہے، کائنات کی تعمیر کے راز حاصل کر لئے تھے۔ یہودی افسانے کے مطابق اسے حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے سرکاری اہل کاروں کے ذریعے مروا ڈالا تھا۔ اور اسی دوران اس کی ایک آنکھ بھی ضائع ہو گئی تھی۔ یاد رہے کہ یہ حیرم آبیف یہودی روایت کے مطابق ان نو (9) ماسٹر میسنز کا سربراہ یعنی گرینڈ میسن یا گرینڈ آرکیٹیکٹ تھا جو عہد سلیمانی میں محیر العقول تعمیراتی کاموں پر مامور تھے۔ انہی میسنز کی نسبت سے اس تحریک کا نام فری میسنز رکھا گیا ہے اور اسی گرینڈ آرکیٹیکٹ کی نسبت سے اس تحریک کا کوڈ (G) رکھا گیا ہے۔

یہود کے خیال کے مطابق قرب قیامت میں وہی گرینڈ آرکیٹیکٹ یا میسن دوبارہ زندہ ہو کر دنیا بھر میں یہودی رائج قائم کرے گا۔ اس کا نئے دجال کی بادشاہت کے انتظار میں یہودی نہ صرف صدیوں سے ٹپ رہے ہیں بلکہ اس کی آمد کا شدت سے انتظار کر رہے ہیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کا نئے دجال کی آمد سے اپنی امت کو آگاہ اور متنبہ فرمایا ہے۔ مگر احادیث کے مطابق وہ زندہ اور موجود ہے۔ جب اللہ تعالیٰ مناسب سمجھیں گے انسانیت کی آزمائش کے لئے اسے کھول دیا جائے گا۔

یہود کے انتظار کی شدت اور برقراری کا یہ حال ہے کہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب وہ بد بخت ظاہر ہوگا تو اصفہان (ایران) کے ساٹھ ہزار یہودی اس کی فوج میں بھرتی ہو جائیں گے۔ انہوں نے سبز رنگ کے اونی طیلان پہن رکھے ہونگے۔ ایک امریکی صحافی خاتون کا بیان ہے کہ اس نے اسرائیل کا دورہ کرتے وقت تل ابیب کے بیشتر خاندانوں میں دیکھا کہ وہ لوگ سبز رنگ کے اونی طیلان تیار کر رہے ہیں۔

خالق کیا کہتا ہے:-

جو لوگ جنت کے وجود کا انکار کرتے ہیں، ان کے جواب کے لئے سب سے پہلے تو ہم اس ہستی کی طرف رجوع کرتے ہیں جس نے ہر طرح کی مخلوقات کو

پیدا فرمایا ہے۔ اگر انہوں نے جنات کی تخلیق سے انکار فرمایا ہے تو ہمیں ان کا وجود ثابت کرنے پر کوئی اصرار نہیں ہوگا۔ بلکہ اگر انہوں نے جنات کا ذکر نہ کیا ہو تب بھی ہم یہی سمجھ کر خاموش ہو بیٹھیں گے کہ ممکن ہے یہ کوئی مستقل مخلوق نہ ہو بلکہ جہالت اور وہم پرستی کے مارے گنوار انسانوں کی محض ذہنی اختراع ہو۔

لیکن اگر انہوں نے جنات کی تخلیق کا ذکر کیا ہے تو پھر ہمیں ان کا وجود ماننے سے انکار نہیں ہو سکتا کہ وہ ہستی ہمارے ساتھ جھوٹ نہیں بول سکتی۔

قرآن حکیم کا جب ہم مطالعہ کرتے ہیں تو اس میں مجموعی طور پر درجنوں بار جنات (اور شیاطین) کا تذکرہ ملتا ہے۔ ایک مخلوق کا اتنی بار تو کجا محض ایک بار بھی ذکر کرنا اس کے وجود کو ماننے کے لئے کافی ہے۔ لیکن ہم محض اس پر اکتفاء نہیں کرتے بلکہ آگے چل کر قرآن کی زبانی جنات کے وجود، ان کے تخلیقی مادے، ان کے باشعور ہونے، شرعی احکام کا مکلف ہونے اور حتیٰ کہ آخرت کے دن انسانوں کے ساتھ ساتھ ثواب و عذاب اور جنت و جہنم کا مستحق ہونے کا بھی تذکرہ کریں گے۔

کتنی حیرت کی بات ہے کہ انسانوں کے علاوہ وہ واحد مخلوق جو ایمان و کفر، اطاعت و انحراف اور نیکی و بدی پر آخرت کے روز باقاعدہ جوابدہ ہے، اس کے وجود سے انکار کیا جا رہا ہے؟

جنات کا مادہ تخلیق:-

قرآن کریم نے انسانوں کی طرح قدم قدم پر جنات کی نہ صرف یہ کہ تخلیق کا ذکر کیا ہے بلکہ ان کے مادہ تخلیق کا بھی خصوصیت سے ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ سورۃ الرحمن (آیت نمبر ۱۵) میں ارشاد ہے:

وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَّاءٍ جَمَدٍ ۚ

اور جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا

سورۃ الحجر (آیت نمبر ۲۷) میں ارشاد ہے:

وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَارِ السَّمُومِ ۝

اور اس سے پہلے ہم نے جنات کو لوہی آگ سے پیدا فرمایا۔

مادہ تخلیق جنات کا ثبوت حدیث سے:-

حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ حضور اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:-
خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنَ النَّارِ وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ۔

فرشتوں کو نور سے، جنات کو آگ سے اور آدم کو اس چیز سے پیدا کیا گیا جو تمہیں بتادی گئی ہے (صحیح مسلم شرح نووی: ۱۸/۱۲۳)۔

اس حدیث مبارک میں حضور ﷺ نے فرشتوں، انسانوں اور جنات، تینوں مخلوقات کے مادہ تخلیق کا الگ الگ ذکر فرما کر یہ بھی واضح فرمادیا کہ یہ تینوں الگ الگ اور ذمہ مخلوقات ہیں۔

انسان اور جنات کا مادہ تخلیق:-

صرف حدیث شریف میں ہی نہیں بلکہ قرآن حکیم میں بھی کئی مقامات پر انسانی اور جناتی مادہ تخلیق کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ اور مذکورہ بالا حدیث شریف میں انہی آیات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آنحضرت ﷺ نے انسانی مادے کا واضح ذکر نہیں فرمایا۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۖ وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَّاءٍ جَمَدٍ ۚ

انسان کو پکی ٹیکری جیسی مٹی سے پیدا کیا اور جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا۔

(الرحمن: ۱۵-۱۴)۔

دوسرے مقام پر شیطان کا اقرار دہراتے ہوئے ارشاد ہے:

خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَ مِنْ طِينٍ ۝

آپ نے مجھے آگ سے پیدا فرمایا ہے اور اے (آدم کو) مٹی سے پیدا فرمایا ہے
(الاعراف: ۱۴)۔

پہلے کون پیدا ہوا؟ انسان یا جنات؟

نہ صرف جنات کی تخلیق اور مادہ تخلیق کے حوالے سے قرآن حکیم اور احادیث
مبارکہ میں جنات کا ایک مستقل مخلوق کی حیثیت سے ذکر آتا ہے بلکہ قرآن مجید اور
احادیث مبارکہ میں اس کی بھی صراحت ملتی ہے کہ جنات کو اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق
سے برسوں پہلے پیدا فرمایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے:-

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ ۖ وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ
ثَلَاثِ السَّاعَةِ

اور ہم نے انسان کو پکی ہوئی مٹی کے سوکھے گارے سے پیدا کیا اور اس سے پہلے

جنات کو لوہی آگ سے پیدا کیا (الحجر: ۲۷-۱۶)۔

جنات شکلیں بدل سکتے ہیں

یہاں ضمنی طور پر بات آئی ہے، اس لئے ممکن ہے کہ بعض قارئین کو ہماری
وضاحت مکمل طور پر مطمئن نہ کر سکے۔ اس لئے ہم احادیث مبارکہ کی روشنی میں اپنی
وضاحت کی تصدیق کریں گے۔

جنات سانپ کی شکل میں:-

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ بِالْمَدِينَةِ جِنَّا قَدْ أَسْلَمُوا فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْ هَذِهِ الْهَوَامِ شَيْئًا
فَإَذْنُوهُ تَلَاثًا فَإِنْ بَدَا لَكُمْ فَاقْتُلُوهُ

مدینہ منورہ میں کچھ جنات مسلمان ہو گئے ہیں۔ لہذا تم اگر گھر میں کوئی سانپ
دیکھو تو اسے تین بار متنبہ (دارن) کرو اگر پھر بھی ظاہر ہو تو اسے مار ڈالو۔ (مسلم
شریف: کتاب السلام، سنن ابی داؤد: کتاب الادب، موطا امام مالک:
کتاب الاستیذان)۔

جنات کتے کی شکل میں:-

آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ نمازی کے سامنے سے کالا کتا گزر
جائے تو اس کی نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ سرخ
اور سفید کتے کے گزرنے سے تو نہیں ٹوٹتی پھر صرف کالے کا ایسا کون سا جرم ہے کہ اسی
کے گزرنے سے نماز ٹوٹے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ
کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔

(صحیح مسلم: کتاب الصلوٰۃ، سنن ابی داؤد: کتاب الصلوٰۃ، سنن الترمذی: کتاب

الصید، سنن نسائی: کتاب القبلة، سنن ابن ماجہ: کتاب الاطعمہ، مسند احمد ۵/۱۳۹)۔

یعنی جنات میں سے شیاطین جنات کالے کتے کا روپ بھر کر نمازی کے آگے
سے جان بوجھ کر گزرتے ہیں تاکہ اس کی نماز خراب ہو۔ اس حدیث کا یہ مطلب ہرگز
نہیں کہ ہر کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔

جنات انسانی روپ میں:-

میرت، تفسیر اور حدیث شریف کا مطالعہ کرنے والے بخوبی جانتے ہیں کہ غزوہ
بدر کے موقع پر شیطان ایک عرب سردار سراقہ بن مالک کی شکل میں مشرکین مکہ کے
ساتھ ساتھ بدر تک آیا اور مستقل طور پر نہ صرف ان کے مشوروں میں شریک رہا بلکہ ان
کی مسلسل حوصلہ افزائی بھی کرتا رہا۔ اسی طرف اشارہ فرماتے ہوئے ارشاد ہے:-

وَإِذْ رَيْنَا لَهُمُ الشَّيْطَانَ أَعْمَاهُمْ وَقَالَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ الْذَّائِبِينَ

وَلَا تَجَارِلْهُ

اور یاد کرو جب شیطان نے ان (مشرکین مکہ) کے لئے ان کے (برے) اعمال کو خوبصورت بنا کر پیش کیا اور کہا: آج تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا اور یہ کہ میں بھی تمہارے ساتھ ہوں۔ (الانفال: ۴۸)۔

لیکن جب بدر میں اہل ایمان کی نصرت کے لئے وعدہ خداوندی کے مطابق آسمانوں سے فرشتوں کی صفیں اترنا شروع ہوئیں تو اس کا کس بل نکل گیا اور کفار مکہ کو بچ مہذہ حار کے چھوڑ کر بھاگ کھڑا ہوا۔ ارشاد ہے:-

فَلَمَّا كَرَّتِ الْفِتْنَةُ لِكُلِّصَّ عَلَى عَقَبَيْهِ وَقَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِّنْكُمْ إِنِّي أَرَىٰ مَا لَا تَرَوْنَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ

جب دونوں فوجیں آمنے سامنے صف آراء ہوئیں تو وہ (شیطان) اگلے پاؤں بھاگ کھڑا ہوا اور کہنے لگا میرا تمہارے ساتھ کوئی تعلق نہیں، میں وہ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ رہے اور میں اللہ سے ڈر رہا ہوں۔ (الانفال: ۴۸)۔

حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ جنگ بدر کے روز انیس سراقہ بن مالک بن جعشم کے روپ میں بھی مدلیج کے لوگوں کی شکل میں اپنی سپاہ ساتھ لے کر اپنا الگ جھنڈا اٹھا کر آیا۔ اور مشرکین سے کہا کہ یہ مسلمان آج تم پر فتح مند نہیں ہو سکتے اور میں بھی تمہارے ساتھ ہوں۔ جس وقت وہ مشرکین کو یہ کہہ کر دلا سے دے رہا تھا، حضرت جبریل امین اس کی طرف متوجہ ہوئے۔ جب شیطان کی ان پر نظر پڑی، اوز اس وقت اس کا ہاتھ ایک مشرک کے ہاتھ میں تھا، تو اس نے اس سے فوراً ہاتھ چھڑایا اور بھاگ کھڑا ہوا۔ اس کے بھاگتے ہی اس کی فوج بھی بھاگ کھڑی ہوئی۔

جب شیطان اس سے ہاتھ چھڑا کر پیٹھ دے کے بھاگا تو اس نے آواز دی کہ سراقہ! تم تو ہمارے مددگار ہو؟ (پھر بھاگ کیوں رہے ہو؟) اس نے جواب دیا کہ میں جو کچھ دیکھ رہا ہوں (یعنی جبریل علیہ السلام اور فرشتوں کی فوج) وہ تمہیں نظر نہیں آ رہا۔ میں اللہ سے ڈر رہا ہوں کہ اس کا عذاب بہت سخت ہے! (تفسیر ابن جریر، حرمنثور، دلائل النبوة للبیہقی: ۷۸/۳)۔

شیطان نجدی بڑھے کے روپ میں:-

حمر الامت، سید المفسرین سیدنا عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ ایک دن منادی قریش دار الندوة (جو اس زمانے میں مشرکین مکہ کا اسلام کے خلاف ایک مقامی سطح کا اقوام متحدہ جیسا سازشی ادارہ تھا) میں جمع ہوئے تو شیطان ایک بوڑھے بزرگ کی صورت میں وہاں آ گیا۔ سرداران قریش نے (اپنے درمیان ایک اجنبی بوڑھے کو دیکھا تو) پوچھا کہ تم کون ہو؟ اس نے بتلایا کہ میں علاقہ نجد کا ایک بزرگ ہوں۔ تم جس مقصد کے لئے جمع ہوئے ہو، اسے میں نے بھی سنا ہے۔ اس لئے میں آیا ہوں۔ تمہیں میری طرف سے اچھی رائے اور خیر خواہی حاصل ہوگی۔ کفار مکہ نے کہا ٹھیک ہے! تم بھی ہمارے مشورہ میں شریک ہو جاؤ۔

شیطان نے ان سے کہا کہ اس شخص (یعنی حضور اقدس ﷺ) کے بارے میں اچھی طرح غور کر لو۔ خدا کی قسم وہ وقت قریب آ گیا ہے کہ یہ تم پر غالب آ جائے گا۔ ایک سردار نے مشورہ دیا کہ حضور انور ﷺ کو رسیوں سے باندھ کر نکالیف دے دے کر موت کے گھاٹ اتار دیا جائے۔ یہ بھی تو انہی شعراء کی طرح ایک شاعر ہے۔ (اسے بھی ان شعراء والے حشر کا مزہ چکھاؤ)۔

اللہ کے دشمن نجدی شیخ (شیطان) نے کہا واللہ! یہ تو کوئی معتبر رائے نہیں ہے۔ تم نے باندھا اور بات اس کے صحابہ تک پہنچی تو وہ اسے قید خانے سے چھڑوا کر آزاد بھی کر دیں گے اور تمہارے مقابلے اور مزاحمت کے لئے میدان میں بھی اتر آئیں گے۔ ایسے میں تو میں اس بات کی بھی تمہیں گارنٹی نہیں دے سکتا کہ ہو سکتا ہے انادہ تمہیں ہی اس علاقے سے باہر نکال دیں۔

ایک دوسرا سردار بولا کہ پھر اسے علاقہ بدر کر کے سکون کا سانس لو۔ وہ یہاں نہیں ہوگا تو تمہیں اس سے کوئی تکلیف نہیں ہوگی اور (نحوذ باللہ) اس کا شر دوسرے لوگوں تک محدود ہوگا جو اس کے سامنے ہوں گے۔

(نجدی بڑھا) ابلیس بولا یہ بھی کوئی معقول رائے نہیں ہے، تم نے اس (حضور ﷺ) کی گفتگو کی محاسن اور کلام کی فصاحت و بلاغت پر غور نہیں کیا۔ اگر وہ یہاں سے چلا گیا اور اس نے دوسرے شہروں میں جا کر لوگوں کو دعوت دی تو لوگ جوق در جوق اس کے حلقہ اثر میں آ جائیں گے حتیٰ کہ ایک دن وہ ان عربوں کو ساتھ لیکر تم پر چڑھائی کر دے گا اور تمہیں قتل بھی کر ڈالے گا اور علاقہ بدر بھی کر دے گا۔

اس بات کی تمام سرداروں نے بھی توثیق کی کہ نجدی بزرگ صحیح کہہ رہا ہے۔ کسی اور تجویز پر غور کیا جائے۔

یہاں مشرکین عالم کا سردار، ہزار فرعونوں کا ایک فرعون، ہزار شیطانوں کا ایک شیطان اور ابلیس کا گرد ابو جہل ابن حشام بولا کہ میں ایک مشورہ دیتا ہوں۔ ذرا اس پر بھی غور کر لو۔ میرا خیال ہے کہ اس سے بہتر کوئی رائے تمہارے سامنے نہیں آئے گی۔

سردار ان مکہ نے پوچھا، آپ کی کیا رائے ہے؟
 بولا: ہم ہر قبیلے سے ایک جوان جنگجو کا انتخاب کر کے سب کو ایک ایک گوار تھما دیتے ہیں۔ اور ان سے یہ کہتے ہیں کہ (حضرت) محمد ﷺ پر یکبارگی اس طرح حملہ کریں کہ سب کی گواہی ایک ہی وقت میں اس کے جسم پر پڑ کر اسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیں۔
 چونکہ تمام قبائل اس قتل میں یکساں شریک ہوں گے، اس لئے محمد ﷺ کے خاندان والوں اور پیروکاروں کے لئے حجاز کے تمام قبائل سے بدلہ لینا ممکن نہ ہوگا اور معاملہ کنٹرول ہو جائے گا۔ اور اگر کوئی میدان میں آیا بھی تو تمام قبائل کی قوت کے آگے اسے بکھرنا اور ختم ہی ہونا ہوگا۔

شیطان نے یہ رائے سنی تو پھڑک اٹھا اور کہنے لگا کہ یہ ہے ایک کارآمد و معقول رائے اور میری بھی یہی رائے تھی! (ابن اسحق، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابونعیم، دلائل النبوة للبیہقی بحوالہ لفظ المر جان للسیوطی)۔

جنات کے مختلف نام اور اقسام

انسانوں کی طرح جنات کی بھی کئی اقوام یا اقسام ہیں۔ چونکہ جنات کی آبادی

انسانوں سے زیادہ ہے اس لئے ان میں اقوام و اقسام بھی زیادہ ہیں اور ہر قوم یا قسم لاکھوں کروڑوں افراد پر مشتمل ہے۔ ان اقوام یا مخصوص صفات کے حامل جنات کو عربی میں بھی اور دیگر زبانوں میں بھی مختلف ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ ضروری نہیں کہ ہر نوع کا نام عربی زبان میں ملے تو ہی اسے مانا جائے۔

شیطان: عربی زبان میں عام طور پر دھوکہ باز اور مکار و چالاک قسم کے جنات کو شیاطین کہا جاتا ہے جو انسانوں کو مختلف حیلوں طریقوں سے دھوکہ دے کر کسی نقصان کا شکار کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے کوئی آدمی اگر حد سے زیادہ چالاک ہو تو اسے عربی میں شیطان کہہ دیتے ہیں۔ اس کا استعمال قدیم و جدید عربی میں بہت شائع و ذائع ہے۔

غول: صحراؤں اور جنگلوں میں بھیس اور شکلیں بدل بدل کر انسانوں کو تنگ اور ہراساں کرنے والے جنات کو غول کہتے ہیں۔ اس کی جمع غیولان ہے۔

عبقری: حجاز کی سر زمین میں ایک جنگل کا نام عبقر تھا۔ جس کے بارے میں مشہور تھا کہ وہاں جنات کا راج ہے اور جنات کے قصے کہانیاں اس جنگل کے حوالے سے اتنے مشہور تھے کہ لوگ اس کی طرف رخ نہیں کرتے تھے۔ چونکہ بقر میں جنات کے علاوہ کوئی نہیں رہتا تھا، اس لئے اہل عرب نے جنات کے لئے عبقری کا لفظ بھی استعمال کرنا شروع کر دیا جس کے لفظی معنی ”عبقر کا رہنے والا“ بنتے ہیں۔ جیسے مکی سے مراد مکہ کا رہنے والا اور مدنی کا مفہوم مدینہ منورہ کا رہنے والا بنتے ہیں۔ عبقری سے مراد عبقر کا رہنے والا ہیں اور عبقر میں سوائے جنات کے کوئی نہیں رہتا اس لئے لا محالہ اس سے مراد جنات ٹھہرے۔ جب یہ لفظ (عبقری) جنات کے ہم معنی ہو گیا اور ہماری طرح اہل عرب بھی جنات کی صلاحیتوں کو انسانی صلاحیتوں سے بہت آگے مانتے ہیں تو مجازی طور پر اہل عرب نے بلا کے ذہین اور غضب کے خمداد آدمی کو عبقری کہنا شروع کر دیا۔

جفریت: جنات کی جس نسل کو ہندی اور اردو میں دیو کہتے ہیں، عربی میں اسے جفریت کہتے ہیں۔

سورة النمل میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے واقعہ کے ضمن ایک ایسے عفریت کا تذکرہ آتا ہے جو حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاریمان کا باقاعدہ ممبر تھا۔
قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ الْجِنِّ.....

عربی کی طرح مختلف زبانوں میں جنات کی مختلف نسلوں کے بھی مختلف نام رکھے جاتے ہیں اور بعض دفعہ مختلف صفات کے حوالے سے بھی نام رکھے جاتے ہیں۔ یہاں ہم جنات کی چند ایسی اقسام و انواع یا اقوام و صفات کا تذکرہ کریں گے جن سے ہمیں آج کل پالا پڑتا ہے اور چونکہ ہماری تصنیف پاکستان کے ماحول میں لکھی بھی جا رہی ہے اور پڑھی بھی جائے گی۔ زیادہ سے زیادہ اس کی وسعت ہندوستان تک مانی جاسکتی ہے۔ لہذا ہم ان ناموں سے آپ کو متعارف کراتے ہیں جو ہندو پاکستان میں عام طور پر بولے جاتے ہیں۔

عربی میں بعض اضافی نام :-

عربی زبان میں جنات کیلئے بعض ایسے صفاتی اور اضافی نام بھی استعمال کئے جاتے ہیں جو درحقیقت جنات کے نام نہیں بلکہ ان کے کسی خاص فعل کی نسبت سے بولے جاتے ہیں۔ یہ وہ نام ہیں جنہیں ہم انسانوں کے لئے بھی روزمرہ کی عربی میں اسی طرح استعمال کرتے ہیں جس طرح بعض مقامات پر انہیں جنات کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے ان ناموں کو جنات کی اقسام یا عربی میں ان کے مستعمل ناموں کے عنوان میں ذکر نہیں کیا۔ وہ چند نام یہ ہیں :-

(۱) غامر : گھروں میں رہنے والے جنات کو عربی میں غامر کہا جاتا ہے۔ جبکہ گھر میں رہنے والے آدمی کو بھی غامر ہی کہا جاتا ہے۔

(۲) زائر : کبھی کبھی کسی گھر میں آنے والے جنات کو زائر کہتے ہیں۔ لیکن ملحوظ رہے کہ آپ کی ملاقات کیلئے کوئی عزیز یا دوست آئے تو اسے بھی عربی میں زائر ہی کہتے ہیں۔

(۳) سائح : گھومنے پھرنے والے وہ جنات، جن کا کوئی مستقل ٹھکانہ نہ ہو، انہیں

سائح کہتے ہیں۔ جبکہ سیاحت کا لفظ عربی کے بعد اردو میں بھی مستعمل ہے بلکہ اس نام پر تو مستقل وزارت بھی قائم ہے۔ سیاحت کرنے والے کو عربی میں سائح بھی کہتے ہیں اور سائح بھی کہتے ہیں۔ اردو میں صرف سیاح مستعمل ہے۔

(۴) طارق : رات کو آنے والے جنات کو عربی میں طارق کہتے ہیں۔ لیکن یہ خصوصیت جنات ہی کی نہیں بلکہ رات کو آنے والے ہر انسان کو بھی طارق ہی کہا جاتا ہے۔

چونکہ یہ چاروں نام افعال کی نسبت سے ہیں اور جنات کے ساتھ مختص نہیں بلکہ انسانوں اور جنات میں مشترک ہیں۔ اس لئے ہم نے انہیں عربی کے جناتی اسماء کی فہرست کی بجائے الگ اور صفات کے عنوان سے ذکر کیا ہے۔

آسیب : جن کو فارسی میں آسیب بھی کہتے ہیں اور دیوبھی۔ دیو اصل میں فارسی کا لفظ ہے جو ہندی میں بھی مستعمل ہے۔ فارسی کا مقولہ ہے کہ ”خانہ خالی را دیواں بگیرند“۔ (گھر خالی ہو تو اس پر جنات قبضہ جمالیتے ہیں)۔ جب صحابہ کرام نے پیدل چلتے ہوئے دریا عبور کیا اور اہل فارس پر شکار یوں کی طرح یلغار کی تو ایرانی مجوسی ”دیواں آمدند، دیواں آمدند“ (جنات آگئے، جنات آگئے) کا شور مچاتے بھاگ اٹھے تھے۔

اسی طرح آسیب بھی فارسی کا لفظ ہے اور جنات پر بولا جاتا ہے۔ یہ جنات کی الگ قسم نہیں بلکہ جنات کا فارسی نام ہے۔

سرکش : بعض دفعہ مریضوں کو ایک انسان نما مخلوق خواب میں پریشان کرتی ہے اور کبھی کبھار تو جاگتے ہوئے بھی دکھائی دیتی ہے۔ دیکھنے میں یہ پورا انسان ہوتا ہے، لیکن اس کے دھڑ پر سر نہیں ہوتا۔ ظاہر ہے کہ سرکئی لاش کو دیکھ کر بڑے سے بڑے دل گردے والا بھی ایک دفعہ تو کانپ اٹھتا ہے۔ یہ جنات کا ایک طبقہ ہے جو انسانوں کو ڈرانے کے لئے اس جیس میں سامنے آتا ہے۔ جب آدمی سرکئی لاش کو نہ صرف یہ کہ دیکھتا ہے، بلکہ اسے چلتے پھرتے یا اپنی طرف بڑھتے پکٹے دیکھتا ہے تو خوف سے اس کی گھٹکی بندہ جاتی ہے اور

بڑے بڑے سورماؤں کے ہاتھ پاؤں پھول جاتے ہیں۔ یہی ان کا مقصد ہوتا ہے۔
شہید: بعض عالمین اپنی جہالت و کم علمی کی وجہ سے یا ضعیف عقیدہ کی وجہ سے ان سرکٹوں کو شہید قرار دیتے ہیں۔ یہ بالکل واهیات اور بے اصل بات ہے۔ شہداء تو انبیاء کے بعد جنت کے سب سے اونچے طبقے کے لوگ ہیں۔ شہداء تو اہل ایمان کا وہ واحد طبقہ ہے جن کے جنت میں پہنچ جانے اور اللہ پاک کی لازوال اور ان گنت نعمتوں سے بہرہ اندوز ہونے کا ہی ذکر قرآن میں نہیں آتا بلکہ ان کے زندہ ہونے کا دو الگ الگ مقامات پر ذکر کیا گیا:

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ
 فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ
 خَلْفِهِمْ أَلاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

ترجمہ: جو لوگ اللہ کے راستے میں (جہاد کرتے ہوئے) شہید ہوتے ہیں انہیں بھی مردہ مت سمجھنا۔ (وہ مردہ نہیں) بلکہ زندہ ہیں ان کے رب کے یہاں انہیں رزق عطا کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر جو کرم نوازی و عنایت فرمائی ہے وہ اس پر نازاں و فرحاں ہیں اور جو لوگ پیچھے سے ابھی ان تک (جنت میں) نہیں پہنچے، انہیں یہ پیغام پہنچا رہا ہے کہ ان پر نہ کوئی خوف ہے نہ پریشانی!

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ شہداء کی ارواح مقدسہ کو اللہ تعالیٰ سبز رنگ کے خوبصورت پرندوں میں منتقل کر کے جنت کے ہر طرح کے باغوں میں آزادانہ گھومنے پھرنے اور ہر طرح کے پھلوں اور عنایاتِ الہی سے فیض یاب ہونے کے لئے آزادانہ موقعہ دیتے ہیں۔

دوسری جگہ ارشاد ہے:

وَلَا تَقْبَلُوا الْمَنَ بَقِيَّتْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَكِنْ لَا تَشْعُرُونَ
 ترجمہ: جو لوگ اللہ کے راستے میں (جہاد کرتے ہوئے) قتل ہوتے ہیں انہیں مردہ

مت کہو۔ (وہ مردہ نہیں) بلکہ زندہ ہیں مگر تمہیں (ان کی زندگی کا) شعور نہیں۔
 جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے جنت میں بھی خصوصی پروٹوکول دیا ہو، انبیاء کے بعد جن کا جنت میں سب سے اونچا مقام ہو، جنہیں پوری انسانی آبادی سے ہٹ کر یہ اعزاز دیا گیا ہو کہ اللہ کے راستے میں قتل ہوتے وقت ایک بار روح قبض ہوتے ہی، دوسری، نئی اور اعلیٰ ترین زندگی عطا ہو جاتی ہو، انہیں کیا مصیبت پڑی ہے کہ وہ نکھر اور حیدر آباد میں، گجرات اور لاہور میں، نوشہرہ اور پشاور میں، دہلی اور امرتسر میں، ڈھاکہ اور چٹاگانگ میں لوگوں کے گھروں کے چکر لگاتے پھریں اور ناحق لوگوں کو ستاتے پھریں؟!

شہادت جیسا اعلیٰ رتبہ اللہ تعالیٰ گھنٹیا اور ازیت پسند لوگوں کو نہیں دیتے، نہ ہی اس عظیم رتبے کے مل جانے کے بعد شہداء سے یہ توقع کرنا جائز ہے کہ جنت کا اتنا اعلیٰ مقام پانے کے بعد وہ اللہ کی نعمتوں سے فیض یاب ہونے کی بجائے ہماری گلیوں کی خاک چھانتے پھریں گے۔

یہ سرکٹ تو جنات کی ایک گھنٹیا نسل کے لوگ ہیں جو خواہ مخواہ انسانوں کو ہراساں اور خوفزدہ کر کے مزہ لیتے اور انجوائے کرتے ہیں۔ سر کے بغیر پورا جسم ظاہر کرنے سے وہ صرف خوفزدگی کا ایک ماحول پیدا کرتے ہیں۔ جاہل عالمین سرکٹوں کی پریشانی سے بچنے کے لئے گھروں میں جمعرات کی جمعرات ان شہداء کے نام کا چراغ جلانے اور نیاز دینے کا جو مشورہ دیتے ہیں بالکل غلط اور فضول حرکت ہی نہیں بلکہ مؤمنین کا عقیدہ کمزور اور خراب کرنے کی حماقت بھی ہے۔

بوفنے: جنات کی ایک نسلی بہت چھوٹے قد کی ہوتی ہے۔ چھوٹے قد والوں کو اردو میں بونے کہا جاتا ہے۔ بونے جنات صرف چھوٹے قد میں ہی ظاہر ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ ان سے مریض کی جان چھڑانا عام جنات کی بہ نسبت مشکل ہو جاتا ہے۔ جلدی سے قابو میں نہیں آتے، لیکن ان سے جان چھڑانے کے عملیات بھی وہی ہیں جو اس کتاب میں درج کر دیئے گئے ہیں۔

گندیلے: جنات کی ایک نسل کو گندیلا کہتے ہیں۔ بار بار کے تجربات میں ہم نے یہ دیکھا ہے کہ ان کی (۹۹) فیصد آبادی ہندو عقائد کی حامل ہے اور نوے فیصد سے زیادہ لوگ عامل ہوتے ہیں۔ ان کی پہچان یہ ہے کہ ان میں سے کوئی آسیب جب مریض کے قریب آتا ہے تو ان کے وجود سے غلاقت و گندگی کی اتنی گندی بدبو آتی ہے کہ آدمی کو تے آنا شروع ہو جاتی ہے۔ اور جن مریضوں کو اپنی کسی کمزوری کی وجہ سے جنات نظر آنے لگ جاتے ہیں (جنات کا نظر آنا خوبی اور کمال نہیں، بلکہ بیماری اور کمزوری ہے) وہ بہ آسانی دیکھ سکتے ہیں کہ ان گندیلوں کے پورے جسم پر بندروں کی طرح بھورے رنگ کے بال ہوتے ہیں۔

جنات کی یہ نسل بھی نہایت ڈھیٹ اور اڑیل واقع ہوئی ہے۔ ان سے جان چمڑانے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ان کا مکمل خاتمہ کر دیا جائے۔ جتنے گندیلے کسی پر مسلط ہیں، سب کو جلا دیا جائے۔ ان کے وعدے وعید پر کبھی اعتبار نہ کیا جائے۔ ہم نے آج تک ان کو وعدہ پر پورا اترتے نہیں دیکھا۔

پیری: جنات کی ایک خاص قسم کو کہتے ہیں۔ جو ہمیشہ نہایت خوبصورت شکل میں سامنے آتی ہے عام طور پر عورت کی شکل میں آتی ہے اور اس کے بدن پر پندوں کی طرح پر بھی نظر آتے ہیں۔ جس شخص پر یہ مسلط ہو دیگر تکالیف کے علاوہ اس کے جوڑ اتنی تکلیف میں مبتلا ہوتے ہیں کہ تھوڑے عرصے میں اس کا چلنا پھرنا محال ہو جاتا ہے۔ ان کے مساکن زیادہ تر خوبصورت اور گھنے جنگلات ہوتے ہیں جن میں درخت بھی گھنے ہوں، پہاڑ بھی سبزہ پوش ہوں اور پانی کے جھرنے بھی جہاں کثرت سے پائے جاتے ہوں۔

دیو: پہلے ہم بتلا آئے ہیں کہ جنات کی نہایت مضبوط اور قوی نیکل نسل کو عربی میں عنفریت اور ہندی وارود میں دیو (بروزن سیب) کہتے ہیں۔ فارسی میں عمومی سطح پر ہرجن کو دیو کہہ دیتے ہیں۔ یہ اگر کسی پر مسلط ہوں تو عام جنات کے مقابلے میں نقصان بھی زیادہ پہنچاتے ہیں اور جان بھی مشکل سے چھوڑتے ہیں۔

چڑیل: جنات کی ایک خطرناک ترین قسم ہے۔ عام طور پر عورت کے روپ میں دکھائی دیتی ہے۔ اور دو بالکل متضاد شکلوں میں! یا تو نہایت حسین و جمیل کہ ہاتھ لگانے سے میلی ہو جائے گی۔ یا انتہائی مکروہ اور بد شکل، دانت باہر کو نکلے ہوئے، بال جھاڑیوں کی طرح الجھے ہوئے، لمبے لمبے ناخن، سرخ شعلہ بار آنکھیں، غرضیکہ دیکھتے ہی انسان کی چھین نکل جائیں۔ چڑیل خوبصورت دکھائی دے یا بد صورت، اس کی ایک علامت مشترک ہے کہ اس کے پاؤں اٹے ہوتے ہیں۔ اس لئے اسے عوام کی زبان میں ”بگھل چری“ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ عام طور پر دریاؤں یا گھنے مگر پرانے درختوں کے نیچے زیادہ پائی جاتی ہے۔ سردیوں میں آدمی رات کے وقت اور گرمیوں میں آدھے دن کے وقت لوگوں کو پریشان کرتی ہے۔ عام طور پر جس کے پیچھے پڑ جائے، اگر فوری علاج نہ ہو تو اس کی جان لے کر ہی چھوڑتی ہے۔ اور چڑیل جب کسی کی جان لیتی ہے تو اس کی کمر یا سینے پر موت کے بعد عام طور پر ایک نیچے کا نشان بھی دیکھا جاتا ہے۔ بعض دفعہ یہ نشان دونوں طرف نمایاں نظر آتا ہے۔

بھوت پریٹ: یہ دونوں ہندی کے الفاظ ہیں۔ ہندو مذہب میں چونکہ مرنے والے کی روح (آتما) بھگتی رہتی ہے بلکہ وہ نئے جسم کو اوڑھ کر دوسرا تیسرا جنم بھی لیتی ہے۔ ان کے خیال میں ایک روح سات بار جنم لیتی ہے۔ اس لئے ان کے روزمرہ اور محاوروں میں سات جنم کا بکثرت ذکر ملتا ہے۔ سات جنم تک ساتھ نبھانے کا وعدہ بھی ان کے اسی ”آواگون“ کے عقیدے کا مظہر ہے۔ ہندی میں بھوت یا پریٹ مرنے والے کی بدروح (آتما) کو کہا جاتا ہے۔ فلاں کا بھوت اس کے گھر میں دیکھا جا رہا ہے۔ اس گھر میں بھوت پریٹ کا سایہ ہے۔

برصغیر میں جادو کی جو اقسام پائی جاتی ہیں، ان میں سے بعض اقسام میں ان بھوت پریٹ کو مطلوبہ شخص پر مسلط کیا جاتا ہے۔ اس کے لئے وہ مردہ ہندو کو جب جلاتے ہیں تو کسی مردے کی مڑھی کی راکھ اپنے پاس رکھ لیتے ہیں اور اس راکھ کو مختلف عملیات کے ذریعے استعمال کرتے ہیں۔ جس سے اس مریض کو اپنے گرد و پیش میں اور بعض دفعہ اپنے وجود میں ایسی حرکات محسوس ہوتی ہیں جیسی حرکات جنات کے پائے

جانے کی صورت میں محسوس ہوا کرتی ہیں۔ اس کو ہمارے یہاں مسان کہا جاتا ہے (جس کا آگے کئی جگہ ذکر آئے گا) بعض دفعہ اس بھوت پریت یا مسان کے مسلط ہونے کی وجہ سے مریض اور مسکور میں وہ علامات بھی ظاہر ہونے لگتی ہیں جو اس شخص میں نمایاں طور پر پائی جاتی تھیں جس کی مزاحمت کی راکھ مل رہے کے ذریعے اس مریض کو کھلائی گئی ہے۔ مثلاً کسی ایسے ہندو کی مزاحمت کی راکھ جو بہت زیادہ سگریٹ پیتا تھا کسی غیر شادی شدہ شریف لڑکی کو کھلائی گئی ہے تو وہ رات میں کئی بار اس لڑکی کے منہ سے سگریٹ کی بدبو آنا شروع ہو جائے گی جس نے زندگی میں سگریٹ کو چھوا بھی نہیں ہے۔ یا راکھ والا مردہ دمہ کے مرض میں بالفرض اگر مبتلا تھا تو جسے راکھ کھلائی گئی ہے اس پر بھی دسے کے دورے پڑیں گے۔ لیکن جب اسے ہسپتال اور لیبارٹری لے جائیں گے تو اس کے تمام ٹیسٹ کیلیٹر آئیں گے۔

یہ تو ان دو ناموں کی اصل حقیقت اور ہندی میں ان کی وضاحت تھی۔ لیکن جنات کی اقسام کے ذیل میں ان کا تذکرہ اس لئے کیا گیا ہے کہ ہمارے ہاں ان دونوں ناموں کو ہندوؤں کی بدروح پر نہیں بلکہ جنات کی بگڑی ہوئی اور ایسی شیطان صفت قسم پر بولا جاتا ہے جو عام ٹارنل قد سے چھوٹے ہوتے ہیں (بونوں سے ذرا بڑے) اور راہ چلتے لوگوں کو یا لوگوں کے گھروں میں آکر انہیں پریشان کرتے ہیں۔ ہندی اور اردو میں بھوت کی تصغیر کرتے ہوئے چھوٹے بھوت کو ”بھٹنا“ بھی کہتے ہیں۔ ہم لوگ بھوت پریت کو شیاطین الجن کی اس قسم کے حوالے سے ہی جانتے ہیں اور ہمارے ہاں ان دونوں الفاظ سے جنات کی یہ خاص قسم ہی مراد ہوتی ہے۔

یہاں تک ہم نے قرآن وحدیث اور واقعاتی شواہد کی روشنی میں جنات کے مستقل مخلوق کے طور پر موجود ہونے پر قرآن وسنت کے دلائل قائم کئے اور ان کے مادہ تخلیق کے بارے میں کتاب وسنت کی نصوص کا ذکر کیا ہے۔ آگے آنے والے دلائل بھی ان کے مخلوق اور موجود ہونے ہی کے دلائل ہیں۔ لیکن چونکہ ان آیات، احادیث

اور آثار و قصص میں وجود اور تخلیق سے بڑھ کر ان کے باشعور ہونے، مکلف ہونے، قیامت کے روز جوابدہ ہونے کی صراحت بھی ملتی ہے اس لئے انہیں ہم مختلف عنوانات کے ذیل میں ذکر کریں گے، جن سے مزید واضح ہو جائے گا کہ جنات ایک مخلوق ہی نہیں بلکہ باشعور، صاحب ارادہ، احکام شرعی کی مکلف اور اتنے یا بڑے اعمال پر قیامت کے روز جزا و سزا پانے والی انسان کے ہم پلہ مخلوق ہے۔

<https://www.facebook.com/groups/freeammyabooks>

گلدستہ دہن علامہ آرتھرسن ناٹھ

(۱)

مسلمان دہن کیلئے ایک نہایت خوبصورت اور کارآمد قلم جو آپ اسے شادی کے موقع پر گفٹ کر سکتے ہیں:-

☆ ایک مسلمان بیٹی کو کیسا ہونا چاہیے؟

☆ ایک مسلمان بہن میں کیا اوصاف ہونے چاہئیں؟ ☆ ایک مسلمان بہو کیسی ہونی چاہیے؟ ☆ ایک مسلمان بیوی میں کیا خوبیاں مطلوب ہیں؟ ☆ خاوند کا دل جیتنے کے لگ کر کیا ہیں ☆ ایک اچھی اور مسلمان ماں کون ہوتی ہے؟ ☆ ایک مثالی مسلمان ساس کو کیسا ہونا چاہیے؟ ☆ ایک مسلم خاتون میں کیا خوبیاں ہونا ضروری ہے؟

☆ شادی کا انتخاب کیسے کرنا چاہیے؟ ☆ رشتے کی اساس پیسہ یا کردار؟ ☆ جہیز کی لغت ☆ شادی پر لاکھوں کا خرچہ اور مہر تیس روپے ساٹھ پیسے؟ ☆ شادی بیاہ میں فضول خرچی اور لٹا رہیں ☆ شادی سستی اور سادی کریں۔ اور ان کے علاوہ درجنوں دوسرے متحرک مسائل پر اس کتاب میں نہایت خوبصورت اور شستہ انداز میں گفتگو کی گئی ہے۔ سینکڑوں احادیث، درجنوں آیات، بیسیوں مسنون اذکار اور دعاؤں کے علاوہ دسیوں واقعات و قصص نے اس کتاب کا حسن مزید نکھار دیا ہے۔ اسلوب نگارش اتنا دلچسپ اور طرز تحریر اس قدر جاذب کہ کتاب شروع کر دیں تو ختم ہونے سے پہلے اٹھنے کا نام نہ لیں۔

الکافی

(۲)

(۱۱)

باب

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم انسانوں اور جنات دونوں کے نبی ہیں

اس بات پر امت کا اجماع ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام انسانوں اور تمام جنات کے لئے رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ ہر انسان اور ہر جن پر آپ کی اطاعت یکساں واجب ہے۔ کسی انسان یا کسی جن کی آخرت میں نجات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپ کے لئے ہوئے دین کی مکمل پاسداری و اطاعت کے بغیر ممکن نہیں۔

گذشتہ اوراق میں آپ سورۃ الاحقاف اور سورۃ الجن کی بعض آیات کے حوالے سے جنات کے ایمان لانے کے واقعات پڑھ چکے ہیں۔ یہاں ہم اسی سلسلہ میں سید المفسرین سیدنا عبداللہ بن عباس کی روایت نقل کرتے ہیں:-

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ غَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظَ، وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَيْرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ. فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِينُ إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا: مَا لَكُمْ؟ قَالُوا: حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَيْرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ. قَالُوا: مَا حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ إِلَّا شَيْءٌ حَدَّثَ. فَأَضْرِبُوا مَشَارِقَ

الْأَرْضِ وَمَعَارِبَهَا فَانْظُرُوا مَا هَذَا الَّذِي خَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ. فَانْصَرَفَ أُولَئِكَ الَّذِينَ تَوَجَّهُوا إِلَيْهَا مَهْمَةً وَهُوَ يَنْخَلَعُ عَامِدِينَ إِلَى سَوَاقِ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلَوةَ الْفَجْرِ. فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ اسْتَمَعُوا لَهُ فَقَالُوا: هَذَا وَاللَّهِ الَّذِي خَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَهَذَا الَّذِي جِئْنَا بِهِ إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا: يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَامْتَنَابِهِ وَلَكِنْ نَشْرِكُ بِرَبِّنَا أَحَدًا. فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ أَوْحَى إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا وَانَّمَا أَوْحَى إِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ.

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اپنے صحابہؓ کی ایک جماعت کے ساتھ عکاظ کے بازار کی طرف روانہ ہوئے۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب شیطانوں کو آسمان سے خبریں چرانے سے روک دیا گیا تھا۔ اور (آسمانوں کی طرف جانے پر) ان پر شہاب ثاقب برسائے جاتے تھے۔ چنانچہ یہ شیاطین اپنے لوگوں کے پاس آئے۔ انہوں نے پوچھا آپ لوگوں کو کیا پریشانی ہے؟ انہوں نے بتلایا کہ ہمیں آسمانی خبریں چرانے سے روک دیا گیا ہے اور ہمارے اوپر شہاب ثاقب برسائے جاتے ہیں۔ ان کی قوم کے لوگوں نے کہا پھر ضرور کوئی اہم واقعہ رونما ہوا ہے جس کی وجہ سے تم پر پابندی لگائی گئی ہے اور اب تمہارے لئے آسمان سے خبریں چرانا محال ہو گیا ہے۔ لہذا تم لوگ مشرق و مغرب میں پھیل جاؤ اور دیکھو کہ وہ کونسا نیا واقعہ رونما ہوا ہے جس کی وجہ سے تم پر آسمانی خبریں چرانے پر پابندی لگی ہے؟ چنانچہ (شیاطین کے گروہ مختلف اطراف میں تحقیق احوال کے لئے پھیل گئے اور) ان میں سے جو لوگ تہامہ کی طرف نکلے تھے، انہوں نے حضور اقدس ﷺ کو مقام نخلہ میں دیکھا کہ آپ عکاظ جاتے ہوئے وہاں پڑاؤ فرمائے ہوئے ہیں اور اپنے صحابہ کرامؓ کو نماز فجر کی امامت فرما رہے ہیں۔ جب

انہوں قرآن کریم سنا تو رک گئے اور اسے غور سے سننے لگے۔ جب بن چکے تو بولے خدا کی قسم! یہی وہ چیز ہے جو تمہارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل ہوئی ہے۔ جب وہ واپس اپنی قوم میں گئے تو کہنے لگے: اے ہماری قوم! ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ ہم تو اس پر ایمان لے آئے ہیں اب ہم اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ پر یہ آیات نازل فرمائیں (جن کا ترجمہ یہ ہے کہ اے نبی ﷺ) آپ فرمادیجئے کہ مجھ پر وحی کی گئی ہے کہ جنات کی ایک جماعت نے (قرآن) سنا تو کہا کہ ہم نے عجیب قرآن سنا ہے۔ آنحضرت ﷺ کو وحی کے ذریعے جنات کے مکالمہ سے مطلع فرمایا گیا ہے۔

(صحیح بخاری: کتاب الاذان، کتاب الصلوة، صحیح مسلم: کتاب الصلوة، سنن ترمذی: کتاب الصلوة)۔
نوٹ: اس حدیث شریف میں جنات کی آمد کا تذکرہ تو ہے مگر ان کی آنحضرت ﷺ سے ملاقات یا گفتگو نہیں ہوئی۔ یہ پہلا موقع ہے کہ جنات کو آپ ﷺ کی بعثت کے بارے میں آپ ﷺ سے قرآن حکیم کی تلاوت سن کر پتہ چلا ہے۔ اور یہ جماعت جنات انتہائی خوش نصیب تھی کہ قرآن سننے ہی اس پر، اللہ پر اور اللہ کے رسول ﷺ پر ایمان لے آئی۔ اور اپنے شرکیہ عقائد سے تائب ہو کر توحید خالص کو اس نے نہ صرف یہ کہ قبول کیا بلکہ اپنی قوم کو بھی اس کی دعوت دینا شروع کر دی۔

اس واقعہ کے بعد جنات نے مختلف مواقع پر وفود کی صورت میں آنحضرت ﷺ سے خصوصی ملاقاتیں اور نشستیں بھی کیں۔ یہاں ہم ان میں سے اکادکا روایات ذکر کر کے موضوع کو سمیٹنے کی کوشش کریں گے۔

حضور ﷺ سے ایک جناتی وفد کی ملاقات:-

ایک جناتی وفد کی خصوصی ملاقات کا احوال اس کے معنی شاہد سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ بیان فرما رہے ہیں:-

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ اِكْتُمَاعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَفَقَدْنَاهُ فَالْتَمَسْنَاهُ فِي الْأَوْدِيَةِ وَالشَّعَابِ فَقُلْنَا: اُسْطُيْرَ اَوْ اَغْوِيْلَ فَبَشَّرَ لَيْلَةً بَاتَ بِهَا قَوْمٌ - فَلَمَّا اَصْبَحْنَا اِذَا هُوَ جَاءَ مِنْ قِبَلِ حِرَاءَ - قَالَ لِقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَدْ نَاكَ فَطَلَبْنَاكَ فَلَمْ نَجِدْكَ فَبَشَّرَ لَيْلَةً بَاتَ بِهَا قَوْمٌ - فَقَالَ اَنَابِي دَاعِي الْجِنِّ فَذَهَبْتُ مَعَهُ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ - قَالَ: فَانْطَلَقْ بِنَا فَارَانَا اَنَارَ هُمْ وَانَارَ نِيرَانِهِمْ - وَسَلَّوْهُ عَنِ الزَّادِ فَقَالَ: لَكُمْ كُلُّ عَظْمٍ ذِكْرًا سُمُّ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقَعُ فِي اَيْدِيكُمْ اَوْ قَرْمَايَكُونُ لِحِمًا وَكُلُّ بَعْرَةٍ عُلْفٌ لِدَوَابِّكُمْ - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَا تَسْتَنْجُوا بِهِمَا فَإِنَّهُمَا طَعَامٌ اِخْوَانِكُمْ -

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں، ایک رات ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے کہ اچانک ہم نے انہیں اپنے اندر نہ پایا۔ ہم نے آپ ﷺ کو وادیوں اور گھاٹیوں میں ہر جگہ تلاش کیا مگر بے سود۔ ہم سمجھے کہ شاید آپ کو انوار کر لیا گیا ہے یا (معاذ اللہ) آپ کو شہید کر دیا گیا ہے۔ وہ رات ہم نے انتہائی بدترین حالت میں گزاری جتنی بری رات کسی پر آسکتی ہے۔ جب صبح ہوئی تو کیا دیکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ غار حراء کی طرف سے تشریف لارہے ہیں۔ ہم نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! رات آپ ﷺ کو اپنے اندر نہ پا کر ہم نے آپ کو بہت تلاش کیا مگر آپ کو کہیں نہ پایا یہ رات تو ہم پر ایک بدترین رات تھی جو کسی پر آسکتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا، میرے پاس جنات کا ایک نمائندہ مجھے بلانے آیا تو میں اس کے ساتھ چلا گیا۔ میں نے ان لوگوں کو قرآن پڑھ کر سنایا۔ حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ پھر ہمیں حضور انور ﷺ ساتھ لے

گئے اور جنات کے اور ان کے آگ جلانے کی جگہ کے نشانات آپ ﷺ نے ہمیں دکھائے۔ اس رات جنات نے آپ ﷺ سے اپنی خوراک سے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر اس جانور کی ہڈی جس پر (ذبح کرتے وقت) اللہ کا نام لیا گیا ہو تمہاری خوراک ہے۔ وہ تمہارے ہاتھوں میں آتے ہی گوشت سے پر ہو جائے گی اور میتھی تمہارے جانوروں کی خوراک ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان دونوں چیزوں سے تم (انسان) لوگ استنجاء نہ کیا کرو۔ کیونکہ یہ دونوں چیزیں تمہارے بھائیوں (جنات) کی خوراک ہیں۔

(صحیح مسلم شرح امام نووی ۱۷۰/۳)۔

وفد نصیبین کی آنحضور ﷺ سے ملاقات :-

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں۔ ایک شام کی بات ہے۔ اہل صفہ میں سے ہر ایک کو کوئی نہ کوئی صحابی کھانا کھلانے اپنے ساتھ لے گئے۔ مگر میں رہ گیا، مجھے کسی نے نہ بلایا۔ میں مسجد نبوی شریف میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضور اکرم ﷺ تشریف لائے۔ آپ کے ہاتھ میں کھجور کی ایک چھڑی تھی۔ آپ نے وہ میرے سینے پر ماری اور فرمایا میرے ساتھ چلو۔ آنحضور ﷺ چل پڑے اور میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ چل پڑا حتیٰ کہ ہم بقیع غرقہ (جسے عقیدت سے ہم جنت البقیع کہتے ہیں) پہنچ گئے۔ وہاں پہنچ کر آپ ﷺ نے چھڑی سے ایک لکیر کھینچی اور مجھ سے فرمایا اس (دائرہ) میں بیٹھ جاؤ۔ اور فرمایا کہ جب تک میں لوٹ کر نہ آؤں، یہیں رہنا۔ پھر آپ ﷺ چل پڑے۔ اور میں آپ کو کھجوروں کی اوٹ سے دیکھتا رہا۔ یہاں تک کہ ایک سیاہ غبار چھا گیا اور اس کے بعد میں آپ ﷺ کو نہ دیکھ سکا۔ آپ ﷺ کی یہ آواز میں سن رہا تھا کہ آپ ﷺ اپنی چھڑی بھی کھٹکھٹا رہے تھے اور یہ بھی فرما رہے تھے کہ بیٹھ جاؤ! حتیٰ کہ صبح طلوع ہونے لگی۔ پھر غبار بلند ہوا اور وہ لوگ چلے گئے اور آپ ﷺ میرے پاس تشریف لے آئے اور ارشاد فرمایا کہ اگر تم اس دائرے سے میرے حصار کھینچنے کے بعد باہر نکل آتے تو ان جنات میں سے کوئی جن تمہیں اچک لے جاتا۔ پھر مجھ سے پوچھا

کہ کیا تم نے کچھ دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے کچھ سیاہ فام لوگ سفید غبار آلود کپڑوں میں دیکھے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: یہ نصیبین کے جنات کا وفد تھا۔ ان لوگوں نے مجھ سے اپنی خوراک کے بارے میں سوال کیا تو میں نے انہیں بتلایا کہ ہر قسم کی ہڈی، گوہر اور لید ان کی خوراک ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ چیزیں (ہڈی اور لید) ان کے کس کام کی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو جو ہڈی ملے گی اس پر اتنا گوشت چڑھا ہوا ملے گا جتنا اس کو کھاتے وقت اس پر موجود تھا۔ اور جو گوہر، لید ان کو ملے گا اس پہ وہ اناج پائیں گے جو اس دن اس جانور نے کھایا تھا۔ اس لئے تم (انسانوں) میں سے کوئی شخص ہڈی یا گوہر سے استنجاء نہ کیا کرے۔ (تفسیر ابن جریر طبری، دلائل النبوۃ لابی نعیم، نصب الراية ۱۳۵/۱، تفسیر ابن کثیر ۲۸۲/۷)۔

نوٹ: اس روایت سے جہاں جنات کا دینی مسائل اور ذاتی سوالات کے حوالے سے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کا ثبوت مل رہا ہے۔ وہاں جنات کے شر اور ضرر سے بچنے کے لئے حصار کھینچنے کا واضح ثبوت بھی مل رہا ہے اور یہ بھی معلوم ہو رہا ہے کہ حضور ﷺ تو جنات کو دیکھ کر ان سے ہمکلام تھے ہی، لیکن حضرت ابن مسعود نے بھی آتے اور جاتے وقت ان کو ہنسن نہیں دیکھا ہے۔ اگرچہ حضور ﷺ سے ان کی ملاقات کے دوران وہ ان کی نظروں سے اوجھل رہے تھے۔ یہ واقعہ گذشتہ واقعہ سے بالکل الگ اور مختلف ہے البتہ جنات کی خوراک کے حوالے سے دونوں روایات کا ایک ہی مفہوم ہے۔

وفدِ نصیبین کا دوسرا واقعہ اور جنات کی خوراک

اس سے پہلے مکہ معظمہ میں بھی نصیبین کے جنات کا وفد حضور اکرم ﷺ سے ملاقات کر چکا ہے اور اس کا احوال بھی حضرت عبداللہ بن مسعود ہی بیان فرما رہے ہیں کہ ایک دن ہم لوگ حضور انور ﷺ کے پاس مکہ معظمہ میں بیٹھے تھے کہ اچانک آپ ﷺ نے فرمایا:-

لَيَقُمَنَّ مِنْكُمْ مَعِيَ رَجُلَانِ - وَلَا يَقُومَنَّ مَعِيَ رَجُلٌ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْغَشِيِّ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ - قَالَ : فَكُفْتُ مَعَهُ وَأَخَذْتُ إِذَاوَةً

وَلَا أَحْسِبُهَا إِلَّا مَاءً فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِأَعْلَى مَكَّةَ رَأَيْتُ اسْوَدَّةً مُجْتَمِعَةً قَالَ : فَخَطْتُ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَطَاتِي قَالَ : قُمْ ههنا حَتَّى آتِيكَ قَالَ : فَكُفْتُ وَمَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَيْهِمْ فَأَرَيْتُهُمْ يَتَوَرَّوْنَ إِلَيْهِ قَالَ : فَسَمَرُ مَعَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيَلَا طَوِيلًا حَتَّى جَاءَ بَنِي مَعِ الْفَجْرِ فَقَالَ : مَا زِلْتُ قَائِمًا يَا ابْنَ مَسْعُودٍ؟ قَالَ : فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَوَلَمْ تَقُلْ : قُمْ حَتَّى آتِيكَ؟ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِي : هَلْ مَعَكَ مِنْ وَضُوءٍ؟ قَالَ : فَقُلْتُ : نَعَمْ فَفَتَحْتُ الْإِذَاوَةَ فَإِذَا هُوَ نَبِيذٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَمَرَةٌ طَيِّبَةٌ وَمَاءٌ طَهُورٌ - ثُمَّ قَالَ : تَوَضَّأْ مِنْهَا - فَلَمَّا قَامَ يُصَلِّي أَذْرَكَهُ شَخْصَانِ مِنْهُمْ فَقَالَ لَهُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّا نَحِبُ أَنْ تَوُضَّأَ فِي صَلَاتِنَا قَالَ : فَصَفَّيْهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَلْفَهُ ثُمَّ صَلَّى بِنَائِمٍ انْصَرَفَ - قُلْتُ لَهُ : مَنْ هَؤُلَاءِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ : هَؤُلَاءِ جُنُ نَصِيبِينَ جَاءُوا بَنِي يَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ فِي أُمُورٍ كَانَتْ بَيْنَهُمْ وَقَدْ سَأَلُونِي الرَّأْيَ فَرَوَدْتُهُمْ - قَالَ : فَقُلْتُ : وَهَلْ هُنَا لَكَ يَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ شَيْءٍ تَزَوَّدْتُمْ بِهِ؟ قَالَ : فَرَوَدْتُهُمُ الرَّجْعَةَ وَمَا وَجَدُوا مِنْ رَوْثٍ وَجَدُوهُ شَعِيرًا وَمَا وَجَدُوا مِنْ عَظْمٍ وَجَدُوهُ كَاسِيًا - قَالَ : وَعِنْدَ ذَلِكَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُسْتَطَابَ بِالرَّوْثِ وَالْعَظْمِ -

کہ تم میں سے دو آدمی انہیں اور میرے ساتھ چلیں لیکن میرے ساتھ وہ آدمی بالکل نہ چلے جس کے دل میں ذرہ برابر بھی دھوکہ ہو۔ (ابن مسعود) کہتے ہیں: میں آپ کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا اور ایک لوثا بھی لے لیا۔ میرا خیال یہی تھا کہ اس لوثے میں پانی ہے۔ میں حضور ﷺ کے ساتھ نکل پڑا یہاں تک کہ جب ہم مکہ مکرمہ کے بلند مقام پر پہنچے تو میں نے وہاں ایک جھوم دیکھا۔ وہ فرماتے ہیں پھر

رسول اللہ ﷺ نے ایک لکیر کھینچی اور فرمایا، میں جب تک واپس نہ آ جاؤں تم نہیں ٹھہرے رہو۔ فرماتے ہیں: میں وہیں کھڑا رہا اور حضور ﷺ ان کی طرف چل دیے۔ میں نے دیکھا کہ وہ لوگ تیزی سے آپ ﷺ کے گرد جمع ہو گئے۔ فرماتے ہیں کہ حضور انور ﷺ ان لوگوں کے ساتھ رات دیر تک باتیں کرتے رہے یہاں تک کہ میرے پاس طلوع فجر کے وقت واپس تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ اے ابن مسعود! تم ابھی تک کھڑے ہو؟ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا آپ نے خود ہی مجھے یہ حکم نہیں دیا تھا کہ میری واپسی تک تم کھڑے رہنا؟ (سو میں حکم کے مطابق تب سے کھڑا ہوں) حضرت ابن مسعود کہتے ہیں پھر آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کیا تمہارے پاس وضو کیلئے پانی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں، ہے! میں نے لوٹے کا منہ کھولا تو اس میں نمیدہی (کھجوروں میں رات بھر پانی ڈال کر اس پانی میں تھوڑا سا کھجور کا ذائقہ آ جاتا ہے اور یہ عربوں کا ایک مرغوب مشروب تھا جو شریعت میں حلال بھی ہے کیونکہ یہ نشہ آور نہیں ہوتا) آپ نے فرمایا کہ ایک اچھا پھل ہے اور پاک کرنے والا پانی ہے۔ وضو فرما کر آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ تم بھی اس سے وضو کرلو۔ پھر جب آپ ﷺ نماز شروع فرمانے لگے تو ان میں سے دو آدمی آگئے اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہم چاہتے ہیں کہ آپ نماز میں ہماری امامت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے ان دونوں کو اپنے پیچھے کھڑا کر لیا۔ پھر ہمیں نماز پڑھا کر واپس چل پڑے۔ جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ کون لوگ تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ نصیبین کے جنات تھے جو آپس کے کچھ جھگڑوں کا فیصلہ کرانے میرے پاس آئے تھے۔ ان لوگوں نے مجھ سے زاہد و مانگا تو میں نے انہیں دے دیا۔ کہتے ہیں: میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! یہاں کوئی ایسی چیز تھی جو بطور خوراک آپ ان کو دیتے؟ فرمایا: میں

نے انہیں گوبر بطور خوراک دیا ہے۔

گوبر کا ہر وہ ٹکڑا جو انہیں ملے گا اسے یہ لوگ جو کی صورت پائیں گے اور ہر ہڈی جو انہیں ملے گی وہ ان کے لئے گوشت سے پر ہو جائے گی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ اس وقت آپ ﷺ نے گوبر اور ہڈی سے استفادہ کرنے سے منع فرمایا۔ (مسند امام احمد بن حنبل ۴/۳۵۹)۔

ان دونوں روایات میں تین باتیں مشترک ہیں، باقی واقعات جدا جدا ہیں۔ (۱) ایک تو یہ کہ ان دونوں واقعات میں آپ ﷺ سے ملاقات کرنے والے جنات نصیبین سے تعلق رکھتے تھے (۲) دونوں واقعات ہم تک حضرت عبداللہ بن مسعود کی روایت سے پہنچے ہیں اور دونوں واقعات کے وہ بذات خود چشم دید گواہ اور شریک واقعہ ہیں۔ (۳) دونوں بار حضور ﷺ ان کے لئے ہڈی اور گوبر کو خوراک قرار دے رہے ہیں۔

لیکن ملحوظ رہے ہیں کہ اول الذکر روایت ہجرت کے بعد کی ہے جس پر اصحاب صفہ کا ذکر بھی دلالت کر رہا ہے اور بقیع غزوہ بھی! جبکہ دوسری روایت ہجرت سے پہلے اور مکہ مکرمہ کی ہے جس پر مکہ مکرمہ کی بلندی پر پہنچنے کا ذکر دلالت کر رہا ہے۔

اس روایت میں اور صحیح مسلم کے حوالے سے مذکور سابقہ روایت میں صرف اتنا فرق ہے کہ پہلی روایت میں گوبر کو جنات کے جانوروں کو خوراک قرار دیا گیا تھا۔ لیکن وفد نصیبین کی دونوں (مکی اور مدنی) روایات میں اسے خود جنات کی خوراک قرار دیا گیا ہے۔

ایک اور فرق یہ ہے کہ سابقہ روایت میں گوبر کے خوراک بننے کی کیفیت یہ بیان فرمائی گئی تھی کہ وہ ان کے لئے اس خوراک کی طرح ہو جائے گا جو گوبر دینے والے جانور نے کھائی تھی (اور اسے ہضم کر کے یہ گوبر کیا تھا) جبکہ اس مذکورہ بالا روایت میں فرمایا کہ گوبر ان کے لئے جو کی شکل اختیار کر جائے گا۔

حضور ﷺ نے جنات کو سورۃ الرحمن سنائی:-

حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ جنات سے حضور ﷺ کی ملاقاتوں اور انکی

تعلیم و تربیت اور جنات کی طرف سے والہانہ عقیدت مندی کا اظہار یوں کرتے ہیں:-

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُورَةَ الرَّحْمَنِ حَتَّى خَتَمَهَا ثُمَّ قَالَ مَا لِي أَرَاكُمْ مُسْكُونًا؟ لَلْجَنُّ كَانُوا أَحْسَنَ مِنْكُمْ رَدًّا. مَا قَرَأْتُ عَلَيْهِمْ هَذِهِ الْآيَةَ مِنْ مَرَّةٍ: قَبَائِلُ الْآءِ رَبِّكُمْ الْكَذِبِينَ، إِلَّا قَالُوا: وَلَا بَشَى وَ مِنْ الْآيَةِ رَبَّنَا نَكْذِبُ فَلَكَ الْحَمْدُ.

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے سورۃ الرحمن کی تلاوت فرمائی یہاں تک کہ اسے مکمل فرمایا۔ پھر ارشاد فرمایا کہ کیا بات ہے کہ میں تمہیں خاموش دیکھ رہا ہوں؟ تم سے تو جنات اچھا جواب دیتے تھے۔

میں جب جب آیت مبارکہ، قَبَائِلُ الْآءِ رَبِّكُمْ الْكَذِبِينَ پڑھتا تھا وہ ہر بار اس کے جواب میں یوں کہتے تھے کہ: اے ہمارے پروردگار! ہم تیری کسی نعمت کو نہیں جھٹلاتے۔ تیری ہی شکر گزاری کرتے ہیں۔ (سنن ترمذی)۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کی جنات کے ساتھ طویل دینی و تعلیمی و تربیتی نشستیں ہوا کرتی تھیں۔ جن نشستوں میں جنات مؤمنین کامل سعادت مندی سے نہ صرف یہ کہ آنحضرت ﷺ سے اللہ کا کلام سننے کا شرف حاصل کرتے تھے بلکہ بعض مواقع پر اللہ کا کلام سن کر اپنے جذبات اور عقیدت کا فوری اظہار بھی کرتے تھے!

اس حدیث میں ان کے ایک ایسے ہی اظہار عقیدت کا آنحضور ﷺ ذکر فرما رہے ہیں بلکہ ان کے اس اندازِ سماعت قرآنی کو تعریفی انداز میں بیان فرما رہے ہیں۔

سوال: یہاں یہ سوال ذہن میں انگڑائی لیتا ہے کہ کیا جنات کا اندازِ ادب صحابہ کرامؓ سے بہتر تھا کہ صحابہ کو حضور ﷺ خاموش رہنے پر تنبیہ بھی فرما رہے ہیں اور جنات کے اندازِ استماع کی تعریف بھی فرما رہے ہیں اور وہ بھی تقابلی طور پر؟

جواب: ایسا ہرگز نہیں! اللہ تعالیٰ کا تلاوت سننے کے آداب کے سلسلے میں یہ حکم ہے کہ اسے خاموشی سے سنا جائے۔ چنانچہ ارشاد ہے:-

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

اور جب قرآن حکیم کی تلاوت کی جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش ہو جائو کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ (سورۃ الاعراف: ۲۰۳)۔

اس حکم ربانی کی روشنی میں صحابہ کرامؓ تلاوت کے وقت سراپا سکوت اور خاموش ہو جاتے تھے۔ بالخصوص اگر تلاوت آنحضرت ﷺ کر رہے ہوں تو آپ سے تو آپ ﷺ کے اپنے ذاتی ارشادات عالیہ سنتے وقت بھی وہ اس طرح خاموش ہو جاتے تھے جیسے آپ کی مجلس میں انسان نہیں پتھر بیٹھے ہوں۔ بعض روایات میں آتا ہے کہ صحابہ آپ ﷺ کی مجالس میں اس طرح سراپا سکوت بیٹھے ہوتے تھے کہ پرندے بلا تکلف ان کے سروں پر آ کر بیٹھ جاتے تھے۔

جنات کا اس خاص آیت کے جواب میں وہ عقیدت مندانہ جواب چونکہ نہایت خوبصورت تھا۔ اور وہ جواب اظہار عقیدت کیلئے تھا، لغو فی القرآن کے لئے نہ تھا، اس لئے آپ ﷺ کو وہ پسند آیا۔ اور یہاں ان کے اندازِ استماع کی مدح و توصیف سے مقصود صرف ان کے فوری رد عمل پر اپنی خوشنودی کا اظہار ہے۔ یا یہ کہ اگرچہ قرآن حکیم کی تلاوت کے دوران اصل حکم خاموش رہنے کا ہے (بالخصوص نماز اور خطبہ میں تو یہ وجوب کے درجے میں ہے) لیکن کبھی کبھار خصوصی مواقع پر کسی آیت کے مضموم کے مطابق اپنے رد عمل اور عقیدت و ایمان کا اظہار کر دینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

دنیوی مسائل کی دریافت کیلئے جنات کی آمد:-

دینی مسائل و احکام کے سیکھنے اور دریافت کرنے کے لئے جنات کا آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بار بار آنا جانا تو درجنوں روایات سے ثابت ہے۔ بعض روایات میں ذاتی مسائل اور بعض میں دیگر دنیاوی مسائل میں بھی جنات کی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضری اور آپ ﷺ سے راہنمائی حاصل کرنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔

حضرت ہلال بن حارث مزینی ایک چشم دید واقعہ کا احاطہ بیان فرماتے ہیں:-

لَزَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَخَرَجَ لِحَاجَةٍ فَاتَّخَذَ بَادَاؤَ مَنْ مَاءٍ فَسَمِعْتُ خُصُومَةَ رِجَالٍ وَلَعَطَاءً أَسْمَعَ مِنْهَا فَجَاءَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ سَمِعْتُ عِنْدَكَ خُصُومَةَ رِجَالٍ وَلَعَطَاءً مَا سَمِعْتُ أَحَدًا مِنْ أَلْسِنَتِهِمْ قَالٍ: اخْتَصَمَ عِنْدِي الْجَنُّ الْمُسْلِمُونَ وَالْجَنُّ الْمُشْرِكُونَ فَسَأَلُونِي أَنْ أَسْكِنَهُمْ فَأَسْكَنْتُ الْجَنُّ الْمُسْلِمِينَ الْجُلَسَ وَأَسْكَنْتُ الْجَنُّ الْمُشْرِكِينَ الْغُورَ.

حضور اقدس ﷺ کے ساتھ ایک سفر کے دوران ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا تو آپ ﷺ قضائے حاجت کیلئے نکلے۔ میں آپ کے پاس پانی کا لوتا لے کر آیا تو میں نے آدمیوں کے لڑنے جھگڑنے کی آوازیں سنیں اور ایک ایسا شور مچا جیسا شور میں نے پہلے کبھی نہ سنا تھا۔ آپ ﷺ جب تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے آپ کے پاس کچھ لوگوں کے لڑنے جھگڑنے کی آوازیں سنیں اور کچھ شور مچا جو کسی کی زبانی اس سے پہلے میں نے نہیں سنا تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس مسلمان اور مشرکین جنات اپنے ایک جھگڑے کا فیصلہ کرانے آئے تھے۔ ان لوگوں (فریقین) نے مجھ سے درخواست کی کہ میں ان کی رہائش کا مسئلہ طے کر دوں تو میں نے مؤمنین جنات کی رہائش کے لئے بستیاں اور پہاڑ مقرر کر دیئے اور مشرکین جنات کے لئے پہاڑوں اور سمندر کے درمیان کا علاقہ (جزیرے) مقرر کر دیا۔

جن اور شیطان میں فرق

جن کے بارے میں محدثین کا ایک حصہ آپ نے پڑھ لیا کہ انسان کی طرح یہ ایک جاندار، صاحب عقل و شعور، مل ارادہ و تصرف اور شرعی احکام کی مکلف مخلوق

ہے۔ جس طرح انسان اپنے اعمال کا آخرت کے روز جوابدہ ہے۔ اسی طرح جنات بھی جوابدہ ہیں، انسانوں کی طرح ان کو بھی ثواب و عقاب کا سامنا کرنا ہے۔ گذشتہ مباحث میں یہ حقیقت بھی سامنے آ چکی ہے کہ انسانوں کی طرح جنات میں بھی ہر طرح کے افراد اور گروہ موجود ہیں۔ اچھے لوگ بھی ان میں موجود ہیں اور برے بھی! نیک بھی ہیں بد بھی! مؤمن بھی ہیں اور کافر بھی! اطاعت گزار بھی ہیں اور سرکش بھی! شیطان جنات میں سے ہے:-

قرآن کریم ہمارے سامنے یہ حقیقت دونوں الفاظ میں رکھتا ہے کہ شیطان جنات میں سے ہے۔ ارشاد ہے:-

كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ

وہ جنات میں سے تھا۔ پھر اس سے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی (الکہف: ۵۰)۔

شیطان: نام، کنیت، لقب:-

سید المفسرین سیدنا عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں:

ابلیس جب تک ملائکہ کے ساتھ رہا، اس وقت اس کا نام عزراہیل رہا۔ پھر جب ملعون ہوا تو اس کا نام ابلیس رکھ دیا گیا اور یہ چار پروں والے فرشتوں میں سے تھا۔ ایک دوسری روایت میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں: فرشتوں کا ایک قبیلہ جنات میں سے تھا اور ابلیس کا تعلق اسی قبیلہ سے تھا اور آسمان وزمین کے درمیان کا وہ نگران تھا۔،

ضحاک بن مزاحم آپت مبارکہ:

فَسَدَّ ذَاكَ ابْلِيسُ كَانَ مِنَ الْجِنِّ (سورة الکہف: ۵۰)

کی تفسیر کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ اس کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے

فرمایا کہ:

ابلیس ملائکہ کا سردار اور قبیلہ کے اہلکار سے ان میں سب سے زیادہ معزز تھا۔ نیز جنت کے باغات پر نگران تھا۔ اور اس کے لئے آسمان دنیا اور زمین پر بادشاہت تھی۔

ایک دوسری روایت میں حضرت ابن عباس فرماتے ہیں:

فرشتوں کا ایک قبیلہ ہے، جسے جن کہتے ہیں۔ ابلیس کا تعلق بھی اسی قبیلہ سے ہے اور وہ آسمان دنیا اور زمین کے درمیان کا نگران تھا۔ پس جب اس نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کی تو وہ دھنکارا ہوا شیطان ہو گیا۔

ابو مالک اور ابو صالح حضرت عبداللہ بن عباس سے اور مرۃ الہمدانی حضرت عبداللہ بن مسعود اور دیگر بعض صحابہ سے نقل کرتے ہیں کہ:

ابلیس کو آسمان دنیا پر مقرر کیا گیا تھا اور اس کا تعلق فرشتوں کے اس گروہ سے تھا جس کو جن کہا جاتا ہے اور ان کو جن اسلئے کہا جاتا تھا کیونکہ وہ جنت کے نگران اور محافظ تھے اور ابلیس بھی اپنی بادشاہت کے ساتھ ساتھ جنت کا محافظ و نگران تھا۔ حضرت سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ ابلیس کی کنیت ابو کزدس ہے۔

ابلیس: مادہ، اشتقاق، معنی:-

ابن درید فرماتے ہیں کہ کچھ اہل لغت کی رائے ہے کہ ابلیس، باب ابلس بلس اہلام سے مشتق ہے۔ اہلام سے معنی مایوس ہونے کے ہیں۔ چونکہ شیطان بھی اللہ کی رحمت و عنایت سے مایوس ہو گیا ہے اس لئے اس کا نام ابلیس رکھ دیا گیا۔ جبکہ بعض اہل لغت اسے عجمہ قرار دیتے ہیں۔ اور عجمہ وطم ہونے کی وجہ سے اس کا غیر منصرف ہونا واضح ہے جبکہ پہلے قول کے مطابق اس کے غیر منصرف ہونے کے لئے منع صرف کے دو اسباب نہیں ملتے۔ فافہم۔ اور عجمی اسماء علم المنصرف کے مباحث سے خارج ہوتے ہیں۔ نہ ان کا وزن کیا جاتا ہے، نہ ان کی تعریف ہوتی ہے اور نہ ہی ان سے اشتقاق کیا جاتا ہے۔ جیسے: ابراہیم، اسحاق وغیرہ عجمی اسماء۔

شیطان: مادہ، اشتقاق، معنی:-

علامہ جوہری فرماتے ہیں کہ ہر سرکش و نافرمان کو خواہ وہ انسان ہو، جن ہو یا چوپایہ ہو شیطان کہا جاتا ہے۔ چنانچہ جریر کا یہ شعر ہے:- ع

أَيَّامَ يَدْعُوْنِي الشَّيْطَانُ مِنْ غَزَلٍ

وَهَنَ يَهْوِيْنِي إِذْ كُنْتُ شَيْطَانًا

جس زمانے میں غزل سرائی کی وجہ سے لوگ مجھے شیطان کہا کرتے تھے اس زمانے میں جبکہ میں شیطان تھا عورتیں مجھ پر فدا ہوتی تھیں۔

اہل عرب سانپ کو بھی شیطان کہتے ہیں۔ ایک شاعر اپنی اونٹنی کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے:- ع

فَلَا عَبَّ مَنِيَّ حَضْرَمِي كَأَنَّ

تَسْمَعُ شَيْطَانُ بِذِي قُرُوعٍ قَفَرٍ

میری اونٹنی اس طرح لہر الہرا کے چل رہی ہے جیسے چمیل صحرائیں کوئی سانپ چچ دتاب کھاتا ہوا جا رہا ہو۔

مادہ و اشتقاق و معنی:-

(۱) اس کے مادہ، اشتقاق اور وزن کے بارے میں دو اقوال ہیں۔ ابو البقاء فرماتے ہیں کہ یہ شطن کے مادہ سے مشتق اور قیعال کے وزن پر ہے۔ شطن کے معنی دور ہونے کے ہیں۔ چونکہ ابلیس اللہ کی اطاعت سے بھی دور ہوا اور اس کے نتیجے میں اللہ کی عنایت و رحمت سے بھی دور ہوا، اس لئے اس کا نام شیطان رکھ دیا گیا۔

(۲) علامہ جوہری فرماتے ہیں کہ شطن عَنْهُ عربی میں دور ہوا کے معنی میں اور أَشْطَنُ دور کیا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ نیز گہرے کنویں کو بِشْرٍ شَطُونٍ کہتے ہیں کیونکہ اس کا پانی دور ہوتا ہے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ اس کا مادہ شاطِطٌ یَسْبِطُ ہے جس کے معنی ہلاک ہونے کے ہیں۔ اس قول کے مطابق اس کا وزن قیعال نہیں بلکہ قَعْلان ہوگا۔ اور اگر قَعْلان کو محض صفت مانیں تو اس کے معنی ہلاک ہونے والے کے ہیں اور اگر اسے مبالغہ کا صیغہ مانیں تو اس کے معنی ہلاک کرنے والے کے ہوں گے۔ لیکن یہ قول ضعیف ہے۔

خلاصہ بحث :-

ان تمام روایات، اقوال، آراء اور اہل لغت کی تحقیقی گفتگو کو سامنے رکھتے ہوئے یہ سامنے آتا ہے کہ شیطان کا ابتدائی اور اصل نام عزازیل تھا۔ اللہ تعالیٰ نے جب فرشتوں کو آدم علیہ السلام کے آگے سجدہ کرنے کا حکم دیا۔ تو اس حکم کی نافرمانی کی وجہ سے اسے دھکا دیا گیا اور جب سے اس کا نام ابلیس رکھ دیا گیا۔ اور چونکہ یہ حد سے زیادہ سرکش و نافرمان اور اس سرکشی و نافرمانی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہو گیا تھا اس لئے اس کا لقب شیطان قرار پایا۔ جبکہ حضرت سفیان ثوری کا قول گزر چکا ہے کہ اس کی کنیت ابو کوردس ہے۔

شیطان اللہ کا نافرمان :-

اللہ تعالیٰ نے جب انسان کو پیدا فرمایا تو تمام فرشتوں کو حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیا۔ ان کے ساتھ ابلیس بھی تھا۔ تمام فرشتوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہ کیا۔

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا ابْلِسَ

اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب ہی فرشتوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس کے۔ (البقرة: ۳۴)۔

اللہ کے حکم سے سرتابی اور تکبر :-

قرآن حکیم کہتا ہے کہ ایسا اس نے تکبر و غرور کی وجہ سے کیا :-

إِنِّي وَاشْكُذِبْرَةً وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ

اس نے تکبر اور تکبر کیا اور کافروں میں سے ہو گیا۔ (البقرة: ۳۴)۔

شیطان پر لے درجے کا ڈھیٹ :-

غرور و تکبر کا قرآن حکیم اس پر الزام نہیں لگا رہا بلکہ شیطان بڑی ذہنائی اور کمینگی کے ساتھ اپنے غرور کا رب ذوالجلال کے رو برو اقرار کر رہا ہے :

قَالَ يَا ابْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِإِيْدِي أَسْكَدْتَ أَفْعَلْتَ مِنْ الْعَالَمِينَ

قَالَ إِنِّي خَيْرٌ مِنْهُ خَلَقْتَنِي مِنْ نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تجھے کس چیز نے روکا کہ تو اس (آدم) کو سجدہ کرے جس کو میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا؟ کیا تو نے تکبر کیا یا حقیقت میں تو بلند مرتبہ ہے؟ کہنے لگا کہ میں اس سے افضل ہوں۔ آپ نے مجھے آگ سے اور اسے مٹی سے پیدا کیا ہے۔ (ص: ۷۵)۔

اللہ کا غضب اور شیطان پر لعنت

شیطان کی اس بٹ دھرمی پر اللہ تعالیٰ نے اسے دائمی لعنت کا سزاوار قرار دے کر جنت سے ہمیشہ کے لئے نکال باہر فرمایا :-

قَالَ فَاحْرِمْنِي مِنْهَا وَأَنْتَ رَجِيمٌ وَإِنْ عَلَيَّ لَعْنَتِي إِلَى يَوْمِ الدِّينِ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس (جنت) سے نکل جاؤ اور تم پر تاقیامت میری لعنت ہوگی

(ص: ۷۷-۷۸)۔

شیطان کی مہلت طلبی :-

شیطان نے جب جنت سے محرومی اور رجیم و کریم ذات ذوالجلال کی طرف سے لعنت کی سزا سنی تو درخواست کی کہ مجھے قیامت تک زندگی کی مہلت دیدی جائے :-

قَالَ أَنْظِرْنِي إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ قَالَ إِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ

اس نے کہا کہ مجھے ان لوگوں کے دوبارہ اٹھائے جانے کے دن تک کی مہلت عطا فرما

دیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تجھے مہلت دیدی گئی ہے (الاعراف: ۱۵-۱۴)۔

علانیہ انسان دشمنی کا اظہار:-

اس پر شیطان نے انسان کے خلاف اپنے دل میں اٹھتے ہوئے رقابت اور حسد کے لاوے کا کھلم کھلا اظہار کرتے ہوئے انسانی نسل کے ساتھ اپنی دائمی اور کبھی ختم نہ ہونے والی دشمنی کا اعلان کیا:-

قَالَ فِيمَا آغَايَيْتَنِي لَا أَفْعَدُكُمْ لَكُمْ جِرَاطًا وَسَتَقِيلُ لَكُمْ لَعُنٌ لَّيْلَتُهُمْ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ وَلَا تَجِدُ أَتَرَهُمْ شُكْرِينَ ۝ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْذُومًا مَقْدُوحًا لَنْ يَنفَعَكَ مِنْهُمْ كَلَمَاتٌ جَهْلُكُمْ بَلْ كُفْرًا جَمِيعِينَ ۝

(شیطان نے) کہا کہ تو نے مجھے جو راستے سے دور کیا ہے اس کی قسم، اب میں تیری سیدھی راہ پر ان انسانوں کی گھات میں رہوں گا۔ پھر میں انہیں آگے سے، پیچھے سے، داہنے سے، بائیں سے گھیر دوں گا۔ اور تو ان میں سے اکثر لوگوں کو شکر گزار نہ پائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نکل جا اس (جنت) سے ذلیل اور ٹھکرایا ہوا۔ جو لوگ تیری پیروی کریں گے تجھ سمیت ان سے جہنم بھر دوں گا۔

(الاعراف: ۱۸-۱۶)۔

شیطان دشمن ہے، اسے دشمن سمجھیں:-

اس قدر ڈھٹائی اور بے غیرتی کے ساتھ رب کریم کے سامنے نہ صرف انسان دشمنی کا اقرار کر رہا ہے بلکہ اپنے کینے عزائم کا کھلم کھلا اظہار بھی کر رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو متنبہ فرمایا ہے کہ شیطان تمہارا دشمن ہے۔

تم اسے دوست بناؤ تب بھی، دشمن سمجھو تب بھی! تمہاری دشمنی تو اب اس کی زندگی کا مشن اور اس کا اکلوتا مشغلہ ہے۔ لہذا تمہاری فلاح و کامیابی اسی میں ہے کہ تم اپنے دشمن کو دشمن سمجھنے لگ جاؤ۔ ارشاد ہے:

إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا

شیطان تمہارا دشمن ہے سو اسے اپنا دشمن سمجھو (سورۃ فاطر: ۶)۔

شیطان کی پہلی انسان دشمنی کا روائی:-

چنانچہ شیطان نے انسان سے اپنی بھرپور دشمنی اور حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ اپنے بغض و حسد کا مظاہرہ کرتے ہوئے سب سے پہلی انسان دشمنی کا روائی یہ کی کہ حضرت آدم اور حضرت حواء علیہما السلام کو جنت سے نکلوانے کے لئے انہیں دھوکہ دے کر، جھوٹی قسمیں کھا کھا کر ان دونوں کو اسی درخت کا پھل کھانے پر آمادہ کر لیا جس کے قریب جانے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا تھا۔ اس واقعہ کا تذکرہ اللہ تعالیٰ خود فرما رہے ہیں:-

فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُورِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْآتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهَاكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ إِلَّا أَنْ تَكُونَا مَلَكَتَيْنِ أَوْ تَكُونَا مِنَ الْخَالِدِينَ ۝ وَقَاسَمَهُمَا إِنِّي لَكُمَا لَنَاصِرٌ ۝ فَلَمَّا بَدَأَا أَفْعَادَ الشَّجَرَةِ بَدَأَتْ لَهُمَا سَوْآتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْضَعْنَ عَلَيْهِمَا مِنَ ذَرَقِ الْجَنَّةِ وَكَادَتْهُمَا أَنْ يَكُونَا أَنْفَكًا عَنْ تِلْكَ الشَّجَرَةِ وَأَقْبَلَ لَكُمَا إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُبِينٌ ۝ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝

پھر شیطان نے ان دونوں کو بہکا یا تاکہ ان کی شرمگاہیں جو ان دونوں سے چھپائی گئی تھیں، ان کے سامنے کر دے۔ اس نے کہا کہ تمہارے رب نے تم دونوں کو اس درخت سے جو روکا ہے، اس کی وجہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ تم دونوں کہیں فرشتے نہ بن جاؤ اور تمہیں ہمیشہ کی زندگی نہ مل جائے۔ اس نے ان دونوں کو قسمیں کھا کھا کر بتلایا کہ میں تمہارا حقیقی خیر خواہ ہوں۔ اس طرح دھوکہ دے کر وہ انہیں اپنے راستے پر لے آیا۔ پھر جب انہوں نے اس درخت (کے پھل) کو چکھا تو ان دونوں کے ستر ایک دوسرے پر کھل گئے اور دونوں اپنے اپنے جسم کو جنت کے درختوں کے پتوں سے ڈھانپنے لگے۔ تب ان کے رب نے ان دونوں کو پکارا کہ کیا میں نے تمہیں اس درخت (کا پھل کھانے) سے روکا نہ تھا؟ اور کہا نہ تھا کہ شیطان تم دونوں کا کھلا دشمن ہے؟ ان دونوں نے عرض کیا کہ اے ہمارے رب!

ہم نے اپنے اوپر زیادتی کر ڈالی۔ اگر تو نے ہم سے درگزر نہ فرمائی اور کرم نہ فرمایا تو ہم تباہ ہو جائیں گے۔ (الاعراف: ۲۳-۲۴)۔

ابلیس کی اولاد بھی انسان کی دشمن ہے :-

اوپر جس شیطان کا ذکر چل رہا ہے اس کا نام قرآن حکیم میں ابلیس مذکور ہے جس نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار بھی کیا اور ان سے اور ان کی تمام اولاد سے اپنے بغض اور حسد کا برملا اعتراف بھی کیا اور نعوذ باللہ! اللہ پاک کے رو برو انسان کو چاروں طرف سے گھیر کر گراہی میں مبتلا کر کے جنت سے محروم کرنے کے گھٹیا عزم کا اظہار بھی کیا۔

قرآن حکیم ہمیں بتاتا ہے کہ نہ صرف خود ابلیس بلکہ اس کی اولاد بھی آدم علیہ السلام کی تمام اولاد کی دشمن ہے :-

اَفْتَحْهُمُ وَاَنْتَ وَفِرْيَاكَ اُولَئِكَ اَنْفُسُكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرْتُمْ مِنْ دُونِي وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ

کیا تم اسے (ابلیس کو) اور اس کی اولاد کو اپنا دوست بنا رہے ہو اور مجھے نہیں بتاتے؟ جبکہ وہ سب تو تمہارے دشمن ہیں (الکہف: ۵۰)۔



باب (۱۲)

شیطان، انسان پر کس طرح حملے کرتا ہے؟

قرآن و سنت نے ہمیں صرف اپنے سب سے بڑے دشمن سے یا اس کی سابقہ کاروائیوں ہی سے آگاہ نہیں کیا بلکہ زندگی کے مختلف مراحل میں شیطان اور اس کی آل و اولاد کس کس طرح ہم پر حملہ آور ہوتی، ہمیں سیدھے راستے سے بھٹکانے، غلط راستے پر چلانے، ہماری جنت کی منزل کھوٹی کرنے اور ہمیں اللہ اور اس کے پیارے رسول کی محبت و شفقت سے دور اور محروم کرنے کیلئے وہ جو جو طریقے اپناتی اور پیٹریے بدلتی ہے، قرآن و سنت نے ہمیں اس سے مکمل طور پر آگاہ فرمایا ہے۔ اور اسی پر بس نہیں کیا بلکہ ہر قدم پر اس سے بچنے کے لئے تدابیر بھی بتلائی ہیں۔

یہاں پہلے ہم شیطانی حملوں کے نت نئے طریقوں اور زندگی کے مختلف مراحل میں اس کے حملوں کی منصوبہ بندی کے حوالے سے چند اہم اور ضروری امور کا تذکرہ کریں گے۔ (اس موضوع پر علامہ ابن الجوزی کی تلیس ابلیس نہایت اہم کتاب ہے۔ اس کا اردو ترجمہ بھی بازار سے مل جاتا ہے۔ اس کا ضرور مطالعہ کیا جائے)۔

پیدائش کے وقت حملہ :-

انسان دشمنی شیطان کے رگ دریشتے میں اس طرح پیوست ہو چکی ہے کہ وہ ہر انسان پر اس کی پیدائش کے وقت ہی حملہ آور ہو جاتا ہے۔ جس بچے کو ابھی بولنا بھی

نہیں آتا، جو چلنے پھرنے سے قاصر ہے، جو کسی کی بات سمجھنے تک کی صلاحیت سے محروم ہے، اس معصوم نومولود کو بھی شیطان نہیں بخشتا۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

كُلُّ نَبِيٍّ اِذَا مَوْلُوهُ الشَّيْطَانُ فِي جَنْبِهِ بِاصْبَعِهِ حِينَ يُولَدُ غَيْرُ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ ذَهَبَ يَطْعَنُ لَطْعَنَ فِي الْحِجَابِ۔

کوئی بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو شیطان اس کے دونوں پہلوؤں پر اپنی دونوں انگلیاں چبھوتا ہے سوائے حضرت عیسیٰ بن مریم کے۔ وہ ان کو چھوئے کیلئے بھی آیا مگر (اللہ تعالیٰ نے آگے پردہ کر دیا اس لئے) انگلیاں پردے میں چھیں۔ (بخاری)۔
حضرت ابو ہریرہؓ نے دوسری حدیث شیخین نے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-

مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ اِلَّا نَخَسَهُ الشَّيْطَانُ فَيَسْتَهْلُ صَارِحًا مِمَّنْ نَخَسَهُ الشَّيْطَانُ اِلَّا ابْنِ مَرْيَمَ وَامَّةً ثُمَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: اِفَرُوْا اِنَّ بَيْنَكُمْ " وَاِنِّيْ اَعِيْذُهَا بِكَ وَذَرَيْتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ "۔

کوئی بھی بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو شیطان اسے انگلی چھوتا ہے۔ تو شیطان کے اس انگلی چھونے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہی بچہ نیچ مارتا ہے، سوائے ابن مریم اور ان کی والدہ (علیہما السلام) کے۔ یہ حدیث روایت کر کے حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ اگر تم (مزید تعذیق اور تشفی حاصل کرنا) چاہو تو قرآن حکیم کی یہ آیت بھی پڑھ لو (جس کا ترجمہ یہ ہے کہ) اور میں اسے (حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام کو) اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔ (بخاری)۔
شرح فتح الباری: ۴۱۲/۸، مسلم شرح نووی: ۱۴۱/۱۵۔

جاگتے میں شیطان کا حملہ:-

جو دشمن نومولود اور معصوم بچے پر حملہ کرنے سے نہیں چوکتا، وہ اس بچے کو بڑا ہونے کے بعد کیوں معاف کرے گا؟ جب آدمی ہوش مند ہو جاتا ہے تو شیطان قدم قدم پر اس پر طرح طرح کے حملے کر کے اپنی ڈگر پر لانے اور صراطِ مستقیم سے ڈگمگانے کی کوشش کرتا ہے۔

اللہ کا ذکر شیطان سے بچنے کا سب سے بڑا اور مؤثر ہتھیار ہے۔ انسان جب تک اللہ کے ذکر میں مشغول ہوتا ہے، شیطان اس سے دور رہتا ہے اور جب ذکر سے غافل ہوتا ہے شیطان کو اس پر حملہ کرنے کا موقع مل جاتا ہے اور وہ اس موقع سے فائدہ اٹھانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتا۔

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:-

اِنَّ الشَّيْطَانَ وَاَصْبَعَ خَطِيْمَةً عَلٰی قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ لَئِنْ ذَكَرَ اللّٰهُ خَنَسَ وَاِنْ لَّمْ يَذْكُرْ اللّٰهُ التَّقَمَّ۔

شیطان نے اپنی سونٹھ انسان کے دل پر رکھی ہوتی ہے۔ جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو یہ پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب وہ اللہ کو بھول جاتا ہے تو یہ اس کے دل کو قلم بنالیتا ہے۔ (تلمیس ابلیس: ۱۲۶، احیاء علوم الدین للبخاری، الدر المنثور، شعب الایمان اللہ بقی)۔

شیطان انسان کے خون میں گردش کرتا ہے:-

صرف یہ نہیں کہ شیطان انسانی دل پر گھات لگائے بیٹھا رہتا ہے اور جو نبی انسان کو ذکر اللہ سے غافل پاتا ہے اس پر حملہ کر کے اس کے دل کو اپنے جبروں میں لے لیتا ہے، بلکہ شیطان انسان کے خون کے ساتھ ساتھ پورے بدن میں گردش کرتا ہے۔ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:-

إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنْ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَغْدِفَ فِي قُلُوبِهِمْ شَيْئًا.

شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح گردش کرتا ہے۔ اور مجھے یہ اندیشہ ہے کہ وہ ان کے دلوں میں کوئی چیز نہ ڈال دے (مسند احمد، بخاری، ابن ماجہ)۔

ان دونوں احادیث کا مفہوم قریب قریب ہے۔ کیونکہ پورے انسانی بدن کو خون کی سپلائی دل کے راستے ہوتی ہے۔ دل کو قلعہ بنانا اور خون کے ساتھ پورے انسانی جسم میں گردش کرنا ایک ہی حقیقت کے دو پیرائے ہیں۔

لیکن شیطان اس پر بس نہیں کرتا کہ انسانی جسم میں خون کی طرح گردش کر کے یا قلب انسانی کو اپنے شکنجے میں لے کر مطمئن ہو بیٹھے۔ بلکہ انسان کو ہر قدم پر ورغلانے، بہکانے، ڈمگانے کی جہد و سعی جاری رکھتا ہے۔ خون میں شریک ہونے کے علاوہ وہ اس کے کھانے میں شریک ہو جاتا ہے، بیوی کے پاس آتے وقت اگر بسم اللہ نہیں کہی تو جماعت میں شریک ہو جاتا ہے۔ سونے سے پہلے بہکانے کی کوشش کرتا ہے، جاگنے کے بعد اسے اپنے راستے پر لانے کیلئے ہاتھ پاؤں مارتا ہے۔

شیطان کا آسان ترین شکار:-

یوں تو شیطان ہر انسان پر زور آزمائی کرتا اور پیدائش سے لے کر موت تک اس کا تعاقب کرتا ہے کہ وہ اچھے انجام سے محروم ہو جائے۔ لیکن سب مسلمہ میں سے اگر کوئی شخص سواہ اعظم اور جمہوریت سے ہٹ کر کوئی رائے قائم کرے اور سب مسلمہ کے بالقابل اپنی ذاتی اور انفرادی رائے پر اڑ جائے، وہ شیطان کا آسان ترین شکار اور اس کے لئے ترنوالہ ہوتا ہے۔

حضرت اسامہ بن شریک فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضور اقدس ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے:-

بِذَلِكَ مَعَ الْجَمَاعَةِ فَإِذَا شَدَّ الشَّاذُّ مِنْهُمْ اخْتَفَتُ الشَّيْطَانُ

كَمَا يَخْفُفُ الذَّنْبُ الشَّاةَ مِنَ الْغَنَمِ -

اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت (مؤمنین) کے ساتھ ہے۔ جب کوئی شخص ان میں سے اکیلا لگتا ہے تو شیاطین اسے اسی طرح اچک لیتے ہیں جس طرح بھیڑیا ریوڑ کی بکری کو اچک لیتا ہے۔ (سنن الترمذی)۔

اسی مفہوم کا ایک دوسرا ارشاد گرامی امیر المؤمنین سیدنا عمر بن الخطابؓ نقل کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا:-

مَنْ أَرَادَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزِمِ الْجَمَاعَةَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مَعَ الْإِثْنَيْنِ أَبَعَدُ -

جو شخص جنت کے درمیان میں گھر چاہتا ہو وہ جماعت کو لازم پکڑے رکھے کیونکہ شیطان اکیلے آدمی کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ دو آدمیوں سے بہت دور ہوتا ہے۔ (سنن الترمذی، مسند امام احمد)۔

سوتے وقت شیطان کا پہلا حملہ (براخاتمہ):-

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاریؓ فرماتے ہیں کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا:-

إِذَا أَوَى الْإِنْسَانُ إِلَى فِرَاسِهِ ابْتَدَرَهُ مَلَكٌ وَشَيْطَانٌ فَيَقُولُ الْمَلَكُ: اِحْمِمْ بِخَيْرٍ وَيَقُولُ الشَّيْطَانُ: اِحْمِمْ بِشَرٍّ - فَإِذَا ذَكَرَ اللَّهَ حَتَّى يَغْلِبَهُ - يَعْنِي النَّوْمَ - طَرَدَ الْمَلَكُ الشَّيْطَانَ وَبَاتَ يَكَلِّوهُ - أَيْ: يَحْرُسُهُ - فَإِذَا اسْتَيْقَظَ ابْتَدَرَهُ مَلَكٌ وَشَيْطَانٌ - فَيَقُولُ الْمَلَكُ: افْتَحْ بِخَيْرٍ وَيَقُولُ الشَّيْطَانُ: افْتَحْ بِشَرٍّ - فَإِنْ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَا نَفْسِي بَعْدَ مَوْتِهَا وَلَمْ يُمِتِّهَا فِي مَنَّا مِهَا ، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَمَسِكَ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْآخِرَى إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى ، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَمَسِكَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا وَلَئِنْ زَالَتَا أَمْسَكَهُمَا مِنْ

أَحَدَيْنِ بَعْدَهُ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُمَسِّكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ ، طَرَدَ الْمَلَكُ الشَّيْطَانَ وَظَلَّ يَكَلِّفُهُ۔

جب آدمی اپنے بستر پر جاتا ہے تو ایک فرشتہ اور ایک شیطان جلدی جلدی اس کے پاس پہنچ جاتے ہیں۔ فرشتہ کہتا ہے کہ کسی اچھی بات پر (دن بھر کے اعمال کا) اختتام کرو۔ اور شیطان کہتا ہے کسی بری بات پر اختتام کرو۔ پھر اگر وہ آدمی نیند آنے تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے تو فرشتہ شیطان کو نکال باہر کرتا ہے اور رات بھر اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے۔ پھر جب وہ آدمی جاگتا ہے تو اس وقت بھی ایک فرشتہ اور ایک شیطان اس کی طرف دوڑے آتے ہیں۔ فرشتہ کہتا ہے کہ (صبح کا) آغاز کسی اچھی بات سے کرو اور شیطان کہتا ہے کہ کسی بری بات سے آغاز کرو۔ اگر وہ اس وقت یہ دعائیں پڑھ لیتا ہے (جن کا ترجمہ یہ ہے) اللہ کا شکر ہے جس نے موت کے بعد مجھے زندگی بخشی اور میری روح کو نیند میں قبض نہیں کیا۔ شکر ہے اس اللہ کا جو اس روح کو قبض کر لیتا ہے جس کی موت کا وہ فیصلہ کر لیتا ہے اور دوسری اوداج کو وہ ایک مقرر وقت تک کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ اس اللہ کا شکر ہے جو آسمانوں اور زمین کو ڈھلنے سے روکے ہوئے ہے۔ اور اگر وہ غافل جائیں تو اس کے علاوہ انہیں کوئی تھام نہیں سکتا، شکر ہے اس اللہ کا جس نے آسمان کو تھاما ہوا ہے کہ کہیں زمین پر نہ آگرے اور اگر گرے گا تو اسی کے حکم سے گرے گا۔ (اگر وہ جاگے وقت یہ کلمات کہہ لیتا ہے تو) فرشتہ اس شیطان کو بھاگ دیتا ہے اور دن بھر اس کی حفاظت کرتا ہے۔ (مسند ذک حاکم)۔

نوٹ: اس حدیث میں فرشتے اور شیطان سے مراد وہ دو قرین (ہمزاد) ہیں جو پیدائشی طور پر ہر انسان کے ساتھ ہوتے ہیں۔ ان کا ذکر آگے الگ عنوان سے بھی آئے گا مگر چونکہ یہ قرین بھی شیاطین میں سے ایک شیطان ہوتا ہے اس لئے شیطان کے حملوں میں اس کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

سوتے وقت شیطان کا دوسرا حملہ (تین گرہیں)

اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کرنے کیلئے سونے کے دوران شیطان دوسرا حملہ کرتا ہے۔ اس کی تفصیل حضرت ابو ہریرہؓ کے توسط سے آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد گرامی میں دیکھیں۔ آنحضور ﷺ فرماتے ہیں:-

يَعْقُدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ عَلَى كُلِّ عُقْدَةٍ مَكَانَهَا: عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ۔ فَإِنْ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدُهُ كُلُّهَا فَاصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَالْأَصْبَحَ خَبِيرَ النَّفْسِ كَسَلَانَ۔

تم میں سے کوئی آدمی جب سوتا ہے تو شیطان اس کے سر کی پچھلی جانب پر تین گرہیں لگا دیتا ہے اور ہر گرہ پر یہ کہتا جاتا ہے کہ: تمہارے سامنے ایک لمبی رات پڑی ہے (ڈٹ کے سوئے رہو) پھر اگر کوئی آدمی اٹھ جائے اور اٹھ کر اللہ کا ذکر کرے تو اس کی ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ اگر وضو کرتا ہے تو اس کی ایک اور گرہ کھل جاتی ہے اور اگر نماز پڑھتا ہے تو اس کی تمام گرہیں کھل جاتی ہیں اور وہ چاق و چوبند اور ہشاش بشاش ہو کر صبح کا آغاز کرتا ہے وگرنہ اس کی صبح کا آغاز غیبت النفس اور سست و کمال آدمی کے طور پر ہوتی ہے۔ (متفق علیہ)

شیطان جیسے مکار، عیار اور حیلہ ساز دشمن کی مکاری دیکھیں کہ اول تو سوتے وقت اس نے کوشش کی کہ آخری عمل برا ہو جائے تاکہ دن بھر کے اعمال نامہ کا دفتر جب لپیٹا جائے تو آخری عمل برائی کا ہو اور حدیث شریف میں آتا ہے کہ:-

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ اعمال کا معیار ان کے آخری عملوں پر ہے اور اگر وہاں ناکام ہو جائے تو بھی مایوس نہیں ہوتا۔ بلکہ سوتے میں آکر اس کے سر پر تین گرہیں لگا کر اسے نیند کے ایسے مزے اڑانے کی دعوت دیتا ہے جن کی وجہ سے

وہ اللہ کی یاد اور فجر کی نماز سے غافل ہو جائے۔ اور اگر سوتے وقت اس کا حملہ (خدا نخواستہ) کامیاب ہو جائے تو اس کا میابی پر وہ فتح کے شادیاں بجانے نہیں لگ جاتا بلکہ نیند کے دوران آدمی کو غفلت میں ڈالنے کی ڈیوٹی دینے دوبارہ آ جاتا ہے۔

ہم میں سے کتنے ہیں جو صبح فجر کے وقت اٹھنے ہی سے محروم ہیں؟ پھر اٹھ کر اللہ کا ذکر کرنے والے کتنے ہیں؟ پھر اٹھ کر وضو کرنے اور نماز پڑھنے والے تو اب آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں رہے۔

اگر ہماری غفلت کا یہی حال ہے تو خود دیکھ لیں کہ ہمارے سروں پر شیطان کی باندھی ہوئی کتنی سیکنڈوں ہزاروں گریں ہیں جو ہم نے سرے سے کھولی ہی نہیں! ان شیطانی گریہوں کے کھلنے کا تو ایک ہی طریقہ ہے! ذکر، وضو اور نماز!! جن لوگوں کی گریہیں کھلنا باقی ہیں وہ ابھی سے اس کی فکر فرمائیں اور آئندہ کسی روز بھی گریہیں کھولے بغیر صبح نہ کریں۔

شیطان کی اتنی ہزاروں گریہیں جن دماغوں کو لگی ہوں، کیا انہیں مزید کسی آسیب، سحر، جادو، جن، چڑیل کی ضرورت ہے؟ وہ تو اپنے ساتھ شیطانی جال کی نحوست لئے پھر رہے ہیں۔ اور ان نحوستوں کی وجہ سے جب زندگی میں سے برکت اٹھنے لگتی ہے، گھر کا سکون برباد ہونے لگتا ہے، نیندیں اڑنے لگتی ہیں اور بے چینی و اضطراب دن رات ایک مہیب عفریت بن کر مسلط ہو جاتا ہے تو عالموں کی دروازے کھٹکھٹانے لگتے ہیں۔ ایسے میں کوئی عامل کیا مدد کرے گا، کیا علاج کرے گا؟

شیطان کس کے کان میں پیشاب کرتا ہے:-

حضرت عبداللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کے سامنے کسی شخص کا تذکرہ کیا گیا کہ رات بھر سویا رہتا ہے اور صبح نماز کیلئے بھی نہیں جاگتا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِيْ اُذْنِهٖ

یہ ایسا مرد ہے جس کے کان میں شیطان پیشاب کر دیتا ہے۔
(بخاری، مسلم، ابن ماجہ، موطا امام مالک)۔

نیند کے دوران تیسرا حملہ (خواب):-

ایک طرف سوتے ہوئے شیطان انسانوں کے سروں پر تین تین گریہیں لگا دیتا ہے۔ دوسری طرف بعض لوگوں کو ڈراؤنے خوابوں کے ذریعے ہراساں اور خوفزدہ کرتا ہے۔ اس کا مقصد انسانی زندگی سے امن و آشتی اور سکھ چھین کرنا، فضولیات میں مشغول کرنا، اللہ کے ذکر سے غافل کرنا اور آخرت میں جنت سے محروم کرنا ہے۔ اس مقصد کے لئے وہ ہر طرح کے حربے استعمال کرتا اور ہر موقع سے پورا پورا فائدہ اٹھاتا ہے۔ خواب کے ذریعے وہ دو طرح سے انسان پر حملہ کرتا ہے (۱) بے مقصد اور بے معنی خوابوں کے ذریعے (۲) ڈراؤنے اور خوفناک خوابوں کے ذریعے۔

بے معنی خواب:-

حضرت ابوقحافہ فرماتے ہیں، میں نے حضور اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا:-
اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَالْحُلُمُّ مِنَ الشَّيْطَانِ - فَاِنْ رَّآى اَحَدُكُمْ شَيْئًا يُّكْرَهُ فَلْيَنْفُتْ حِيْنَ يَسْتَيْقِظُ عَنْ بَسَارِهِ فَلْيَاوَلِيْعُوْا بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ۔

اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور بے معنی خواب شیطان کی طرف سے۔ سوتم میں سے کوئی شخص اگر ناپسندیدہ خواب دیکھے تو جاگنے کے بعد تین دفعہ اپنی بائیں جانب تھکا رہے اور اس خواب کے شرے اللہ کی پناہ مانگے۔ یہ کر لینے سے وہ خواب اسے کوئی نقصان نہ دے گا۔

(۲) ڈراؤنے خواب

حضرت عوف بن مالک فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا:

الرُّؤْيَا ثَلَاثَةٌ: مِنْهَا تَهَا وَيْلٌ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيُحْزِنَ ابْنَ آدَمَ وَمِنْهَا مَا يَهْتُمُّ بِهِ الرَّجُلُ فِي يَقْظَتِهِ فَيَرَاهُ فِي مَنَامِهِ وَمِنْهَا جُزْءٌ مِّنْ بَيِّنَةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ -

خواب تین طرح کے ہوتے ہیں: (۱) ان میں سے کچھ ڈراؤنے خواب ہیں جو شیطان انسانوں کو پریشان کرنے کے لئے دکھاتا ہے (۲) کچھ ایسے ہیں کہ دن کو جاگتے ہوئے آدمی جن باتوں کو سوچتا ہے، رات کو وہ خواب میں اسے نظر آ جاتے ہیں (۳) اور ان میں سے ایک قسم (رویائے صالحہ) ایسے خوابوں کی ہے جو نبوت کا چھیا لیسوں حصہ ہے۔

تین طرح کے خواب:-

اس حدیث مبارک میں خوابوں کی تین بڑی اور زیادہ طور پر پیش آنے والی اقسام بیان فرمائی گئی ہیں۔ ہمارے موضوع کا تعلق پہلی قسم سے ہے جس کے بارے میں آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ ڈراؤنے خواب شیطان کی طرف سے انسانوں کو فکر و پریشانی میں مبتلا کرنے کے لئے ہوتے ہیں۔ اس لئے ان سے پریشان ہو کر شیطان کے منصوبے کو کامیاب نہ بنائیں بلکہ سابقہ حدیث میں اس کا جو حل اور علاج بتلایا گیا ہے وہ کر کے مطمئن اور بے فکر ہو جائیں۔ انشاء اللہ کوئی نقصان یا تکلیف نہیں پہنچے گی۔ (۲) عام طور پر آدمی جاگتے ہوئے جن حالات و کیفیات سے گزرتا ہے اور جو باتیں سوچتا ہے، وہی خیالات رات کو خواب بن کر بھی اس کے سامنے آ جاتے ہیں۔ ایسے خوابوں کی کوئی مثبت یا منفی تعبیر ہوتی ہے اور نہ ان کا کوئی فائدہ یا نقصان ہوتا ہے۔ نیز ان خوابوں پر یقین و اعتماد بھی نہیں کرتا چاہئے۔

(۳) تیسری قسم رویائے صالحہ کی ہے جنہیں نبوت کا چھیا لیسواں (۳۶ واں) حصہ قرار دیا گیا ہے۔ نیک اور سچے خوابوں کو نبوت کا حصہ قرار دینا اور وہ بھی چھیا لیسواں؟ اس کی وجہ شاید یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کا عرصہ نبوت (اعلان نبوت سے وفات تک کی حیات

مبارکہ) پچیس (۲۳) سال ہے۔ اور نزول وحی سے پہلے چھ ماہ تک متواتر آپ ﷺ کو رویائے صالحہ نظر آتے تھے۔ رات کو آپ ﷺ جو خواب دیکھتے، صبح کو وہ روشن صبح کی طرح نمایاں طور پر سامنے آ جاتا تھا۔ اور چھ ماہ سال کا نصف ہوتا ہے۔ اس اعتبار سے آپ کے رویائے صالحہ کی مدت آپ کی تدبیرانہ حیات کا چھیا لیسواں حصہ بنتی ہے۔ شاید اس وجہ سے آپ نے رویائے صالحہ کو نبوت کا چھیا لیسواں حصہ قرار دیا ہو۔ اور کوئی وجہ سامنے نہیں آتی کہ بیسواں یا پچاسواں حصہ کیوں نہیں؟ واللہ اعلم۔

انسانی خواب گاہوں اور کھانے پر حملہ:-

حضرت جابر انصاریؓ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اقدس ﷺ نے فرمایا:

إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ - وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ أَذْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ - وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ أَذْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ -

جب آدمی گھر میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان پکارا ہوتا ہے کہ (اے میری آل) تمہارے رات کے ٹھہرنے کی جگہ (اس گھر میں) ہے اور نہ ہی رات کا کھانا ہے۔ اور جب داخل ہوتے وقت آدمی اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو وہ کہتا ہے (اے میری اولاد) تمہیں رات بسر کرنے کی جگہ تو مل گئی۔ اور جب وہ کھانے پر بھی اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان کہتا ہے کہ تمہیں رات کا کھانا بھی میسر آ گیا۔ (صحیح مسلم)۔

یہاں ہم خود ہی دیکھ لیں کہ ہم میں سے کتنے لوگ روزانہ شیطان اور اس کی آل و اولاد کو رات کا ٹھکانہ بھی دیتے ہیں اور مفت میں کھانا بھی دیتے ہیں؟

کھانے پر حملہ:-

یہی مفہوم کئی دیگر احادیث میں بھی بیان فرمایا گیا ہے۔ حضرت اُمیہ بن

محشی روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ چند لوگ حضور اکرم ﷺ کے ہمراہ بیٹھے کھانا کھا رہے تھے۔ ان میں سے ایک صاحب کو ابتداء میں بسم اللہ کہنا بھول گیا تھا۔ کھانے کے بالکل آخر میں پہنچ کر اچانک جب یاد آیا تو انہوں نے بے ساختہ کہا:

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلُهُ وَاٰخِرُهُ اس کھانے کا اول و آخر اللہ کے نام سے ادھر ان کا یہ کہنا اور ادھر شیطان نے ان کے ساتھ شریک ہو کر جو کچھ کھایا پیا تھا اس کی الٹیاں کرنا شروع کر دیں۔ یہ منظر دیکھ کر حضور اقدس ﷺ ہنسنے لگے اور فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ شیطان اس کے ساتھ بیٹھا کھانا کھا رہا تھا۔ جب اس نے بسم اللہ پڑھی تو اس نے کھایا پیا سب الٹ دیا۔

کھانے میں شرکت :-

حضرت حذیفہ بن یمانؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ اگر حضور انور ﷺ کے ساتھ کہیں کھانے میں جاتے تو جب تک آپ ﷺ کھانے پر ہاتھ نہ رکھتے ہم میں سے کوئی بھی کھانا شروع نہیں کیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ ہم لوگ آنحضرت ﷺ کے ساتھ ایک کھانے پر گئے تو ایک بدوی (دیہاتی) یوں آیا جیسے اسے کھانے سے روکا جا رہا ہو۔ اس نے جلدی سے کھانے کی طرف ہاتھ بڑھایا تو آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر ایک عورت آئی اور اس کے انداز سے بھی یہی ظاہر ہو رہا تھا کہ اسے کھانے سے روکا جا رہا ہے۔ اس نے بھی کھانے کی طرف ہاتھ بڑھایا تو آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا اور ارشاد فرمایا:

اِنَّ الشَّيْطَانَ لَيْسَ يَحِلُّ الْطَّعَامَ الَّذِي لَمْ يَذْكُرْ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاَنَّهُ جَاءَ بِهَذَا الْاَعْرَابِيَّ يَسْتَحِلُّ بِهٖ فَاَخَذْتُ بِيَدِهِ وَجَاءَ بِهٖذِهِ الْمَرْءَةُ يَسْتَحِلُّ بِهَا فَاَخَذْتُ بِيَدِهَا۔ فَاَلَّذِي نَفْسِيْ بِيَدِهِ اِنَّ يَدَهُ فِيْ يَدَيَّ مَعَ اٰبِدِيْهِمَا۔

شیطان ہر اس کھانے کو اپنے لئے حلال کر لیتا ہے جس پر بسم اللہ نہ پڑھی گئی ہو۔ شیطان اس اعرابی کو اپنا کھانا حلال کرنے لایا تو میں نے اس اعرابی کا ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر اس عورت کو لایا کہ اس کے ذریعے کھانا اپنے لئے حلال کر لے تو میں

نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا۔ سو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان

ہے، شیطان کا ہاتھ ان دونوں کے ہاتھوں کے ساتھ میرے ہاتھوں میں ہے۔

چونکہ شیطان صرف اسی کھانے کو اپنے لئے حلال کرتا ہے جس پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے۔ اس لئے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں کے ذریعے کھانا حلال کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ان دونوں نے بسم اللہ نہیں پڑھی تو وہ بھی اس کھانے کو حلال سمجھ کر انہیں شریک ہونے لگا۔ جس پر آپ ﷺ نے ان دونوں کا ہاتھ پکڑا تو ان کے ساتھ شیطان کا ہاتھ بھی پکڑا گیا۔

شیطان اور اس کی اولاد جب ہمارے کھانوں میں شریک ہوگی تو اس سے ہم جہتی بے برکتی اور نحوست ہمارے مقدس بننا شروع ہو جائے گی۔ ایک تو رزق میں بے برکتی ہوگی کہ آدھا ہم کھا رہے ہیں، آدھا شیاطین کو کھلا رہے ہیں (جبکہ اللہ پاک کا کوئی حصہ ہم نہیں نکال رہے) اور دوسرے اس سے ہماری صحت میں بھی بے برکتی پیدا ہوگی کہ ہمارے کھانوں میں اگر شیاطین شریک ہوں تو وہ کھانے جزو بدن بن کر ہمارے لئے خیر کا کم اور شر کا زیادہ اثر دکھائیں گے۔

چوتھا بستر شیطان کا ہے :-

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاریؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَأَتِهِ وَالثَّالِثُ لِلصَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ۔

ایک بستر مرد کا ہے، ایک اس کی بیوی کا، تیسرا مہمان کا اور چوتھا شیطان کا ہے۔

(مسلم، ابوداؤد، نسائی)۔

اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ گھر میں ضرورت سے زائد بچھا ہوا بستر شیطان استعمال میں لے آتا ہے اور اس بہانے بھی وہ گھروں اور بیڈرومز میں داخل ہو جاتا ہے۔

ازدواجی بندھن پر حملہ :-

اس کے علاوہ شیاطین بعض دفعہ میاں بیویں کے ازدواجی تعلقات میں بھی شریک

ہو جاتے ہیں اور بعض دفعہ ان کی شراکت اس حد کو پہنچ جاتی ہے کہ آنے والی اولاد کے خون میں ان شیاطین کا خون شامل ہوتا ہے۔ اس حوالے سے ایک روایت پہلے گزر چکی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ فِيكُمْ مَغْرَبِينَ۔ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْمَغْرَبُونَ؟ قَالَ: الَّذِينَ يَشْتَرُونَ فِيهِمُ الْجِنَّ۔

تم میں کچھ لوگ مغرب (انہی) بھی ہوتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ مغرب لوگ کون ہیں؟ تو فرمایا: جن (کی پیدائش) میں جنات شریک ہو جاتے ہیں۔ (سنن ابی داؤد۔ لواحد الاصول)۔

علامہ ابن اثیر یہ روایت ذکر فرما کر اس کی وضاحت یوں فرماتے ہیں کہ، ان لوگوں کو مغرب اس لئے کہا گیا ہے کہ ان میں ایک اجنبی عرق (خون) شامل ہو گیا ہے۔ یہاں واضح رہے کہ اس حدیث مبارک کا اشارہ اس طرف بھی ہو سکتا ہے کہ جو لوگ ازدواجی وظیفہ ادا کرتے وقت اللہ کا ذکر اور مسنون دعائیں پڑھتے شیاطین ان کے ازدواجی وظیفے میں شریک ہو جاتے ہیں (آئندہ حدیث اس مفہوم کی تائید کر رہی ہے) اور اس سے یہ بھی مراد ہو سکتا ہے کہ بعض دفعہ غیبت قسم کے جنات و شیاطین کسی خاتون سے ازدواجی مراسم قائم کر لیتے ہیں (جس کا آج بھی ہزاروں خواتین شکار ہیں) اور وہ اس آنے والی اولاد میں حقیقی باپ کے ساتھ شریک ہو جاتے ہیں کہ ان کا خون بھی اس نومولود کی تخلیق میں شامل ہو گیا ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔

اولاد میں شیاطین کے اشتراک سے بچاؤ:-

شیطان کے اس حملے سے بچنے اور آنے والی اولاد کو شیطان کے شر سے بچانے کیلئے حضور اکرم ﷺ نے یہ تعلیم دی ہے کہ آدمی جب اپنی بیوی کے پاس جائے تو ہم بستر ہونے سے پہلے اگر یہ دعاء پڑھ لے تو اگر اس روز اللہ نے اسے اولاد دینے کا فیصلہ کیا ہو تو شیطان اس اولاد کو ضرر نہیں پہنچا سکے گا: وہ دعاء یہ ہے:

بِسْمِ اللَّهِ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا

میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اے اللہ ہمیں شیطان سے دور رکھ اور شیطان کو اس نعمت سے دور رکھ جو تو ہمیں عطا فرمانے والا ہے۔

(صحیح بخاری)۔

خواتین کی بلیڈنگ بھی شیطانی حملہ ہے:-

اگر خواتین پر اس طرح شیطان کا بس نہ چل سکے جس کا تذکرہ سابقہ احادیث کی روشنی میں کیا گیا ہے تو وہ کم از کم خواتین کو پریشان اور بیمار کرنے کے لئے انہیں رحم کی ایک خاص رگ میں ٹھنڈا مار کر استحاضہ میں مبتلا کر دیتا ہے جس کی وجہ سے انہیں روئین کی ماہواری کے علاوہ بہت زیادہ خون جاری رہتا ہے۔

ام المؤمنین سیدہ زینب بنت جحش کی ہمیشہ، خاتۃ المؤمنین سیدہ حمۃ بنت جحش نے ایک بار آنحضرت ﷺ سے کثرت استحاضہ کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّمَا هِيَ رَكْضَةٌ قَيْنَ رَكْضَاتِ الشَّيْطَانِ۔

یہ تو شیطان کی ایک ٹھوکر ہے۔ (سنن ترمذی)

اس حدیث کی سند احمد اور بخاری کی روایت میں یوں وارد ہے:-

إِنَّمَا هُوَ عَرَقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ۔ یہ تو ایک رگ ہے، حیض نہیں ہے۔

دونوں حدیثوں میں ایک ہی بات مذکور ہے کہ شیطان رحم کی کسی رگ کو ایسی ٹھوکر مارتا ہے جس سے رحم کے راستے خون جاری ہو جاتا ہے۔

وضوء کا شیطان: وَلَهَانَ:-

عمومی حالات میں شیطان اور اس کے گروہوں کا انسانوں پر حملے کرنے کا مختصر نقشہ ہم نے گذشتہ سطور میں آپ کے سامنے رکھا ہے۔ کتاب کی طوالت کے اندیشہ سے بہت سی تفصیلات کو ہم وائسہ ترک کر رہے ہیں۔ کیونکہ جو شیطان عام حالات میں

انسان کو گمراہ کرنے اور حق و صداقت کے چارہ استقامت سے ڈمگانے سے ایک لمحہ غافل نہیں رہتا، وہ یہ کہاں گوارا کر سکتا ہے کہ کوئی آدمی اس کے شر اور فتنہ سے بچ کر اللہ کی عبادت و بندگی کے راستے پر آجائے۔ شیطان اور اس کے حواری عبادات میں قدم قدم پر پیٹکڑوں قسم کی رکاوٹیں ڈالتے ہیں جن میں سے چند ایک کا بطور نمونہ ہم یہاں تذکرہ کرتے ہیں۔ سید القواء سیدنا اُمّی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:-

إِنَّ لِلْوُضُوءِ شَيْطَانًا يُقَالُ لَهُ: الْوَلَهَانُ - فَاتَّقُوا وَسْوَاسَ الْعَاءِ

وضو کا ایک خاص شیطان ہے جس کا نام "ولہان" ہے۔ تم پانی کے دوسوں سے بچا کرو۔ (سنن ترمذی، سنن ابن ماجہ، مستدرک حاکم، صحیح ابن خزيمة)۔

نماز کا شیطان خنزوب:-

حضرت عثمان بن ابی العاصؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے حکایت کی کہ شیطان میرے اور میری نماز کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور قرأت کو مجھ پر مشتبہ کر دیتا ہے۔ اس سے بچاؤ کیسے حاصل کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:-

ذَلِكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ: خِنْزُوبٌ - فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْهُ وَانْفُلْ عَلَى بَسَارِكَ ثَلَاثًا -

یہ ایک خاص شیطان ہے جس کا نام "خنزوب" ہے۔ اگر تم اسے محسوس کرو تو اللہ تعالیٰ کی اس کے شر سے پناہ مانگو (أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ) پڑھ لیا کرو) اور اپنی باتیں جانب تین بار تکرار دیا کرو۔ (مسلم، نسائی، مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ، دلائل النبوة للبيهقي)۔

نماز باجماعت پر شیطان کا حملہ:-

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:-
رَاصُوا صُفُوفَكُمْ وَقَادِرُوا مِنْهَا وَخَازُوا بَيْنَ الْأَعْنَاقِ - فَوَالِدِي

نَفْسٌ مُحَمَّدٌ لَيْدُهُ إِنِّي لَأَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَأَنَّهُ الْحَذَفُ -

(نماز باجماعت میں) اپنی صفوں کو سیدہ پلائی دیوار کی طرح ملا کر رکھا کرو اور ایک دوسرے کے قریب قریب کھڑے ہوا کرو اور گردنیں ایک دوسرے کی سیدھ میں رکھا کرو۔ مجھے اس ذات اقدس کی قسم! جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے، میں شیطان کو دیکھتا ہوں کہ وہ بکری کے بچے کی صورت صفوں کے شکاف سے (صف میں) گھس رہا ہوتا ہے۔ (مسند احمد، نسائی، کنز العمال)۔

باجماعت نماز کا گھس پٹھیا:-

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مایہ ناز تصنیف غنیۃ الطالبین میں یہ روایت ان الفاظ سے ذکر فرمائی ہے:-

وَجَاءَ فِي الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: تَرَاصُّوا فِي الصُّفُوفِ لِنَلَا يَتَخَلَّلَكُمُ الشَّيَاطِينُ كَمَا تَهَيَّأَتْ بَنَاتُ حَذَفٍ -

اور حدیث میں حضور اکرم ﷺ کا یہ ارشاد مبارک وارد ہے کہ: اپنی صفوں کو سیدہ پلائی دیواروں کی طرح ملا کر رکھو تا کہ تمہارے درمیان شیاطین بکری کے بچوں کی طرح نہ آگھسیں۔ (غنیۃ الطالبین ورواہ الحاکم وقال صحیح علی شرطہما ولم یخرجاه - ووافقه الذهبی)۔

حضرت شیخ جیلانی نے اس حدیث کی شرح میں مزید فرمایا کہ لوگوں نے پوچھا کہ بنات حذف کسے کہتے ہیں؟ تو ابو حذیفہ نے کہا کہ ابو عبیدہ کہتے ہیں: حجاز کی چھوٹی نسل کی بکری کو حذف کہا جاتا ہے۔ اور مزید فرمایا بکری کی اس قسم (حذف) کو عربی میں (نقد) بھی کہا جاتا ہے۔ یہ بکریوں کی وہ نسل ہے جس کی دم بھی نہیں ہوتی اور کان بھی نہیں ہوتے۔ یہ یمن کے شہر جنوش سے لائی جاتی ہے۔ اور یہ کہ حذف اس نسل

کا اسم نہیں جہی ہے (نخل، تمر، نخل کی طرح) اور اس کا مفرد حذلقہ آتا ہے (نخلہ، تمرہ، نخلہ کی طرح)۔

اذان و اقامت سے گجراہٹ اور نماز میں شرارت :-

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا :-

إِذَا تَوَدَّى بِالصَّلَاةِ أَذْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطُ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّادِيْنَ۔ فَإِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا تَوَبَّ بِالصَّلَاةِ أَذْبَرَ، حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّوْبُ أَقْبَلَ۔ حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ: أَذْكَرُ كَذَا وَآذْكَرُ كَذَا بِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ مِنْ قَبْلُ حَتَّى يَبْطُلَ الرَّجُلُ لَا يَذْكُرُ حَتَّى صَلَّى۔

جب اذان دی جاتی ہے تو شیطان اتنی اونچی آواز سے پاد مارتا ہوا بھاگتا ہے کہ اسے اذان کی آواز (پاد کی بلند آواز کی وجہ سے) سنائی نہیں دیتی۔ جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو وہ واپس آ جاتا ہے۔ پھر جب (جماعت کے لئے) گجیراہٹ جاتی ہے تو دوبارہ بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔ جب اقامت ختم ہوتی ہے تو پھر واپس آ جاتا ہے اور نمازی اور اس کے نفس کے درمیان حائل ہونا شروع کر دیتا ہے۔ نمازی سے کہتا ہے: طانی بات یاد کرو، فلاں چیز یاد کرو، جو اسے پہلے سرے سے یاد نہیں آ رہی ہوتی۔ یہاں تک کہ آدمی کو یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعات پڑھی ہیں۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی)۔

بجھلی حدیث سے صرف یہ پتہ چلتا ہے کہ باجماعت نماز میں شیطان گھس آتا ہے، اس میں یہ بھی معلوم ہو گیا کہ گھس کر کیا کارروائی کرتا ہے؟

مسجد سے نکلنے وقت حملہ :-

حضرت ابو امامہ باہلیؓ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا ارْأَدَّ أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ تَدَاعَتْ جُنُودُ إِبْلِيسَ

وَأَجْلَبَتْ وَاجْتَمَعَتْ كَمَا يَجْمَعُ النَّحْلُ عَلَى نَعْسُوْبِقَا۔ فَإِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اِبْلِيسَ وَجُنُوْدِهِ، فَإِنَّهُ إِذَا فَالَهَا لَمْ تَضُرَّهُ۔

تم میں سے جب کوئی شخص مسجد سے نکلنا چاہتا ہے تو ابلیس کے لشکر ایک دوسرے کو پکارتے ہیں اور وہ یوں پک کر جھپٹتے ہیں جیسے شہ کی کھیاں اپنی رانی کے گرد جمع ہوتی ہیں۔ سو جب تم میں سے کوئی مسجد کے دروازے پر (باہر جانے کیلئے) کھڑا ہووے یہ دعاء پڑھ لیا کرے۔ اللہم انی اعوذ بک من ابلیس وجنوده، تو یہ لشکر اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔

سونے سے جاگنے اور جاگنے سے سونے تک، وضو سے نماز تک اور نماز سے لیکر مسجد سے باہر نکلنے تک، پیدائش سے موت تک وہ کون سا لمحہ ہے جب شیطان اور اس کے لشکر انسان کو مجاہد حق و صمد اقصیٰ سے ہٹانے اور کفر و باطل اور سرکشی و انکار کی ڈگر پر لانے کیلئے ہر حربہ، ہر تھیار استعمال نہ کرتے ہوں۔

یہ موضوع چونکہ پوری انسانی زندگی کو محیط ہے، کیونکہ شیطان تو زندگی کی آخری سانس تک اپنی تک و دو میں مصروف رہتا ہے اور ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ نے ہمیں اس کی حیرت و دہشتوں سے کھل آگاہی بھی دی ہے۔ لیکن ہم ان چند مولیٰ مولیٰ معلومات پر ہی اکتفاء کرتے ہوئے اس بحث کو یہاں سمیٹتے ہیں۔ وَاللّٰهُ نَسْأَلُ التَّوْفِیْقَ لِمَا یُجِبُّ وَیُوْضِیْ وَبِهِ نَتَّقُوْذِیْنِ شَرَّ اِبْلِیْسَ وَجُنُوْدِهِ۔

جامع الوظائف

علامہ آرسد مسن ثاقب

(دلی)

اردو زبان میں اوراد، اذکار، اوجہ، استغاثات، وظائف اور روحانی عملیات کے حوالے سے اتنی مستند، جامع، مفصل، واضح اور عام فہم کتاب شائع نہیں ہوئی۔

- ☆ علامہ صاحب نے اٹھائیس (28) ابواب میں (1188) عنوانات کے تحت زندگی کے ہر شعبے میں قرآن و سنت کی روشنی میں ہزاروں دعاؤں اور اذکار کا ایک جامع ترین انسائیکلو پیڈیا تیار کر دیا ہے۔
- ☆ اس کتاب میں زندگی کی ہر ضرورت، پریشانی اور مشکل کے لئے اتنے آسان اعمال موجود ہیں کہ گھر میں یہ کتاب موجود ہو تو آپ کو کسی عامل کے پاس جانے اور وظائف پوچھنے کی ضرورت نہیں۔
- ☆ جبکہ ڈبہ پیروں اور جعلی عاملوں نے عملیات و وظائف کو نہ صرف کاروبار بنا رکھا ہے بلکہ دن رات ایسے عناصر نہ صرف لوٹ مار میں سرگرم عمل ہیں بلکہ انسانی زندگیوں اور عزتوں سے کھیلنے سے بھی دریغ نہیں کرتے، ایسے دور میں اس کتاب کا کسی گھر میں موجود ہونا نعمت خداوندی سے کم نہیں۔

الذی لا یفشل

(دلی)

(۱۳)

باب

قرین (ہمزاد) کیا ہے؟

جنات اور شیاطین پر بحث مکمل کرنے کے بعد اب مختصر سا تذکرہ شیاطین جنات کی ایک خاص قسم کا ہو جائے جنہیں احادیث مبارکہ میں کہیں تو شیاطین ہی کہا گیا ہے اور کہیں ان کی ایک مخصوص ذیوتی کے حوالے سے انہیں قرین کہا گیا ہے۔ اس قرین کو ہم اردو اور فارسی میں ہمزاد کہتے ہیں۔ اور اس کی حقیقت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے ساتھ دو قرین (ہمزاد) پیدا فرمائے ہیں، ایک شیطان اور ایک فرشتہ! شیطان قرین یا شیطانی ہمزاد کی دن رات کوشش ہوتی ہے کہ انسان کو در راست سے پھسلا کر گمراہی کی گہری کھائی میں گرا دے جبکہ فرشتہ قرین یا علوی ہمزاد کی مسلسل کوشش ہوتی ہے کہ انسان اللہ اور اس کے رسولوں کی اطاعت و فرماں برداری پر قائم رہے اور اللہ کی رضا جوئی والے کام کر کے آخرت کی فلاح و نجات حاصل کرے۔

گذشتہ باب میں شیطان کی انسان دشمنی کے واقعات میں ایک حدیث شریف گزر چکی ہے کہ رات سوتے وقت اور صبح جاگتے وقت ان دونوں قرینوں کی کوشش کس طرح چلتی ہے۔ فرشتہ قرین رات کو خیر پر خاتمہ اور صبح خیر پر آغاز کی تلقین کرتا ہے جبکہ شیطان ہمزاد رات کو شر پر اختتام اور صبح شر سے آغاز کی تلقین کرتا ہے۔

یہاں ہم صرف شیطان قرین کے حوالے سے چند مستند حوالہ جات کا ذکر کر کے گفتگو کو سینے کی کوشش کریں گے۔ وبالله التوفیق وهو المستعان:-

ہر انسان کے ساتھ دو ہمزاد ہیں

ام المؤمنین، صدیقہ بنت صدیق اکبر، سیدہ عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں:-

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ هَالِئَةٍ، قَالَتْ: فِعِرْتُ عَلَيْهِ، فَجَاءَ فَرَأَيْتُ فَقَالَ: أَخَذَكَ شَيْطَانُكَ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَعِيَ شَيْطَانٌ؟ قَالَ نَعَمْ أَوْ مَعَ كُلِّ إِنْسَانٍ. قُلْتُ وَمَعَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: نَعَمْ! وَلَكِنَّ رَبِّي أَعَانَنِي حَتَّى أَسْلَمَ.

کہ ایک رات نبی کریم ﷺ ان کے ہاں سے کہیں باہر تشریف لے گئے۔ فرماتی ہیں، مجھے آپ ﷺ پر بہت فیرت آئی۔ آپ وہیں تشریف لائے تو مجھے دیکھتے ہی فرمانے لگے تمہیں تمہارے شیطان نے پکڑ لیا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میرے ساتھ کوئی شیطان ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! (اور صرف تمہارے ساتھ نہیں بلکہ) ہر انسان کے ساتھ ایک شیطان ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر کیا آپ ﷺ کے ساتھ بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! مگر اللہ تعالیٰ نے میری دیکھیری فرمائی اور وہ مسلمان ہو گیا ہے۔

(صحیح مسلم، دلائل النبوة)۔

حضور ﷺ کا قرین مسلمان ہو گیا:-

حضرت عبداللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا:-

مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ وَجَلَ بِهِ قَرِينُهُ مِنَ الْجِنَّ وَقَرِينُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ. قَالُوا: وَإِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: وَإِنِّي، إِلَّا أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ فَلَا يَأْمُرُنِي إِلَّا بِخَيْرٍ.

تم میں سے ہر آدمی کے ساتھ ایک ہمزاد جنات میں سے اور ایک ہمزاد (قرین) فرشتوں میں سے لگا دیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ کے ساتھ بھی؟ فرمایا ہاں! لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے مقابلہ میں میری دیکھیری فرمائی تو وہ مسلمان ہو گیا۔ چنانچہ وہ مجھے صرف بھلائی کیلئے ہی کہتا ہے۔

دونوں قرینوں کی ڈیوٹی:-

حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا:-

إِنَّ لِلشَّيْطَانِ لَمَتَّهَابَيْنِ أَدَمَ وَلِلْمَلِكِ لَمَتَّةٌ. فَأَمَّا لَمَتَّةُ الشَّيْطَانِ فَأَيُّعَادُ بِالشَّرِّ وَتَكْذِيبُ بِالْحَقِّ وَأَمَّا لَمَتَّةُ الْمَلِكِ فَأَيُّعَادُ بِالْخَيْرِ وَتَصْدِيقُ بِالْحَقِّ. فَمَنْ وَجَدَ ذَلِكَ فَلْيَعْلَمْ أَنَّهُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى فَلْيُحْمَدِ اللَّهَ وَمَنْ وَجَدَ الْآخَرَى فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ. ثُمَّ قَرَأَ: الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمْ الْفَقْرَ.

شیطان (سٹلی ہمزاد) کا بھی انسان پر ایک دباؤ ہوتا ہے اور فرشتے (ملوی ہمزاد) کا بھی ایک دباؤ ہوتا ہے۔ شیطان کا دباؤ یہ ہوتا ہے کہ وہ شر کی رغبت دیتا ہے اور حق کو بھٹانے کی دعوت دیتا ہے۔ اور فرشتہ خیر کی ترغیب دیتا اور حق کی تصدیق کیلئے دعوت دیتا ہے۔ جو شخص یہ بات پائے وہ سمجھ لے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اللہ پاک کا شکر ادا کرے اور جو دوسری صورت حال سے دوچار ہو وہ اعوذ باللہ الخ پڑھے۔ پھر آپ ﷺ نے (سورۃ البقرة کی آیت نمبر ۲۶۸) الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمْ الْفَقْرَ پڑھی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ شیطان تمہیں فقر و محنت سے ڈراتا ہے۔ (ترمذی، ابن کثیر، طبری)۔

مؤمن اپنے شیطان کو بے بس کر دیتا ہے:-

بیچے آپ نے دو احادیث میں یہ پڑھا کہ حضور ﷺ کے شیطان قرین کے سلسلہ

میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی خصوصی مدد فرمائی اور وہ مسلمان ہو گیا۔ لیکن ایک حدیث میں حضرت عائشہؓ نے جبکہ دوسری حدیث میں دیگر صحابہ کرامؓ نے سوال کیا تو ان میں سے کسی کو آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ تمہارا شیطانی ہمزاد بھی مسلمان ہو سکتا ہے یا نہیں اس سے بظاہر یہی متبادر ہوتا ہے کہ شیطانی ہمزاد کا مسلمان ہو جانا صرف نبی کریم ﷺ کی خصوصیت ہے اور شاید یہ امتیاز کسی اور کو حاصل نہیں ہوا۔ (واللہ اعلم وعلمہ اکمل واتم)۔ البتہ عام مؤمن یہ کر سکتا ہے کہ وہ اللہ کی فرماں برداری، سنت کی پاسداری، امور و احکام شرع اسلامی کی پیروی و کاری کر کے اور اس شیطان کی مرضی پر زندگی بھر میں ایک بار بھی عمل نہ کر کے اسے تھکا ڈالے۔

حضرت ابو ہریرہؓ حضور اقدس ﷺ کا اسی مفہوم میں ایک ارشاد و گرامی یوں روایت فرما رہے ہیں:-

إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَنْصِبُ شَيْطَانَهُ كَمَا يَنْصِبُ أَخَدُكُمْ بَعِيرَهُ فِي السَّفَرِ۔

مومن اپنے شیطان (شیطانی ہمزاد) کو بالکل اسی طرح بے بس کر دیتا ہے جیسے تم لوگ سفر میں اونٹ کو تھکا مارتے ہو۔ (مسند احمد، نوادر الاصول، کنز العمال)

شیطانی ہمزاد پلے سے چڑیا کیسے بنا:-

امام غزالی نے احیاء علوم الدین میں ایک عجیب واقعہ لکھا ہے کہ حضرت قیس بن حجاج فرماتے ہیں کہ میرے شیطان (سُفلی ہمزاد) نے مجھے بتلایا کہ جب میں آپ میں داخل ہوا تھا تو کتے کے پلے جتنا تھا۔ اور اب چڑیا جتنا ہو گیا ہوں۔ میں نے پوچھا، یہ کیسے ہوا؟ بولا: آپ مجھے قرآن کے ساتھ پکھلا دیتے ہیں۔

باب (۱۴)

جنات اور شیاطین کے ٹھکانے

جنات اور شیاطین کی سب سے من پسند جگہ گندگی اور فحاشی کے ذخیرہ ہوتے ہیں۔ چنانچہ (۱) بیت الخلاء، (۲) جانوروں کے پاؤں (۳) گندی نالیاں اور نالے ان کی پسندیدہ رہائش گاہیں ہوتی ہیں۔ ان کے علاوہ (۴) پرانے درخت (۵) بالخصوص چیل (۶) برگد (۷) جاسن (۸) انار کا درخت (۹) کھنڈرات اور ویرانے (۱۰) ندی نالے (۱۱) منساں اور بے آباد علاقے (۱۲) گھنے جنگل (۱۳) سمندری جزیرے (۱۴) پہاڑ (۱۵) دو پہاڑوں کے درمیان وادیاں (۱۶) بے آباد پرانے گھر (۱۷) وہ مکانات جو زیادہ تر بند رہتے ہوں (۱۸) مختلف زمینی مخلوقات (سانپ، چوہے وغیرہ) کے بل (۱۹) کفار کے عبادت خانے (مندر، گر جا اور گوردوارے وغیرہ) (۲۰) آباد زمینوں کے درمیان میں پائے جانے والے خالی مقامات (۲۱) پانی (۲۲) گندے پانی کے جوہر (۲۳) زمین کے نشیبی مقامات اور (۲۴) دیہاتیوں کے پاخانہ پھرنے کے مقامات وغیرہ۔ یہاں ان میں سے چند مقامات کے بارے میں احادیث مبارکہ کا ثبوت بھی پیش کر رہے ہیں۔ جن سے ان مذکورہ بالا مقامات کے حوالے سے قارئین کو مزید بصیرت حاصل ہوگی۔

بیت الخلاء جنات کا ٹھکانہ ہیں:-

حضرت زید بن ارقمؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:-

إِنَّ هَذِهِ الْحُشُوشَ مُحْتَضَرَةٌ فَإِذَا آتَى أَحَدُكُمْ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ:
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ -

یہ گندگی کے مقامات جنات کے رہنے کی جگہیں ہیں۔ اسلئے جب تم میں سے کوئی شخص قضاے حاجت کیلئے جائے تو یہ پڑھ لیا کرے: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ۔ (جس کا ترجمہ یہ ہے کہ: اے اللہ میں جنات مردوں اور جنات عورتوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔) (صحیح ابن حبان، مستدرک حاکم،

ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)۔

بسم اللہ کے ذریعے پردہ:-

حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ هَذِهِ الْحُشُوشَ مُحْتَضَرَةٌ فَإِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ:
بِسْمِ اللَّهِ -

یہ گندگی والے مقامات جنات کے مسکن ہیں۔ چنانچہ تم میں سے کوئی آدمی جب بیت الخلاء جائے تو بسم اللہ پڑھ لیا کرے۔ (عمل الیوم واللیلۃ لابن مسنی)۔
حضرت علی کرم اللہ وجہہ روایت فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:-
يَسْرُ مَا بَيْنَ أَعْيُنِ الْجَنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِي آدَمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ
الْخَلَاءَ أَنْ يَقُولَ: بِسْمِ اللَّهِ -

جنات کی آنکھوں اور بنی آدم کے ستر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب تم میں سے کوئی آدمی بیت الخلاء میں داخل ہو تو بسم اللہ پڑھا کرے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، مسند امام احمد)۔

یہاں ملحوظ رہے کہ حضرت علیؓ کی روایت سے جس طرح یہ وضاحت ہوگئی ہے کہ حضرت انسؓ کی روایت میں بسم اللہ پڑھنے کا جو حکم دیا گیا اس کا فائدہ یہ ہے کہ انسان کے ستر پر جنات کی نظر نہیں پڑتی۔ یہی فائدہ سابقہ دعاء کا بھی ہے کہ اس کے پڑھ لینے

سے جنات آدمی کے تنگ کو دیکھنے کی صلاحیت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ کا معمول مبارک بھی بیت الخلاء جاتے وقت کا یہی منقول ہے:-

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ جب بیت الخلاء جاتے تھے تو یہ دعاء پڑھا کرتے تھے:-

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ

اے اللہ! میں شیطان مردوں اور شیطان عورتوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔
(بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند دارمی)۔

جبکہ امام سعید بن منصور نے مذکورہ بالا دعاء پر بسم اللہ کا اضافہ بھی روایت کیا ہے (سنن سعید بن منصور، مسند امام احمد، مصنف ابن ابی شیبہ)۔

بلوں میں بھی جنات رہتے ہیں:-

حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ:-

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُكَالَ فِي الْجُبْحَرِ -

کہ آپ ﷺ نے بلوں میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔

اس حدیث کے راوی حضرت قتادہ سے لوگوں نے پوچھا کہ بلوں میں پیشاب کرنے سے کیوں منع فرمایا گیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا:
كَانَ يُقَالُ: إِنَّهَا مَسَاكِنُ الْجِنِّ -

یہ کہا جاتا تھا کہ یہ بل جنات کے مسکن ہوتے ہیں۔ (ابوداؤد، نسائی، مسند امام احمد بن حنبل، الجامع الصغير للسيوطی و صحیح ابن خزيمة، المستدرک للإمام حاکم)۔

پانی میں بھی جنات رہتے ہیں:-

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں:-

رَأَيْتُ حَمَانًا حَسِينًا مُسْتَقِيمًا وَعَلَيْهِمَا بُرُكْتَانِ قَاعُظُمْتُ ذَلِكَ
لِحَالِ الْبُرُكْتَيْنِ فَقَالَ: يَا أَبَا سَعِيدٍ! إِنَّمَا عَلِمْتُ أَنَّ لِلْمَاءِ سَكَنًا؟

کہ میں نے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو ایک جھیل میں چادریں اوڑھے اترتے دیکھا۔ انہیں چادریں اوڑھے دیکھ کر مجھے حیرانگی ہوئی۔ (مجھے حیران دیکھ کر) دونوں حضرات بولے: ابوسعید! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ پانی میں بھی کچھ لوگ سکونت پذیر ہیں؟ (الکسی والا مساء للددولا ہی)۔
پانی کے جوہر اور جنات:-

کھیتوں اور زمینوں میں چھوٹی بڑی نشیبی جگہوں پر اکثر بارش وغیرہ کا پانی کھڑا ہو جاتا ہے۔ ایسی جگہوں پر بھی جنات ڈیرہ ڈال لیتے ہیں۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں:-

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَغُوطَ الرَّجُلُ فِي الْقَرْعِ - قِيلَ: وَمَا الْقَرْعُ؟ قَالَ: أَنْ يَأْتِيَ أَحَدُكُمْ الْأَرْضَ فِيهَا النَّبَاتُ كُلَّمَا قَمَتْ لِمَاسُهُ فَبَلَكَ مَسَاكِينَ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجَنِّ -

کہ حضور اقدس ﷺ نے منع فرمایا کہ کوئی آدمی قرقع میں پاخانہ نہ کرے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! قرقع کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ آدمی ایسی کھیتی میں جائے جس میں فصل لگی ہو اور وہاں وہ پانی کو پھلانگتا پھرے کیونکہ یہ تمہارے جن بھائیوں کی رہائش کی جگہ ہے۔ (الکامل لابن عدی)۔

پہاڑ اور جزیرے جنات کے مساکین:-

یہ حدیث حضرت بلال بن حارثؓ کی روایت سے پیچھے متن اور ترجمہ سمیت گذر چکی ہے کہ ایک سفر کے دوران کسی مقام پر آنحضرت ﷺ نے پڑاؤ کیا۔ وہاں آپ قضائے حاجت کیلئے نکلے تو حضرت بلال بن حارثؓ پانی کا لونا لے کر ساتھ چل پڑے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے وہاں لوگوں کے جھگڑنے اور شور شرابے کی آوازیں سنیں تو میں نے آپ سے دریافت کیا کہ یہ کیسی آوازیں تھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مؤمن جنات اور مشرکین جنات اپنے آپ کو جھگڑوں کا فیصلہ کرانے میرے پاس آئے تھے۔ پھر ان دونوں فریقوں نے مجھ سے اپنی اپنی رہائش کیلئے تعین کا تقاضا کیا تو میں نے مؤمنین جنات کے لئے بستیاں اور پہاڑ مقرر کر دیئے جبکہ مشرکین جنات کے لئے کھائیاں، غاریں اور سمندری جزیرے مقرر کر دیئے۔

کیا جنات انسان پر حملہ کرتے ہیں؟

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں جنات کے وجود سے تو انکار نہیں۔ لیکن یہ جو کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص پر جنات کا سایہ ہے، فلاں کو جنات کے دورے پڑتے ہیں، فلاں میں جنات داخل ہو گئے ہیں یا فلاں میں جنات بولتے ہیں، یہ سب جھوٹ، فریب، ڈھکوسلہ بازی یا نفسیاتی بیماری ہے۔

ان کے بقول کچھ بچے یا خواتین اپنے مطالبے پورے نہ ہونے کی وجہ سے جنات کا ڈرامہ رچا کر اپنی بات منوانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کچھ لوگ کسی ذمہ داری سے جان چھڑانے کیلئے اس طرح کا کٹر کرتے ہیں۔ کچھ لوگ اپنی کسی کمزوری پر پردہ ڈالنے کے لئے جنات کا بہانہ بناتے ہیں، کچھ بچے امتحانات کے موقع پر آسیب کا دورہ ڈال لیتے ہیں، کچھ لوگوں کو کسی نفسیاتی دباؤ یا کمزوری کی وجہ سے بعض شکلیں نظر آنے لگ جاتی ہیں۔ کچھ لوگوں کی قوت تخیل اتنی تیز ہوتی ہے کہ وہ ایک ایسی غیبی مخلوق کا تصور کرتے ہیں تو ان کا تصور ایک حقیقی روپ اور جنات کی شکل میں انہیں ہا قاعدہ نظر بھی آنے لگ جاتا ہے، بعض دفعہ خواتین کو ماہواری کی بندش کی وجہ سے اس طرح کے حیلے اور شکلیں نظر آنے لگتی ہیں۔ لیکن حقیقی دنیا میں جنات آدمی کو ستا نہیں سکتے۔ وہ انسان پر مسلط نہیں ہوتے۔ نہ ہی ان کے مسلط ہونے سے مرگی جیسے یا کسی اور طرح کے آدمی کو دورے پڑتے ہیں۔

ان حضرات کو اب آدمی کیا جواب دے کہ تکلیف کا حقیقی احساس تو اسی کو ہوتا ہے جسے وہ تکلیف ہو رہی ہے۔ ایک آدمی کو جنات تک کر رہے ہوں تو آپ کو کیا حق پہنچتا ہے کہ آپ اسے اس کی محض نفسیاتی کمزوری قرار دے کر اس کی بات کو جھٹلائیں؟

ممکن ہے بعض لوگ مکاری بھی کرتے ہوں، ممکن ہے بعض لوگ نفسیاتی مرض کی وجہ سے اپنے ہی خیالات کو اپنا جن بنا بیٹھتے ہوں، ممکن ہے خواتین میں سے بعض کو ایام کی تکلیف کی وجہ سے بھی کچھ شکلیں نظر آتی ہوں۔ یہ سب کچھ تو ممکن ہے مگر کیا یہ ممکن بھی نہیں کہ اسی طرح کچھ لوگ واقعی جنات ہی کے ستائے ہوئے ہوں؟

اگر کسی عورت کو حیض کی بندش کی وجہ سے شکلیں نظر آئیں تو آپ اسے مکار تو نہیں کہیں گے؟ زیادہ سے زیادہ یہی کہیں گے کہ آپ کو فلاں تکلیف کی وجہ سے ایسا نظر آرہا ہے۔ کسی اچھے معالج سے اس بیماری کا علاج کروالیں۔ ماہواری ٹھیک ہوگئی تو یہ شکلیں نظر آنا بند ہو جائیں گی۔

اسی طرح اگر کوئی نفسیاتی مریض ایسی شکایت کرے تو اسے یہ تو نہیں کہا جائے گا کہ آپ کا ماہواری سسٹم خراب ہے؟ اسے اس کی حالت کے مطابق جواب دیا جائے گا۔ اور اگر کوئی شخص محض دھوکہ دیتے ہوئے آپہی دوروں کی اداکاری کر رہا ہو تو اسے بھی نہ ماہواری کے علاج کا مشورہ دیا جائے گا، نہ ہی نفسیاتی علاج کا! بلکہ اسے سب کے سامنے شرمسار کیا جائے گا کہ گھر والوں کو پریشان کرنے کیلئے تم نے جنات کا جعلی ڈھونگ رچا رکھا ہے۔

بالکل اسی طرح اگر کسی کو واقعی جنات کا دورہ پڑتا ہو تو اسے نفسیاتی علاج کا مشورہ دینا یا مکاری اور ڈرامہ بازی قرار دینا بھی اتنا ہی غلط ہوگا۔ اسے یہی مشورہ دیا جائے گا کہ تم ان آسیبوں سے چھٹکارا حاصل کرنے کی تدبیر کرو تو تمہاری تکلیف ختم ہو جائے گی۔

یہاں یہ عرض کرنا مناسب ہوگا کہ آسیب کے دوروں اور دوسرے امراض کے دوروں میں واضح اور نمایاں فرق ہوتا ہے اور ایک روحانی معالج دو منٹ میں صحیح فیصلہ کر سکتا ہے کہ اسے جنات کا دورہ ہے یا مرگی یا کسی اور مرض کا؟

اسی طرح حقیقی آسیب اور مصنوعی آسیبی دورے کا فرق بھی دو منٹ میں پہچانا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ کہنا کہ آسیب کا خلل انسان کو سرے سے نہیں ہوتا اور جو لوگ اس کی شکایت کرتے ہیں وہ مکاری یا ڈرامہ بازی کرتے ہیں، مراسر خلاف واقعہ ہے۔ ایسے واقعات ہر شہر ہر بستی میں آئے روز پیش آتے ہیں اور روحانی علاج سے ٹھیک بھی ہوتے ہیں۔

ان کا روحانی علاج سے ٹھیک ہونا مزید تائید کرتا ہے کہ آسیبی دورہ ان دوسری بیماریوں سے الگ حقیقت ہے۔ وگرنہ پھونکیں مارنے سے ڈرامے کس طرح بند ہو جائیں؟ نفسیاتی امراض تعویذوں سے کیسے ٹھیک ہو جائیں یا خواتین کے رحم کے امراض سے پیدا ہونے والی شکلیں اس مرض کے ہوتے ہوئے محض دم جھاڑے سے کیسے غائب ہو جائیں؟

یہ ایک واقعاتی مسئلہ ہے، شرعی نہیں:-

ہم یہاں یہ بھی واضح کر دیں کہ جنات کا کسی کو پریشان کرنا ایک واقعاتی مسئلہ ہے۔ شرعی مسئلہ نہیں ہے کہ ہم اس کے لئے قرآن و سنت سے ثبوت اور دلائل اکٹھے کریں۔ اگر لوگ اس تکلیف کا اظہار کرتے ہیں اور ایسے لوگ ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں ہیں تو ان کو جھوٹا قرار دینے کی بجائے ان کا علاج کرنا زیادہ ضروری ہے۔

اور اگر لاکھوں لوگ اس تکلیف کا اظہار بھی کرتے ہیں اور انہیں دم جھاڑے سے شفاء بھی ملتی ہے تو یہ دونوں باتیں خود بخود ثابت ہو جاتی ہیں کہ لوگوں کی یہ شکایت بھی سو فیصد درست ہے کہ انہیں آسیب کی شکایت ہے اور عالمین ان کا علاج کرنے کے لئے قرآن و حدیث سے جن آیات اور دعاؤں کی تلاوت کرتے یا دیگر روحانی طریقے اختیار کرتے ہیں وہ ان کا صحیح علاج ہیں۔ اسی لئے لوگوں کو اس دم جھاڑے کے ذریعے شفاء ملتی ہے۔

جنات اور ان کے دوروں کا مسئلہ اگرچہ واقعاتی ہے، شرعی نہیں ہے۔ پھر بھی ہم قرآن و سنت سے ثابت کریں گے کہ جنات کا جس طرح وجود سو فیصد سچی اور کھری حقیقت ہے۔ اسی طرح ۱۰۱ کے بعض لوگوں کا پریشان کرنا، انسانی وجود میں داخل ہو جانا، انسان میں آکر باتیں کرنا، انسان کو بے ہوش کرنا اور طرح طرح سے اسے تنگ کرنا بھی سو فیصد حقیقت ہے۔

ثانی اثنین

علامہ ارشد حسن ثاقب

(مد)

☆ قرآن و سنت کے سینکڑوں ارشادات میں اعداد کے حوالے سے گفتگو وارو ہے۔ صحابہ کرام اور سلف صالحین کے ہزاروں ارشادات اور واقعات میں اعداد کا حوالہ آتا ہے۔

☆ علامہ ارشد حسن ثاقب نے اعداد کے حوالے سے قرآن و سنت اور اکابر امت کے اقوال و زریں کو جمع کرنا شروع کیا اور جب پہلا باب (دو کے حوالے سے قرآن کریم کی آیات) مرتب کرنا شروع کیا تو وہ باب کی بجائے تین سو سے زائد صفحات کی پوری کتاب بن گیا۔

☆ ثانی اثنین صرف ان (۱۶۵) قرآنی آیات کے ترجمہ و تشریح پر مشتمل ہے۔ جن میں دو کے عدد کے حوالے سے گفتگو کی گئی ہے۔ جیسے: **سُفُوحٌ لِّكُم مِّنَ الشَّجَرِ، يُذَاقُونَ فِيهَا الْقَرْنِينَ، فِيهِمَا عِصَانٌ مُّجْرِيَانِ** الخ۔ اس کے بعد دو کے عدد کے حوالے سے حدیث شریف، آثار صحابہ، اقوال اسلاف، کائناتی حقائق، تاریخی وقائع اور ضرب الامثال اور محاورات کا الگ سے مجموعہ تیار کر رہے ہیں۔ اس کے بعد تین، چار سے دس تک کے عدد پر مزید تحقیق انشاء اللہ بہت جلد منظر عام پر آ جائے گی۔

☆ نہایت دلچسپ، معلومات افزا اور منفرد کتاب ہے۔

الذَّالِزُّنَّ

(مد)

قرآن حکیم سے ثبوت

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَهُمْ لَاقِيَوْمُونَ إِلَّا أَلَّا يَكْفُرُوا بِالَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَيْمَنِ

”جو لوگ سود کھاتے ہیں یہ نہیں کھڑے ہوں گے مگر اس شخص کی طرح جسے شیطان نے چھو کر پاگل کر دیا ہو۔“ (البقرہ: 275)۔

امام قرطبی: اپنی تفسیر میں اس آیت کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ ”اس آیت میں ان لوگوں کی بات کو غلط قرار دیا گیا ہے جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ جنات انسانی جسم میں داخل نہیں ہوتے۔“ (تفسیر قرطبی: 3/355)۔

امام ابن جریر طبری: اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ”اللہ تعالیٰ نے سود خوروں کے بارے میں فرمایا ہے کہ وہ قیامت کے دن اس شخص کی طرح انھیں گے جسے شیطان نے چھو کر پاگل کر دیا ہو، یعنی ایسے شخص کی طرح جس پر آسیب کا سایہ ہو اور وہ بھکی بھکی باتیں کرتا ہو۔“ (تفسیر طبری: 3/101)۔

قرآن حکیم میں عربی کا جو محاورہ ”يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَيْمَنِ“ استعمال کیا گیا ہے اس کا لفظی ترجمہ اگرچہ یہی کیا جاتا ہے کہ ”جسے شیطان نے چھو کر پاگل کر دیا ہو“ مگر اس کا حقیقی اور محاوراتی ترجمہ یہ بنتا ہے ”جسے جنات کا دورہ پڑتا ہو۔“

امام ابو الحسن اشعری: اس آیت کو معتزلہ کے اس گروہ کے خلاف بطور دلیل پیش فرماتے ہیں جو کہتا تھا کہ آسیب زدہ شخص کے جسم میں آسیب داخل نہیں ہوتا۔ وہ فرماتے ہیں کہ اہل سنت کا مذہب یہی ہے کہ جنات، آسیب زدہ آدمی کے جسم میں داخل ہوتے ہیں۔ (مجموع الفتاویٰ لابن تیمیہ)۔

امام احمد بن حنبل: کے صاحبزادے عبد اللہ بن احمد فرماتے ہیں کہ میں نے والد صاحب سے سوال کیا کہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ جن، آسیب زدہ انسان کے جسم میں داخل نہیں ہوتا؟ انہوں نے فرمایا: بیٹے! یہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں۔ یہی تو اس وقت اس کی زبان پر بول رہا ہوتا ہے۔

حدیث سے ثبوت

جنات کا تذکرہ یوں تو سینکڑوں جگہ احادیث میں آتا ہے۔ یہاں ہم صرف چند وہ واقعات درج کریں گے جن میں خود نبی کریمؐ نے لوگوں میں سے جن نکالا۔

حضورؐ نے ایک بچے کا جن نکالا:-

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک عورت حضور اقدسؐ کی خدمت عالیہ میں اپنا بچہ لائی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اس بچے پر صبح اور شام کھانے کے اوقات میں جنات کا دورہ پڑتا ہے جس کی وجہ سے ہمارا کھانا خراب ہو جاتا ہے۔ آپؐ نے اس بچے کے سینے پر ہاتھ پھیرا اور اس کیلئے دعاء فرمائی تو اس نے قے کر دی جس سے اس کے پیٹ میں سے کتے کا ایک کالا پلا نکل کر بھاگ گیا۔ (مسند احمد، مسند دارمی، دلائل النبوة لابی نعیم، دلائل النبوة للبیہقی)۔

حضرت زارع کے بچے کا جن حضورؐ نے نکالا:-

ام ابان بنت وازع روایت کرتی ہیں کہ ان کے دادا حضرت زارعؓ نبی کریمؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور شکایت کی کہ یا رسول اللہ! میرے بیٹے کو آسیب کا سایہ ہے۔ آپؐ نے دعاء فرمائی۔ آپؐ نے فرمایا اسے میرے پاس لے کر آؤ۔ میں نے واپس جا کر اس کے سفر والے کپڑے تبدیل کر کے نئے کپڑے پہنائے اور اسے اپنے ساتھ آنحضرتؐ کی خدمت میں لے آیا۔

آپؐ نے فرمایا اسے میرے قریب کرو اور پیٹ کے بل لٹا دو۔ پھر آپؐ نے اس بچے کے کپڑوں کو اوپر سے بھی پکڑا اور نیچے سے بھی! اور اس کی پیٹھ پر مارنا شروع کیا اور ساتھ ساتھ یہ حکم دیتے جا رہے تھے کہ: اے اللہ کے دشمن نکل جا، اے اللہ کے دشمن نکل جا! تھوڑی ہی دیر میں وہ بچہ عام آدمی کی طرح دیکھنے لگ گیا۔ اس سے پہلے وہ دیکھتا نہیں تھا۔ پھر آپؐ نے بچے کو سامنے بٹھا کر اس کے لئے دعاء فرمائی اور اس کے چہرے پر اپنا دست مبارک پھیرا۔ اس دعاء کی وجہ سے ہمارے قافلے کے لوگ اسے اپنے سے بہتر سمجھنے لگے۔ (مجمع الزوائد: 3/9)۔

جن انسانی جسم میں داخل ہو جاتا ہے:-

یہ بات پہلے بھی تفصیل سے گذر چکی ہے کہ جنات انسان کے جسم میں داخل ہو جاتے ہیں۔ بلکہ حدیث مبارک کے الفاظ تو یہ ہیں کہ وہ انسانی خون کے ساتھ گردش کرتے ہیں۔ چند سطور پہلے امام ابوالحسن اشعریؒ، امام قرطبیؒ، امام احمد بن حنبلؒ کے اقوال بھی گذر چکے ہیں جنہوں نے قرآنی آیت کا مصداق و مفہوم قرار دیتے ہوئے اسے اہل سنت کا مذہب قرار دیا ہے کہ جن انسان کے جسم میں داخل ہوتا ہے۔

ابھی جو وہ احادیث مبارک آپؐ نے پڑھی ہیں ان سے (اور آئندہ آنے والی احادیث سے بھی) یہ امر بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ سچائی اور واقعی حقیقت بھی یہی ہے اور احادیث نبویؐ کی صراحت بھی یہی ہے کہ جنات انسانی جسم میں داخل ہو جاتے ہیں۔ پہلی حدیث میں حضرت ابن عباسؓ نے تصدیق کی کہ آپؐ نے جب بچے کو دم کیا تو جن اس کے منہ سے قے کی وجہ سے چھوٹے کتے کی شکل میں برآمد ہوا۔ یعنی وہ اس کے معدے میں جا کر بیٹھا ہوا تھا جو قے سے برآمد ہوا۔

اور دوسری حدیث میں آپؐ کا خود اس جن کو مخاطب کر کے بار بار فرمانا کہ اے اللہ کے دشمن باہر نکل جا! اس امر کی واضح دلیل ہے کہ جن اس کے جسم میں داخل تھا اور آپؐ بھی یہی سمجھ رہے تھے کہ وہ اس کے جسم میں موجود ہے۔ اسی لئے آپؐ نے

اسے بار بار نکلنے کا حکم دے رہے تھے۔

حضرت یعلیٰ بن مرثدہ کی روایت:-

حضرت یعلیٰ بن مرثدہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم کی تین باتیں ایسی دیکھی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نے دیکھیں، نہ ہی میرے بعد کوئی دیکھے گا۔

ہم ایک سفر میں تھے۔ راستے میں ایک عورت بچہ اٹھائے بیٹھی تھی۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بچہ سخت تکلیف میں ہے۔ دن میں کئی بار اسے دورہ پڑتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے میرے قریب کر دو۔ عورت بچے کو قریب لائی اور اسے آپ ﷺ کے اور آپ ﷺ کی سواری کے درمیان رکھ دیا۔ آپ ﷺ نے اس بچے کا منہ کھول کر اس میں تین بار پھونک ماری اور فرمایا:-

بِسْمِ اللَّهِ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ، إِخْسًا عَبْدُ اللَّهِ!

”اللہ کے نام سے، میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اللہ کے دشمن نکل جا!“

پھر آپ ﷺ نے بچہ عورت کو واپس کر دیا اور فرمایا کہ ہماری واپسی پر ہمیں اسی جگہ ملنا اور بچے کی کیفیت بتانا۔ فرماتے ہیں جب ہم سفر سے واپس آئے تو وہ عورت اسی جگہ ہماری منتظر تھی۔ اور اس کے ساتھ تین بکرے بھی تھے۔

آپ ﷺ نے بچے کا حال پوچھا تو عورت نے بتایا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، ہمیں اس کے بعد بچے کی طرف سے کوئی تکلیف اور پریشانی نہیں پہنچی۔ اور گزارش کی کہ یہ بکرے ہماری طرف سے ہدیہ قبول فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اتر دو اور ان میں سے ایک بکرے کو، باقی اسے واپس کر دو۔

(مجمع الزوائد: 4/9)۔

سیاہ فام آسب زدہ جنتی عورت:-

حضرت عطاء بن اسی دہاج فرماتے ہیں کہ ایک بار مجھ سے حضرت عبد اللہ

بن عباس نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایک جنتی عورت دکھلاؤں؟ میں نے کہا کیوں نہیں؟ انہوں نے فرمایا یہ سیاہ فام عورت حضور اقدس کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ مجھے دورہ پڑتا ہے اور بے ہوش ہو کر گر پڑتی ہوں جس کی وجہ سے بعض دفعہ میرا ستر کھل جاتا ہے۔ آپ ﷺ میرے لئے دعاء فرما دیجئے (کہ اس آزار سے میری جان چھوٹ جائے)۔ آپ نے فرمایا:-

إِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ وَلَكَ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُعَاقِبَكَ.

”اگر تم چاہو تو صبر کر لو (اور اس کے بدلے) تمہیں جنت ملے گی اور اگر چاہو تو میں دعاء کر دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں صحت عطا فرمائیں!“

اس عورت نے جب جنت کی بات سنی تو تکلیف بھول گئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں صبر سے کام لوں گی۔ پھر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! دورے میں میں بے پردہ ہو جاتی ہوں۔ یہ دعاء فرمائیں کہ اس تکلیف کی وجہ سے میرا پردہ نہ کھلا کرے۔ آپ ﷺ نے اس کے لئے دعاء فرمائی۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)۔

حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ اس سیاہ فام عورت کا نام ام زُھر تھا اور اسے یہ دورہ کسی دماغی خلل کی وجہ سے نہیں بلکہ جنات کی وجہ سے پڑا کرتا تھا۔ (فتح الباری)۔

حضور ﷺ نے حضرت عثمان بن ابی العاص کا جن نکالا:-

حضور اقدس ﷺ نے حضرت عثمان بن ابی العاص کو طائف کا گورنر بنا کر بھیجا۔ وہ فرماتے ہیں کہ ان دنوں مجھے یوں لگتا تھا کہ نماز کے دوران کوئی چیز میرے سامنے آ جاتی ہے اور اس کی وجہ سے مجھے یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ میں کیا پڑھ رہا ہوں۔ میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضری کیلئے مدینہ منورہ روانہ ہو گیا۔ آپ ﷺ نے جب مجھے مسجد نبوی شریف میں دیکھا تو فرمایا ابو العاص کے بیٹے، تم؟ میں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا کیسے آنا ہوا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نماز

کے دوران کوئی چیز میرے سامنے آ جاتی ہے اور مجھے پتہ نہیں چلتا کہ میں کیا پڑھ رہا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شیطان ہے اسے میرے قریب کرو۔ میں آپ ﷺ کے قریب ہو کر دونوں پیروں کے بل اکڑوں بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر مارا اور میرے منہ میں تھکرا اور فرمایا: اے اللہ کے دشمن باہر نکل جا۔ آپ ﷺ نے یہ عمل تین بار کیا اور فرمایا جاؤ اور جا کر اپنے گورنری کے فرائض سنبھالو۔ فرماتے ہیں: خدا کی قسم اس کے بعد وہ کبھی میرے سامنے نہیں آیا۔ (سنن ابن ماجہ)۔

حضرت اسامہ بن زید کا مشاہدہ:-

حضرت اسامہ بن زید فرماتے ہیں کہ ہم حضور اقدس ﷺ کے ساتھ سفر حج میں تھے۔ بطنِ روحاء کے مقام پر پہنچے تو ایک عورت نے اپنا بچہ آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اس بچے نے جب سے جنم لیا ہے، تب سے تکلیف میں ہے۔ آپ ﷺ نے بچہ گود میں لیا اور اس کے منہ میں تھکرا کرتے ہوئے فرمایا کہ ”اللہ کے دشمن نکل جا، میں اللہ کا رسول ہوں۔“ پھر آپ ﷺ نے بچہ ماں کے حوالے کرتے ہوئے فرمایا اسے لے جاؤ۔ اب اسے کوئی تکلیف نہیں ہے۔

(مجمع الزوائد، دلائل النبوة للبیہقی)۔

جن انسان کے جسم میں داخل ہوتا ہے:-

ان تمام روایات سے دو باتیں واضح ہو گئیں۔ (۱) ایک یہ کہ جنات کا سایہ ایک کھلی صداقت اور واقعی حقیقت ہے۔ اسے نفسیاتی بیماری قرار دے کر جھٹلانا اپنے انگریز آقاؤں کی خوشنوی حاصل کرنے کی بھونڈی ادا کے سوا کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ (۲) دوسرے یہ کہ جن، آسیب زدہ شخص کے جسم میں داخل ہو کر اسے پریشان کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مذکورہ بالا تمام احادیث میں حضور نے جنات کو ایک ہی حکم دیا ہے کہ اس مریض کے جسم سے نکل جاؤ۔



جنات کیوں ستاتے ہیں؟

رہا یہ سوال کہ جنات آدمی پر کیوں آتے، مسلط ہوتے اور ستاتے ہیں تو اس کی متعدد وجوہ ہو سکتی ہیں۔ ہم یہاں ان میں سے چند وجوہ کا بطور مثال ذکر کریں گے۔ جنات ہماری بیان کردہ وجوہ کے پابند نہیں کہ جو وجوہ ہم بیان کریں یا کوئی اور عالم بیان کرے، ان کے علاوہ کسی وجہ سے کسی پر مسلط نہ ہو سکیں۔

امام ابن تیمیہ کی تشخیص:-

امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ انسان پر جن کا حملہ یا ہضوت کی وجہ سے ہوتا ہے یا محبت و عشق کی وجہ سے یا بعض دفعہ جذبہ انتقام کے تحت ہوتا ہے۔ کہ آدمی نے یا تو جنات کے اوپر پیشاب کر دیا یا ان پر گرم پانی انڈیل دیا یا ان کا کوئی بچہ مار دیا ہوتا ہے حالانکہ اسے اس کا علم بھی نہیں ہوتا۔ بعض دفعہ یونہی شغل کھیل میں یا محض کسی کو تکلیف پہنچانے کیلئے بھی تنگ کرتے ہیں جیسے بیوقوف انسان بھی کرتے رہتے ہیں۔ (مجموعہ فتاویٰ ابن تیمیہ: 29/19)۔

ہم نمبر وار چند وجوہات کا ذکر کرتے ہیں جن کا اکثر ہم نے مریضوں میں مشاہدہ کیا ہے۔ دوبارہ عرض ہے کہ ہماری بیان کردہ وجوہات کا دائرہ ہمارے مطالعے یا مشاہدے تک محدود ہے، جنات ہمارے مطالعے کے پابند ہیں اور نہ ہی ہمارے

مشاہدے کے۔ وہ کسی بھی وجہ سے کسی پر حملہ کر سکتے ہیں۔ آخر ہم انسانی بد معاشوں کا بھی تو روزانہ مشاہدہ کرتے رہتے ہیں۔ کیا ان کی بد معاشی کسی اصول، ضابطے، جواز کے تابع ہوتی ہے؟ یہی حال جنات بد معاشوں کا ہے۔ ہم تو صرف اپنے مشاہدہ میں آنے والی چند وجوہ کا ذکر کر رہے ہیں۔

- (۱) بچوں کا یا عورتوں کا شام کے چھپنے کے وقت باہر نکلنا۔
- (۲) عورتوں کا کھلی جگہ (میدان، محن، چھت وغیرہ) ننگے سر نکلنا۔
- (۳) خواتین نہانے یا سر دھونے کے بعد اگر کیلے بالوں سمیت کھلی جگہ شام کو آئیں۔
- (۴) گندی جگہ پر گرم پانی یا کوئی وزنی چیز پھینکنا۔
- (۵) بعض خواتین پر مرد جنات عاشق ہو جاتے ہیں۔ اس کے لئے اس خاتون کا خوبصورت ہونا ضروری نہیں۔

- (۶) بعض مردوں پر خواتین جنات فریفتہ ہو جاتی ہیں۔
- (۷) بعض خواتین سے جنات جنسی تعلق قائم کرتے ہیں۔
- (۸) بعض مردوں سے جن عورتیں جنسی تعلق استوار کر لیتی ہیں۔
- (۹) پھل کے درخت سے جنات چمٹ جاتے ہیں۔
- (۱۰) برگد کے پڑ سے بھی جنات کا سایہ ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔
- (۱۱) جنات کے حوالے سے جامن کا درخت انتہائی خطرناک ہے۔
- (۱۲) انار کے درخت پر بالعموم جنات کا بسیرا ہوتا ہے۔ اس سے بھی آجاتے ہیں۔
- (۱۳) گھروں میں دن رات ٹی وی اور ریڈیو پر فلمیں اور گانے چلنے سے بھی شیاطین کا داخلہ مکمل جاتا ہے اور ان سے خیر کی توقع کرنا حماقت ہے۔
- (۱۴) جن گھروں میں بھارتی جمنٹوز زیادہ چلائے جاتے ہیں ان میں شیاطین اور غیبیہ ترین جنات کا ہمہ وقتی ڈیرہ ہوتا ہے۔ بھارتی فلموں اور ڈراموں میں قدم قدم پر جو اشلوک اور منتر پڑھے جاتے ہیں، ان کے ذریعے یوں سمجھیں کہ آپ خود اپنے آپ پر اور گھر والوں پر لاطینی میں جادو کر رہے ہیں۔ اس کے ہوتے ہوئے کسی دشمن کی آپ کو ضرورت نہیں۔

(۱۵) سخت سردی میں آدھی رات کے وقت ویرانے، جنگل اور صحراء میں سے اکیلے گزرتا جنات کے حملے کا موجب بن سکتا ہے۔ بلکہ اس وقت جنات کی بدترین نسل (پڑیل، ڈائن، دیو وغیرہ) کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

(۱۶) سخت گرمی کے موسم میں دوپہر کے وقت ویرانے، جنگل اور صحراء سے اکیلے گزرتا شدید خطرے کا الارم ہے۔ یہ وقت بھی بدترین انواع جنات کا شکار ہونے کا ہے۔

(۱۷) مٹی یا ریت میں زمینی جانوروں کے ٹل میں پیشاب کرنے سے جنات چمٹ سکتے ہیں۔

(۱۸) بیت الخلاء میں دعاء پڑھے بغیر داخل ہونے سے جنات کا شکار ہونا آسان اور ان کے شر سے بچنا مشکل ہو جاتا ہے۔

(۱۹) گھر میں تصاویر کی موجودگی (بالخصوص دیواروں پر تصاویر آویزاں ہونا) بھی شیاطین اور جنات کیلئے آسانی پیدا کرتا اور انہیں گھروں میں گھسنے کی دعوت دیتا ہے۔

(۲۰) قبروں اور میلوں سے بھی یہ بن بلائے مہمان آپ کے ساتھ آ جاتے ہیں۔

(۲۱) زیادہ غصے کی حالت میں آدمی جلدی ان کا شکار ہوتا ہے۔

(۲۲) شہوت کا حد سے زیادہ رسیا آدمی بھی جنات اور شیاطین کے لئے ترنوالہ ہوتا ہے۔

(۲۳) ویران عمارتوں، کھنڈروں اور ندی نالوں کے ویران کناروں سے بھی جنات انسان سے چپک سکتے ہیں اور یہ بھی خطرناک قسم کے جنات ہوتے ہیں۔

(۲۴) پہاڑی علاقوں کے وہ ہوٹل اور فلیٹ جو سال کا زیادہ تر عرصہ بند رہتے ہوں اور نصف سال سے بھی بہت کم عرصہ ان میں لوگوں کی آمد و رفت رہتی ہو۔ ایسے ہوٹلوں اور فلیٹوں سے بھی جنات کا خطرہ ہوتا ہے۔ لیکن جہاں تین چار ماہ لوگوں کی آمد و رفت رہتی ہو وہاں ایسا خطرہ نہیں ہوتا۔

(۲۵) دینی مدارس میں پڑھنے والی لڑکیوں پر جنات کا بہت شدید حملہ ہوتا ہے۔ شیطان تو عورتوں کو اپنی خواہش کے لئے جال کے طور پر استعمال کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے اسے اور اس کی آل کو لڑکیوں کا دین کے قریب آنا ایک آنکھ نہیں بھاتا۔ لگتا ہے پرہیز مشرف بھی شیطان کی آل میں سے تھا کہ اس نے جامعہ حصہ کو منظم ہستی سے مٹا کر ہی دم لیا۔



جنات و آسب کی علامات

یہاں ہم چند ایسی عمومی علامات کا ذکر کرتے ہیں جن سے عام آدمی بھی معلوم کر سکتا ہے کہ اس پر جنات کا حملہ ہے۔ اگر ایسی علامات بار بار محسوس ہوں تو کسی عامل سے رجوع کر کے مزید یقین حاصل کر لیں، پھر اس کا علاج معالجہ کرائیں۔ مگر عامل دیندار اور پابند شریعت ہو۔ شیطان صفت، بے دین، نوسر باز اور ٹھگ قسم کے عاملوں کے پاس جانے سے تکلیف کا ازالہ تو نہیں ہوگا۔ محض وقت اور پیسہ برباد ہوگا۔ اور اکثر اوقات ایمان و یقین اور عزت و حرمت کی دولت بھی ہاتھ سے جاتی نظر آتی ہے۔ ایسے ٹھگ قسم کے عاملوں کے پاس جانے سے معاملہ یک نہ شد دوشد والا ہو جائے گا کہ پہلے صرف جن چماتا تھا، اب اس کے ساتھ ساتھ عامل بھی چمٹ گیا ہے۔

- (۱) اچانک خوشبو یا بدبو آنا۔
- (۲) سر، کندھوں اور گدی کا اکثر وزنی رہنا۔
- (۳) چلتے پھرتے اکثر اوقات یوں محسوس ہونا جیسے میرے پیچھے پیچھے کوئی آرہا ہے۔ حتیٰ کہ یہ خیال اتنا پختہ ہو جائے کہ کئی بار پلٹ کر دیکھنا پڑے۔ مگر دیکھیں تو پیچھے کوئی موجود نہ ہو۔
- (۴) خواب میں خوفناک شکلیں دکھائی دیں یا براہِ راست جنات یا چڑیلوں وغیرہ کا نظر آنا۔
- (۵) خواب میں کتا، بھیڑیا، بندر، رینگھ یا شیر کا اکثر دیکھنا۔ (ضروری نہیں کہ جس کو بھی خواب میں کتا وغیرہ نظر آئے اس پر آسب کا سایہ ہی ہو۔ دوسری علامات بھی کچھ

پائی جاتی ہوں اور اس طرح کے خواب بھی آنے لگیں تو ان دونوں کو ملا کر یہ نتیجہ اخذ کیا جائے گا کہ ایسا شخص کسی آسب کی زد میں ہے۔ وگرنہ بعض دفعہ کتے کو خواب میں دیکھنے کا مطلب یہ بھی ہوتا ہے کہ خواب دیکھنے والے کو پولیس سے کوئی خطرہ ہے۔ یا شیر کی تعبیر بعض دفعہ مضبوط دشمن اور بعض دفعہ زہینہ اولاد کی ہوتی ہے۔ (خوابوں کی تعبیر ایک مستقل فن ہے جسے ہم وہی و کسبی فن کہہ سکتے ہیں۔ مکمل کسی تو بالکل نہیں، البتہ کسی کو مکمل طور پر وحشی طور پر نصیب ہوتا ہے اور کسی کو سیکھنے سکھانے کے ساتھ اللہ تعالیٰ اس کا سینہ کشادہ فرما دیتے ہیں)۔

(۶) گھر میں سے ایسی جگہ سے چیزوں، نقدی، زیورات وغیرہ کا چوری اور غائب ہو جانا، جہاں آپ کے سوا کسی کا گذر اور رسائی ممکن نہ ہو۔ اگر کوئی چیز ایسی جگہ سے گم ہوتی ہے جہاں گھر کے اور لوگ بھی یا ملازم وغیرہ بھی آ جا سکتے ہیں تو پھر جنات کا وہم کرنے کی بجائے تفتیش کر لیں۔

(۷) گھر کے کسی حصے میں آتے جاتے وقت گھر کے کسی ایک آدمی فرد کا جسم وزنی ہو جانا یا سردی کی لہر جسم میں دوڑ جانا یا بلاوجہ خوف طاری ہو جانا۔

(۸) سڑھیوں وغیرہ میں کسی نادیدہ فرد کے چڑھنے اترنے کا احساس ہونا۔

(۹) مچھت پر کسی کے قدموں کی آصٹ محسوس ہونا یا چار پائیاں وغیرہ گھسیٹنے کی آوازیں آنا۔

(۱۰) رات بچھلے پہر میں یوں لگنا جیسے کچن میں سالن پک رہا ہے۔ کبھی یہ احساس سالن کی خوشبو آنے سے ہوتا ہے، یوں لگتا ہے جیسے کوئی ہنڈیا بھون رہا ہے۔ اور کبھی سالن پکانے کے دوران برتنوں کے کھٹکنے کی جو آوازیں اٹھتی ہیں، ویسی آوازیں آنا شروع ہو جاتی ہیں۔

(۱۱) بیٹھے بیٹھے یوں لگنا کہ ابھی سامنے سے کوئی گذرا ہے یا کوئی شخص کھڑکی یا پردے کے پیچھے سے جھانک رہا ہے۔

(۱۲) گھر کی دیواروں، چھت، فرش، صفوں، یا اہل خانہ کے کپڑوں پر خون کے چھینٹے پڑنا۔

(۱۳) الماریوں میں صحیح سالم کپڑے رکھنے کے بعد نکالتے وقت دیکھا کہ ان پر کٹ

لگے ہوئے ہیں یا وہ کہیں کہیں سے چلے ہوئے ہیں اور چلنے سے ان میں سوراخ ہو گئے ہیں۔ (یہ علامت بعض دفعہ ایسے جادو میں بھی سامنے آتی ہے جس میں مسان دخل انداز ہو چکا ہو۔ اس لئے عامل کو بڑی چابکدستی اور سمجھداری سے کام لیتے ہوئے یہ چیک کرنا چاہئے کہ یہ حرکت آسیب کی طرف سے ہو رہی ہے یا مسان کی طرف سے۔ پھر جو بھی صورت حال سامنے آئے اس کے مطابق حل کرے)۔

(۱۴) سوتے وقت اچانک پورے بدن کا منجمد اور بے حس و حرکت ہو جانا۔ حتیٰ کہ کچھ پڑھنا چاہے تو پڑھ نہ سکے اور چیخنا چلانا چاہے تو چیخ بھی منہ سے نہ نکل سکے۔ پھر اسی تنگ و دو کے دوران اچانک پورے بدن کا کھل جانا اور حرکت میں آ جانا اور شدید تک و دو کی وجہ سے آنکھ کھل جانا۔

(۱۵) سوتے وقت اچانک پورے بدن پر منوں وزن پڑ جانا۔ یا جسم کے کسی ایک آدھ حصے کا نہایت وزنی ہو جانا۔ بعض دفعہ سونے سے پہلے جاگتے ہوئے بھی بستر پر لیٹنے کے بعد یہ کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔

(۱۶) سوتے میں کسی کا ہاتھ یا پاؤں کو جھٹکا دے کر جگا دینا۔
(۱۷) اپنے نام کی آواز سننا۔ لیکن جس شخص کی آواز میں آپ کو پکارا گیا ہے وہ یا تو سرے سے گھر پہ موجود ہی نہیں یا وہ گہری نیند میں ہے۔

(۱۸) حاملہ خواتین کو یوں محسوس ہونا جیسے کسی بلی یا اس جتنے کسی جانور نے اچانک اس کے پیٹ پر چھلانگ ماری ہے۔ ایسی خواتین کا حمل عام طور پر ضائع ہو جاتا ہے۔
(۱۹) گھر کے افراد کو معمولی باتوں پر بلا وجہ اور حد سے زیادہ غصہ آ جانا۔ اور غصہ کی حالت میں خاص طور پر آنکھوں کا سرخ ہو جانا۔

(۲۰) بیوی کو خاوند سے بلا وجہ حد سے زیادہ نفرت ہونا، خاوند کو قریب نہ پھٹکنے دینا۔ ویسے خاوند کے ساتھ تعلق صحیح ہو لیکن اس کے قریب جانے پر آمادہ نہ ہونا۔ ایسی خواتین کو بعض دفعہ جاگتے ہوئے بھی محسوس ہوتا ہے کہ ان کے بستر پر ان کے علاوہ کوئی اور بھی موجود ہے۔ اور بعض دفعہ خواب میں ایسی صورت حال دیکھتی ہیں جو کسی سے بیان بھی نہیں کر سکتیں اور جسے دیکھ کر آسانی سے یہ سمجھا جاسکتا ہے کہ وہ خاوند کو قریب کیوں نہیں

پھٹکنے دیتیں۔ یہ حرکت وہ خود نہیں کرتیں بلکہ غیر اختیاری طور پر خمیٹ اور بدکردار قسم کے شیاطین زبردستی ان سے یہ حرکت کرواتے ہیں۔

(۲۱) نیند کا اڑ جانا۔ رات رات بھر لیٹے رہنے کا باوجود نہیں آتی۔
(۲۲) نیند میں دماغ کا بیدار رہنا۔ بعض دفعہ آسیب کا مریض سوتا تو ہے لیکن نیند میں اس کا دماغ بیدار رہتا ہے اور رات بھر وہ نہ جانے کہاں کہاں گھومتا پھرتا اور بھٹکتا رہتا ہے۔ صبح نیند پوری کر کے جب وہ بیدار ہوتا ہے اس پر اسی طرح محسوس طاری ہوتی ہے جس طرح نیند نہ آنے کی وجہ سے آدمی کا سر اور دماغ بوجھل بوجھل سا رہتا ہے۔
(۲۳) سوتے میں بلند مقام سے لڑھکتا اور لڑھکتے لڑھکتے کسی کھائی وغیرہ میں دھڑام سے گرنا اور گرتے ہی بیدار ہو جانا۔

(۲۴) بار بار قبریں یا انجان مردے دیکھنا۔
(۲۵) کسی بیماری یا جسمانی کمزوری کے بغیر ست ست رہنا اور کام کاج کو دل نہ کرنا یا کام میں دل نہ لگنا۔

(۲۶) نیک کاموں اور عبادات سے رکاوٹ محسوس کرنا۔ نماز میں گھبراہٹ ہونا یا تلاوت واذکار میں سر یا آنکھوں کا بوجھل ہو جانا، زبان کا بار بار بلا وجہ رکنا یا بلا وجہ اس دوران نیند آ جانا۔

(۲۷) کسی ایسی بیماری کی تمام علامات کا ظاہر ہونا جو میڈیکل ٹیسٹ میں ظاہر نہ ہو رہی ہو۔ ٹیسٹ کلیئر آتے ہوں اور بیماری موجود ہو۔

(۲۸) دورے پڑنا۔ جس میں اعصاب کھینچ جائیں یا آنکھیں پلٹ جائیں یا ہاتھ پاؤں مڑ جائیں۔ لیکن اس سے ملتا جلتا ایک دورہ مرگی کا ہوتا تھا اور ایک شوگر کی کمی کا بھی ہوتا ہے۔

(۲۹) بچوں کا کسی خاص چیز یا جگہ کو بار بار دیر تک دیکھتے چلے جانا۔ اور اس کے بعد اس کو دیکھ کر ہنسا یا ڈر کر رونے لگ جانا۔

(۳۰) نیند میں بدکنا، گھبرا کر اٹھ جانا، رونا، مدد کے لئے پکارنا یا چیخ مار کر جاگ اٹھنا۔



جنات و آسیب کا علاج

آسیب کے علاج کے لئے ہم جتنے بھی عمل یہاں درج کر رہے ہیں وہ سب کے سب ہمارے تجربہ میں آئے ہوئے ہیں۔ ان میں سے کوئی عمل بھی ایسا نہیں جسے ہم نے بار بار استعمال نہ کیا ہو اور وہ ہمیشہ نتیجہ خیز نہ رہا ہو۔

عالمین کے لئے منتخب اعمال

(۱) منزل:-

آسیب کے چھنکارے کے تمام اعمال کا سردار منزل ہے۔ اس کے ذریعے دم کرنے، وار مارنے، آسیب کو گرفتار کرنے یا جلا کر ختم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مریض کو سامنے بٹھا کر تین تین بار منزل پڑھ کر اسے دم کریں اور یہ عمل کم از کم تین بار دہرائیں۔ حتیٰ الامکان مریض کو بھی منزل ہی صبح و شام پڑھنے کیلئے بتلائیں۔

(۱) جلانے کے لئے براہ راست مریض پر دم کرنا یا وار مارنا کافی ہے۔

(۲) مریض کے جسم سے باہر نکالنے کے لئے دم بھی کریں اور اونچی آواز میں اسے حکم دیں کہ میں اللہ کا بندہ ہوں، تجھے حکم دیتا ہوں کہ اے دشمن خدا اس کے جسم سے نکل جا (جن نکالنے کا یہ مسنون طریقہ ہے)۔

(۳) گرفتار کرنے کے لئے بوس یا ہتھ دیا کا طریقہ اپنائیں جو آگے آرہا ہے۔

(۳) منزل پڑھنے کے دوران کسی خاص مقام پر پہنچی کر اگر دیکھیں کہ اس پر آسیب کو زیادہ تکلیف ہو رہی ہے، وہ ہلکا رہا ہے یا مریض کو تنگ کرنے لگ گیا ہے تو تھوڑی دیر کے لئے اسی مقام کو بار بار پڑھتے رہیں۔ پھر آگے تلاوت شروع کریں۔ مثلاً اگر آپ نے دیکھا کہ والصفات کی تلاوت کے دوران جن زیادہ مضطرب اور متحرار ہوا ہے تو سورۃ الصفات کی آیات دس بار بار دہرا کر آگے بڑھیں۔ منزل یہ ہے:-

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ هَلِكِ يَوْمَ الدِّينِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْقُرْآنُ ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ۝ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ۝ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ ۝ وَالْآخِرَةُ هُمْ يَرْجُونَ ۝ أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ وَالْهَمْدُ لِلَّهِ وَاجِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ۝ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ۝ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ ۝ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۝ مَن ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۝ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ ۝ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ ۝ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ۝ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۝ لَا تَدْرِي لَآئِلَافُ مَا نَحْنُ بِفَاعِلِينَ ۝ الرُّسُلُ مِنِّي ۝ فَمَن يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انْفِصَالَ لَهَا ۝ وَلِلَّهِ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۝ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أُولَٰئِكَ هُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُهُم مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ ۝ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۝ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۝ وَإِن تُبَدِّلْ مَا فِي النَّفْسِ كَمَا أَوْفَقُوا ۝ يُخَافُونَ عِندَ اللَّهِ ۝ فَيَقُولُ لِمَن يُشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ ۝ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ آمَنَ الرَّسُولُ

الْقُلُوبِ فِي الْعَقْلِ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْثَّانِيَةِ الْثَّانِيَةِ الْثَّانِيَةِ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ

الْخَنَّاسِ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ الْثَّانِيَةِ مِنْ الْجَنَّةِ وَالْثَّانِيَةِ

(۲) آیت الکرسی:-

حدیث شریف میں آتا ہے کہ قرآن حکیم کی سب سے عظیم آیت، آیت الکرسی ہے۔ ایک اور حدیث مبارک میں ہے کہ اس سورت کے انکرام میں اللہ تعالیٰ نے اس کے نزول کے وقت ستر ہزار فرشتوں کو جبریل امین کے ساتھ نازل فرمایا تھا۔ حدیث شریف میں جنات اور شیاطین سے بچنے کیلئے آیت الکرسی کو سب سے زیادہ مفید قرار دیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں دیگر احادیث کو چھوڑتے ہوئے ہم صرف حضرت ابو ہریرہؓ کا ذاتی مشاہدہ نقل کرتے پر اکتفا کرتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ اور شیطان کی کشمکش

حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فطرانے کے سامان کا نگران مقرر فرمایا۔ ایک رات میں اپنی اونٹنی پر موجود تھا۔ کیا دیکھا کہ ایک بوڑھا آیا اور اس نے فطرانے کے سامان میں سے کچھ گندم چوری کی اور فرار ہونے لگا۔ میں نے اسے گرفتار کر لیا اور کہا کہ میں تجھے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤں گا۔ اس نے میری منت سماجت کی اور کہا کہ میں عیال دار اور غریب آدمی ہوں۔ فاقے کے ہاتھوں مجبور ہو کر یہ حرکت کی ہے۔ آج چھوڑ دیں، آئندہ ابھر کارخ نہیں کروں گا۔ مجھے ترس آیا۔ میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح جب نبی پاک ﷺ کی خدمت مبارک میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ رات تمہارے قیدی کا کیا بنا؟ میں نے تمام واقعہ سنایا اور بتایا کہ اس نے آئندہ کبھی نہ آنے کا عہد کیا اور منت سماجت کی تو میں نے چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ

نے فرمایا کہ آج رات وہ پھر آئے گا۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمانے کی وجہ سے مجھے سو فیصد یقین تھا کہ وہ ضرور آئے گا۔ چنانچہ رات بھر میں تاک لگا کر اس کے انتظار میں بیٹھا رہا۔ رات کے پچھلے پہر وہ آیا اور کچھ گندم آج بھی اچک لی۔ میں نے اسے گرفتار کر لیا۔ اس نے دوبارہ منت سماجت کی، عیال داری اور فقر و فاقہ کا رونا روایا اور آئندہ کبھی نہ آنے کا پختہ عہد کیا تو ترس کھا کے میں نے اسے دوبارہ چھوڑ دیا۔ صبح جب بارگاہ نبویؐ میں حاضری ہوئی تو آپ ﷺ نے پھر سوال فرمایا کہ رات تمہارے قیدی پر کیا ہئی؟ میں نے پھر پوری صورت حال آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کر دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا، وہ جھوٹ بولتا ہے، آج رات وہ پھر آئے گا۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں، تیسری رات بھی میں اس کی تاک اور انتظار میں بیٹھا رہا۔ آپ ﷺ کے فرمان مقدس کی وجہ سے مجھے اس کی آمد کا پختہ یقین تھا۔ آج رات بھی وہ آیا اور اس نے پھر کچھ گندم اموال صدقات میں سے اٹھائی تو میں نے اسے گرفتار کر لیا اور کہا کہ آج تو تجھے ہر صورت حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ آج تیرا کوئی بہانہ کوئی عذر نہیں سنوں گا نہ ہی تیرے کسی وعدے و وعید پر اعتماد کروں گا۔ اس نے کہا کہ اگر آج تم مجھے چھوڑ دو تو میں تمہیں چند ایسے کلمات سکھا سکتا ہوں جو زندگی بھر تمہیں فائدہ دیں گے۔ میں نے کہا، وہ کلمات کیا ہیں؟ تو اس نے کہا کہ رات کو سوتے وقت آیت الکرسی پڑھ لیا کرو تو اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان اور محافظ فرشتے مقرر فرمادیں گے اور رات بھر شیطان تمہارے پاس نہ آ سکے گا۔

یہ سن کر میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح جب مجلس نبوی ﷺ میں حاضری ہوئی تو آپ ﷺ نے پھر پوچھا کہ رات کو تمہارے قیدی کا کیا بنا؟ میں نے آیت الکرسی کے حوالے سے اس کی بات نقل کی اور سارا قصہ سنایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: صَدَقْتَ وَهُوَ كَذُوبٌ (تمہارے ساتھ اس نے سچ بولا ہے، حالانکہ ہے وہ پرلے درجے کا جھوٹا) اور فرمایا کہ ابو ہریرہؓ! تمہیں معلوم ہے کہ تین روز سے تمہارے پاس آنے والا یہ بوڑھا کون ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے تو معلوم نہیں! فرمایا: یہ

شیطان تھا۔ (اس حدیث کو امام ترمذی نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے)۔

جن دیو کا جلنا:-

امام غزالی نے ابن قتیبہ سے نقل کیا ہے کہ بنی کعب کا ایک آدمی کھجوروں کی تجارت کی غرض سے بصرہ آیا۔ وہ آدمی بتاتا ہے کہ مجھے بصرہ میں اور کوئی مکان نہ ملا تو ایک ویران مکان پر میری نظر پڑی جس کی دیواروں اور چھتوں سے جالے لٹک رہے تھے۔ میں نے اس کے مالک کے بارے میں معلومات لیں اور اس سے وہ مکان کرائے پر لینے کی بات چلائی۔ اس نے کہا کہ دینے کو تو میں یہ مکان کرائے پر دے دوں، لیکن یہ گھر آسب زدہ ہے اور ایک خطرناک دیو نے اس پر قبضہ جمار کھا ہے۔ اس مکان میں جو کوئی ٹھہرتا ہے وہ دیو اسے ہلاک کر دیتا ہے۔ اس لئے تم بھی اپنی جان بچاؤ اور اس کی بجائے کوئی اور مکان ڈھونڈ لو۔

میں نے کہا تم مجھے مکان دے دو، اللہ مالک ہے، میں جانوں اور دیو جانے۔ میں نے مکان لے لیا۔ رات کو جب تاریکی کے سائے گہرے ہوئے تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک لمبا ترنگا خونخوار چہرے کا حامل کالا سیاہ دیو میرے کمرے میں گھس آیا ہے۔ اس کا وجود سر سے پاؤں تک سیاہ تھا اور آنکھیں شعلے برسا رہی تھیں۔ دھیرے دھیرے وہ میری طرف بڑھ رہا تھا۔ جب وہ میرے قریب آ پہنچا تو میں نے آیت الکرسی پڑھنا شروع کر دی۔ میں آیت الکرسی جیسے جیسے پڑھتا جاتا، وہ دیو بھی وہی کلمات میرے ساتھ ساتھ دھراتا جاتا۔ جب میں آخری حصے پر پہنچا اور: وَلَا يُوَدُّهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ پڑھنے لگا تو اس کی زبان رک گئی اور میرے ساتھ وہ یہ کلمات نہ دھرا سکا۔ میں نے جب دیکھا کہ وہ اس حصے کو پڑھنے سے عاجز ہے تو میں نے یہی الفاظ مسلسل پڑھنے شروع کر دیئے۔ تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ وہ کالا وجود میرے سامنے سے ختم ہو گیا۔ اس کی طرف سے مطمئن ہو کر میں بھی سو گیا۔ صبح جب اٹھا تو دیکھا کہ جس جگہ وہ دیو کھڑا تھا، وہاں ایک جلی ہوئی لاش پڑی ہے۔ اور ایک فہمی آواز سنی کہ تم نے رات کو ایک بڑا دیو جلا دیا ہے۔ میں نے پوچھا کہ وہ کس چیز سے جلا ہے؟ تو فہمی

آواز آئی: وَلَا يُوَدُّهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ سے۔

جنت کو جلانے کے لئے:-

یہ یاد رہے کہ جنت کو بھگانے، سزا دینے یا زیادہ شریر اور ڈھیت ہوں تو انہیں جلانے کے لئے سب سے زیادہ مؤثر آیت الکرسی ہے۔

(۱) اس کا ایک عمل یہ ہے کہ آسب زدہ کے سر پر گیارہ (۱۱) بار آیت الکرسی پڑھ کر پھونک ماریں انشاء اللہ جن جل جائے گا اور مریض اگر بے ہوش ہے تو ہوش میں آجائے گا۔

(۲) اگر جن خود عامل ہو یا کسی عامل کے حصار میں ہو، جس کی وجہ سے گیارہ بار آیت الکرسی پڑھنے سے اس پر کوئی اثر ہوتا دکھائی نہ دے تو ذیل کا یہ عمل کریں۔ انشاء اللہ خطرناک سے خطرناک اور مضبوط سے مضبوط جن بھی اس کی برکت سے جل کر خاکستر ہو جائے گا۔ اس عمل کی جتنی اور یقینی افادیت پر تمام ائمہ عالمین کا اجماع و اتفاق ہے۔ اس عمل کا طریقہ یہ ہے کہ (۱) مریض کے جگہ کمان میں پہلے سات بار اذان دیں (۲) پھر سورۃ الفاتحہ (۳) پھر معوذتین (۴) پھر آیت الکرسی (۵) پھر سورۃ الطارق (۶) پھر سورۃ الحشر کی آخری تین آیات (۷) پھر پوری سورۃ الصافات پڑھ کر پھونک ماریں۔ یہ دونوں اعمال ہمارے معمولات کا حصہ ہیں اور بارہا کے آزمودہ ہیں۔ جنت کو جلانے کے لئے نہایت مضبوط عامل ہونا اور روزمرہ اپنا اور اپنے بال بچوں کا دفاع و حصار کرنا نہایت ضروری ہے۔ ایسا نہ ہو کہ کتاب میں عمل پڑھ کر آپ جنت کو جلانے نکل پڑیں اور دوسرے دن خود ہسپتال یا خدا نخواستہ کسی اگلے مقام پر پہنچے ہوئے ہوں۔

چہل قاف کبیر برائے جادو و جنت:-

جس طرح چہل کاف ایک مشہور دعائیہ وظیفہ ہے اور حضرت شیخ

دس بارہ سال پہلے ایرانی بلوچستان کے معروف روحانی رہنما اور مشہور بلوچ عالم دین حضرت مولانا محمد عمر سر بازاری محی ایک کتاب نظر سے گزری تو اس میں چہل قاف کا ذکر پہلی بار نظر سے گذرا۔ شوق ہوا کہ اسے بھی آزما کر دیکھا جائے۔ تجربے سے معلوم ہوا کہ آسیب کو بھگانے اور اس سے جان چھڑانے میں چہل قاف کی تاثیر چہل کاف سے بھی بڑھ کر ہے۔ چہل قاف یہ ہے:-

جنات جل جائیں گے :-

انشاء اللہ نہ صرف جنات جل جائیں گے بلکہ اکثر اوقات مریض کو جلتے جنات کی ہڈیاں چٹختے اور ان کی چیخ و پکار بھی سنائی دے گی اور جلتے کی سزا اند بھی مریض محسوس کرے گا۔ چہل قاف کا عمل جب ہماری کتاب جامع الوطائف میں پہلی بار سامنے آیا تو

جادو اور جنات کا ازالہ :-

چہل کاف :-

جنات کو جلانے کا مجرب عمل :-

كُلِّ الدُّعَاءُ مُلْكُ الْمَلِكِ تُؤْتَى الْمُلْكُ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكُ مِنْ مَنْ تَشَاءُ وَتُعْزِزُ مَنْ تَشَاءُ وَتُزِيلُ مَنْ تَشَاءُ يَبْدُو الْعَبْدُ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تَوَلَّيْتُ إِلَيْكَ فِي الْكَلَامِ

وَكُلُّهُمْ فِي النَّارِ فِي اللَّيْلِ وَنُفُوحِ الْمَيِّتِ وَنُفُوحِ الْمَيِّتِ مِنَ الْمَيِّتِ وَنُفُوحِ الْمَيِّتِ مِنَ الْمَيِّتِ

دوسری میں سورۃ الکولر، تیسری میں سورۃ الکافرون اور چوتھی رکعت میں سورۃ الاخلاص تین تین بار پڑھے۔ نماز سے فارغ ہو کر ایک بار سورۃ بسین شریف مبین کے ساتھ پڑھ کر اپنے آپ پر دم کر لے۔ وہ جنات خود بخود جلنا شروع ہو جائیں گے۔ اگر ان کی سفارش کرنے کے لئے کوئی آئے تو اس کی باتوں پر دھیان نہ دے۔ اگر کوئی بہت معتبر شخصیت بیچ میں آجائے تو ہم سے فون پر رابطہ کر کے مشورہ کر لے۔ ہم حالات کی روشنی میں رہنمائی کر دیں گے کہ اب انہیں چھوڑ دیا جائے یا نہیں؟ اور چھوڑا جائے تو کن شرائط پر؟ اور ان شرائط کے پورا ہونے کی گارنٹی کس سے لینی ہے؟ اور گارنٹی کو کتنی کس طرح کرنا ہے؟

شدید ترین سحر، مسان اور آسب کا خاتمہ:-
جس شخص پر شدید قسم کا سحر ہو یا سحر کے ذریعے اس پر مسان مسلط کر دیئے گئے ہوں یا نہایت سخت آسب اس پر مسلط ہو، اس کے لئے یہ ہمارا بادشاہ کا آزمودہ عمل ہے۔ نہایت مفید اور سریع الاثر عمل ہے:-

(۱) بیلو کے درخت کی تقریباً دو بالشت لمبی تین جڑیں لے لیں (۲) سات میز سفید لٹھا اعلیٰ قسم کا لے لیں (۳) مریض کو چت لٹا کر اس پر وہ کپڑا ڈال دیں۔ (۴) ایک سو تین (۱۰۳) بار سورۃ الفلق پڑھ کر بیلو کی ایک جڑ اس کے ماتھے پر رکھ دیں (۵) ایک سو تین (۱۰۳) بار دوبارہ سورۃ الفلق پڑھ کر دوسری جڑ اس کے سینے پر رکھ دیں (۶) ایک سو تین (۱۰۳) بار سورۃ الفلق پڑھ کر تیسری جڑ مریض کی ناف سے ذرا نیچے رکھ دیں۔ یہاں پہنچ کر آپ کے دم کا ایک راونڈ مکمل ہو گیا۔ (۷) ایک سو تین (۱۰۳) بار سورۃ الناس پڑھ کر ماتھے والی جڑ پر پھونک مار کر اسے سر سے لے کر سینے تک ہمازیں۔ (۸) ایک سو تین بار دوبارہ سورۃ الناس پڑھ کر سینے والی جڑ سے سینے سے

ناف تک ہمازیں (۹) ایک سو تین بار سورۃ الناس پڑھ کر ناف سے پیروں تک ہمازیں۔ (۱۰) پھر یہ تینوں جڑیں مریض کو دیدیں کہ وہ روزانہ ایک جڑ سے دن میں تین بار سر سے پاؤں تک ہماڑے۔ تین دن کے بعد وہ جڑیں بہتے پاک پانی میں بہا دے۔ اول تو ایک ہی بار کے دم سے مریض مکمل صحت یاب ہو جائے گا۔ ورنہ ہفتہ ہفتہ کے وقفے سے تین بار یہ عمل دہرائیں۔ انشاء اللہ مکمل صحیح ہو جائے گا۔

ف: (۱) سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھنے کے بعد ہر دفعہ جڑ پر دم کر کے ماتھے وغیرہ پر رکھنا یا ہماڑنا ہے۔ (۲) ہماڑتے وقت مسان کے ازالے، جنات وغیرہ کے جلانے کی نیت کریں۔ (۳) بیلو کی مسواک سے بھی کام لے سکتے ہیں۔

ف: جنات کی اقسام کے ذیل میں ہم نے ایک نسل کا ذکر کیا ہے جنہیں گندیلے کہا جاتا ہے۔ یہ نسل برصغیر کے تین ممالک ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش میں پائی جاتی ہے۔ اس کی خاتون فیصد آبادی ہندو اور باقی بدھ مت مذہب سے تعلق رکھتی ہے۔ اور اس نسل کے نوے (۹۰) فیصد مرد عورتیں بہت ماہر جادوگر اور انتہائی کرخت مزاج، وحشیت، اڑیل قسم کے ہوتے ہیں۔ حدیث مبارک میں غول کی نسل سے تعلق رکھنے والے جنات کو حضوا کرم کی جگہ نے جادوگر جنات قرار دیا ہے۔ غول کی جمع غیلان آتی ہے۔ تھوڑا تامل کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ غول کے نام میں ہی عجی و ہندی تصرف کر کے اسے گندیلہ کہا جانے لگا ہوگا۔ واللہ اعلم۔

یہ عمل گندیلوں کو جلانے کا نہایت مؤثر ہتھیار ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اگر اس کے سامنے گندیلے نہیں ٹھہر سکتے تو دیگر نسلوں کے جنات کو اس سے ختم کرنا کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔

جنات کی زبان بندی:-

اگر حاضری کے دوران آسب بھی پڑھائی شروع کر دے اور مریض بتلائے کہ وہ آپ کے عمل کا توڑ کر رہا ہے تو (۳۱) اکتالیس بار سورۃ اخلاص پڑھ کر آسب پر وار

ماریں کہ اس کی زبان بند ہو جائے۔ انشاء اللہ اس کی زبان مکمل طور پر بند ہو جائے گی اور وہ آسب نہ کچھ پڑھ سکے گا نہ ہی کسی آسبی عامل اور مددگار کو مدد کے لئے پکار سکے گا۔

آسب میں پھوٹ ڈالنے کے لئے :-

اگر حاضری کے دوران مریض بتلائے کہ اس کے سامنے بہت زیادہ تعداد میں جنات حاضر ہو گئے ہیں اور وہ عامل کے عملیات کا مقابلہ اور اس کی تاثیر کو باطل کرنے کیلئے مزاحمت کر رہے ہیں تو ان کی جمعیت کو منتشر اور جھوم کو آوارہ و پراگندہ کرنے کیلئے منزل میں سے : **إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي فِي قَرْنَيْهِ الْمَخْسِرِينَ** تک گیارہ بار پڑھ کر وار ماریں۔ تمام جنات نہ صرف منتشر ہو جائیں گے بلکہ ان کی آپس میں لڑائی چھڑ جائے گی۔ یہ آیت

مَسْجُورُ الْجَمْعُ وَيُولُونَ الذُّبُرَ (41) بار پڑھ کر دم کریں اور وار ماریں۔

ہر طرح کے آسب سے دائمی نجات :-

اگر آسب کسی علاج سے نہ جا رہا ہو یا مریض پوری یا جلدی سے درج ذیل ورد اس وقت تک جاری رکھے جب تک اسے کال نجات نہیں مل جاتی :-

(1) آیت الکرسی (2) آیت قطب (3) آیات الحفظ

(4) **إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي تَا قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ**

(5) **بِمَعَشَرِ الْجَنِّ وَالْإِنْسِ تَا فَلَا تَنْصَرَانِ**

(6) **قُلْ أَوْحَى تَا سَطَطًا** (7) سورۃ الطارق

(8) سورۃ الفلق (9) سورۃ الناس (10) چھل کاف

تمام چیزوں کو صبح و شام سات سات بار مریض خود پڑھے۔ اگر اس کی حالت زیادہ خراب ہو تو کوئی دوسرا اس پر دم کرے۔ دم کرنے والا عامل ہونا چاہیے ورنہ اسے جوانی جملے کا خطرہ رہے گا۔

اگر جادو یا جنات کی وجہ سے جسم دکھتا ہو :-

اگر مریض کے جسم پر ہر وقت وزن ساهسوں ہوتا ہو یا جسم کے مختلف مقامات پر درد یا ٹیسس اٹھتی ہوں یا کسی اور قسم کا شدید نوعیت کا جسمانی اثر ظاہر ہو تو جو عمل اور لوہان پر گیارہ بار منزل پڑھ کر مریض کو بند کمرے میں بٹھا کر پورے بدن پر اس کی دھونی دیں۔ اس وقت کمرے میں مریض کے علاوہ کوئی اور آدمی موجود نہ ہوتا کہ اس کی بے پروگی نہ ہو۔ جن خواتین کے ساتھ جنات جنسی تشدد کرتے ہوں ان کے لئے یہ عمل اکسیر کا درجہ رکھتا ہے۔ تین دن دھونی دیدیں، آسب ایسی مریضہ کے قریب نہیں پھٹک سکتا۔

پڑیل، دیو اور سرکش جنات کا خاتمہ

مریض اگر خود پڑھ سکے تو خود ورنہ کوئی عامل سات روز تک صبح و شام درج ذیل ورد پڑھیں سات سات بار پڑھ کر اس پر دم کرے۔ البتہ سورۃ الصافات صرف ایک بار پڑھے :-

(1) درود ابراہیمی (2) سورۃ الفاتحہ

(3) **الْم تَا مَفْلُحُونَ** (4) آیت الکرسی

(5) سورۃ الصافات مکمل (6) اذان

(7) **لَوِ الْوِلْدَانَا تَا آخِر** (8) سورۃ الطارق

(9) سورۃ الفلق (10) سورۃ الناس

مریض کو دینے والے اعمال

جنات اور ہر شر سے حفاظت :-

یہ آیات روزانہ صبح و شام تین بار پڑھنے کا معمول انشاء اللہ ہر طرح کے شر اور ضرر سے بالخصوص جنات کی ایذا رسانی سے حفاظت کے لئے بہت مؤثر اور ہمارے معمولات میں سے ہیں۔ ان آیات کو عالمین کے یہاں آیات الحفظ کہا جاتا ہے۔ امام

دیر لپ نے کسی بزرگ کا واقعہ نقل فرمایا ہے کہ ایک بار وہ کسی سفر میں جا رہے تھے کہ صحرائیں ایک بھیڑیے کو ایک بکری کے بچے سے کھیلنے دیکھا۔ وہ حیران رہ گئے کہ بھیڑیا اور بکری کے بچے کو چرنے بھاڑنے کی بجائے اس سے کھیل رہا ہے؟ آپ کی نظر بکری کے بچے کی گردن پر پڑی تو دیکھا کہ اس میں ایک تعویذ بندھا ہوا ہے۔ آپ نے کھول کر دیکھا تو اس میں یہ آیات لکھی ہوئی تھیں:

وَلَا يَسُوذُهُ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۝ فَاللَّهُ خَيْرٌ حِفْظًا ۚ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝ وَحِفْظًا فَمِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ ۚ وَحِفْظًا فَمِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ ۝ وَحِفْظًا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝ إِنَّكُمْ لَنَا عَلَيْهِمْ حَافِظُونَ ۚ إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ۚ إِنَّهُ هُوَ يُبْدِي وَيُعِيدُ ۚ وَهُوَ الْعَفُوُّ الْوَدُّدُ ۚ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ ۚ فَعَالٍ لِّمَا يَرِيدُ ۚ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ ۚ فِرْعَوْنُ وَثَمُودُ ۚ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي كُذِّيبٍ ۚ وَاللَّهُ مِنْ قَرَارِهِمْ مُخِيبٌ ۚ بَلِ هُوَ قَرِيبٌ لِّجَيْدٍ ۚ فِي لَوْجٍ مُّخْتَوٍ ۚ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ ۚ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ۚ إِنَّ رَبِّي عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيزٌ ۚ لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ ۚ إِنَّكُمْ لَذُنُوبٌ وَّكَاثِرُونَ ۚ وَإِنَّا لَنَحْفَظُكُمْ لَعَنَّا لَكُمْ ۚ وَرَبُّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيزٌ ۚ اللَّهُ حَفِيزٌ عَلَيْهِمْ ۚ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِكَافٍ ۚ وَعِنْدَكَ كُتُبٌ حَفِيزَةٌ ۚ لَكِنَّ أَقْوَابَ حَفِيزَةٍ ۚ وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ ۚ

نوٹ: یہ آیات صبح و شام مریض کو تین تین یا سات سات بار پڑھنے کی تلقین کریں۔ ان آیات کا عددی نقش اعداد کے باب میں متع نقوس اور شعی عشر نقوش کے ذیل میں انشاء اللہ آ رہا ہے۔ آسب اور بحر کے لئے نہایت مؤثر ہے۔

شیاطین و جنات سے حفاظت :-

مریض کو ہر نماز کے بعد تین یا سات بار یہ دعاء پڑھنے کو بتائیں۔ انشاء اللہ اس کا درد کرنے سے ہر قسم کے جنات و شیاطین بھاگ کھڑے ہوں گے۔

حَسْبِيَ اللَّهُ وَكَفَى، سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ دَعَا، وَلَيْسَ وَرَاءَ اللَّهِ الْمُسْتَهْلِي۔

سورة البقرة کی تلاوت :-

بہتر تو یہ ہے کہ مریض روزانہ یا ہفتے میں تین چار بار سورة البقرة کی خود تلاوت کرے۔ اگر وہ خود نہ کر سکتا ہو تو عامل خوش الحانی سے ایک ڈی وی ڈی یا کیسٹ جنات کو بھاگنے کی نیت سے تیار کر کے دیدے۔ اور مریض اسے آنکھیں بند کر کے روزانہ سنے۔

اگر گھر آسب زدہ ہو تو نیپ یا ڈی وی ڈی پلیئر اونچی آواز میں لگایا جائے۔

منزل اور آیات حفظ کی ریکارڈنگ :-

اس طرح اولاً تو مریض کو خود منزل صبح و شام تلاوت کرنے کیلئے کہیں۔ اگر وہ قرآن پاک پڑھا ہوا نہ ہو تو (سورة البقرة کی طرح) اسے منزل اور آیات الحفظ کی ریکارڈنگ کروادیں۔

سورة البقرة والے گھر میں جنات نہیں آتے :-

حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-

لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ ۚ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي تَقْرَأُ فِيهِ الْبَقْرَةَ لَا يَدْخُلُهُ الشَّيْطَانُ - (رواہ الترمذی)

اپنے گھروں کو (ذکر و تلاوت سے محروم کر کے) قبرستان نہ بناؤ۔ جس گھر میں سورة البقرة کی تلاوت کی جائے اس گھر میں شیطان داخل نہیں ہو سکتا۔

سورة البقرة کی آخری دو آیات :-

حضرت نعمان بن بشیر فرماتے ہیں کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ

بِالْقِيَامِ اَنْزَلَ مِنْهُ اَيُّهَا خَتَمَ بِهِمَا سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَلَا يُقْرَانِ فِي
دَارِ ثَلَاثٍ لِكَيْلَ يَقْرُبَهَا الشَّيْطَانُ -

اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی
جس میں سے دو آیات کو اتار کر ان پر سورۃ البقرۃ کی تکمیل فرمائی ہے۔ یہ دونوں
آیات جس گھر میں تین روز پڑھ لی جائیں، شیطان اس گھر کے قریب نہیں پھٹک
سکتا۔ (الترمذی)

شیاطین سے تحفظ کا جبریلی نسخہ:-

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جس رات جنات کی ایک جماعت
حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، اس رات میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ
تھا۔ جنات کا ایک گروپ آگ کا شعلہ لئے آپ ﷺ پر حملہ کرنا چاہتا تھا۔ اسی اثناء
میں حضرت جبریل امین آئے اور انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ
اے محمد ﷺ! میں آپ کو وہ کلمات نہ بتاؤں جن کو آپ پڑھیں تو ان لوگوں کی آگ
کا شعلہ ختم ہو جائے گا اور یہ لوگ ناک کے بل بوتے پر جائیں گے؟ آپ پڑھیں
اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ وَكَلِمَاتِہِ التَّامَّةِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُہُنَّ
بُرُؤٌ لَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَخْرُجُ فِيْہَا وَرَمِنْ
شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْہَا وَرَمِنْ شَرِّ لَيْلٍ وَلَيْلٍ
النَّهَارِ وَرَمِنْ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ
يَا رَحْمَنُ (صحیح بخاری، دلائل النبوة لابی نعیم)۔

حضرت جبریل امین کا دوسرا نسخہ:-

اسی سے ملتی جلتی روایت حضرت عبدالرحمن بن حُبیشؓ سے بھی مروی ہے
کہ جب شیاطین نے پہاڑوں، وادیوں سے آپ ﷺ پر دھاوا بول دیا اور ان میں سے

ایک شیطان کے ہاتھ میں آگ کا شعلہ بھی تھا تو حضرت جبریل نے آنحضرت ﷺ کی
خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ آپ یہ کلمات پڑھیں تو ان کی آگ بجھ جائے گی:-

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُہُنَّ بُرُؤٌ لَا فَاجِرٌ مِّنْ
شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَرَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَرَمِنْ
شَرِّ مَا يَخْرُجُ فِيْہَا وَرَمِنْ شَرِّ مَا يَلْجُ فِي الْاَرْضِ وَرَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ
مِنْہَا وَرَمِنْ شَرِّ لَيْلٍ وَلَيْلٍ النَّهَارِ وَرَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ
اِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمَنُ (رواہ ابونعیم والبیہقی کلاهما فی

دلائل النبوة)۔

خطرناک ترین آسیب، چڑیل، دیو جلانے کا عمل:-

اگر بہت ہی خطرناک آسیب، چڑیل یا دیو سے پالا پڑ جائے اور اس پر کسی قسم کا عمل
کاگر نہ ہو رہا ہو تو یہ وظیفہ پڑھنے سے وہ آسیب جل کر ختم ہو جائے گا۔ زیادہ سے زیادہ
ایکس دن تک پڑھنا پڑے گا۔ اولاً تو پہلے دوسرے روز ہی جل جائے گا۔

روزانہ اسے آتالیس (۳۱) بار پڑھیں:-

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَمَا اُطْلُتْ وَرَبَّ الْاَرْضَيْنِ وَمَا اُفْلَتْ
وَرَبَّ الرِّیَاحِ وَمَا ذَرَّتْ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَا اَصْلَتْ: اَنْتَ
الْمَنَّانُ بَدِيعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
تَاْخِذُ الْمَظْلُوْمِ مِنَ الظَّالِمِ حَقَّهٗ فَخَلِّصْنِیْ حَقِّیْ مِنْ هٰذَا فَاِنَّہٗ
ظَلَمْنِیْ۔

نوٹ: ہذا کہتے ہوئے اس جن کا پختہ تصور کریں۔ اور اگر کوئی مظلوم، ظالم کو سزا
دینے کیلئے یہ دعا پڑھے تو ظالم کی تباہی و بربادی یقینی ہے۔

حرر خالد بن الولیدؓ:-

امام احمد بن حنبل نے مسند میں نقل کیا ہے کہ حضرت خالد بن ولیدؓ نے

ہیں کہ ان کے اسرار سے تھوڑا سا پردہ سرکاتے ہیں تو اہل ذوق جہوم اٹھتے ہیں۔

اس کتاب میں علامہ صاحب نے سب سے پہلے جنات کے وجود پر بحث کی ہے کہ آیا جنات وجود رکھتے بھی ہیں یا یہ محض ہمارا وہم ہے؟ قرآن و سنت اور تاریخی واقعات کی روشنی میں جنات کا وجود ثابت کرنے کے بعد جنات کا باشعور اور احکام شریعہ کی مکلف مخلوق ہونا ثابت کیا ہے۔ اس کے بعد جنات اور شیطان کا فرق، پھر آخر میں جنات، شیاطین اور ہمزاد کا فرق واضح کیا ہے۔

ان تمام ابھات کے بعد ایک اور اہم بحث یہ چھڑی ہے کہ چلو مان لیا جنات وجود رکھتے ہیں، شیاطین اور ہمزاد بھی ایک مخلوق ہے، یہ بھی تسلیم کہ ان کا تعلق ایک باشعور مخلوق سے ہے لیکن یہ جو لوگ کہتے ہیں کہ جنات انہیں پریشان کرتے ہیں، جنات کا انہیں دورہ پڑتا ہے، جنات ان کے گھر میں پتھر پھینکتے ہیں، ان کے گھر میں آگ لگاتے ہیں، لوگوں کے کپڑے کاٹ ڈالتے ہیں، کپڑوں میں چھوٹے بڑے سوراخ کر دیتے ہیں، کیا یہ سب بھی صحیح ہے؟

قرآن و حدیث، صحابہ و اسلاف کے درجنوں وقائع و احوال سے علامہ صاحب نے ثابت کیا ہے کہ واقعی جنات کا لوگوں کو تنگ اور پریشان کرنا بھی درست ہے اور ایسا ہونا قرآن سے بھی ثابت ہے، حدیث سے بھی، آثار صحابہ سے بھی اور احوال سلف سے بھی!

اور صرف جنات کی حقیقت، تاریخ اور ان کے لوگوں کو پریشان کرنے کا ذکر ہی نہیں بلکہ ان کا ایسا علاج بھی آخر میں درج کیا ہے کہ اس کے ذریعے بڑے سے بڑے سرکش جنات سے چھڑکارا حاصل کیا جاسکتا ہے۔ عملیات، وظائف، تعویذات اور نقوش کا وہ مجموعہ امت مسلمہ کے آگے رکھ دیا ہے جس سے وہ تاقیامت فائدہ اٹھاتی رہے گی اور ان میں سے ہر عمل تجربہ کی کسوٹی پر بار بار پورا ترا ہوا ہے۔ ان میں سے ایک عمل بھی کمزور درجے کا نہیں ہے۔ یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ ان تمام عملیات کے تجربات کا میں سال ہا سال کا یعنی شاہد ہوں۔ بلکہ ابھی بہت سے عملیات اس کتاب میں مجھے نظر

نہیں آئے، شاید وہ علامہ صاحب نے ارشاد العالین کیلئے منتخب کر رکھے ہوں۔

کتاب کا دوسرا حصہ جادو کی حقیقت، تاریخ اور علاج پر مشتمل ہے۔ علامہ صاحب نے دونوں موضوعات پر جس طرح قلم اٹھایا ہے اہل ذوق میری اس بات کی تائید کریں گے کہ ابھی تک اردو زبان میں اتنی تحقیق پر مشتمل کوئی تصنیف نہیں لکھی گئی۔

جادو کی حقیقت، اس کا وجود، اس کی تعریف کے بارے میں حقد بین کے کلام سے پیدا ہونے والی چند غلط فہمیوں کا ازالہ، جادو گر کی شرعی مز اور جادو کا علاج! ہر موضوع پر وہ کچھ لکھ دیا ہے کہ شاید مزید لکھنے کی بہت کم گنجائش ہو۔

بعض مصنف حضرات امام رازی کے حوالے سے ایک غلطی تو یہ کرتے ہیں کہ جادو کو صرف آٹھ اقسام میں محدود کر دیتے ہیں اور دوسری غلطی یہ کہ یہ آٹھ اقسام بھی ساری ایسی نہیں ہیں کہ انہیں جادو کی شرعی تعریف کے دائرے میں لایا جاسکے۔

علامہ صاحب نے جادو کی تعریف و تقسیم میں نہایت حقیقت پسندانہ انداز اپنایا ہے اور بعض کم علم مصنفین حضرات کی پھیلائی ہوئی اس غلط فہمی کا بھی مدلل رد کیا ہے۔

جادو کے علاج میں آیات، سورتیں، دعائیں اور تعویذات تو وہی ہیں جو ہر کتاب میں لکھے جاتے ہیں مگر ان کے استعمال کے چند طریقے ایسے ہیں جن کا تعلق بار بار کے تجربہ سے ہے۔ تعویذات کے باب میں علامہ صاحب کے ذاتی استخراج کے تعویذات کو ہم نے سب سے زیادہ مؤثر پایا ہے۔ جبکہ اس کتاب میں جو تعویذات لکھے ہیں وہ بھی سب کے سب ان کے استعمال میں رہے ہیں۔ بالخصوص قل ھو اللہ شریف والا نقش تو مجھے یاد ہے کہ ایک عرصہ تک علامہ صاحب کے استعمال میں رہا۔ اور اس ایک ہی تعویذ سے جنات اور جادو دونوں کا علاج کیا کرتے تھے۔ پلانے اور نہلانے کیلئے بھی یہی تعویذ دیتے اور گلے میں ڈالنے یا گھر میں لٹکانے کیلئے بھی یہی دیتے تھے۔ اور اس تعویذ سے سو فیصد نتائج بھی حاصل ہوتے تھے۔

اس کے علاوہ نیلی بتی (ال لہ) کا عمل تو اتنا زبردست ہے کہ اس کی حقیقی

آنحضور ﷺ سے شکایت کی کہ یا رسول اللہ ﷺ ایک مکار جن مجھے پریشان کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ دعاء پڑھا کرو:-

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يَجَاوِزُهَا بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ فِي السَّمَاءِ وَمَا يَنْزِلُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ إِلَّا طَارِقًا يَنْطَرِقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمَنُ -

حضرت عبداللہ بن سلام کا حرز:-

حضرت عبداللہ بن سلام سے بھی ایک حرز تقریباً انہی جیسے الفاظ کے ساتھ منقول اور ازالہ سحر کی طرح جنات کے شر سے حفاظت کے سلسلہ میں بھی نہایت مؤثر ہے:-

أَعُوذُ بِوَجْهِ اللَّهِ الْعَظِيمِ الَّذِي لَيْسَ شَيْءٌ أَعْظَمَ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يَجَاوِزُهَا بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ وَبِأَسْمَاءِ اللَّهِ الْحُسْنَى كُلِّهَا، مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ -

جنات کو جلانے کیلئے مجرب ترین تعویذات

اگر جنات کا حملہ بہت شدید ہو تو درج ذیل تعویذات کو استعمال میں لا کر آپ اپنا کام مزید آسان کر سکتے ہیں۔ مریض کو دم کرنے کے ساتھ ساتھ یہ تعویذات جلانے کیلئے دیں کہ رات کو انہیں جلا کر مسلسل ڈیڑھ گھنٹہ دیکھتا رہے۔

تعویذ جلانے کا طریقہ:-

تعویذ لکھ اسے فیتلے کی شکل میں بنا کر مریض کو آپ خود دیں اور جس جانب سے آگ لگانی ہے اس پر قلم سے نشان لگائیں۔ مریض کو سمجھائیں کہ اس فیتلے پر ہلکی ہلکی روٹی (کائن رول سے) لپیٹ لیں حتیٰ کہ چاروں طرف سے فیتلے پر روٹی اچھی طرح چڑھ جائے اور کاغذ اس کے نیچے چھپ جائے۔

پھر مٹی کا چراغ لے کر اسے ایک پلیٹ میں رکھ کر سرسوں کے تیل سے بھر لیں۔ اور فیتلہ اس میں رکھ کر تیل سے اس فیتلے کے بھگنے کا انتظار کریں۔ رات کو یہ چراغ اس وقت جلاؤں جب گھر میں کسی قسم کی چلت پھرت کا اندیشہ نہ ہو، بچے بڑے سو چکے ہوں اور شور شرابے کا خطرہ نہ ہو۔

مریض خود بھی ہر قسم کی ضروریات اور حاجات سے قاریغ ہو کر کرسی پر بیٹھ کر یا بنگ پر ٹیک لگا کر نیم دراز ہو کر دس بارہ فٹ کے فاصلے پر چراغ ایسی جگہ رکھ کر روشن کرے جہاں سے اسے ڈیڑھ گھنٹے تک دیکھنے میں کوئی دشواری یا جھکنا نہ ہو۔

چراغ مریض کے چہرے کے برابر ہو تو دیکھنا آسان ہوگا۔ اگر اونچا یا نیچا ہو تو مریض کی گردن تھک جائے گی۔

اس دوران مریض آیۃ الکرسی یا صرف لاحول کا ورد جاری رکھے۔ اور کمرے میں مکمل خاموشی طاری ہو۔

مریض خود یا کمرے میں موجود دوسرا شخص ہر دس پندرہ منٹ کے بعد چراغ کا معاینہ کرتا رہے کہ اس کا تیل کم یا ختم تو نہیں ہوا؟ اگر کم ہو رہا ہو تو اس میں سرسوں یا سکوں کا تیل ڈال دے۔ اور اگر فیتلے کی جلی آگے سے جل گئی ہو تو کسی چیز سے پکڑ کر اسے تھوڑا آگے کر دے۔

جی اگر ایک دن کے جلانے کی ہے تو اسے تھوڑے تھوڑے وقفے سے آگے بڑھاتے رہیں تاکہ ڈیڑھ گھنٹے میں ختم ہو جائے اور اگر سات دن کیلئے دی گئی ہے (جس کا آگے تذکرہ آ رہا ہے) تو اسے اسی ترتیب سے آگے بڑھائیں کہ سات دن سے پہلے وہ جلی ختم نہ ہو۔

ڈیڑھ گھنٹہ چراغ کے آگے بیٹھنے کے بعد اس جلی کو ختم کر دیں اور اگر سات دن کا مکمل ہے تو چراغ کو گل کر دیں۔ لیکن ایک بات چنگلی سے گرہ باندھ لیں کہ اگر چراغ میں جلتے ہوئے جنات مریض کو نظر آ رہے ہوں تو اس صورت میں وہ چراغ گل کرنے یا جلی جلا کر ختم کرنے سے پہلے اس امر کو یقینی بنالے کہ جو جنات چراغ کی لومیں حاضر

ہو کر جلنا شروع ہوئے تھے وہ جل کر خاکستر ہو چکے ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی ایک جلتے جلتے بچ گیا اور اس کے جلتے سے پہلے آپ نے چراغ گل کر دیا یا فتیلہ جلا کر ختم کر دیا تو وہ جن نہ صرف یہ کہ بھاگ جانے میں کامیاب ہو جائے گا بلکہ ایک تو اس کا دوبارہ ہاتھ آنا بہت مشکل ہو جائے گا، دوسرے وہ مریض سے کسی بھی وقت ایسا انتقام لے سکتا ہے جس پر شاید اس کی مناسب مدد کرنے کا بھی کسی کو موقع نہ مل سکے۔

نقشِ مثلث آتشی :-

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

یہ عبارت نقش کے پشت پر لکھنی ہے :-

جو آسیب، جنات اور شیاطین.....

پر مسلط ہیں اگر وہ اس کے وجود سے نہ نکلیں تو جل جائیں۔

فرعون ہامان کا رونا جلد دوسرے اور جیل و جال میں شہم المعبود اور ان کے جہنم کا گھر نہ بھائیں تو جل جائیں۔

خالی جگہ پر مریض اور اس کی والدہ کا نام لکھ دیں۔ اس نقش کو (۳) والے ٹچے کوٹنے سے (۶) والے اوپر کے کوٹنے کی طرف مروڑتے ہوئے فتیلہ بنالیں۔ اور (۸) والے کوٹنے پر قلم سے نشان لگا دیں کہ ادھر سے آگ لگانی ہے۔ اور مریض کو سمجھا دیں کہ دوسرا یعنی (۲) والا کوٹہ چراغ میں ڈالا جائے گا۔ چراغ میں سرسوں کا تیل ڈالیں۔ مریض کو دم کرتے وقت آسیب کو جلانے کی نیت سے اس تعویذ پر بھی ساتھ دم کر دیں۔ ورنہ علیحدہ سے اس پر ایک سو ایک (101) بار سورۃ البقرہ کی یہ دو آیات پڑھیں :-

وَاتَّبِعُوا مَا يَأْمُرُ الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ ثُلَاثِ سَلَوَاتٍ وَمَا كَفَرُ سُلَيْمَنُ وَلَكِنَّ الشَّيَاطِينُ كَفَرُوا يَعْلَمُونَ النَّاسُ أَنَّهُمُ الَّذِينَ كَانُوا عَلَى السَّكَنِ يَبَايِلَ هَارُوتَ وَكَارُوتَ وَمَا يَعْلَمُونَ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولَا إِنَّا نَعْنُقُ فَنَنْتَفِيزُ فَلَا تَكْفُرُ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَرَوْحِهِ وَوَعَاهُمْ بِضَارَتَيْنِ يَهُ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ

اللَّهُ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَلَبِئْسَ مَا اشْتَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَلَوْ أَنَّهُمْ آمَنُوا وَآتَوْا الْمُنْشِقِينَ قَرْنًا مَعَنَا لَأَنقِصَهُمُ اللَّهُ خَيْرٌ لَّكَ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ

(البقرہ: 102-103)

فتیلہ برائے حرقِ جنی :-

اللَّهُمَّ أَخْرِقِ الشَّيَاطِينَ

۱۳	۳	۲	۱۶
۸	۱۰	۱۱	۵
۱۲	۶	۷	۹
۱	۱۵	۱۴	۴

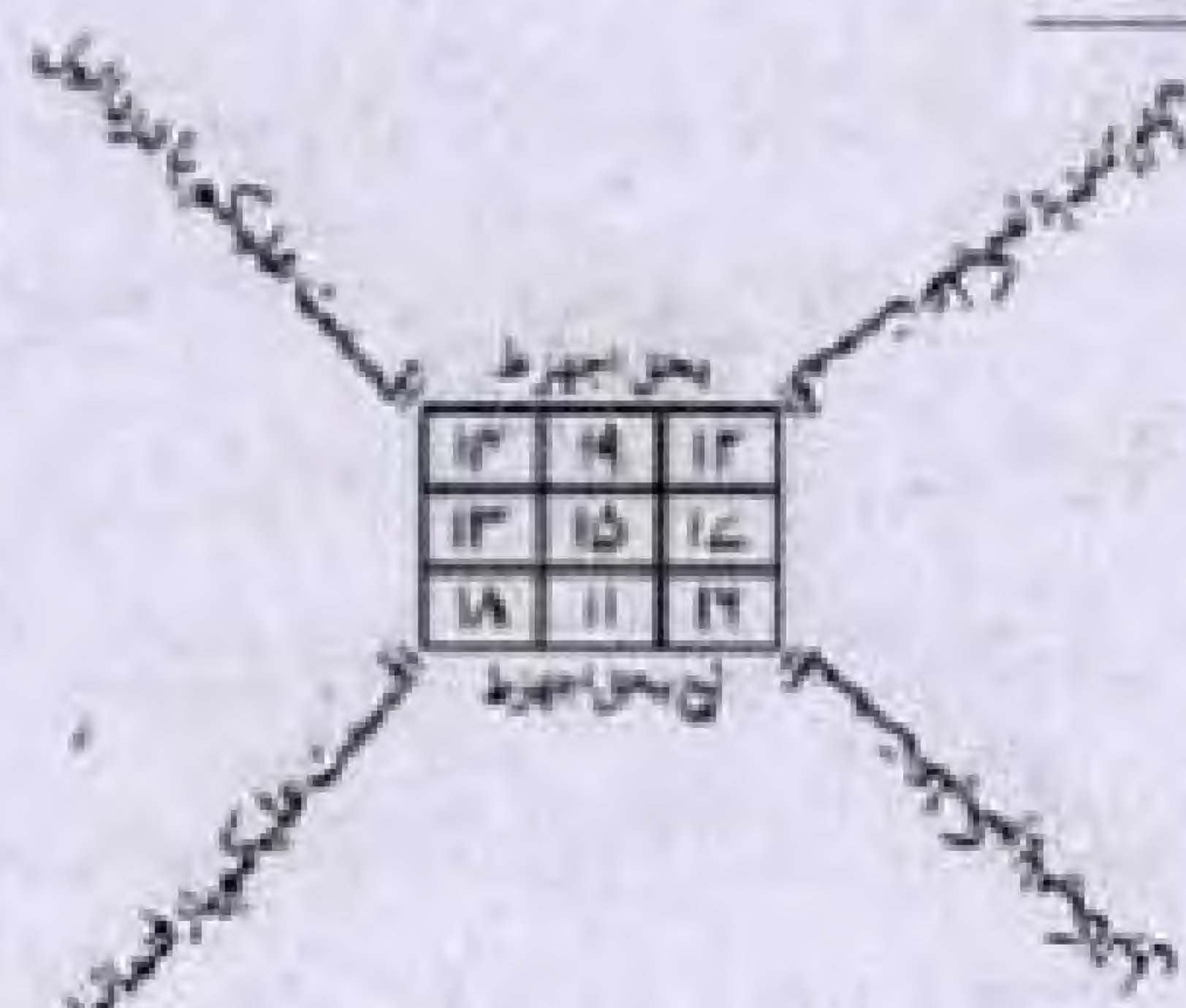
یہ نقش حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور حضرت شیخ محمد محدث تھانوی سے منقول اور نہایت مجرب ہے۔

جنات کو جلانے میں بے مثال ہے۔ اس نقش کو جلانے کیلئے چراغ میں تیلوں کا تیل ڈالا جائے گا۔ نقش یہ ہے :-

یہ نقش بھی روزانہ ایک جلا لیں ڈیڑھ گھنٹہ تک۔ کم از کم گیارہ روز تک ایک نقش روزانہ جلائیں۔ عامل اس پر اللہمَّ أَخْرِقِ الشَّيَاطِينَ گیارہ سو بار پڑھیں۔

چراغ کا ایک نہایت مجرب عمل :-

مجرباتِ عزیزی میں حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی نے نقش درج فرمایا ہے۔ بڑا کام کا نقش ہے اور جنات کو جلانے میں سربلغ تاثیر ہے :-



یہ واحد نقش ہے جسے اوپر (۱۳) والے بائیں کوٹنے سے نیچے (۱۶) والے دائیں

کوٹنے کی طرف موڑ کر فتلہ بنانا ہے۔ عامل اس نقش پر منزل سات بار، گیارہ بار یا اکیس بار پڑھ کر دے۔

جنات کو کھینچ لانے والا نقش :-

۷۸۶

۲۳	۱۸	۲۵
۲۴	۲۲	۲۰
۱۹	۲۶	۲۱

یا ہویا من لا الہ الاہو

یہ نقش اتنا مؤثر ہے کہ اگر جنات دوسرے نقوش سے یادم کے دوران قابو نہ آتے ہوں اور بھاگ جاتے ہوں۔ یا جنات کو کسی عامل جن کی پناہ اور دفاع حاصل ہو تو انہیں بھی چراغ میں کھینچ لایا ہے۔ نقش یہ ہے۔

اس نقش پر سورۃ المزمل گیارہ بار یا اکیس بار پڑھ کر عامل دم کرے اور (۲۳)

والے خانے سے موڑ کر (۲۱) والے خانے پر فتلہ بنادے۔ (۱۹) والے خانے کو آگ لگائی جائے گی۔

پانچ فتلوں کا مجرب ترین نقش :-

یہ نقش کا اجتماعی استعمال عملیات کی کسی کتاب میں آپ کو نہیں ملے گا۔ ہمارے اساتذہ کرام کا ہی نہایت مجرب معمول تھا اور ہم سالہا سال تک اسے استعمال میں لاتے رہے ہیں۔ پانچ فتلوں کے چراغ کا یہ عمل وہاں کیا جاتا ہے جہاں جنات سرکش بھی بہت ہوں اور تعداد میں بھی زیادہ ہوں۔

ایسی صورتحال میں جب دم سے بھی کام نہ چل رہا ہو، دوسرے چراغ بھی کام کرنے کے باوجود جنات کے کامل اسبصال اور مکمل خاتمے میں کامیاب نہ ہو رہے ہوں اور ہر روز درجنوں یا سینکڑوں جنات جملنے کے باوجود ان کی تعداد میں کمی ہوتی نظر نہ آتی ہو یا چھوٹے موٹے شیاطین تو جمل رہے ہوں لیکن پس پردہ کام کرنے والے

اصل اور بڑے جنات قابو میں نہ آ رہے ہوں تو وہاں پھر اس اجتماعی چراغ سے کام لیا جاتا ہے۔

چونکہ یہ نہایت طاقتور ہے اس لئے مضبوط سے مضبوط آسیب بھی اس کی زد سے بچ نہیں پاتا اور زیادہ سے زیادہ تعداد کو ختم کرنا بھی اس کے لئے بائیں ہاتھ کا مکمل ہوتا ہے۔ چونکہ اس میں بہت زیادہ تعداد میں جنات جلتے ہیں اسلئے ان کے لواحقین اور بدلہ لینے والوں کی تعداد بھی بڑھ جاتی ہے۔ اس لئے اولاً تو یہ چراغ بہت کم استعمال میں لائیں اور اگر لائیں تو مریض کی پوری نگرانی کریں۔ فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ جنات کی تعداد خواہ کتنی بھی کیوں نہ ہو، انہیں بالآخر جلتا ہی ہے۔

پانچ نقوش کون کون سے ہیں؟

اس چراغ میں جو پانچ نقوش جلائے جاتے ہیں وہ وہی چار نقوش ہیں جو ابھی اوپر گزرے ہیں۔ ان میں سے آخری نقش (جس پر سورۃ المزمل پڑھی جاتی ہے) ایک بار کاغذ پر اور ایک بار خالص سوتی نیلے کپڑے پر لکھا جاتا ہے۔ اس طرح ان چار نقوش سے پانچ نقوش تیار ہو جاتے ہیں۔ اور اگر سوتی کپڑا نیلے رنگ میں دستیاب نہ ہو تو پھر چار نقوش استعمال میں لائیں۔

فتلے کی ترتیب :-

چونکہ پانچوں نقوش کا ایک فتلہ بنانا ہے، اس لئے ان کو لپیٹنے اور ان سے ایک فتلہ تیار کرنے کی ترتیب اچھی طرح سمجھ لیں۔

- (۱) سب سے پہلے: واتبعوا ماتلو الشیاطین والے نقش کا فتلہ بنائیں۔
- (۲) پھر آخر میں اسی کے اندر: اللہم احرق الشیاطین والا نفس لپیٹ دیں۔ یہ دونوں نقش دائی جانب نیچے سے اوپر کو موڑنے ہیں۔
- (۳) پھر آخر میں: منزل والا نفس لپیٹ دیں۔ یہ واحد نقش ہے جسے بائیں جانب

اوپر سے نیچے دائیں جانب کو موڑنا ہے۔

(۴) جب یہ ختم ہونے والا ہو تو مزمل شریف والا کا غلہ کا تعویذ اس میں ڈال کر فقیے کا حصہ بنا دیں۔

(۵) اور اس کے آخر میں مزمل شریف والا دوسرا تعویذ ڈال دیں جو آپ نے نیلے سوتی کپڑے پر تیار کیا ہے۔

ہدایات:-

(۱) ہر تعویذ پر روئین سے زیادہ پڑھائی کریں۔ منزل (21) بار، اللہم احرق (2100) بار، مزمل شریف (41) بار اور والتبعوا ماتلو (313) بار پڑھ کر دم کریں۔ انشاء اللہ مشکل سے مشکل کیس میں بھی یقینی کامیابی ہوگی اور مریض ہر طرح کے آسپ مسائل سے چھٹکارا پا جائے گا۔

(۲) یہ تعویذ صرف رات کو نہیں بلکہ صبح کو بھی ایک گھنٹے کے لگ بھگ جلا یا جائے گا۔ اور مریض دونوں نام اس کے سامنے ہمہ تن متوجہ ہو کر بیٹھے گا۔

نیلی بتی کی کرشمہ کاریاں:-

پانچ نقوش والے اجتماعی چراغ میں نیلے سوتی کپڑے کا ایک فقیہ شامل کیا گیا تھا لیکن وہ چراغ میں جلانے کیلئے تھا۔ اب ہم نیلے سوتی کپڑے کے ایسے چند فکیوں کا ذکر کرتے ہیں جو چراغ میں نہیں بلکہ ہاتھ میں جلانے جاتے ہیں اور ان کا دھواں براہ راست مریض کی ناک ہی میں پہنچایا جاتا ہے۔ اس سے بڑے سے بڑا سرکش جن حاضر ہو جاتا ہے۔ اور جنات کو جلانے میں یہ فقیہ انتہائی مؤثر ہیں۔

(۱) پہلا فقیہ:-

اس فقیہ میں نیلے کپڑے پر تین لائنوں میں یہ حروف لکھے جاتے ہیں۔

ال ل ل ل ل ل ل ل ل ل

یہ ہمارا انتہائی مجرب فقیہ ہے اور زندگی میں ہم نے اس سے بڑے بڑے کام لئے ہیں۔ یہی وہ نیلی بتی ہے جس کی بہت زیادہ تعریف ہم نے جامع الوظائف میں بھی کی تھی مگر وہاں اسے شامل نہیں کیا تھا۔ ارشاد العالمین میں ہم بہت سی ایسی چیزیں بھی منظر پر لا رہے ہیں جنہیں اس سے پہلے عام کرنے کا قطعاً ارادہ نہ تھا۔

(۲) دوسرا فقیہ:-

اس فقیہ میں یہ حروف اس ترتیب

س ل ل ل ل ل ل ل ل ل

سے لکھے ہیں، صرف ایک بار:

(۳) تیسرا فقیہ:-

ع ع ع ع ع ع ع ع ع ع

اس میں چار بار ایک عین اور چار

حاء کا مرکب لفظ یوں لکھا ہے:

(۴) چوتھا فقیہ:-

سفید سوتی کپڑا لے کر اس کو گاڑھی بلدی میں ڈبو کر رنگ لیں۔ پھر اسے خشک کر کے گیارہ بار آیۃ الکرسی پڑھ کر دم کر لیں اور فقیہ بنا کر اس کا دھواں مریض کو دیں۔ ایک منٹ میں حاضری بھی ہوگی اور جنات جلنا بھی شروع ہوں گے۔

پورے بدن کو دھونی دینے کی ضرورت:-

بعض دفعہ ان چراغوں، فکیوں اور دم جھاڑے کے علاوہ مریض کی کیفیت ایسی ہوتی ہے کہ اسے پورے بدن پر دھونی دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بالخصوص اگر کسی خاتون کے ساتھ کسی شیطان صفت آسپ نے ناجائز مراسم قائم کر رکھے ہوں تو دیگر عملیات کے ذریعے آپ اس جن کا خاتمہ تو کر لیں گے لیکن اس جن کی مباشرت کی وجہ

سے اس کے نسوانی نظام میں جو تباہی آتی ہے اس کے خاتمہ کے لئے نہانے اور پینے کا پانی بھی بعض دفعہ کافی نہیں ہوتا۔ ایسے میں یہ طریقہ بہت فائدہ دیتا ہے۔ اسکے علاوہ بھی جس مریض کو بدن کے اکثر حصوں میں تکلیف محسوس ہوتی ہو اس کے لئے بھی نہایت زود اثر ہے۔ نقش یہ ہے:-

۷۸۶

۸۰	قارون	ابلیس	۱
شداد	۲	۷	نمرود
۳	دجال	فرعون	۶
ہامان	۵	۴	ابوجہل

مریض کو بان کی چار پائی یا ایسی کرسی پر بٹھائیں جو ٹیلیون سے بنی گئی ہو اور اس میں سوراخ ہوں۔ تاکہ نیچے سے دھواں اس کے بدن کو اچھی طرح پہنچ سکے۔ ایک بڑے برتن میں کونکہ اچھی طرح دھکا کر اس پر تھوڑی سی حرمل اور لوہان ڈالیں اور اوپر یہ تعویذ رکھ دیں۔ لوہان اور حرمل کی وجہ سے دھواں تھوڑی دیر پر قرار رہے گا۔

یہ تعویذ کم از کم ایکس (21) روز استعمال کرائیں۔ انشاء اللہ بہت زیادہ فائدہ ہوگا۔ جنت، جادو کا خاتمہ بھی ہوگا اور ان کی وجہ سے جسم میں پیدا ہونے والے امراض کا بھی خاتمہ ہوگا۔

چراغ میں جلانے والا مربع نقش:-

نقش مربع کی آتش چال بھی اس سلسلہ میں نہایت مجرب ہے۔ لیکن اس کا طریقہ ذرا مختلف ہے، اس لئے ہم اسے سب نقوش سے الگ لکھ رہے ہیں۔

(۱) ایک کاغذ (جس پر تعویذ بنانا ہے) مریض کو دیں کہ وہ اسے سر سے پاؤں تک پورے بدن سے مل کر لادے۔ اور جس طرف سے کاغذ جسم سے ملے اس جانب قلم سے نشان لگائے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۳	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

فرعون علیہ اللعنة ہامان علیہ اللعنة
قارون علیہ اللعنة شداد علیہ اللعنة
نمرود علیہ اللعنة ابوجہل علیہ اللعنة
دجال علیہ اللعنة ابلیس علیہ اللعنة

(۲) پھر اسی جانب آپ مربع کا یہ نقش لکھیں

اور اس کے نیچے شیاطین کبار پر لعنت لکھیں۔

اور اس نقش کی پشت پر یہ عبارت لکھیں:-

میں نے ان تمام جنت، آسیہوں اور

سحری شیاطین کو جلا دیا جو۔۔۔۔۔ کے جسم

میں داخل ہو کر اسے جگ کرتے ہیں۔

(۳) یہ نقش (۱۵) والے خانے سے (۸) والے خانے کی طرف موڑیں اور (۱) والے خانے کی طرف سے جلا میں۔ چراغ میں سرسوں کا تیل ڈالیں۔

999 کا نقش:-

یہ ایک نہایت عجیب و غریب نقش ہے۔ ہماری شرائط کے مطابق عملیات کی ریاضت عمل کر کے اجازت حاصل کر لینے والے عاملین کو آسیہ مریضوں کے لئے اسے استعمال کرنے کی اجازت تو ہے اور فائدہ بھی یقینی طور پر دوسرے تمام مؤثر ترین نقوش کے برابر ہوگا۔ لیکن:-

(۱) اس کا ایک عمل ایسا ہے جس پر مجبور حاصل کرنے کے بعد آپ کو آسیہ کے علاج کے لئے کسی اور عمل کی ضرورت باقی نہیں رہے گی اور اس تعویذ کے ہوتے ہوئے کوئی بھی آسیہ آپ کی گرفت سے بچ نہیں سکے گا۔

۷۸۶

۳۳۴	۳۲۹	۳۳۶
۳۳۵	۳۳۳	۳۳۱
۳۳۰	۳۳۷	۳۳۲

(۲) اور دوسرا عمل ایسا ہے کہ وہ مکمل

کر لینے کے بعد زندگی بھر آپ کو کسی قسم کا

دوسرا عمل کرنے کی ضرورت نہیں پڑے

گی۔ نقش یہ ہے:-

ہم یہ دونوں عمل خاص احتیاط کی وجہ سے کتاب میں شامل کرنے سے گریز کر رہے ہیں۔ جو عاملین عملی میدان میں اترنے کے بعد دین پر استقامت اور عملیات کے ساتھ دیانت کا مظاہرہ کریں گے انشاء اللہ ان کو سکھلا دیں گے۔

اس نقش کے نیچے بھی شیاطین کبار کے نام لکھیں اور پشت پر وہی عبارت لکھیں جو پہلے چند تعویذات کے ساتھ لکھی جا چکی ہے۔

آسیب سے دائمی چھٹکارا:-

۷۸۶

۸	۴۹۹۹۳	۴۹۹۹۶	۱
۴۹۹۹۵	۲	۷	۴۹۹۹۳
۳	۴۹۹۹۸	۴۹۹۹۱	۶
۴۹۹۹۲	۵	۴	۴۹۹۹۷

یہ نقش سات کاغذ پر زعفران سے
اور ایک کاغذ پر کالی سیاہی سے لکھیں۔ کالی
سیاہی والا نقش کورے چراغ میں جلا کر
مریض رات کو اسے گھنٹہ بھر دیکھے اور
زعفران والے نقش سات دن تک پانی میں ڈال کر پئے۔ نقش یہ ہے:-

آسیب کو بھگانے کے لئے:-

آسیب زدہ مریض کے داہنے کان میں اکیس (21) بار اور بائیں کان میں
انیس (19) بار ان آیات قرآنی کو پڑھ کر دم کریں۔ انشاء اللہ آسیب بھاگ جائے گا۔
بالخصوص آئینی دورے کے وقت ان کا پڑھنا بہت زیادہ فائدہ دیتا ہے۔ اگر ایک دفعہ
میں اتفاق نہ ہو تو زیادہ سے زیادہ تین بار کریں انشاء اللہ مریض ہوش میں آجائے گا۔
آیات یہ ہیں:-

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَأَلْقَيْنَا عَلَى كُرْسِيِّهِ جَسَداً ثُمَّ أَنَابَ۔ وَآتَيْنَا
دَاوُدَ زَبُوراً۔

دفع آسیب کے لئے:-

یہ آیت مبارکہ سات کاغذوں پر لکھ کر مریض کو روزانہ ایک کاغذ میں ڈال کر
پلائیں۔ انشاء اللہ آسیب دفع ہو جائے گا۔ آیت یہ ہے:-
وَمَا رَمَيْتْ إِذْ رَمَيْتْ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَى

آسیب سے کلی نجات:-

۷۸۶

۱۵۵۸	۱۵۶۱	۱۵۶۵	۱۵۵۱
۱۵۶۳	۱۵۵۲	۱۵۵۷	۱۵۶۲
۱۵۵۳	۱۵۶۷	۱۵۵۹	۱۵۵۶
۱۵۶۰	۱۵۵۵	۱۵۵۴	۱۵۶۶

یہ نقش ایک کاغذ پر کالی روشنائی سے
اور سات کاغذوں پر زعفران سے لکھیں۔
کالی روشنائی والا نقش کورے چراغ
میں رات کو ایک گھنٹہ جلا کر مریض برابر اس
کو دیکھتا رہے اور زعفرانی نقش سات
روز تک روزانہ پانی میں ڈال کر دن بھر ان کا پانی پیئے۔ نقش یہ ہے:-

جنات بھاگ جائیں:-

۷۸۶

۱	۱۲	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

یا اللہ آسیب و جنات دور شوند

اگر کسی آدمی پر آسیب مسلط ہو تو یہ
نقش اس کے گلے میں ڈالیں اور اگر کسی
گھر پر آسیب کا بمیرا ہو تو اسے گھر میں لٹکا
دیں۔ انشاء اللہ آسیب ہمیشہ کے لئے اس
آدمی یا گھر کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے۔
نقش یہ ہے:-

نقش کلمہ طیبہ:-

۷۸۶

لا الہ الا اللہ	محمد	رسول	اللہ
یا اللہ	یا رحمن	یا رحیم	یا مستار
یا کریم	یا وہاب	یا ودود	یا غفور
			یا شکور

کلمہ طیبہ اور اسمائے حسنی
کا یہ خاص نقش آسیب کے
مریض کے بازو پر باندھ
دیں۔ انشاء اللہ آسیب بھاگ
کھڑا ہوگا:-

آسبی اثرات سے دائمی نجات :-

سورۃ البروج کی یہ آیت مبارکہ اکتالیس (41) بار پڑھ کر سرسوں کے تیل پر دم کریں اور آسب زدہ مریض سے کہیں کہ وہ یہ تیل (۱) ناک کے نختوں (۲) ہاتھ اور پاؤں کے تمام ناخنوں (۳) دل کے مقام اور (۴) بغلوں میں لگا لے۔ انشاء اللہ ہر طرح کے اثرات پہلی بار لگانے سے ہی زائل ہو جائیں گے۔ بہتر یہ ہے کہ تیل سات روز تک لگا تار ہے۔ آیت مبارکہ یہ ہے:-

إِنَّ الدِّينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ

جنات سے مکمل حفاظت :-

اس نقش کا پیر یا جھمرات کے روز نماز فجر کے بعد لکھنا زیادہ فائدہ دیتا ہے۔ ایک مریض کے لئے آٹھ تعویذ تیار کریں۔ ایک اس کے گلے میں ڈال دیں اور سات نقوش سات روز تک روزانہ ایک ایک کر کے مریض کو پلائیں۔ نقش گلے میں ڈالنے کا کوئی وقت مقرر نہیں۔ صرف لکھنے کا مقرر ہے۔ اور بہتر یہ ہے کہ پلانے والے نقوش زعفران سے لکھے جائیں۔ نقش یہ ہے:-

آسبی تکلیف کا کامل و شافی علاج :-

اگر کسی مریض پر بہت پرانا آسبی سایہ ہو یا آسب بہت طاقتور ہو یا بہت زیادہ تعداد میں جنات کسی پر مسلط ہوں اور ہر طرح کے اعمال وقتی فائدے سے آگے

۷۸۶

۱۷۹۵	۱۷۹۸	۱۸۰۱	۱۷۸۷
۱۸۰۰	۱۷۸۸	۱۷۹۳	۱۷۹۹
۱۷۸۹	۱۸۰۳	۱۷۹۶	۱۷۹۳
۱۷۹۷	۱۷۹۲	۱۷۹۰	۱۸۰۲

بڑھتے نظر نہ آرہے ہوں تو وہاں درج ذیل نقش کا استعمال بہت زیادہ مفید ہوگا۔ اس نقش کو تینتالیس (43) پرچوں میں لکھ لیں۔ ایک نقش مریض کے گلے میں ڈالیں۔ اکیس نقوش اکیس دن تک روزانہ مریض کو پانی میں ڈال کر پلائیں اور اکیس (21) نقوش روزانہ ایک نقش مریض کے جسم پر مل کر آگ میں جلائیں:-

سورۃ المزمل کا باموکل نقش:-

یہ نقش سورۃ المزمل شریف کا باموکل نقش ہے۔ با وضو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں انشاء اللہ مریض کا مکمل افاقہ حاصل ہو گا۔ اس نقش کے لکھنے کے لئے سورۃ المزمل کا عامل ہونا ضروری ہے۔ نقش یہ ہے:-

سرکش آسب کے لئے:-

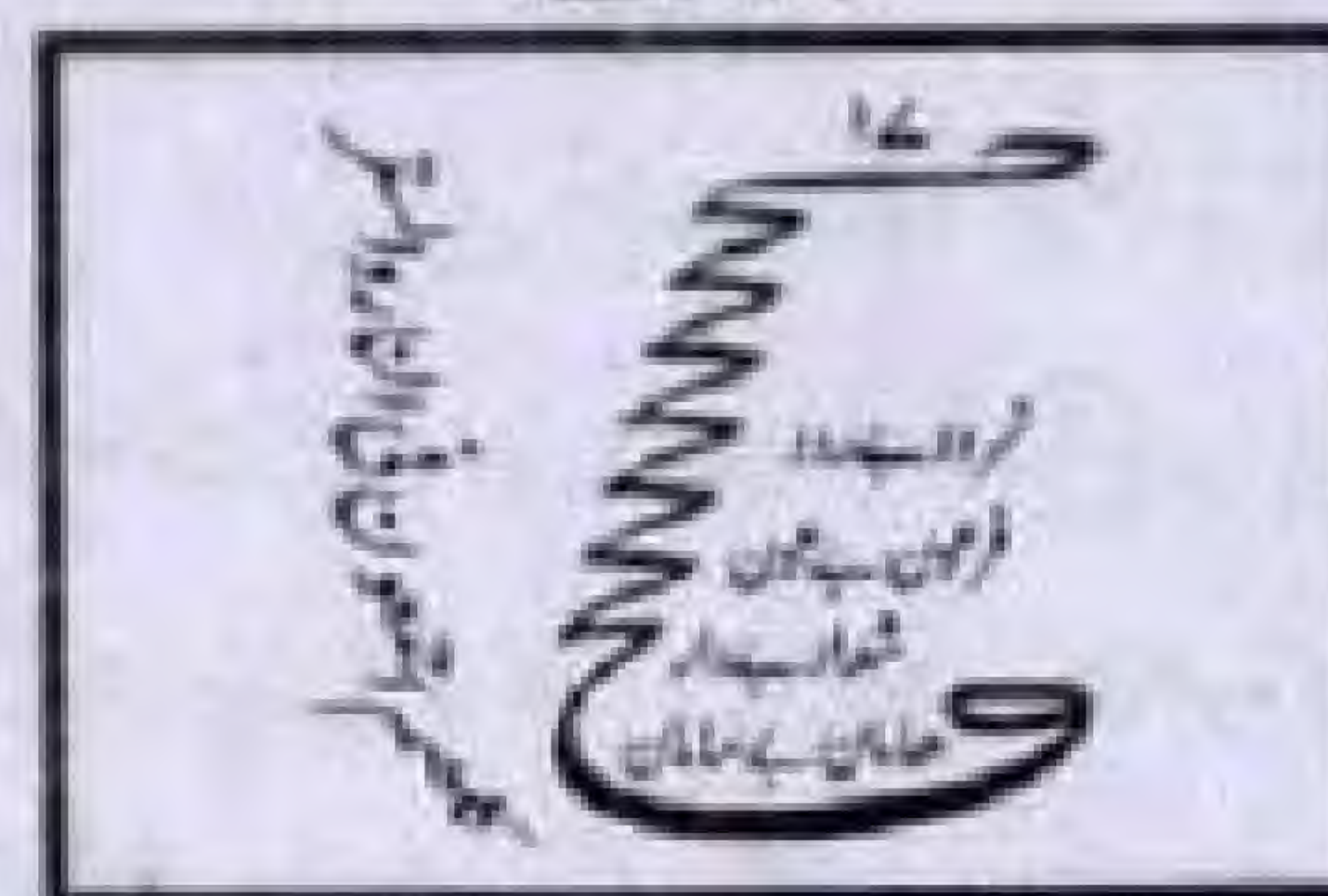
اگر آسب بہت سرکش ہو اور کسی عمل سے قابو میں نہ آ رہا ہو تو مندرجہ ذیل نقش منگل کے روز طلوع شمس کے بعد پہلے گھنٹے کے اندر لکھ لیں۔ اور تین دن لگا تار

روزانہ ایک نقش نئے چراغ میں جلائیں۔ مریض رات کو ایک گھنٹہ چراغ دیکھے۔ نقش یہ ہے:-

۷۸۶

۲۹۲۲۰	۲۹۲۲۳	۲۹۲۲۷	۲۹۲۱۳
۲۹۲۲۶	۲۹۲۲۱	۲۹۲۱۹	۲۹۲۲۴
۲۹۲۱۵	۲۹۲۲۹	۲۹۲۲۱	۲۹۲۱۸
۲۹۲۲۲	۲۹۲۱۷	۲۹۲۱۶	۲۹۲۲۸

۷۸۶



سریع الاثر فتیلہ برائے آسب:-

درج ذیل نقش لکھ کر نیچے مریض اور اس کی والدہ کا نام لکھیں اور فتیلہ بنا کر اس پر نیلا دھاگہ لپیٹ کر کورے چراغ میں جلائیں اور مریض کو اس کے سامنے ایک گھنٹہ بٹھائیں۔ انشاء اللہ آسب اسی وقت جل جائے گا۔ نقش یہ ہے:-

۷۸۶

فرعون	ابلیس	ہامان	شداد
ابلیس	ہامان	شداد	نمرود
ہامان	شداد	نمرود	لعین
شداد	نمرود	لعین	ابلیس

سورة النساء کا عمل:-

آسیبی مصیبت سے چھٹکارہ پانے کا ایک مجرب طریقہ یہ بھی ہے کہ عامل سات دن تک روزانہ فجر اور مغرب کے بعد مریض پر ایک ایک بار سورة النساء پڑھ کر دم کرے اور درج ذیل ایک نقش مریض کے گلے میں ڈال دے اور ایک نقش پانی میں گھول کر سات دن تک اس کا پانی مریض کو پلائے۔ نقش یہ ہے:-

۷۸۶

۲۸۳۸۱۵	۲۸۳۸۱۶	۲۸۳۸۱۷	۲۸۳۸۱۸
۲۸۳۸۱۹	۲۸۳۸۲۰	۲۸۳۸۲۱	۲۸۳۸۲۲
۲۸۳۸۲۳	۲۸۳۸۲۴	۲۸۳۸۲۵	۲۸۳۸۲۶
۲۸۳۸۲۷	۲۸۳۸۲۸	۲۸۳۸۲۹	۲۸۳۸۳۰

درج ذیل آیات کے آٹھ تعویذ تیار کر لیں۔ ایک مریض کے گلے میں ڈال دیں اور سات تعویذ سات دن روزانہ ایک ایک کر کے مریض کو پلائیں۔ انشاء اللہ آسب بھی دفع ہو جائے گا اور اس کی وجہ سے مریض کو جو جسمانی امراض و تکالیف ہو رہی تھیں وہ بھی ختم ہو جائیں گے۔ آیات یہ ہیں:-

حفاظت از آسب:-

درج ذیل آیات کے آٹھ تعویذ تیار کر لیں۔ ایک مریض کے گلے میں ڈال دیں اور سات تعویذ سات دن روزانہ ایک ایک کر کے مریض کو پلائیں۔ انشاء اللہ آسب بھی دفع ہو جائے گا اور اس کی وجہ سے مریض کو جو جسمانی امراض و تکالیف ہو رہی تھیں وہ بھی ختم ہو جائیں گے۔ آیات یہ ہیں:-

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِذْ قَالَ یُوسُفُ لَکَیْمُوْہِ یَا بُتِّ اِنِّیْ رَاٰیْتُ
اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا وَّ الشَّمْسَ وَّ الْقَمَرَ رَاٰیْتُہُمْ لِّیْ سَاجِدِیْنَ

(سورة یوسف آیات نمبر ۳)

یَعْتَظِرُ الْحَیْنَ وَالْاِلَیْسَ اِنْ اَسْتَطَعْتُ اَنْ اَنْقُذَ وَاَمِنْ اَقْطِرُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ فَاَنْقُذُوْا لَکُمْ نَفْسًا وَّ اَلَا یَسْلُطُنَّ

(سورة الرحمن آیات نمبر ۳۳)

جنات سے حفاظت کا مجرب ترین عمل:-

اس تعویذ کو ہم نے بے شمار مریضوں پر آزمایا اور ہر جگہ کامیاب پایا ہے۔ امام دیرتی نے لکھا ہے کہ سوتی نیلے کپڑے پر یہ آیات لکھ کر وہ کپڑا مریض کے گلے میں پہنا دیں۔ انشاء اللہ مریض کو آسب سے ہمیشہ کے لئے چھٹکارا مل جائے گا۔ آیات بمع عزیمت یہ ہیں:-

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہٰذَا یَوْمٌ لَا یَنْطِقُوْنَ وَلَا یُؤَدِّنُ لَہُمْ
فِیَعْتَذِرُوْنَ ۝ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ وَوَقَعَ
الْحَقُّ عَلَیْہِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَہُمْ لَا یَنْطِقُوْنَ ۝ حَمَّعَسَقَ حُمِیْتُ
کَہْلَعَصَ کُفِیْتُ عَفَدْتُ عَنْکَ بِا حَلَمَلِ کِتَابِیْ ہٰذَا اَلْسِنَةُ
الْجَنِّ وَالْبَشَرِ مِنْ کُلِّ اَنْثٰی وَذَکَرٍ بِالْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا
بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ
وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ ۝ فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَیْنَکَ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ
لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُورًا وَجَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِہُمْ اَكِنَّةً
اَنْ یَّقْفُوْہُ وَاِذَا ذُکِّرْتُ بِرَبِّکَ فِی الْقُرْآنِ
وَخَدَّہٗ وَلَوْ اَعْلٰی اَذْہَارِہُمْ نَفُوْرًا

قرآنی گنڈا برائے آسیب:-

آسیبی مریض کی پیشانی سے پاؤں کے انگوٹھے تک ناپ لے کر نیلے رنگ کے سات سوتی دھاگے برابر لے لیں۔ ان کو آپس میں مل دے کر ڈوری بنالیں اور درج ذیل آیت مبارکہ پڑھ کر اس پر ایک گرہ لگائیں۔ گرہ لگاتے ہوئے آپ طویل پھونک یوں ماریں گویا پھونک کو اس گرہ میں بند کر رہے ہیں۔

اس طرح اس ڈوری کو سات سات بار یہ آیت پڑھتے ہوئے سات گرہیں یا تھرا کر کے ڈال سکتے ہیں۔ آیت مبارکہ یہ ہے:-

الْمُؤْمِنُونَ الْعَمِلُونَ الْحَمِيدُونَ الشَّاكِرُونَ الزَّكِيَّاتُ وَالْأَصْرَارُ
بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهِيْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ

(سورۃ التوبہ آیات نمبر 113)

مختصر حفاظتی نقش:-

دیکھنے میں سے یہ چھوٹا سا اور مختصر سا نقش ہے مگر دیگر نقوش سے کسی طرح کم مفید نہیں۔ چاند کی ابتدائی تاریخوں میں یہ نقوش لکھ کر رکھ لیں اور بوقت ضرورت مریض کو گلے میں ڈالنے کے لئے دیدیں۔ انشاء اللہ آسیب سے نجات مل جائے گی:-

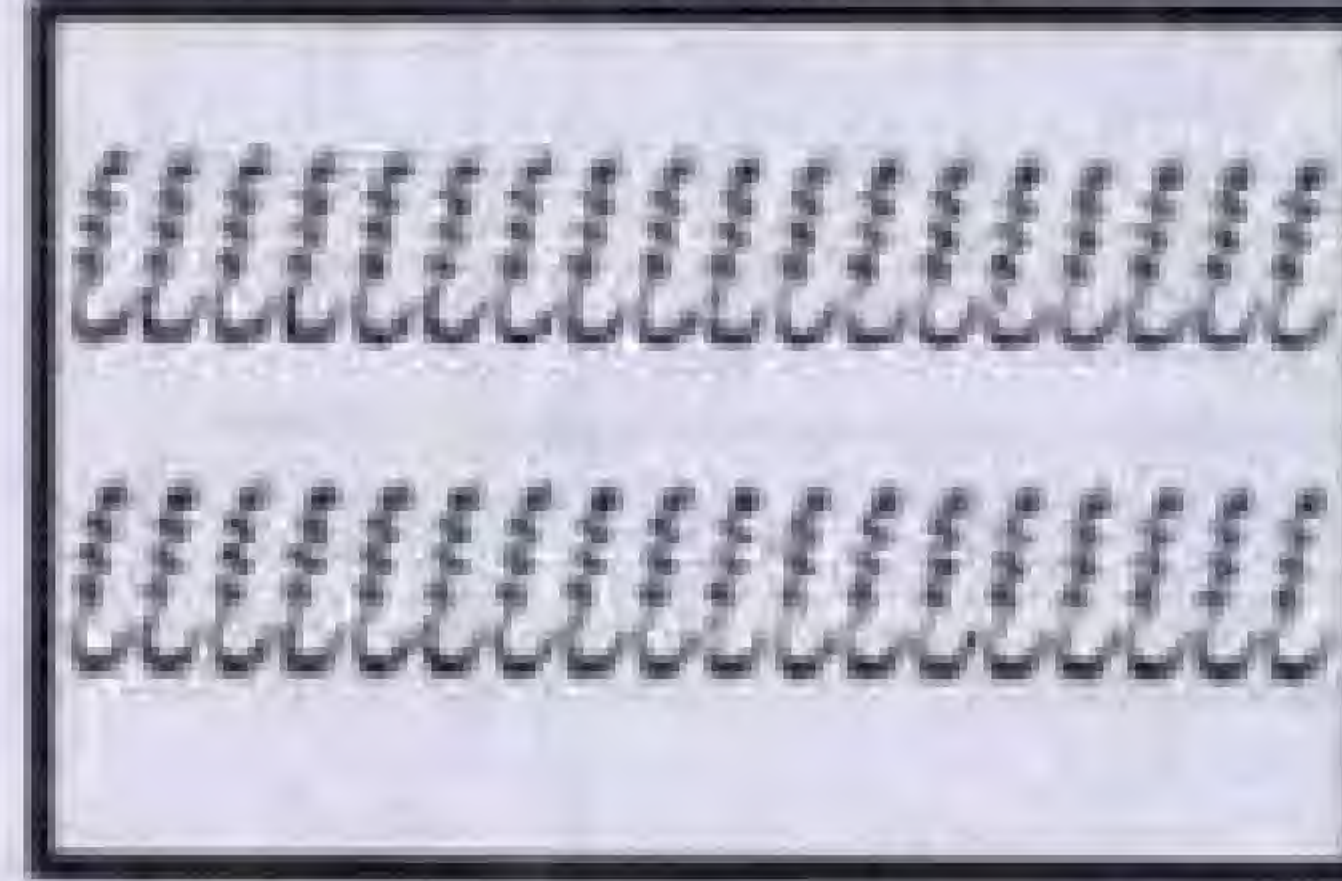
مغرب ترین فقیلہ آسیبی:-

یہ نقش کاغذ پر لکھ کر اس پر نیلے رنگ کا کپڑا چڑھا کر اس کا فقیلہ بنا کر مریض کو اس کا دھواں دیں۔ آسیب ہمیشہ کے لئے چھوڑ کر بھاگ جائے گا۔

۵۶۲	۵۵۷	۵۶۳
۵۶۳	۵۶۱	۵۵۹
۵۵۸	۵۶۵	۵۶۰

ایک نہایت مجرب فقیلہ چراغ:-

۷۸۶



درج ذیل فقیلہ دو طرح سے استعمال کرنا نہایت مفید ہے۔ ایک عین اور تین حناء کو اٹھارہ اٹھارہ بار درج ذیل طریقے سے دو سطروں میں لکھ کر ایک فقیلہ چراغ میں جلائیں اور مریض کو ایک گھنٹہ

اس کے سامنے بٹھائیں۔ چراغ کے پاس پانچ پھول خوشبودار رکھیں۔ انشاء اللہ آسیب اس میں آکر جل جائے گا۔ مزید ضرورت محسوس کریں تو ایک اور ایسا ہی فقیلہ نیلے سوتی کپڑے پر لکھ کر اس کی مریض کو دھونی دیں۔ انشاء اللہ جنات کا مکمل خاتمہ ہو جائے گا۔ فقیلہ یہ ہے:-

گھر سے جنات نکالنے کا طریقہ:-

اگر کسی گھر میں جنات کا بسیرا ہو اور وہ گھر خالی نہ کرتے ہوں تو عامل اس گھر میں جا کر صاحب مکان کی رہنمائی پر یہ نقش لکھ کر اسے کہے کہ گھر سے باہر جا کر داہنے ہاتھ سے دستک دے۔ انشاء اللہ جنات گھر چھوڑ کر بھوک جائیں گے۔ نقش یہ ہے:-

عجیب الاثر حفاظتی نقش:-

آسیبی مریض کو آسیب سے نجات دلانے کیلئے یہ نہایت عجیب و موثر نقش ہے۔ مریض کے گلے میں ڈالتے ہی آسیب اس چھوڑ جاتے ہیں۔ نقش یہ ہے:-

۷۸۶

۸	۱۱	۴۹۱۲	۱
۴۹۱۱	۲	۷	۱۲
۳	۴۹۱۳	۹	۶
۱۰	۵	۴	۴۹۱۳

دھونی کا نقش :-

۷۸۶

۱۱۳	حامان	ابلیس	فرعون
فرعون	۱۱۳	حامان	ابلیس
ابلیس	فرعون	۱۱۳	حامان
حامان	ابلیس	فرعون	۱۱۳
فرعون	۱۱۳	ابلیس	حامان
الحل	الساعة	الوحا	الوحا

یہ نقش کاغذ کی ایک جانب لکھیں اور اس کی پشت پر مریض اور اس کی والدہ کا نام لکھ کر اس کا قلیلہ بنا کر اس پر نیلا دھاگر اچھی طرح پیٹ کر کونکے پر ڈال دیں اور اس کا دھواں مریض کے بدن اور ناک میں پہنچائیں۔ نقش یہ ہے :-

خواتین و اطفال کیلئے مجرب الحرب نقش :-

خواتین اور بچوں پر اگر آسب کا سایہ ہو تو یہ نقش گلے میں ڈالتے ہی انشاء اللہ سکون اور آرام مل جائے گا۔ بالفرض اگر گلے میں ڈالنے سے مکمل سکون نہ ملے تو زیادہ سے زیادہ ایک نقش پینے کیلئے بھی لکھ دیں جسے مریض سات دن تک چتا رہے۔ نقش یہ ہے :-



آسب جلانے کا طلسمی چراغ :-

جس آدمی کو آسب چھوڑنے کا نام نہ لیتا ہو اور ہر عمل کر کے عامل تھک جائے۔ وہاں سات دن تک درج ذیل فلیتے سات عدد تیار کر کے روزانہ فلیتے ایک چراغ میں جلا کر مریض کو ایک گھنٹہ اس چراغ کے سامنے بٹھائیں۔ اول تو سات دن سے پہلے ہی سب جل جلا کر خاکستر ہو جائیں گے۔ وگرنہ ساتویں روز تک تو یقینی طور پر ان کا خاتمہ ہو جائے گا۔ مجرب عمل ہے :-

بسم الله الرحمن الرحيم۔ عليقا مليقا طليقا انت تعلم ما في قلوبهم العجل العجل العجل الوحالوحا الوحالوحا الساعة الساعة الساعة نمروود هاماں فرعون شداد ابو جهل من جنود ابليس اجمعون بحق خاتم سليمان بن داود عليه السلام وهرجه دربندن آسب زده باشد بند کرده کلان فلیتہ دریں چراغ بسته بیارند و بسوزانند خاکستر گردد و دفع شود۔

نقش سے آتش برائے آسیب :-

مندرجہ ذیل چار عدد نقش لکھیں۔

چاروں زعفران سے لکھیں یا پینے والا زعفران سے اور دوسرے روشنائی سے لکھ لیں۔ (۱) ایک تعویذ مریض کے گلے میں ڈالیں (۲) ایک کا فتیلہ بنا کر کونکے پر

۷۸۶

۳۵۴۷۹	۳۵۴۷۵	۳۵۴۷۵	۳۵۴۷۳
۳۵۴۷۵	۳۵۴۷۳	۳۵۴۷۸	۳۵۴۷۵
۳۵۴۷۳	۳۵۴۷۸	۳۵۴۷۵	۳۵۴۷۲
۳۵۴۷۵	۳۵۴۷۳	۳۵۴۷۵	۳۵۴۷۵

ڈال کر اس کا دھواں مریض کے پورے بدن اور ناک میں پہنچائیں۔ (۳) ایک کا فتیلہ بنا کر چراغ میں جلائیں (۴) اور ایک پانی میں ڈالکر سات روز مریض کو پانی پلائیں۔ نقش یہ ہے :-

مکان کی حفاظت کے لئے :-

جس گھر میں آسیب کا سایہ ہو اس گھر میں یہ نقش فریم کروا کر دیوار پر لٹکا دیں۔ انشاء اللہ آسیب اس گھر سے ہیٹ کے لئے بھاگ جائیں گے۔ نقش یہ ہے :-

۷۸۶

۸	۱۱	۱۳	۱
۱۳	۲	۴	۵
۳	۱۶	۲	۹
۱۰	۵	۴	۱۵

جنات کی حاضری کے لئے :-

یہ چھوٹا سا نقش مریض کو منہ میں پکڑا دیں کہ وہ اسے روز سے دبا کر پکڑے۔ اگر ایسی مریض ہوگا تو آسیب حاضر ہو جائے گا اور اگر جادو کا مریض ہوگا تو اس کا داہنا ہاتھ

اور بازو شدید دزنی ہو جائے گا۔ اور اگر جسمانی مریض ہوگا تو انشاء اللہ اسے جسمانی تکلیف میں نمایاں تخفیف محسوس ہوگی۔ لیکن یہ تعویذ صرف وہی عاملین استعمال کر سکتے ہیں جنہوں نے ہمارے طریقے اور ہماری اجازت سے قصیدہ بردہ شریف کا وظیفہ مکمل کر لیا ہو۔
اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ عَلٰی صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ۔

جنات جلانے کا مجرب نقش :-

۷۸۶

۵	۵	۵	۵	۵
۵	۵	۵	۵	۵
۵	۵	۵	۵	۵
۵	۵	۵	۵	۵
۵	۵	۵	۵	۵

یہ نقش بھی قصیدہ بردہ شریف کا عمل مکمل کرنے کے بعد استعمال کیا جاسکتا ہے جنات کے مریض پر جب حاضری ہو جائے اور وہ مریض کی جان چھوڑنے کو تیار نہ ہوں تو صرف یہ تعویذ مریض کو زبردستی دکھانا شروع کریں۔ فوراً جنات جل جائیں گے۔

تشخیص کا نقش :-

۷۸۶

۳۲۳	۳۲۷	۳۳۰	۳۱۷
۳۲۹	۳۱۸	۳۲۳	۳۲۸
۳۱۹	۳۳۲	۳۲۵	۳۲۲
۳۲۶	۳۲۱	۳۲۰	۳۳۱

درج ذیل مربع نقش مریض کے ہاتھ میں پکڑا دیں۔ اگر جادو ہوگا تو مریض کا داہنا ہاتھ اور بازو سخت دزنی ہو جائے گا۔ اگر آسیب ہوگا تو مریض کے دل کی دھڑکن بہت تیز ہو جائیگی یا وہ رونا شروع

کر دے گا۔ اگر یہ دونوں باتیں نہ ہوں تو مریض جوں کا توں بیٹھا رہے گا۔ تشخیص کا لا جواب نقش ہے :-

سرکش آسیب کی حاضری کا لا جواب نقش:-

۷۸۶

یا حی یا قیوم بحق ابائک نعبد و ابائک نستعین
و بحق
تکلیف حق حق ن آمین

جس آسیب سے مریض سخت پریشان ہو اور عامل جسے حاضر کرنے سے عاجز آچکے ہوں اس کی حاضری کا لا جواب اور سکے بند نقش ہم آخر میں آپ کی نذر کر رہے ہیں۔ یہ تعویذ مریض کو دکھانا شروع

کریں انشاء اللہ بڑے سے بڑا سرکش جن بھی فوراً حاضر ہوگا۔ مگر یہ کام صرف عامل ہی کرے ورنہ انجام کا خود ذمہ دار ہوگا۔ نقش یہ ہے:-

آسیب سے بچنے کیلئے حفاظتی تعویذ

یاد رہے کہ آئینی مریض کا جب تک علاج مکمل نہ ہو جائے تب تک اسے حفاظتی تعویذ دنیا بے فائدہ ہے۔ اس سے وقتی طور پر اس کا دفاع تو ہو جاتا ہے لیکن چونکہ وہ آسیب زندہ اور موجود ہے جس سے بچنے کیلئے آپ نے حفاظتی تعویذ دیا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ کسی بھی غفلت کا فائدہ اٹھا کر مریض کیلئے کوئی سنجیدہ مسئلہ کھڑا کر سکتا ہے۔

ہمارا اسلوب علاج یہی ہے اور عقل سلیم کا تقاضا بھی یہی ہے کہ پہلے اس دشمن کا خاتمہ کیا جائے جس سے خدشہ ہے۔ پھر حفاظتی تعویذ دیا جائے کہ مریض کو آئندہ کوئی پریشان نہ کرے۔

اور یہ بھی یاد رکھیں اور مریضوں کو بتا دیا کریں کہ جنات میں بھی انسانوں کی طرح عالمین ہوتے ہیں اور ہم تو چالیس چالیس دن کی چھوٹی موٹی ریاضت کو بہت بڑا معرکہ سمجھ کر تیس مارخان بن جاتے ہیں، وہ لوگ سالوں کے حساب سے ریاضت کرتے ہیں اور انسانی عالمین کے عملیات کے توڑ کے لئے ان کے ہاں جو انتظامات ہوتے ہیں ان میں

سے بعض کا تذکرہ کر دیا جائے تو کئی لوگ عملیات کی لائن چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوں۔

اسلئے حفاظتی تعویذ دے کر نہ خود حد سے زیادہ مطمئن ہو کر بیٹھ جائیں نہ ہی مریض کو ایسی تسلی دیں کہ آج کے بعد آپ پر کوئی حملہ یا اثر نہیں ہو سکے گا۔ ہم نے جو تعویذ دیا ہوتا ہے اس کے توڑ اور اسے غیر مؤثر بنانے کی کاروائی جنات کی طرف سے اسی وقت شروع ہو جاتی ہے جب کسی کے گلے میں ہم تعویذ پہناتے ہیں۔ وہ مسلسل کوشش جاری رکھتے ہیں۔ کبھی ناکام ہوتے ہیں، کبھی جزوی طور پر کامیاب ہوتے ہیں اور کبھی تعویذ کو بالکل ناکارہ بنا کر مکمل کامیاب ہوتے ہیں۔

یہ کبھی نہ سوچیں کہ ہم نے تعویذ دے دیا تو اب مریض کو کچھ نہیں ہوگا۔ بس اس قدر یقین خود بھی رکھیں اور مریض کو بھی دلائیں کہ ہم نے تو آپ کے گھر کی دیوار آٹھ فٹ بلند کر دی ہے۔ امید ہے کہ اب کوئی چور آپ کی دیوار نہیں پھلانگ سکے گا۔ لیکن اگر چور آپ سے زیادہ پھرتی والا نکلا اور سیڑھی لے کر آگیا تو؟

ہم ڈاکٹر سے کسی بیماری کا علاج کرواتے وقت کبھی نہ پوچھتے ہیں نہ ہی فرمائش کرتے ہیں اور نہ ہی توقع رکھتے ہیں کہ جس بیماری کی انہوں نے دوا دی ہے وہ ہمیں آئندہ نہیں ہوگی۔ ڈاکٹر کا کام صرف موجود بیماری کا علاج کرنا ہے۔ وہ زکام کا علاج تو کرتا ہے، آئندہ کبھی زکام نہ ہونے کی گارنٹی نہیں دیتا، وہ کھانسی، بخار وغیرہ کا علاج تو کرتا ہے مگر اس سے کوئی یہ گارنٹی نہیں مانگتا کہ ڈاکٹر صاحب! آپ دوا تو دے رہے ہیں، یہ تو پکا ہے ناں کہ آئندہ مجھے کھانسی نہیں ہوگی؟؟

اسی طرح ایک عامل کی اصل ذمہ داری اور اس کا حقیقی کردار صرف اتنا ہی ہے اور اسے چاہئے کہ وہ خود کو اسی کردار تک محدود رکھے کہ مریض کو اس وقت آسیب یا سحر وغیرہ کی جو تکلیف ہے میں اسے دور کر دوں۔ آگے اس کی حفاظت ہو سکتی ہے یا نہیں؟ ہو سکتی ہے تو مکمل یا جزوی؟ یہ اس کی ذمہ داری نہیں۔ لیکن روحانیات کے باب میں حفاظت کیلئے کئی مؤثر نقوش موجود ہیں جن سے حفاظت کا فائدہ لوگوں کو ہوتا ہے اس لئے یہ نقش دینا چاہئے۔

مگر اسے اتنا ہی مؤثر مانیں جتنا اونچی دیوار کو مؤثر مانا جاسکتا ہے کہ عام طور پر

اسے کوئی نہیں پھلانگ سکتا مگر لا جواب سروں کرنے والے باکمال لوگوں کے لئے آٹھ تو کیا ساٹھ گز اونچی دیوار بھی کوئی معنی نہیں رکھتی۔

پڑھائی کے بغیر کبھی حفاظتی تعویذ نہ دیں:-

یہ بھی یاد رکھیں کہ ان نقوش میں صحیح افادیت اور برکت تب آتی ہے جب آپ ان پر اپنی روزمرہ کی پڑھائی کا دم کرتے رہیں۔ وہ تلاوت کی برکت انہیں کندن بنا دیتی ہے۔

چار قل اور چار یاروں کا تعویذ:-

یہ نقش قل سے شروع ہونے والی آخری چار سورتوں کا ہے۔ ہر قل کے ساتھ ایک خلیفہ راشد کے توسل سے اللہ پاک سے پناہ اور مدد مانگی گئی ہے۔ ایک طویل عرصہ تک ہم پینے کیلئے بھی یہی تعویذ دیتے تھے اور گلے میں ڈالنے کے لئے بھی! لیکن چونکہ ہمیں نت نئے تجربات کا شروع سے شوق ہے اس لئے نئی چیزیں آزماتے اور ان سے فائدہ خود اٹھاتے اور لوگوں کو پہنچاتے پہنچاتے اب حالت یہ ہو گئی ہے کہ کئی عملیات کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ یہ تو ہمارے استعمال میں تھے۔ لیکن انہیں چھوڑے ایک عرصہ ہو چکا ہوتا ہے۔

بیان خاص تعویذات میں سے ہے جو آج بھی ہمارے معمول میں ہے۔ نقش یہ ہے:-

قل هو الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد الهي وحرمت حضرت عزير بن الخطاب رضي الله عنه									
قل هو الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد	هو الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد	الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد	الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد	الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد	الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد	الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد	الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد	الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد	الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد
قل هو الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد	هو الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد	الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد	الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد	الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد	الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد	الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد	الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد	الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد	الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد
قل هو الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد	هو الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد	الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد	الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد	الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد	الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد	الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد	الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد	الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد	الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد
قل هو الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد	هو الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد	الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد	الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد	الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد	الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد	الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد	الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد	الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد	الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد

بچے پر آسیب سایہ یا مسان ہو تو اسے یہ نقش لکھ کر گلے میں ڈالیں:

۷۸۶

۳۵	۳۰	۳۷
۳۶	۳۲	۳۲
۳۱	۳۸	۳۳

چہل کاف کا نقش:-

۷۸۶

۱۶۵۸	۱۶۶۱	۱۶۶۳	۱۶۵۱
۱۶۶۳	۱۶۵۲	۱۶۵۷	۱۶۶۲
۱۶۵۳	۱۶۶۶	۱۶۵۹	۱۶۵۶
۱۶۶۰	۱۶۵۵	۱۶۵۴	۱۶۶۵

جادو اور جنات کے لئے لوہے توڑ تعویذ ہے۔

نقش سورة الجن:-

۷۸۶

۲۳۳۵۰	۲۳۳۳۵	۲۳۳۵۲
۲۳۳۵۱	۲۳۳۳۹	۲۳۳۳۷
۲۳۳۳۶	۲۳۳۵۳	۲۳۳۳۸

یہ نقش تینوں طرح سے استعمال میں لایا جاتا ہے۔

(۱) گلیفر کاغذ پر چالیس عدد نقوش لکھ کر روزانہ صبح نہار منہ مریض کو پلائیں (۲) اس کا فٹیلہ لکھ کر چراغ میں جلائیں۔ سات فٹیلے سات دن کے لئے لکھ کر دیں۔ مگر فٹیلے کے نیچے شیطین کبار کے نام اور پشت پر مریض کے نام سمیت عبارت لکھیں۔ (۳) ایک نقش لکھ کر مریض کے گلے میں باندھ دیں۔

یہ نقش تینوں طرح سے استعمال میں لایا جاتا ہے۔

(۱) گلیفر کاغذ پر چالیس عدد نقوش لکھ کر روزانہ صبح نہار منہ مریض کو پلائیں (۲) اس کا فٹیلہ لکھ کر چراغ میں جلائیں۔ سات فٹیلے سات دن کے لئے لکھ کر دیں۔ مگر فٹیلے کے نیچے شیطین کبار کے نام اور پشت پر مریض کے نام سمیت عبارت لکھیں۔ (۳) ایک نقش لکھ کر مریض کے گلے میں باندھ دیں۔

معوذتین کا نقش:-

یہ نقش معوذتین کے مجموعی اعداد کا ہے۔ آسب زدہ کے علاوہ مسکور کے لئے بھی لا جواب ہے۔ اور نظر بد یا لاعلاج مرض میں بھی مفید ہے۔

۷۸۶

۳۶۸۹	۳۶۹۲	۳۶۹۵	۳۶۸۲
۳۶۹۳	۳۶۸۳	۳۶۸۸	۳۶۹۳
۳۶۸۲	۳۶۹۴	۳۶۹۰	۳۶۸۷
۳۶۹۱	۳۶۸۶	۳۶۸۵	۳۶۹۶

اس نقش معظم کی برکت سے ہر آسب مکر مرض اور نظر بد اس مریض سے دور ہو جائے

نقش چار قل (عدوی):-

چار قل کا مکتوبی لفظی نقش پہلے دیا جا چکا ہے۔ چاروں قل کے مجموعی اعداد کا یہ نقش بھی آسب زدہ کے لئے بہت مفید ہے۔

۷۸۶

۴۷۰۱	۴۷۰۲	۴۷۰۷	۴۶۹۳
۴۷۰۶	۴۶۹۵	۴۷۰۰	۴۷۰۵
۴۶۹۶	۴۷۰۹	۴۷۰۲	۴۶۹۹
۴۷۰۳	۴۶۹۸	۴۶۹۷	۴۷۰۸

آسب و مسان کیلئے مجرب نقش:-

آسب، مسان اور بچوں کے سونکے کیلئے ایک نہایت مفید نقش یہ ہے۔ ہر جگہ پورا فائدہ دیتا ہے۔

۷۸۶

ف	س	ی	ک
۱۱	۱۹	۸۱	۵۹
۱۸	۸	۶۲	۸۲
۶۱	۸۳	۱۷	۹

آسب کے حملے کیلئے بہترین ڈھال:-

۷۸۶

۲	۲۳۵۳۵	۲۳۵۲۹	۱۶
۲۳۵۳۱	۱۳	۴	۲۳۵۳۳
۱۲	۲۳۵۲۵	۲۳۵۳۹	۶
۲۳۵۲۷	۸	۱۰	۲۳۵۲۷

اس نقش کے گلے میں ڈالنے سے آدمی یوں محفوظ ہو جاتا ہے جیسے ڈھال دشمن کے حملے سے محفوظ بنا رہتی ہے۔

اگر آسب گھر میں پتھر پھینکتے ہوں:-

۷۸۶

۱	۱۲	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

تو ایسے گھر میں کسی دیوار پر نمایاں جگہ یہ تعویذ لٹکا دیں۔ انشاء اللہ پتھر پھینکنے بند ہو جائیں گے۔

وَحَفِظْنَاهَا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ

نقش اعداد مفردہ مزدوجہ:-

۷۸۶

۲	۴	۶	۸
۸	۶	۴	۲
۴	۲	۸	۶
۶	۸	۲	۴

مفرد مزدوج اعداد کا یہ نقش آسب دھر اور نظر بد تینوں کے ازالہ کیلئے بہت مفید ہے۔ بلکہ حب و تنہیر میں بھی لا جواب ہے۔

عالمین کے ہاں یہ تین عدد کے مجموعے کی وجہ سے بہت مقبول ہے۔ ماہرین علم اعداد اس عدد کو حب و تنہیر کیلئے بہت مؤثر تسلیم کرتے ہیں۔

نقش حروف مُزدوجہ:-

یہ نقش سابقہ نقش کے اعداد کے حروف پر مشتمل ہے۔ تاثیر دونوں کی ایک جیسی ہے:-

ب	د	و	ح
ح	و	د	ب
د	ب	ح	و
و	ح	د	ب

اسم بدوح اور اجہز ط کی حقیقت:-

علم الجہز حروف کو اعداد میں تولد اور حروف کی جگہ ان کے مساوی اعداد سے کام لینے کا نام ہے۔ علمائے جفر نے فنی ہارکیوں میں بہت سے مسائل پر تنقیح کی ہے کہ مفرد اعداد سے کیا کیا کام لئے جاسکتے ہیں؟ مرکب سے کیا فوائد حاصل کئے جاسکتے ہیں؟ پھر یہ کہ ان میں سے طاق حروف کن مقاصد میں مفید ہیں اور جفت حروف کہاں اپنی تاثیر دکھاتے ہیں؟ ہم ان کی تمام آراء سے متفق نہیں۔ لیکن اس حد تک اتفاق کر سکتے ہیں کہ تعویذات اور نقوش میں آیات، اسماء یا ادعیہ کے الفاظ کو اعداد میں ڈھال کر استعمال کرنا نہ صرف درست ہے بلکہ الفاظ قرآن کو بے حرمتی سے بچانے کی نیت سے ایسا کرنا شاید موجب اجر بھی ہو (واللہ اعلم) اور یہ بھی کہ الفاظ اور اعداد کا روحانیات کے باب میں ایک جیسا اثر ہوتا ہے۔

ان دونوں الفاظ کی حقیقت صرف اتنی سی ہے کہ اجہز ط ان پانچ حروف ابجد کا مجموعہ ہے جو طاق اور مفرد عدد والے ہیں۔ الف کا (۱) نمبر ہے، جیم کے (۳) ہاء کے (۵) زاء کے (۷) اور طاء کے (۹) نمبر ہیں۔ یہ بات آپ ابجد میں بھی پڑھ چکے ہیں۔ اسی طرح بدوح مفرد اعداد میں سے جفت حروف ابجد کا مجموعہ ہے۔ ان میں سے باء کے دو عدد ہیں، دال کے چار، واو کے چھ اور حاء کے آٹھ نمبر ہیں۔

بات تو اتنی سی ہے مگر جہات کی کرشمہ کاریوں نے اس کے وہ وہ جھگڑے ڈالے کہ عقل و خرد سرپیٹ کے رہ جاتی ہے۔ کئی مصنفین بدوح کے بارے میں یہ گویا افشانی فرما رہے ہیں کہ یہ سریانی زبان میں اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک اسم تھا۔ ایسے مصنفین کو چونکہ معلوم ہے کہ عام قارئین (بلکہ عالمین کو بھی) اپنی دینی زبان عربی سے بھی شناسائی نہیں تو ایک مری ہوئی قدیم زبان (سریانی) کا انہیں کیا پتہ؟ اس لئے انہوں نے اسے سریانی پر تھوپ کر اسے اللہ تعالیٰ کا مقدس نام بنا ڈالا۔ اجہز ط کے بارے میں بھی اس سے ملتی جلتی درنطیایاں چھوڑی جاتی ہیں۔ جن کا حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔

اصل بات صرف اتنی سی ہے کہ عالمین نے چند نقوش مفردات میں سے طاق حروف کے تیار کئے اور بعض جفت حروف کے تیار کئے۔ اور ان نقوش کو ان حروف سے منسوب کرنے کے لئے الگ الگ ہر حرف کا نام (الف، جیم، ہاء، زاء، طاء) لکھنے کی بجائے ان حروف کو مرکب کر کے اجہز ط لکھ دیا اور جفت حروف کو (باء، دال، واو، حاء) لکھنے کی بجائے ان کا مرکب نام بدوح رکھ دیا۔ اس سے زیادہ ان دو الفاظ کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

بدوح کا نقش مُزدوج:-

ہم اکثر بدوح کا ذیل نقش لکھ کر دیتے ہیں (عددی و حرفی) جس سے اس کی تاثیر گنی ہو جاتی ہے۔ اسے آپ آسب، سحر اور تسخیر تینوں مقامات پر استعمال کر سکتے ہیں۔

ب	د	و	ح
ح	و	د	ب
د	ب	ح	و
و	ح	د	ب

طاق اور جفت کا جامع ترین نقش:-

یہ نقش ہمارا اپنا استخراج ہے۔ یہ کسی کتاب سے نہیں لیا گیا۔

اس میں ہم نے طاق اور جفت حروف کی تمام خوبیاں ایک نقش میں اس طرح سمیٹی ہیں کہ طاق اعداد کی اپنی اور الگ ترتیب بنتی ہے جبکہ جفت اعداد کی اپنی اور الگ ترتیب بنتی ہے۔ پھر ایک شمار میں ہر ضلع پندرہ (15) اعداد کا بنتا ہے اور ایک نقش میں مثلث کی چاروں چالیں (آتش، آبی، خاکی، بادی) بھی جمع ہو جاتی ہیں جبکہ پانچویں نقش کی جگہ خالی چھوڑ دی جاتی ہے کہ عامل اس میں مریض کی ضرورت کے مطابق مثلث کا کوئی بھی نقش جس چال میں چاہے بھر کر اسے دیدے۔

۶	ب	۴	ط	۳	د	۸
۲	ز	۵	۵	۹	ج	۷
۱	و	۳	ا	۴	ح	۶

عزت علیکم والسلام علیکم یا اللہ اطہر یا باسط بظہیر یا جلیل بظہیر یا دائم بظہیر یا عادی بظہیر یا وحاب بظہیر یا زکی بظہیر یا حمید بظہیر یا طاهر بظہیر یا حق بظہیر یا بلوچ و سحر لہ کل شے یا من ملکہ ملکوت کل شے۔

سورة الفلق کا مکتوبی نقش:-

یہ نقش آسپ مریض اور سحری مریض کے علاوہ نظر بد سے حفاظت کیلئے بھی یکساں نافع ہے۔

قل اعوذ	بہب الفلق	من شیعہ خلق	ومن شر
غاسق	اذا قلب	ومن	شر
النفس	فی	العقد	ومن
شر	حامد	اذا	حمد

سورة الناس کا مکتوبی نقش:-

یہ نقش بھی آسپ زدہ، مسحور اور نظر بد کے مریض کے لئے نہایت مفید ہے۔

قاعوذ	بہب الناس	من شیعہ خلق	ومن شر
غاسق	اذا قلب	ومن	شر
النفس	فی	العقد	ومن
شر	حامد	اذا	حمد

سورة الفلق کا عددی نقش:-

آپ چاہیں تو مکتوبی کی جگہ سورة الفلق کا عددی نقش دیدیں:-

۲۱۵۸	۲۱۶۱	۲۱۶۳	۲۱۵۰
۲۱۶۳	۲۱۵۱	۲۱۵۷	۲۱۶۲
۲۱۵۲	۲۱۶۶	۲۱۵۹	۲۱۵۶
۲۱۶۰	۲۱۵۵	۲۱۵۳	۲۱۶۵

سورة الناس کا عددی نقش:-

سورة الناس کا نقش بھی چاہیں تو مکتوبی دیں اور چاہیں تو عددی دیں۔ دونوں صورتوں میں مریض کو یکساں فائدہ ہوگا۔

۷۸۶

۱۳۲۳	۱۳۲۷	۱۳۳۰	۱۳۱۶
۱۳۲۹	۱۳۱۷	۱۳۲۲	۱۳۲۸
۱۳۱۸	۱۳۳۲	۱۳۲۵	۱۳۲۱
۱۳۲۶	۱۳۲۰	۱۳۱۹	۱۳۳۱

گھر کی حفاظت کے لئے حرز زانی دجانہ:-

حضرت ابو دجانہؓ نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں شکایت کی کہ رات کے وقت ایک جن ان کو پریشان کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے ایک خط لکھوا کر انہیں دیا کہ اسے اپنے نکیہ کے نیچے رکھ کر سو جانا، وہ جنہیں پریشان نہیں کر پائے گا۔ رات کو وہ شیطان ان کے گھر میں داخل نہ ہو سکا۔ البتہ باہر سے آواز دے کر بولا کہ آج کے بعد میں تازہ زندگی تمہارے پاس نہیں آؤں گا۔ حضور ﷺ کے خط مبارک کے بارے میں مزید کچھ عرض کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ عقیدت شرط ہے۔ ایک بار لکھ کر سر ہانے رکھ کر دیکھیں۔ انشاء اللہ آسیب آپ کو پریشان نہیں کر سکے گا۔ اس نذر مبارک کو لکھ کر نیچے کے نیچے بھی رکھا جاسکتا ہے اور دیوار پر آویزاں بھی کیا جاسکتا ہے۔ حرز زانی دجانہ یہ ہے

هَذَا كِتَابٌ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ وَبِالْعَلَمِينَ إِلَى مَنْ طَرَقَ
الدَّارَ مِنَ الْعُمَارِ وَالزُّوَارِ وَالسَّائِحِينَ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ
يَا رَحْمَنُ! أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْحَقِّ سَعَةً - فَإِنْ تَكَ
عَاقِبًا مُوَلَّعًا أَوْ قَاجِرًا مُفْتَحِمًا أَوْ دَاعِيًا حَقًّا مُبْطِلًا، فَهَذَا
كِتَابُ اللَّهِ يَنْطَلِقُ عَلَيْنَا وَعَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ - إِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا
كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ وَرُسُلُنَا يَكْتُبُونَ مَا تَمْكُرُونَ - أَتْرَكُوا صَاحِبَ
كِتَابِي هَذَا وَانْطَلَقُوا إِلَى عِبَادَةِ الْآصْنَامِ وَالْإِلَهِاتِ مَنْ يَزْعُمُ أَنَّ
مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ - لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ،
لَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ تَغْلِبُونَ - لَمْ لَا تَنْصَرُوا - لِحَمَقَتِ
تَفَرَّقَ أَعْدَاءُ اللَّهِ وَبَلَغَتْ حُجَّةُ اللَّهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا
بِاللَّهِ فَسَيَكْفِيكَهُمْ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ -

گھر کی حفاظت کا مجرب عددی نقش:-

۷۸۶

۹۹۱۶	۹۹۱۹	۹۹۲۲	۹۹۰۹
۹۹۲۱	۹۹۱۰	۹۹۱۵	۹۹۲۰
۹۹۱۱	۹۹۲۳	۹۹۱۷	۹۹۱۴
۹۹۱۸	۹۹۱۳	۹۹۱۲	۹۹۲۳

یہ نقش گھر کی کسی نمایاں دیوار پر
آویزاں کر دیں۔ انشاء اللہ اس گھر میں
شیاطین کا داخلہ بند ہو جائے گا اور جو
پہلے سے موجود ہیں وہ بھاگ جائیں
گے۔

دیوار آسیب سے حفاظت:-

۷۸۶

۷۸۲۲	۷۸۱۷	۷۸۲۳
۷۸۲۳	۷۸۲۱	۷۸۱۹
۷۸۱۸	۷۸۲۵	۷۸۲۰

مریض آسیب زدہ کے گھر میں
لٹکائیں انشاء اللہ اسے آسیب پریشان نہ کر
سکے گا۔

گھر کی حفاظت کیلئے سب سے جامع اور مؤثر ترین تعویذ:-

گھر کا دفاع کرنے کے بعد یہ تعویذ گھر کی کسی دیوار پر نمایاں جگہ لٹکا دیں۔ اگر
مختلف کمروں میں اثرات ہوں تو ان کمروں میں الگ سے لگائیں۔ یہ بہت سے
تعویذات کا جامع اور سب سے مؤثر ترین تعویذ ہے:-

(تعویذ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

نئی روشنی کے دلدادہ اور مغربی تہذیب و ثقافت کے شیدائیوں کو شاید یہ معلوم نہیں کہ جن یہودی اور نصرانی اقوام کی فحاشی یا تقلید میں وہ جادو کا انکار کر رہے ہیں، انہوں نے تو اسے مذہبی تقدس کا درجہ دے رکھا ہے، جبکہ اسلام نے نہ صرف اسے حرام اور کبیرہ گناہ قرار دیا ہے بلکہ اس کے مرتکب کو دنیا کی سب سے بڑی سزا، سزائے موت، کا حقدار قرار دیا ہے۔

یہ الگ بات ہے کہ اسلام چونکہ دین فطرت اور وحی ربانی پر مشتمل حقائق زندگی کی صداقتوں کا حامل سچا دین ہے۔ اس لئے نہ تو یہودیوں، نصرانیوں، ہندوؤں، زردشتیوں اور دیگر مذاہب کی حامل اقوام کی طرح اسے مذہبی تقدس کا درجہ دیتا ہے (بلکہ وہ تو اسے گردن زدنی جرم قرار دیتا ہے) نہ ہی اس کے وجود کا انکار کرتا ہے۔ اسلام کی فطری تعلیم کا خلاصہ یہ ہے کہ محرابے وجود کے اعتبار سے برحق ہے۔ یعنی ایک زندہ حقیقت ہے اور اس کے وجود کا انکار حقائق سے انکار کے مترادف ہے۔ البتہ وہ اپنے ماننے والوں کو اس کے ارتکاب سے روکتا اور ان پر اسے حرام قرار دیتا ہے۔

جیسے شیطان کا وجود برحق مگر اس کی تابعداری حرام ہے، شراب کا وجود برحق مگر اسکا پینا حرام ہے، زنا کاری، رشوت خوری اور غیبت وغیرہ کا وجود برحق مگر ان میں سے ہر ایک کا ارتکاب حرام ہے۔

دوسری طرف دینداری کے نام پر جو لوگ اس کے وجود سے انکار کر رہے ہیں ان کو ہمارا یہی مشورہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے زیادہ سیانے نہ بنیں۔ جس چیز کا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے تسلیم کیا ہے، اس سے انکار کرنا کہاں کی دینداری ہے؟

آپ کی توحید قرآن کی حدود سے بھی جب آگے بڑھنے لگے تو پھر اس توحید پر غور کریں۔ کہیں توحید کے نام پر ذاتی پسند کے بے ہنگم افکار کو آپ نے ایمان کے شیش محل میں نہ سجا رکھا ہو! اور اگر آپ محرابے وجود کو تسلیم کرنے کو توکل کے منافی سمجھتے ہیں تو مالی تنگدستی، بیماری وغیرہ کے بارے میں کیا خیال ہے؟ کیا کسی بیماری کو محض اس لئے تسلیم کرنے سے انکار کر دیں گے کہ بیماری تو اللہ کی طرف سے آتی ہے اور شفاء بھی اسی کے ہاتھ میں ہے؟

یہ فلسفہ صرف جادو کے باب میں ہی کیوں اٹھرائی لیتا ہے کہ ہر کام اللہ کی طرف

سے ہوتا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ نے خود اس کائنات کا نظام اسباب و نتائج کے اصول پر قائم نہیں فرما رکھا؟ کیا کبھی سچ بوئے بغیر آپ اپنی کھیتی میں گندم اگنے کا توکل بھی فرماتے ہیں کہ سب اللہ کی طرف سے اور اس کے حکم پر ہوتا ہے۔ پھر سچ بونے اور ٹل چلانے کی کیا ضرورت ہے؟ بلکہ سچ بونا تو توکل کے منافی ہے؟

کیا کبھی یہ فلسفہ اولاد کے بارے میں بھی اپنایا ہے کہ اولاد تو اللہ نے دی ہے، پھر شادی کی کیا ضرورت ہے؟ اور اگر دنیا کی رسم بچائے کیلئے شادی کر ہی لی ہے تو بیوی کے پاس جانا تو سراسر توکل کے خلاف ہے!!

کیا کبھی بیماری، ایکسیڈنٹ وغیرہ کی صورت میں اس توکل کا مظاہرہ آپ نے فرمایا ہے کہ جب شفاء اللہ نے دی ہے تو پھر ڈاکٹر کے پاس کیوں جائیں؟ ڈاکٹر کے پاس جانا تو حید بھی منافی ہے اور توکل کے بھی خلاف ہے!!

اور ہمیں معلوم ہے کہ آپ زندگی کے ان تمام شعبوں میں کبھی اس قسم کی نام نہاد توحید اور مصنوعی توکل کا مظاہرہ نہیں فرماتے۔ وہاں آپ اسباب و نتائج کے خدائی نظام کو اللہ کا حکم سمجھ کر ان تمام وسائل اور اسباب کو بروئے کار لاتے بھی ہیں اور اسے ایمان، توحید یا توکل کے منافی بھی نہیں سمجھتے۔ تو پھر جادو کے باب میں ایسے مصنوعی توکل اور توحید کے خانہ ساز مفہوم کا سہارا لے کر قرآن حکیم کی دسیوں آیات، حضور اکرم ﷺ کے بیسیوں ارشادات سے روگردانی کیوں کرتے ہیں؟ عقل و دانش اور عدل و انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ یا تو آپ دونوں جگہ انکار کی روش اختیار کریں یا دونوں جگہ اقرار کے راستے پر چلیں۔

یہ حقائق اپنی جگہ لیکن ہم یہاں اسکا ثبوت قرآن و حدیث سے پیش کر کے اپنی حجت تمام کرنے کی کوشش کریں گے۔

لَمَّا هَلَكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَاتٍ وَ يُخَيَّلِي مَنْ يُخَيَّلِي عَنْ بَيِّنَاتٍ

”تاکہ ہلاک ہونے والے پر بھی دلیل واضح ہو اور زندہ رہنے والے پر بھی عیاں ہو۔“

ڈائری تعویذات

ترتیب ہلاکت علامہ ارسٹ حسن ناویب

یہ ڈائری کوئی تصنیف یا تالیف نہیں بلکہ علامہ ارسٹ حسن ناویب صاحب کے نہایت مجرب تعویذات کا ایسا مجموعہ ہے جس کا ہر نسخہ وہ خود اجازت سے کسی کو دیتے ہیں۔

اس لئے یہ ڈائری عام مکتبوں پر فروخت نہیں کی جائے گی بلکہ صرف ادارۃ القریش سے بذریعہ ڈاک یا براہ راست خریدی جائے گی۔
حب، بغض، تسخیر، تفریق، ہلاکت اعداء، جنات، جادو، نظر بد، اولاد، بچوں کے ضد کرنے یا رونے دھونے سے لیکر گھر کی حفاظت، دکان کی بندش ختم کرنے تک کے ہر قسم کے نقوش اس کتاب کے ذریعے آپ کو اپنے گھر میں مل جائیں گے۔
آپ ایک نسخہ منگوائیں اس میں آپ کو ہر طرح کے تعویذات یکجا مل جائیں گے اور بوقت ضرورت ان میں سے کوئی بھی تعویذ آپ بہ آسانی استعمال کر سکیں گے۔

یہ کتاب لاہور سے باہر کے لوگوں کے لئے بالخصوص بہت فائدہ مند ہے جو اپنے مسائل کے لئے علامہ صاحب کے پاس لاہور آنے کا وقت نہیں نکال سکتے یا کرایہ اور وقت خرچ کرنے سے قاصر ہیں۔

الکافی

نشر

(۲۰)

باب

قرآن حکیم سے جادو کا ثبوت

کسی بھی چیز کی تاریخ اگر قدیم ہو تو عام طور پر کہا جاتا ہے کہ اس کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنی کہ خود نوع انسانی کی تاریخ پرانی ہے۔ لیکن سحر اور جادو کی جب تاریخ بتانے کی باری آتی ہے تو یہاں ہمیں ان مشہور الفاظ کا قد بھی چھوٹا نظر آتا ہے اور یہ الفاظ بھی سحر کی تاریخ کی قدامت کا پورا اظہار کرنے سے قاصر نظر آتے ہیں۔ کیونکہ سحر کی تاریخ بشری تاریخ جتنی نہیں بلکہ انسانی تاریخ سے کہیں زیادہ پرانی ہے۔

یہ الفاظ دیگر حضرت آدم علیہ السلام نے زمین پر اپنا قدم مبارک بعد میں رکھا اور سحر کے منحوس سائے اس پر بہت پہلے سے پڑ چکے تھے۔ جی ہاں! حضرت آدم علیہ السلام کے نزول ارضی سے بہت پہلے یہ زمین جادو گروں کی خباثتوں اور شرارتوں سے آلودہ ہو چکی تھی۔ یہ تو معلوم ہے کہ انسانوں سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جنات کو پیدا فرمایا ہے (تفصیل جنات کے باب میں دیکھ لیں) اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی واضح ہے کہ (متردد اور سرکش شیاطین باہوم اور بالخصوص مغول نسل کی شیاطین ساحر ہوتے ہیں) اور جنوب مشرقی ایشیا کے علاقے میں گندیلوں کی نسل بھی تقریباً سو فیصد جادوگر ہوتی ہے۔ غول اور گندیلے ایک ہی نسل کے عربی و عجمی نام ہیں یا دو مختلف علاقائی قبائل! حدیث شریف سے ایک نسل کا اور روزمرہ مشاہدات سے دوسری نسل کا جادوگر ہونا ثابت ہو رہا ہے۔